

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_190035

UNIVERSAL
LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۲۹۷۷۲۶۱/و-ف Accession No. ۱۷۳۰۵

Author شاه ولی اللہ محدث دہلوی ۱۷۳۵۵

Title فنون عمر ۱۹۵۳

This book should be returned on or before the date last marked below.

فقیر عمر

ترجمہ

رسالہ در مذہب فاروق اعظم

مؤلفہ

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

مترجمہ

ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی

ادارۃ ثقافت اسلامیہ لاہور

پاکستان

۶۱۹۵۲

اتحاد پریس بل روڈ لاہور میں باہتمام شیخ امین الدین پرنٹر چھپوا کر
ادارۃ ثقافت اسلامیہ لاہور سے شائع ہوئی۔
(پاکستان)

فہرست مضامین

فہرست نمبر

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۲	شرط قیاس	۱	خطبہ از شاہ ولی اللہ محدث دہلی
۱۴	عہد میں عبادت	۲	مقدمہ " " " "
"	کتاب الطہارت	"	مجید مطلق و منتسب
۱۵	کیفیت وضو	۳	شریعت کے دلائل اربعہ
"	وضو میں تین مرتبہ انضار پر پانی بہانا افضل	۴	سنت نبوی سے علوم قرآنی کی تخصیص
"	انگشت پا میں تخلیل	"	خبر واحد کی پہلی مثال (خبر واحد و صدق ہے)
۱۶	فرضیت نیت وضو	۵	منقول ہو، اگرچہ خلاف قیاس ہے
"	تجدید وضو	"	خبر واحد کی تعریف
۱۷	بغنی کے لئے تیمم	"	باتھ کی انگلیوں میں تفاضل پر روت کا مدار
"	مسح ذکر پر تجدید وضو	"	قبول خبر واحد کی دوسری مثال
"	غرض مذی غسل واجب ہے یا تجدید وضو کو کافی	۶	دعوت کے وارثوں میں ریت کے ستی کون
۱۸	اگر غسل میں ہاتھ لگ جائے ہاتھ دھو لیجئے	"	کون اشخاص ہیں
"	آداب الخلاء (دکھڑے ہو کر بول کرنا منع ہے)	۷	قبول خبر واحد کی تیسری مثال (دیت جنہیں)
"	الائہ نجاست پانی نہ لٹکی صورت میں ہی یا پتھر سے	"	حدیث خبر واحد پر مشتمل حاشیہ
۱۹	پہری صفحہ پر مسح	"	قبول خبر واحد کی چوتھی مثال (دبا زودہ علقہ)
۲۰	حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی مسائل میں مغفرو ہیں	۸	میں استقرار و قیام کا مسئلہ
۲۱	از حاشیہ	۱۲	اجماع

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۱	آیاتِ تہیم سورہ مائدہ اور سورہ نساء کا تفسیر	۲۱	چری روز پر سح کا وقت
۳۱	بر حاشیہ	"	غسل جنابت
۳۱	غفایائے صحابہ بر حاشیہ	۲۲	غسل واجب
۳۱	غفایائے حضرت ابوبکر	۲۳	مسئلہ ہاجرین و انصار کی مجلس میں
۳۲	غفایائے حضرت عمر	"	اصحاب بد سے اتقبا
۳۵	غفایائے حضرت عثمان	"	اہل بیت المؤمنین سے تحقیق
۳۶	غفایائے حضرت علی	"	حضرت عمر کی فراست خدا داد (حاشیہ)
"	غفایائے حضرت ابن عباس	۲۴	حضرت دھول دگر یا خروج منی دونوں پر سزا
۳۷	غفایائے حضرت ابن عمر	"	کی وجہ سے تفسیر مسئلہ کی وجہ سے ہے
۳۸	غفایائے حضرت ابن مسعود	۲۵	مباحثت و در مباحثت میں تکرار وضو . . .
۳۹	غفایائے حضرت ابو موسیٰ اشعری	"	حمام کے آداب
"	غفایائے حضرت زید ابن ثابت	۳۶	حمام میں غسل کے آداب
"	غفایائے حضرت عبد اللہ بن جابر	"	پانی کی طہارت (آبِ صمد)
۴۱	کتاب الصلوٰۃ	۳۷	خروج منی کا استعمال
"	پابندی صلوٰۃ کی تاکید	"	زین مائض کا جھوٹا پانی
"	اوقات صلوٰۃ	"	غیر مسلم کے اٹھنا پانی
"	اوقات صلوٰۃ میں ابو موسیٰ اشعری کے نام	"	نجات کے طہارت (الغسل سے بیعتی ہے)
۴۲	حضرت عمر کا فرمان	۳۸	کھال کی طہارت
۴۳	نماز جمعہ کا وقت	"	جسد انسان کا خون
"	نماز فجر کی سورتیں	۳۸	درندے کی کھال
"	نماز فجر کے اوقات میں حضرت عمر کے کچھ آراء	"	مسائل تہیم
۴۴	عصر کا وقت	۳۹	بچپن کے لئے تہیم روا نہیں
			واقف حضرت محمد یا سورہ باریہ تہیم جنابت (برحما)

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۱	مسجد میں خوشبو چلانا	۴۲	نماز مغرب کے لئے
"	مسجد میں صفائی	"	نماز عشا کے لئے
"	نماز میں قبر سامنے ہو تو !	"	عشا کے بعد عام گفتگو منع ہے . . .
۵۲	مسجد میں بد بودار اطلال چیزیں کھا کر آنے سے پرہیز	۴۵	نماز باجماعت کی تاکید
"	غیر مسلموں کے عبادت گاہ میں بعد از تطہیر جوازِ صلوٰۃ	"	کم سن بچوں کو وضو سے ہٹا کر پیچھے کر دو
"	مسجد کے اندر درختوں اور میاں نماز پڑھنا	"	اقامت شروع ہونے پر دوسری نماز مقبول نہیں
۵۳	ستون مسجد سے ٹک کر لگانا جائز ہے . . .	"	اذان کے وقت نوافل
"	مسجد نبوی میں نماز کا ثواب	۴۶	جماعت ہو رہی ہے اور نوافل . . .
"	نماز میں ضروری لباس	"	مقتدی اور امام ہر دو کے درمیان دیوار وغیرہ مائل نہ ہو
۵۴	لباس کے صرف ایک عدد میں جوازِ صلوٰۃ	"	امام صلوٰۃ کو قاری قرآن ہونا چاہیئے
"	صرف تہ بند میں جواز نماز	"	جبکہ مقتدی ایک ہی شخص ہو . . .
۵۵	مستورات کے لئے نماز میں کم از کم طہوسات	"	کھانا اور ناز و نوش بیک وقت درپیش ہوں !
"	نقشبندی صلی پر جوازِ صلوٰۃ	"	جبکہ بیل و براز پر طبیعت مائل ہو !
"	سجہ مسجد پر استعمال فرش کا جواز	"	اذان کے مسائل
۵۶	قبلہ صلوٰۃ	"	آغاز اسلام میں نماز کے لئے مسجد میں جھج ہونے کا طریق
"	سُتہ	"	اذان کی ابتدا میں حضرت عمر کا رویا
۵۷	نماز کے آداب	"	مکبر بخیر میں اقامت کے کلمات جلدی اور کسے
"	تسویۃ الصفوف	۴۹	باب المساجد
"	نماز کی وحائشیں	"	مسجد میں بیت مازی اور گفتگو کرنا
"	بوقت ضرورت نماز میں باواز بند پڑھنا	۵۰	
"	بکچھ تھوکر میں دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھانا	"	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۷۱	قصہ صلوٰۃ	۵۸	سہو قرأت
۷۲	تصرکے لئے سفر کی مسافت . .	۶۰	جہری نمازوں میں ہمیشہ جہر سے ادا کرنا
۷۳	جمع بین الصلوٰتین	۵۹	ہر مسلم اللہ میں شاہ ولی اللہ کا صلک (کاشمیر)
۷۴	دوران نماز میں نکیر کا مسئلہ	۶۰	فاطمہ خاتون الامام کی تاکید
۷۵	حالت نماز میں لامۃ کا اشارہ	۶۱	نماز میں کوئی صورتیں بٹھیئے
۷۶	نوافل (صلوٰۃ عیدین کی صورتیں اور قطعہ)	۶۲	حالت قیام میں رقت
۷۷	نماز استسقاء	۶۳	نجر کی صورتیں
۷۸	نماز تراویح	۶۴	صلوٰۃ غمہ کی صورتیں
۷۹	تعداد رکعات تراویح	۶۵	سجدہ لئے تلاوت
۸۰	بیتہ القدر	۶۶	ایک ہی رکعت میں دو صورتیں
۸۱	نماز چاشت	۶۷	حالت قیام صلوٰۃ میں احواف خارج کا ذکر ہونا
۸۲	نماز وتر	۶۸	رفع الیدین
۸۳	سجدہ شکر کے نوافل	۶۹	حضرت عمر کے اختیار و ترک رفع الیدین پر
۸۴	نوافل فجر کا وقت	۷۰	شاہ ولی اللہ کا محاکمہ
۸۵	حدیث احتیاج کی شرح از مولانا عبدالحی	۷۱	حالت رکوع میں گھٹنے پر ہاتھ رکھنا
۸۶	فرنگی محلہ برہا شیعہ	۷۲	رکوع و سجدہ کی دعا اور عنوان
۸۷	نماز عصر کے بعد نوافل	۷۳	سجدہ گاہ پر کسی شخص کا استعمال
۸۸	نماز مغرب سے قبل نوافل	۷۴	دھارے قنوت
۸۹	سفر میں اولے نوافل	۷۵	تہجد کے مسائل
۹۰	سجدہ شکر کے مواقع	۷۶	مسائل درود
۹۱	حالت قعدہ	۷۷	کیفیت تسلیم
۹۲	نوافل غیر واجبہ میں صوف ایک رکعت پر کثافت	۷۸	سجدہ سہو

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۹۱	رفتہ کی شکل	۸۳	اعلاؤۃ نماز
"	موٹی کا تذکرہ	"	الترام و تبلیغ تہجد
"	صرف رونا جائز ہے	"	نوافل غیر راتہ کی تعداد
۹۲	کتاب الزکوٰۃ	"	اولے نوافل مسجد کی بجائے گھروں میں
"	نصاب و مصطلحات نصاب اشتر و بچہ اش	۸۴	نماز جمعہ و نماز جمعہ میں مقام کی توسیع
"	ماپ - کبیل، اوزان	۸۵	اوزان جمعہ
۹۵	اونٹ کا نصاب زکوٰۃ	"	جمعہ کے روز سفر کرنا منع نہیں
"	بکری اور بھینس کا نصاب زکوٰۃ	"	غسل جمعہ
"	چاندی کا نصاب زکوٰۃ	۸۶	کتاب الحجۃ
"	بکری بھینس کے پنجہ شمار میں آئینگے مگر زکوٰۃ میں	"	تلقین بوقت نحر
۹۶	نہ لگے جائیں گے	"	تدفین موقی کا اجر
۹۷	ساگ پات پر زکوٰۃ نہیں	"	غسل میت کے پانی میں کن چیزوں کا استعمال
"	اموال میتانی پر وجوب زکوٰۃ	"	چاہجھ
"	غلاموں کے اموال پر وجوب زکوٰۃ	"	فہر کے لئے پیسہ کی ناز و نیاز میں امامت
"	زکوٰۃ میں نسب	۸۷	پارچات کفن
۹۸	مستثنیات زکوٰۃ	۹۸	جنازہ کے ہمراہ آنش کی سی کوئی چیز نہ ہو
"	زکوٰۃ اسپان	"	امت رام میت
"	اسب کی زکوٰۃ کا نصاب اور غلاموں میں کو	"	تجلیہ رات جنازہ
۹۹	قلہ میں کس وزن کے ہیانے لئے زکوٰۃ واجب ہے	۹۰	نماز جنازہ کے لئے وقت کے متناظر
"	اموال زکوٰۃ میں سے مستثنیات	"	میت چھوٹے پر غسل واجب نہیں
۱۰۰	وہ اجناس جس سے تیل نکال سکتا ہے	"	غیر مسلم کی میت کے ساتھ چلنا
"	شہد پر زکوٰۃ	"	موقی کی بیویوں پر نماز پڑھنا

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۱۱	صوم رمضان کی قصا عشرہ ذوالحجہ میں	۱۰۱	دباخت شدہ کھالوں پر زکوٰۃ
"	صوم الدھر	۱۰۲	زکوٰۃ میں مالکوں کی روزی پر ہاتھ نہ ڈالنے
"	عجبت صوم	"	صدقہ میں دیا ہوا مال پھر خریدنا
"	اعسکاف میں پردہ کی نوعیت	"	زکوٰۃ صرف حکومت کے خزانہ میں داخل کیجئے
"	عورت کے لئے نفلی روزہ رکھنا شوہر	"	جب قرض اور مصائب دونوں یکجا آجائیں
"	کماؤں سے	۱۰۳	صدقات میں رطل کتاب کا استحقاق
"	نفلی روزہ کا ثواب	"	مقروض کی بیلے قرض خواہ پر زکوٰۃ واجب ہے
"	صوم رجب التزاماً رکھنا وصوم جاہلیت	"	عطایا میں زکوٰۃ واجب نہیں
"	سے	"	صدقہ دینے والا اپنا مال خرید سکتا ہے
"	عیدین کے دنوں میں روزہ منہج ہے	۱۰۴	جبکہ وہ ایک مرتبہ فروخت ہو چکا ہو
"	روزہ میں مسواک کرنا	"	پوشیدہ اموال کی نفی شش
۱۱۳	کتاب الحج	"	عشور میں بحسب احوال تفاوت درجات
"	باہ ذوالحجہ کے سوا دس مہینوں میں عمرہ کا ہوا	"	لعقبط میں غمس
"	سفر حج میں عورت کے لئے عوم اور عافا	۱۰۵	کتاب الصیام
"	دونوں ضروری ہیں	"	روزہ میں بعض انعامات کا سبب
۱۱۴	میقات احرام	۱۰۶	ایک چہینے کے دن
۱۱۵	اپنے اہل سے اور صراحتاً احرام باندھنا	"	رویت ہلال میں شاہ ولی اللہ کا شاہد و راجع
۱۱۶	حالت احرام میں محظرات کا استمال	۱۰۷	طلوع سحر کے شک پر
۱۱۷	تنبیہ	"	روزہ میں مبادی مباشرت
"	اہل گھر کے لئے وقت احرام	"	تجھیل افطار
"	اہل آفاق کے لئے احرام میں توسع	۱۱۰	روزہ میں ترکیب معاصی
۱۱۸	حج انفراد	"	عاشورہ محرم کا روزہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۲۷	رہی میں سواری بغیر غدر منع ہے ۔۔	۱۱۹	حج تمتع ۔۔۔۔۔
"	رہی جہاز کے آخری اوقات ۔۔۔	"	حج عمرہ کی تاکید ۔۔۔۔۔
"	منیٰ میں قیام شب ۔۔۔	"	قرآن، افراد، نسیح (ہر قسم) ۔۔۔۔۔
"	منیٰ میں قصر صلوٰۃ ۔۔۔۔۔	"	حج تمتع کے بعد قیام نہ نہ ہو تو اجر تمتع باطل ہو جاتا ہے ۔۔۔۔۔
"	سختی اور عصب میں ادائے جمعہ ۔۔۔	۱۷۱	عمرہ اور حج دونوں کا میقات ایک ہے ۔۔۔۔۔
"	وادئ عقیب میں استراحت شب ۔۔۔	"	عمرہ بعد از فرائض حج ۔۔۔۔۔
"	طواف وداع ۔۔۔۔۔	۱۲۳	نہ معطلہ میں حج کے ابتدائی رسوم ۔۔۔۔۔
۱۲۹	حکایت مجبوری عورت کا آخر کا عمل ۔۔۔	"	طواف کعبہ پندرہ صلوٰۃ ۔۔۔۔۔
۱۳۰	رنگین احرام ۔۔۔۔۔	"	تعمیر کعبہ کی ابتدائی کیفیت ۔۔۔۔۔
"	نکاح محرم ۔۔۔۔۔	"	سستی صفا و مردہ ۔۔۔۔۔
"	حالت احرام میں غسل ۔۔۔۔۔	"	طواف کعبہ میں رمل (شواطی) کی تنہیت ۔۔۔۔۔
۱۳۱	محرم کے لئے خبیہ محرم کا کیا ہوا شکار ۔۔۔	۱۲۳	حجرا سوطا تقبیل وال التزام سنت ہے ۔۔۔۔۔
"	واقفہ حضرت عمرؓ: حضرت ابن عوفؓ ۔۔۔	"	عنون سستی ۔۔۔۔۔
"	در بارہ مسئلہ شکار از دست و غم ثابت ۔۔۔	"	عرفات میں جمع میں اصلواتیں ۔۔۔۔۔
۱۳۲	احرام میں ایک اہل ۔۔۔۔۔ استثناء ۔۔۔	"	پہم عرفہ میں رملہ ۔۔۔۔۔
"	احرام میں مختلف جانوروں کے شکار پر فدیہ ۔۔۔	"	مزدلفہ کے اعمال ۔۔۔۔۔
"	شکار یا تعمد پر فدیہ ۔۔۔۔۔	۱۲۵	تلبیہ کا آخری وقت ۔۔۔۔۔
۱۳۳	مذری پر فدیہ ۔۔۔۔۔	"	قربانی کا وقت ۔۔۔۔۔
۱۳۴	فدیہ میں تورع کی مثال ۔۔۔۔۔	"	رہی گروہ کے مقام سے کی جائے ۔۔۔۔۔
"	اگر تمتع وقت پر روزہ نہ رکھے تو اس پر ۔۔۔	"	احرام میں سوکے پال کو نہ دھنا ۔۔۔۔۔
"	ایک قربانی واجب ہے ۔۔۔۔۔	"	عقرہ میں قیام شب ۔۔۔۔۔
"	اگر ہدی کا واسطہ ہو تو اگر کسی مجبوری ہو تو ۔۔۔	"	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	خرید کردہ مال پر قبضہ کرنے سے قبل	۱۳۵	مٹی سے والی کے بعد تمام ملک کی تحدید
۱۳۲	دوسرے کو بیچ کر مانع ہے . . .	"	راہ میں مجبوراً نہائی کو تاخیر ہو جائے ؟
۱۳۳	صوبے میں بعض شرطوں کی تاخیر	"	قریبانی کے دوزخ میں ہوں یا نہ ؟
"	کسی مال یا جنس کے لئے پیشگی رقم دینا	"	سفر حج میں مدی خوافی کا علاج
"	زرغ کی کمی بیشی	۱۳۶	سفر حج میں نیمہ استعمال کرنے کا انداز
۱۳۴	منہج احتکار	۱۳۷	کتاب البیوع
۱۳۵	مالی غفلت کی تقسیم اس کے قرض خواہوں میں	"	تجارتی مستفیذوں کے آداب . .
۱۳۶	جو شرط دین کو زبردستی ہے . .	"	حرام چیزوں کی بیع باوثق لغت ہے . .
"	مضاربیت	"	فروخت کنندہ اور خریدار دونوں کی
۱۳۷	مزارعہ اور متولی کا پیداوار میں حصہ	"	تک اپنا حق استعمال کر سکتے ہیں ؟
"	مزارعوں پر شمعگی	۱۳۸	خریداری کے بعد بائع اور مشتری کی طرف
"	چراگاہیں اندر اور اس کے وصول کی گلیت ہیں	"	سے تکمیل
"	مصارف زمان کے مطابق ادا یا یا چراگاہ کی	"	مشتری کی ذمہ داری تک تک ہے ؟
۱۳۸	ضلعی حق سرکار جس کے معاوضہ میں	"	حرام دست فروخت نقد جنس آن یعنی طلا و
"	اصل مالک کو کوئی شے نہ دی جائے . .	"	بدلہ و اقروہ وغیرہ مستبدست ہونے کے برابر
۱۳۹	چراگاہ بدینہ کی ضلعی حق خلافت پر تکلیف	"	دیگر دوزخ و الخ
۱۴۰	برعاشی	"	مفروش ماخذ میں راگر آل کر فروشی
۱۴۱	اگر کسی نے ایسا حکم خرید لیا ہو و خریدار کا	۱۴۱	ہم وقت لا باہم وزن
"	دوسری دولت سے ملی ہوئی چاندی کی بیچ	۱۴۲	نقد کے مختلف جنس میں سے بہت تبادلاً
"	شیعہ کا حجاز	۱۴۱	پیشابہ دینا
۱۴۲	جو از مضاربیت	"	بیع سلم
"	سواری کے کرایہ واد کا قدر کہاں تک ہے ؟	۱۴۲	غلام کی بیع پر غلام کے مال کا معاملہ . .

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۶۲	ولی کے بغیر نکاح کرنے والی زانیہ ہے	۱۵۳	افتادہ زمین کا قبضہ
"	تیم لڑکیوں کے نکاح پر ان کا اذن ضروری ہے	۱۵۴	کتاب الہبتہ
۱۶۳	جبکہ ولی نہ ہو	"	مجھ بہہ کیا گیا ہوا اگر وہ اسپر قد نہ کرے؟
"	حقو مناکحت پر دو گواہ کون ہوں؟	"	کونسا مہر واپس ہو سکتا ہے؟
۱۶۴	مرد و عورت کا تخلیک کس حالت میں جائز ہے	۱۵۵	کتاب المکاتبتہ
"	مسلمان اور غیر مسلمہ دونوں کا یکجا حرام کرنا	۱۵۶	معاہدہ میں غلطی و حرمت کا احترام
		"	کتاب الشفعتہ
۱۶۵	آزاد اور غلام مرد و عورت کی تزویج کا حکم	۱۵۷	کتاب الوقف
"	اور تہجہ	۱۵۸	کتاب اللقطۃ
"	آزاد و غیر مسلمہ سے مناکحت پر تفریق . . .	"	مسئلہ خورد و نوش کے پھل . . .
۱۶۶	شروع روایت نمبر ۳۵۲ . . .	"	بیش قیمت افتادہ مال . . .
"	مکمل زمین (غلام و کنیز) دونوں میں بیعتی کا	"	نقطہ جسکی حفاظت میں کچھ خرچ بھی ہوتا ہے
"	معاوضہ و تقارب	۱۶۰	کتاب النکاح
۱۶۷	شوہر اپنے شوہر کے زائد کا مستحق نہیں	"	تاکید نکاح
۱۶۸	شوہر خود پر عائد کردہ شرائط کا پابند ہے	"	تزویج، تزنگری کا پیش خیمہ ہے . .
"	مہاجر سے ہمدی کے نکاح کی مانعت	"	کنیزوں کے لئے بھی اچھے برے نکاح کرو
"	غلام اور کنیز کے قہر از دواج اور عفت	"	باکرہ عورتوں کی برتری
۱۶۹	ولی پر وقت تک عورت کی سرکشی واجب ہے	۱۶۱	نکاح جاہلیت اور اسلام دونوں میں مغیر ہے
"	حقو زانیہ	"	کفو میں تزویج
۱۷۰	پوشیدہ نکاح	"	اجازت ولی کے بغیر نکاح ناجائز اور نامک
"	منکوحات تقریبات پر اجازت عورتی میں شوہر و خیمہ	"	کو اس کے نسخ کا حق ہے
"	دعوت طعام میں بیعت و نف خر	۱۶۲	نکاح پر گواہوں کی نوعیت . . .

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۸۶	منع عزل	۱۷۱	تقلیل ہر
۱۸۷	استبراء کثیر صرف ایک طہر تک ہے	۱۷۲	تقلیل ہر سے تکفیر ہر کی طرف رجوع
۱۸۸	احسان	۱۷۳	مسائل طلاق
۱۸۹	استبراء کثیر (مسئلہ مکرر)	۱۷۴	تطبیقات ثلاثہ کا ایک طلاق ہونا . . .
۱۹۰	استلحاق نسب	۱۷۵	شہ اول اشد کا نقض
۱۹۱	حقین اور اس کی زوجہ میں تفریق	۱۷۶	طلاق بستر
۱۹۲	عقد میں بیٹا بھی ولی بن سکتا ہے	۱۷۷	زوجہ مفقودہ الغیر کی عدت
۱۹۳	برمدہ	۱۷۸	مفقودہ الغیر شوہر پر حضرت عثمان کا فتویٰ
۱۹۴	ایک مجلس تطبیقات ثلاثہ تعزیر	۱۷۹	علی " " " " " " " " " " " "
۱۹۵	بطور مذاق طلاق کا وقوع ہو جانا	۱۸۰	اپنی زوجہ کو مان کہہ دینا
۱۹۶	دواغی کی طلاق	۱۸۱	حائض کی عدت
۱۹۷	تفسیر فتویٰ در قبول شہادت زن	۱۸۲	مطلقہ ایک یا دو طلاق کے بعد شوہر راقول سے
۱۹۸	در معاملہ بچے از کتابت طلاق	۱۸۳	کب عقد کر سکتی ہے
۱۹۹	طلاق مکروہ	۱۸۴	ام الولد
۲۰۰	قربت خاصہ میں جمیع منکوحات	۱۸۵	غلام کی تعذیب اس کا آزاد کرنا ہے
۲۰۱	مباشرت	۱۸۶	بغیر طلاق باندی کی بیع ناجائز . . .
۲۰۲	رضاعتہ الکبیر	۱۸۷	عدت مطلقہ کی آخری حد
۲۰۳	مستعدہ بيساوی زنا ہے	۱۸۸	طلاق رجعی کے بعد جبکہ عودت کو رجوع
۲۰۴	حلالہ	۱۸۹	کی اطلاع نہ ہو
۲۰۵	آخلاق جلیس	۱۹۰	زوجہ سے ترک مفارقت کا مسئلہ
۲۰۶	درجہ نیک بہاد و زبان دراز کا درجہ	۱۹۱	آزاد کردہ باندی جس سے آفاقہ مفارقت نہیں کی
۲۰۷	واقعی بہنوں کا ایک شوہر	۱۹۲	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۰۲	مظلومہ شوہر بمنزلہ مطلقہ کے ہے	۱۹۵	عورت کے لئے تنجیہ طلاق کے بعد اسکی طرف سے (۲) اور (۱) طلاق کی تائید
"	اطلا	"	"انت طالق" سے مراد
۲۰۳	رضاعتہ الکبیر (بصورت تکرار مسئلہ)	۱۹۶	امرات بیدلت "تجھے اپنا اختیار ہے"
"	کنیز والدہ سے فرزند مقاربت نہ کرے	۱۹۷	سلب تفسیر
۲۰۴	اہل کتاب کا ذبیحہ اگر جائز ہے تو ان کی عورتوں سے نکاح بھی جائز ہے . . .	۱۹۸	کئیات طلاق میں عقد قلیہ و بریہ و بائعہ و تروام و غیرہ سے مراد
"	مگر نصاریٰ و یونینوں کے ذبیحہ کی نفی	"	غلام اپنی منکوحہ کی طلاق کا خود مختار ہے
"	حرمت متعذر (بصورت تکرار مسئلہ)	"	اس کا مالک نہیں
"	حلالہ (" " ")	"	شوہر اور زن دونوں میں ایک مسلمان ہو تو طریق واجب ہے
۲۰۵	احرام حج میں نکاح باطل ہے	۱۹۹	انرا زرعیت کی نفی کذب ہے . . .
"	زن مجنونہ یا میر و صدمے نادانستگلی میں عقد و مقاربت	"	عورت کا استحقاق وصیت
"	تفسیر قرآن پر وظائف	"	ثابہر واجب کرنے والے کلمات میں ایک طلاق بھی ہے
۲۰۶	صغیر ابن غلام کو آنا دیکھنے کی بجائے اس کے بلوغ کا انتظار	"	حلیع
"	اگر باندی خود کو آزاد بنا کر عقد کرے	۲۰۰	شوہر زن مطلقہ کے نفقہ و کفنی دونوں میں کسی کا مکلف نہیں
"	بیوہ کی قبل از وقت ولادت پر	"	مطلقہ مدت میں عقد کرے تو اسکی سزا
۲۰۷	قیاذ پر مدار نسب	۲۰۱	کنیز کا استبراء (در صورت تکرار مسئلہ)
۲۰۸	احکام بریاست	"	شوہر عقیقین ایک سال تک علی کرانے
"	الفصائل مقدمات	"	نماذ مدت میں حج کے لئے جانا منع ہے
"	فریقین میں مصالحت کی کوشش	"	بیوی اپنی مدت شوہر کے گھر میں بسر کرے
"	نفسر ثانی	۲۰۲	فریب سے حاصل کردہ طلاق کا عدم وقوع

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۱۸	کتاب الحدود	۲۱۰	کتاب وسعت اور اس کے لفظ
"	مزائے مرتد	"	مدعی کی قسم دہاری
"	مزائے زنا	"	قانون شہادت (مخلوعہ کا ذب، غاصب حقوق)
۲۱۹	آیہ رجم منسوخ التلاوة ہے .	"	مردود الشہادۃ ہیں
"	زنا بالجبر کی سزا بھی رجم ہے .	"	انصاف ظاہر یہ ہے اسے غفایاے قتل نہیں
"	کنیز خیر مدغولہ کی حد زنا بچاس قسے ہے	۲۱۱	فصل منکحات عرف امیر کا حصب ہے .
۲۲۰	حد اختراء	"	حضرت ابی سعید جہد فاروقی قاضی نہیں بلکہ
"	لفظ زنا کے تلفظ پر حد قذف . .	"	معلم تھے
۲۲۱	خیر مدغولہ یا ندی سے زنا کرنے پر سزا عجم	۲۱۲	فیصلہ پر نظر ثانی امیر کا حق ہے . . .
"	حد سرقت غیر محفوظ شے کے سوا پر	"	حضرت سکر کی مجلس مشاورت
"	قطع یہ نہیں	"	جہد رسالت اور زمانہ مابعد
۲۲۲	شراب کشید شدہ مکے پیچ پر تحریر	۲۱۳	کذب شہادہ ہمیشہ کیلئے مردود الشہادۃ باقی ہے
"	شرابی کے لئے (۸۰) قسے	"	برسر عدالت قاضی کی تعزیت منع ہے
"	رسول اللہ اور حضرت ابوبکر نے شرابی کو	۲۱۴	کذب عبادت پر تفتیش کی ہدایت .
"	(۸۰) قسے حد لگائی	"	مدعی اور ختم دونوں مردود الشہادۃ ہیں
"	غلام پر آزاد نصف سزا . . .	"	عدالت فاروقی کے فیصلے . . .
"	نہید اوک کشیدہ کا فرق . . .	"	جس کام میں کسی کا ضرر نہ ہو اس میں
۲۲۳	شراب کی کس قسم پر حد ہے . . .	"	رکاوٹ منع ہے
"	نشد اور چیزوں کی حلیت و حرمت	۲۱۵	دو گنی سزا
"	ہے بر حاشیہ	"	امام مالک کا فتویٰ
۲۲۴	کتاب القصاص والذیات	"	مسائل ہمسہ
"	دشنام کی دیت زخم کی دیت کے مساوی ہے	۲۱۶	دعا علیہ کی ایک جہد رسد مدعیوں کا حق ہے

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۳۱	امام محمدؒ اور امام ابوحنیفہؒ کا اختلاف	۲۲۴	دیت میں اشرفی اور روپے میں تفریق
"	درمانہ دیت	"	قتلِ خطا کی دیت
۲۳۲	امام شافعیؒ کا نقص	"	امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا فسقوتی
"	قتلِ محمدؐ میں جبکہ مقتول کا ایک وارث	۲۲۵	شاہ ولی اللہ صاحبؒ کا حکم
"	اپنا حق معاف کرے	۲۲۶	ڈاٹھ، فسطی اور پسلی کی دیت
۲۳۳	تایالغ کے ہاتھ سے قتلِ عمرؓ کی قتلِ خطا	"	امیر المومنینؓ کی حرصِ حدیث اور شوہر کی
"	سزائیں مثال کے لئے رعایت نہیں	"	دیت میں زوجہ کا ترکہ
۲۳۴	وانت کے سوا کسی ہڈی کا قصاص نہیں	"	قتلِ خطا کی دوسری مثال
"	جرمِ قصاص دیتے ہوئے مر جائے تو اس کا	۲۲۷	غفلت میں قتل کرنے پر سزائیں اضافہ
"	قصاص اور دیت دونوں ساقط ہیں	"	درمانے مقتول سے سفارش
"	قصاص و دیت کی اہمیت مقامِ وقت	"	حضرت عمرؓ کے فیصلہ پر امام شافعیؒ اور
"	میں	"	امام محمدؒ کا منظرہ
۲۳۵	غیر واضح چھوٹ پر دیت	۲۲۸	قتلِ غلام پر قصاص نہیں دیت ہے
"	ڈاٹھ اور سامنے کے دو دانتوں کی	"	باپ اگر بیٹے کو قتل کرے تو اس پر قصاص
"	دیت میں تسادی	۲۲۹	نہیں دیت ہے
"	ہاتھ کی انگلیوں میں دیت	"	شوہر اپنی زوجہ کو قتل کرے تو اس پر قصاص
۲۳۶	عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے	۲۳۰	غلام و کسر غلام کو قتل کرے تو اس پر بھی قصاص
"	مجوی اور یہودی و نصرانی کی دیت	"	حصائے قتل ہونے پر
"	میں تفاوت	"	خلفائے راشدینؓ نے خود سے قصاص دینے
"	غلام کی دیت اس کی قیمتِ خرید کے مساوی ہے	"	پر احترام نہیں کیا
۲۳۷	دیت کی باقسط ادائیگی	"	حضرت عمرؓ نے ہمد رسالت کی دیت میں
"	دیت جنسین	"	بغیر نفوی جنس کی تبدیلی فرادی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۲۳	ہمدردی زوی القربی کا حصول بیت ریا جان	۲۲۷	ایک غلام کی قیمت
۲۲۴	خلیفہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بہم وصلیٰ	۲۲۸	غیر معلوم قاتل کا طریق قیصلہ
۲۲۵	اور بہم زوی القربی بنو النجم کے لئے خاص کر رکھے	۲۲۹	وجائے وقوعہ میں خیران و دراعہ کے درمیان
۲۲۶	اس مسئلہ پر امام شافعی کا پچھلے مسئلہ	۲۳۰	دیت متفقہ میں وراثت کا ترکہ
۲۲۷	ابن عیینہ کی روایت پر امام شافعی کا	۲۳۱	جادوگر واجب القتل ہے
۲۲۸	اعتراض	۲۳۲	تقسیم اموال از اقسام غنیمت و غنیمت
۲۲۹	عراق کی مفتوحہ اراضی و باشندوں	۲۳۳	و صدقات منجانب امام و وقت
۲۳۰	پر منع تقسیم کی بحث	۲۳۴	تمام شرکائے غزوہ غنیمت کے مقدار ہیں
۲۳۱	حضرت عمر کا فرمان عامل عراق جناب	۲۳۵	وہ بھی شرکائے غزوہ ہیں، جو اپنے
۲۳۲	سعد بن ابی وقاص کی طرف	۲۳۶	شرکاء کی تدفین تک آ پہنچے
۲۳۳	اراضی جو نہریں سرکاری تو ہیں	۲۳۷	اموال غنیمت میں خرم رسالت ناب معلوم کا
۲۳۴	انتلیغ اسلام	۲۳۸	اس اتفاق پر ولایت لمیر (۵۳۱)
۲۳۵	آزادہ و ارواں اسلام کا حصہ	۲۳۹	سلب تقسیم میں تخیس
۲۳۶	مسئلہ تقسیم اراضی عراق پر عین عام بحث	۲۴۰	امام شافعی کا حکمہ
۲۳۷	منع تقسیم پر حضرت ابن عوف کا اعتراض	۲۴۱	سلب تقسیم میں حضرت عمر کا نصیر فرمایا
۲۳۸	امیر المومنین کا جواب	۲۴۲	شاہ ولی اللہ کی تصریح
۲۳۹	مسئلہ زیر بحث میں دو مختلف رائے تھیں	۲۴۳	غنیمت میں پیادہ و سوار کا حصہ
۲۴۰	انصار مدینہ سعودی مقرر حضرت کا انتخاب	۲۴۴	مسئلہ زیر بحث میں ائمہ احناف کا اختلاف
۲۴۱	امیر المومنین کی تقریر	۲۴۵	تقسیم غنائم و صدقات رسالت و زمانہ نائے
۲۴۲	عراق کی اراضی اور غیر مسلم باشندوں	۲۴۶	خلفائے راشدین
۲۴۳	کی منع تقسیم ریاست کا استحکام ہے	۲۴۷	خمس رسول — اہل بیت کے لئے
۲۴۴		۲۴۸	ہمدردی زوی القربی کا حصہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۵۵	۱۔ تہ عقلم کی اراضی اور باشندے	۲۵۵	شہر کائے نجاس کی طرف سے منظوری
۲۶۶	فتح کے بعد تقسیم نہیں ہوئے	"	اراضی عراق کی پیمائش پر حضرت عثمان
"	دوم امام عثمان ہے اراضی غزوہ مکہ	"	بن حنیف کا تقرر
"	تقسیم اور عدم تقسیم ہیں	"	حضرت عمر کی وفات سے قبل عراق کا
"	سوم اراضی بستیوں اور باشندگان کا تقسیم ہیں	۲۵۷	لگان ایک لاکھ درہم آیا
۲۷۱	حضرت عمر نے جریر ابن عبداللہ کی	"	حضرت عمر کی تقریر قرآن مجید سے غزوہ
"	اراضی واپس لے لی۔ حاشیہ	۲۵۸	اراضی کے تحقیق میں طبقاً عن طبق
۲۷۲	مصلح زمان و مملکت سے تفسیر فتویٰ	"	چار ہزار ہیں
"	اموال غنائم میں ہر فرد کو سلم کا حق ہے	"	مورد اول صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں
"	اموال سلیمین میں امام وقت کا تفویض	"	مورد دوم میں مہاجرین بھی شامل ہیں
۲۷۳	والی تقسیم کا سا ہے	۲۷۹	مورد سوم میں انصار بھی شامل ہیں
۲۷۴	اموال منقولہ کی تقسیم میں استعمال	۲۸۰	مورد چہارم میں تمام مسلمان شامل ہیں
"	ابتداءً تقسیم (سارقین جو عیش و کسریٰ)	۲۸۱	اسندی فیصلہ
"	کے طوائف کنگوں	"	قاضی ابو یوسف صاحب کی رائے
"	اموال اسلمین میں مصیبت زدہ طبقہ	۲۸۲	امام شافعی کا فتویٰ
۲۷۶	کی صورت	"	شاہ ولی اللہ کا بمصرہ
"	مستقل وظیفہ خواری کا مستحق	"	اصل رسالہ در مذہب فاروق اعظم لکھنے
۲۷۷	ارباب بیت (دیوان) کے شعبے	"	ماخذ عرض کرنے کے قابل ہے
"	۱۔ مالک بن نضر	۲۸۳	نام شافعی کی رائے عام علاقوں کے متعلق
۲۷۸	ب۔ ازکلاب بن مرہ۔ تا۔ ابن عوف	۲۸۵	مفتوحہ علاقے دو حیثیت رکھتے ہیں
"	ج۔ از عبدالمناف بن قصی۔ تا۔	"	حضرت عمر کا فتویٰ کہ غنائم میں قابل تقسیم و
"	ابوسفیان بن حارث	"	نا قابل تقسیم ہیں معہ یہ آئیوالوں کا بھی احتساب ہے

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۹۵	غیر مسلم کا ترک غیر مسلم کے لئے	۲۹۶	افراد شجرہ (۱) ب، ج، ترتیباً
"	مستحقین حرک	"	حروف بحبا
"	اموال دین کی تقسیم و شہر میں ترک کے لئے ہے	۲۹۸	مطیبین
۲۹۶	غیر مسلم کو ترک کی شدت و بیان مفردی ہے	۲۹۸	حلف الفضول
۲۹۸	در مسائل متفرق	"	اموال فقہ و صدقات کے مصارف
"	حدیث العرب میں دوا دین کی بجا نہ رہیں گے	۲۹۹	مختلف ہیں
"	شہر مکہ پر حدیث النبی کی برتری	۲۹۹	مجلس پر جزیہ
۲۹۹	وہار زدہ سرزمین	"	مجلس کے ساتھ اہل کتاب کا سا برتاؤ
۳۰۲	ذمہ الیئے	۲۹۹	بیت المال کے ناکارہ اموال کا طریق
۳۰۳	تا قاتی با جماعت یا بار باش	۳۰۰	استعمال
"	قرآن کلام اللہ تقدیم ہے حادث نہیں	۳۰۰	موصول چسنگی کی تعیین
۳۰۴	غنا ب غیر	۳۰۱	امام وقت کے لئے صدقہ ناجائز ہے
"	نیکوئی	۳۰۱	کتاب الفرائض
۳۰۵	مقدم بحث	۳۰۱	فرائض پر احاطہ علوم دین سے ہے
"	محض تقدیر پر غور و اور تدبیر سے غفلت	"	بیوی کا ترک جبکہ شوہر اور بیوی کے
۳۰۶	حسین پوشش	"	والدین (۳) وارث ہوں
"	تیسیر مالی میں	۳۰۲	دوا کا مصداق کے مساوی ہے
"	امیر و یا ست کا لباس	"	دادا - داد - دو صدقہ حقیقی و مالی
۳۰۸	امیر اور مامور دونوں کے شعر پر منحہ ہے	۳۰۳	دادا کے حصہ کی تفسیح
"	آداب طعام میں توسیع	"	دادی اور نانی کا حصہ
"	امام وقت کی معیشت میں مساوات	۳۰۴	کلام
۳۰۹	ملی کی ملت	"	ذوی الغروض کے نقصان پر ذوی الارحام

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۲۰	بُت خانوں سے عدم تعترض . . .	۳۰۹	قوم کی غربت میں بعض جائز اور محل اشیا کا ترک
۳۲۱	اجتناب خلقت	۳۱۰	زہون حالی پر شکوہ و انسانیت کی تذیل ہے
۳۲۲	نفس انسان کی بقائیں فراست . . .	۳۱۱	تشبیہیت حدیث
۳۲۳	علم الافکار کی کھنکھ کی اجازت . .	۳۱۲	احترام حدیث اور اجتناب سوال . .
۳۲۴	علم فقر و سنت کے لئے عربی زبان کا فہم .	۳۱۳	وہ عرض جو دو رسول کی ایذا کا باعث ہوا اور اسکی اطاعت بس میں خدا و رسول کا اشلہ ہو
۳۲۵	القاب مراسلات	۳۱۴	متکبرانہ ناموں پر تنبیہ
۳۲۶	احترام امیر	۳۱۵	جو سوز میں سدا مرض کی آنا نگاہ بنی ہے
۳۲۷	تسمیہ	۳۱۶	عقیقات کا چلن
۳۲۸	اعراب کون لوگ ہیں	۳۱۷	اعتراف عجز
۳۲۹	واعظیں گرم گفتار کی خدمت . . .	۳۱۸	غیر قوموں کے ساتھ معاشرہ میں توسع
۳۳۰	حاکمہ از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	۳۱۹	غیر مسلم کی تائید کا استعمال . .
۳۳۱	تبصرہ	۳۲۰	ذبیحہ کا مقام ذبح
۳۳۲	جمع روایات امیرالمومنین میں	۳۲۱	طعام کی خوبی
۳۳۳	اختصار	۳۲۲	قلت پیداوار میں نصف غذا . .
۳۳۴	منزلت فنا و روق	۳۲۳	ہرستانال شے جو عقل پر چھا جاوہ خرب
۳۳۵	فقاہت فنا و روق	۳۲۴	قرینہ بمنزلہ شہادت
۳۳۶	عہد رسالت میں صوفیہ تحفرت صمیم	۳۲۵	لباس کی حفاظت
۳۳۷	کافی تھے	۳۲۶	انگشتی کا نگینہ
۳۳۸	علوم جائی کا خاتمہ	۳۲۷	معطرات
۳۳۹	اور انقطاع وحی کے بعد	۳۲۸	خضاب، حنہ، حمات و حمام کے مسائل
۳۴۰	بالسبب میں نبوت و خلافت کا مترادف	۳۲۹	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۲۰	جہد فاروقی کی روایات زیادہ و معتد	۳۲۷	مسائل و نظم ہر یک میں اطاعت
۳۲۱	اجتہاد و تفقہ میں صحابہ کرام کا تقدم	۳۲۸	حلیفہ
۳۲۲	در صورت تقلید خلفائے راشدین	۳۲۹	تنفیذ احکام و تذکیر امیر یا اس کے
۳۲۳	کا تقدم	۳۳۰	مجاز کا حق ہے
۳۲۴	امام شافعی کا فتویٰ	۳۳۱	عہد خلافت علی المرتضیٰ
۳۲۵	تمام صحابہ عدول ہیں	۳۳۲	اضمحلال الامرار
۳۲۶	نکتہ ثانیہ	۳۳۳	مدینہ منورہ میں حضرت ابن عباس
۳۲۷	امیر المومنین عمر کی وقت نظر	۳۳۴	کی سند علم
۳۲۸	احادیث مسائل	۳۳۵	مدینہ منورہ میں حضرت عائشہ و
۳۲۹	احادیث شامل و احشوق	۳۳۶	ابن عمر کی سند علم و فقہ
۳۳۰	امیر المومنین حضرت عمر کی قلب روایت	۳۳۷	بصرہ میں حضرت انس وغیرہ
۳۳۱	کا دوسرا سبب	۳۳۸	کوفہ میں حضرت ابن مسعود وغیرہ
۳۳۲	حضرت عمر کی قلب روایت کی ہدایت	۳۳۹	شام میں حضرت ابن العاص
۳۳۳	کے معنی	۳۴۰	صحابہ کرام نجوم ہدایت ہیں
۳۳۴	تقلیل روایت کی وجہہ بالفاظ امیر	۳۴۱	صحابہ کرام کا تقدم فقہ
۳۳۵	شاہ ولی اللہ کے الفاظ میں	۳۴۲	اختلاف مستوی
۳۳۶	حضرت عمر کے سامنے دار فضیلت غایت ہے	۳۴۳	اختلاف اجتہاد کے اسباب
		۳۴۴	خبر واحد روایت رسول اور صحابہ کا
		۳۴۵	زمانہ تحدیث

فقہ عمر

ترجمہ

رسالہ در مذہب فاروق اعظمؓ مولفہ شاہ ولی اللہ محدث دہلی

(از مترجم)

شاہ ولی اللہ محدث دہلی رحمت اللہ تعالیٰ کے فواد تصنیفی میں کتاب "انزالہ الخفاء عن خلافتہ الخلفاء" (فارسی) جنتہ اللہ الباقی، والمستوی ومصفی (شریح مولانا امام بلک) کے درجہ میں ہے،

یہ (انزالہ الخفاء) — موجودہ فلسکیب سائز کے (۱۸۸۹) صفحات پر مبسوط (۲۶) دو حصوں میں مشتمل ہے، حصہ اول (۳۳۵) صفحات اور حصہ دوم میں (۲۸۳) صفحے ہیں، ان (دونوں حصوں) کا عنوان بہ ثبت مصنف "مقصد اول" — و "مقصد دوم" ہے، موضوع کتاب خلافت راشدہ کی من اللہ والرسول تثبیت ہے، مگر کتاب مناظرانہ انداز سے بالاتر اور خلفائے اربعہ میں سے کسی ایک کی بلاوجہ و بلا سبب ترجیح سے بیزاری کہ ہر چار اصحاب منزلت میں سے ایک ایک کے متعلق ان کے حق و وجہ کے مطابق دلیل و استدلال جمع کر دیئے گئے ہیں

انزالہ الخفاء — کے "مقصد دوم" میں خلفائے راشدین کے خصائص و آثار و قریاس ہیں، اور آخر میں سب سے زیادہ حصہ خلیفہ ثانی کے لئے ہے، (۱۰۲) صفحہ (۲۶) — کتاب کے اسی حصہ میں (پارا مترجم) "رسالہ در مذہب فاروق اعظم" (۱۰۵) تا (۱۲۲) صفحہ (۱۲۲) ہے، جس کا حرف اقل — الحمد للہ وحدۃ والصلوۃ علی النبی و آلہ لابی بصدۃ — و لفظ آخر — و تشریح و تفسیر و اصول و منشاء کل برائے سابقین ہے، انزالہ الخفاء — ایک ہی مرتبہ سلاہ میں طبع صدیقی بطن میں طبع ہوئی، صحیح

مولانا محمد حسنی صدیقی نافوتوی ہیں، اور طبع و شاعت میں ششی (مونا) محمد جمال الدین خان دارالہمام ریاست بھوپال کی سنی و ہمت بروئے کار (دارالہمام صاحب مدد سے نواب صدیق حسنی خان صاحب کو شرف مصاہرت حاصل ہے، نواب نواحی حسنی خان اور کوہلی علی خان آپ ہی کی صاحبزادی کے بطن سے ہیں)

”رسالہ در مذہب فاروق اعظم“ کا ماخذ ہجرات کتب املوین کے سوا فقہ کی (۲) کتابیں — کتاب الفرائض قاضی ابویوسف — اور — کتاب الامام شافعی ہیں سرسری نظر سے اندازہ ہوا، کہ جملہ ماخذ میں سب سے زیادہ آثار شنی داری و شنی و جوطائے امام مالک سے لئے گئے ہیں، اور کتر صحیحی و سنن و جامع صحیح شنی سے — رسالہ در مذہب — کے حصہ آخر ”ابو اب شنی“ میں چند روایات امام ابوالقاسم اسماعیل بن محمد بن اسماعیل الطبری کی کتاب الحجۃ فی الحجۃ سے لئے گئے ہیں — اور پورا — رسالہ در مذہب فاروق اعظم — صرف شاہ ولی اللہ صاحب کی تلاش و جستجو کا ثمرہ ہے تاہم تصحیح کے لئے کتاب کو اصل ماخذ پر عرض کرنے کی ضرورت باقی ہے، جیسا کہ مترجم نے صفحہ (۲۶۲) پر اشارہ کر دیا ہے، کہ کتاب الامام کے ایک ماخذ کے مراجعہ میں کچھ فرق معلوم ہوا۔

شاہ صاحب نے جایا اپنے اضافات و توفیق روایات سے حل سائل میں رہنمائی فرمائی ہے، جو اکثر مقامات پر روش عام سے مختلف ہے، آپ کے ان اضافات کو راقم مترجم نے ”شش ۱۵“ سے متمیز کر دیا ہے، اب کتاب ”فقہ عمر“ میں سے شش ۱۵ دلی کے اضافات کہ اجتہادات کے انداز میں ہیں آسانی سے یکجا کئے جاسکتے ہیں، فَهَلْ مِنْ مُدَّحِّحِنَا !

اصل (رسالہ در مذہب —) میں محبوب صرف کتب (کتاب الصلوٰۃ و غیر) میں عدد و تھی، راقم مترجم نے اس پر لواب قائم کئے اور ہر روایت پر نمبر عدد لگا دیا۔ اضافہ بھی ضروری تھا، مگر قلتِ ہمت کی وجہ سے نہ ہو سکا،

رسالہ در مذہب فاروق اعظم کی فقہی خصوصیت

” اگر اسے دیکھنے کے بعد بھی محتاج نہ کرے “

را نقی فی ثلاث

اللہ کی ہوا نقت کی یا اس نے میری

- (۱) قلت یا رسول اللہ لو اتخذت من مقام ابراہیم مصلی فاذل لہ و اتخذنا من مقام ابراہیم مصلی اتری
- (۲) قلت یدخل عبیک البر والفاجر فلو جمعت اہمات المومنین فانزلت آیۃ الحجاب،
- (۳) ویلغنی شیء من حاتمۃ اہمات للمومنین فقلت یتکفن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولیٰ بہ لہ اللہ اذ و اجابہ من کن حشی انتہیت الی بعض اہمات المومنین فقامت یا عمار ما فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یعظ نساءہ حتی تعظمین انتہی فکففت فانزل اللہ تعالیٰ فیہ بن حاکم ان یتبدل کما یتبدل خیر او ملک (صحیحین)
- (۴) میں عرض گزار ہوا، اے رسول خدا! آپ کے مقام ابراہیم و مصلیٰ قرار دیں تو اس کے موافق آیت و اتخذنا من مقام ابراہیم مصلیٰ اتری
- (۵) میں عرض گزار ہوا، اے رسول خدا! آپ کے صلوٰۃ ایک و بد سب ہی لقمہ جلتے ہیں۔ بہتر یہ کہ آپ اہمات المومنین سے برتر کرایا کر دیں اس پر آیت حجاب نازل ہوئی،
- (۶) فرماتے ہیں عمر، اللہ رسول اللہ کے اہمات المومنین پر نازل ہوئے کی خبر پر میں نے اہمات سے عرض کیا کہ آپ کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض متاں نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ آپ سے بیسیوں کی بجائے رسول اللہ کے لئے دوسری بیسیاں تجویز فرما کر آپ کو علیحدہ کر دے، جس کے بعد مجھ سے بعض اہمات نے شکایت کیا کہ اے عمر! آپ کو بکار اور رسول اللہ کے ساتھ میں داخل نہ رہوں کہ وہ عذاب فرمایا جائے جبکہ رسول اللہ ایسا نہیں کرتے۔ حتیٰ کہ آج یہ غصی تھوڑا سا ملے کہ کففت ان یتبدل کما یتبدل خیر او ملک (صحیحین)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ترجمہ
رسالہ در مذہب فاروقِ اعظم
مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
خطبہ

تمام ہذا اشہد وحدۃ لا شریک کے شایاں ہے۔ اور درود و سلام اُس کے فرستادہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر واجب۔ جس کا تشریف آوری کے بعد کسی قسم کا نئی مبعوث نہ ہوگا
بعد ازیں !

بندۂ ناچیز رحمتِ خداوندی کا محتاج ولی اللہ ابن عبد الرحیم امیدوارِ مغفرت
عرض گزار ہے۔ کہ :

اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ خیال پیدا فرما دیا کہ میں حضرت عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ (دارِ ارضاء) کے اجتادات پر ایک رسالہ مرتب کروں۔ (جو حسبِ قول ہے)

مقدمہ

امیر المؤمنین جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے خلیفہ برحق ہیں، آنحضرت صلعم نے (وہی خفی) کے ذریعہ سیدنا حضرت عمر کو "حق گو"
اور "مُصِیب" کی بشارت سے سرفراز فرمایا، حضرت عمر کا رجوع الی اللہ کسی دلیل کا محتاج
نہیں۔ (مترجم، مصطلحاتِ مولانا "مُصِیب" اور "خفی" ابوابِ اجتاد کے لئے مختص ہیں)

حضرت عمر اجتہادات میں مصیب ہیں۔

حضرت عمر کے اجتہادات میں اصابت (مصیب ہونا) اس حد کمال تک ہے، کہ آئمہ اربعہ کی پوری فقہ آپ ہی کے متون اجتہاد کی شرع ہے۔ امیر المومنین فاروقؓ اس مقام میں ”مجتہد مطلق“ کے درجہ پر فائق ہیں

حضرت عمر مجتہد علی الاطلاق ہیں۔

آئمہ اربعہ (امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل) رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایسے مجتہد متعصب ہیں، جو درجہ اجتہادات میں مجتہد مطلق ہونے کی بجائے حضرت عمر کے فیضان سے بہرہ مند ہیں۔

لفظ ”مجتہد مطلق“ اور ”مجتہد متعصب“ ہر دو کے مفہوم میں بڑی وجہ تفاوت ہے۔ اقلی الاکر یعنی ”مجتہد مطلق“ اصل ہے۔ اور ثانی۔ اس کی فرع۔

مجتہد مطلق اپنا خاص مسلک رکھتا ہے۔ جیسے آئمہ اربعہ.....، مگر قسم ثانی یعنی ”مجتہد متعصب“ باوجود قوت اجتہاد اپنے مسلک خاص کی بجائے انہی آئمہ اربعہ (امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل) سے کسی ایک کا مقلد بھی ہے، اور بذاتہ صاحب اجتہاد بھی ہے، جیسے آئمہ احناف میں جناب امام محمد ہیں۔ قاضی ابو یوسف اور امام زفر ہیں۔ جو قدرت اجتہاد کے باوجود امام ابوحنیفہ کے مقلد بھی ہیں۔ بدین سبب یہ حضرات مجتہد مطلق نہیں، بلکہ مجتہد متعصب ہیں۔ یہی منزلت ستیہ نامہ فاروقؓ کی ہے کہ آپ بذاتہ مجتہد مطلق ہیں۔ اور چونکہ آئمہ اربعہ اپنے مجتہدات میں امیر المومنین حضرت عمرؓ کے تابع ہیں۔ بدین سبب یہ چاروں آئمہ مجتہد متعصب ہیں۔ حد درجہ اپنے مقام پر ہر چار امام (رضی اللہ عنہم) مجتہد مطلق ہی ہیں۔

مترجم

شریعت کے دلائل اربعہ

(جو حضرت عمر فاروق کے نزدیک حجت ہیں)

مشکل بریک مقامیت نمبر ۱۱

۱۔ کتاب اللہ

۲۔ سنت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

۳۔ اجماع

۴۔ قیاس

قاضی شریح کے نام تحریری ممولان

(۱) بروایت سنن دائی حضرت عمر نے اپنے مقرر کردہ قاضی حضرت شریح (دب)

مارٹ اٹھنی انھنی کی طرف اپنے ایک فرمان میں لکھا۔ کہ اے شریح !

کتاب اللہ ۔

”فصل مقدمات میں کتاب اللہ کو مقدم رکھیے۔ اور اس کے مقابلہ میں کسی اور طرف

انتقادات نہ کیجئے“

سنت ۔

”کتاب اللہ کے بعد سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیش آدہ مقدمہ کا

فیصلہ مل سکے تو اس کے ہوتے ہوئے ادھر ادھر نگاہ نہ کیجئے“

اجماع ۔

”قرآن و حدیث دونوں اگر کسی معاملہ میں رہبری نہ فرما سکیں تو زیر تفتیش معاملہ پر

اکابر اہل علم کے متفقہ اجماع کے مطابق حکم دیجئے“

اجتہاد ۔

”اور اگر کتاب و سنت اور اجماع اکابر سب کے سب پیش آدہ قضیہ میں خاموش

ہیں۔ تو مندرجہ ذیل (۳) صورتوں میں سے کسی ایک پر کاربند رہیے۔

”۱۔“ صرف اپنے اجتہاد کی رہبری حاصل کیجئے۔ بشرطیکہ اس مسئلہ میں آپ سے قبل کسی اور نے پیش آمدہ مسئلہ میں کچھ نہ کہا ہو۔ (یعنی اپنے سے کسی قبل کے صاحب اجتہاد کے فتویٰ پر عمل نہ کیجئے۔ مترجم)

”۲۔“ اپنے سے بہتر اہل علم کو اپنا ماہی سمجھئے۔ بشرطیکہ ان لوگوں کے سامنے بھی ایسے حضرات کا اجتہاد پیش نظر ہو۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رفقا و اصحاب سے براہ راست فیضان کرنے میں کامیاب ہوئے۔“

”۳۔“ مذکورۃ المصادر اصحاب کے بعد وہ حضرات بہتر ہیں۔ جو آپ کے معاصر ہیں۔ ان دونوں قسموں میں جو اصحاب آپ کے نزدیک زیادہ قابل اعتماد ہوں۔ ان کی ترجیح کا مدار آپ کی رائے پر ہے۔“

”۴۔“ فخریج! اگر آپ نے اس طرح مقدمات کا فیصلہ کیا۔ تو آپ کے حق میں بہتر ہو گا۔“

سُنّتِ نبوی سے عمومِ قرآنی کی تخصیص

اور

محلِ آیات کی تفسیر

محقق بر (۴) روایات، از نمبر (۲) تا (۸)

(۲) محدث ایت سنن دارمی... حضرت عمر فرماتے ہیں: ”(مخبر لوگو!) وہ زمانہ بھی آنے والا

ہے۔ کہ بعض لوگ قرآن کی آیات متشابہات میں غلط بحث کر کے تمہیں ظہان میں ڈالیں گے تمہیں چلیے کہ ایسے موقعوں پر قرآن کی وضاحت اور تفسیر سنت کی ادا سے کرو۔ اور یاد رکھو کہ کتاب اللہ کی تفسیر کرنے والوں میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آگاہ ہیں کیونکہ دینی کی حدیث قابل قبول ہے۔“

(۳) بروایت صحیح مسلم... امیر المؤمنین حضرت عمر فرماتے ہیں کہ جو شخص تحقیق کے بغیر کسی

نئی جوئی بات کو دوسروں سے بیان کر دے اُس کے کاذب ہونے میں کوئی کلام نہیں ۹
 (۴) بروایت یہی... حضرت حماد بن عمر سے منقول ہے "امیر المؤمنین نے میں
 تاکید فرمائی کہ ہم فقہ راوی کے بغیر کسی کی روایت قبول نہ کریں"
 خبر احاد جو صدوقی سے منقول ہو اگرچہ خلاف قیاس ہو
 امام شافعی نے اس باب میں چند واقعات نقل فرمائے ہیں۔ ازاں جملہ ا
 ہاتھ کی انگلیوں میں تفاضل پر حدیث کا مدار
 (۵) بروایت امام شافعی حضرت عمر نے فتویٰ دیا کہ آٹھ کی پانچوں انگلیوں کی

لے مترجم۔ لفظ قد عمد میں کی اصطلاح میں فقوی معنوں سے بہت کچھ مختلف ہے یعنی قد
 راوی وہ ہے، جو دیندار ہو، مروت کو ہو، پارسائی کا نمونہ اور قوت حافظہ میں ممتاز ہو، وغیرہ
 پھر ان صفات کے ساتھ اس کی شہرت بھی عام ہو، کبھی کلاب کا اس کی ذات سے متساب
 نہ کیا گیا ہو، جب وہ فقوی و حفظ و دیانت و امانت میں بے مثال و اقرب ہو، تب اُسے
 "قد کہا جائے گا"

لے مترجم۔ خبر واحد کی صورت یہ ہے، مثلاً ایک روایت میں مندرجہ ذیل (۵) راوی
 ہیں — ا — ب — ج — د — ہ —

اور سب ثقہ و صدوق ہیں، اور ان میں سے ا — ب سے اور ب — ج سے
 پھر ج — د سے اور د — ہ سے روایت کرتا ہے تو اسی قدر کافی نہیں، بلکہ یہی
 روایت کسی اور سلسلہ سے بھی مروی ہونا چاہئے، ورنہ اہل علم نے کہ ہر ایک اگر
 کوئی ایک راوی بھی روایت میں منفر وہ گیا، اور کسی اور نے اس روایت کو بیان نہ کیا
 تو یہ خبر واحد ہوگی

خبر واحد کے مقابل میں خبر متواتر ہے، یعنی ایک ہی روایت مختلف اسناد سے
 مروی ہو، اور اس سلسلہ کا کوئی راوی منفر نہ ہو، اگوسر ہے، کہ اس کی وضاحت
 اصول حدیث کی کتابوں کے بغیر ہر طرح احاطہ میں نہیں آسکتی

دیت ان کی منفعت اور حسن و خوبی کے مطابق دلوائی جائے (مترجم)۔ مثلاً ان میں چھٹکی نفع اور خوبصورتی و قوت میں باقی انگشت لمبے اربہ سے کم درجہ پر ہے اور انگشت سبابہ قوت و خوبصورتی میں تمام انگلیوں میں فائق ہے لہذا چھٹکی کی دیت بقیہ چار سے کم اور سبابہ کی دیت باقی ہر چار سے زیادہ ہے یہ تھا حضرت عمر کا ابتداءئی فتویٰ لیکن جب امیر المومنین کو حضرت عمر بن حاتم کی یہ روایت ملی، جو خبر آحاد (خبر واحد) تھی کہ

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
قال فی محل اصبح ما هذا لك عش کی پانچوں انگلیوں میں سے ہر ایک انگشت
من الابل دیت و مثل و مثل شتریں

تو امیر المومنین نے اس روایت کے خبر آحاد ہونے کے باوجود اپنے قیاس (اجتہاد) سے رجوع فرمالیا۔ (اور اس کے بعد ہر انگشت کی دیت مساوی مقرر فرمائی)

قبول "خبر واحد" کی دوسری مثال

مقتول کے وادعون میں اس کی دیت کے مستحق کو کون اشخاص ہیں!

(۶) بروایت امام شافعی... حضرت عمر کا ایک اجتہاد یہ ہے کہ مقتول اگر مرد بن تو اس کی دیت میں اس کی زوجہ کو ترک نہ دیا جائے، لیکن جس وقت آپ کو ضحاک بن سنان کی یہ حدیث معلوم ہوئی کہ

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ضحاک کی طرف
کتب الیہ ان یورث امرأۃ تحریری مسئلہ کہہ کر بھیجا یا کہ اشیم ضحاک
ضیمہ الضحاک من دیتہم کا دیت میں سے ایک لاکھ دو سو کو بھی ترک دیا جانے

اور ضحاک کی اس حمایت کے خبر آحاد ہونے کے باوجود امیر المومنین نے اپنے سابقہ

قیاس سے رجوع فرمالیا

لہ مقصود قیاس اصطلاح ہے، جس کی قرین یہ ہے "تحدیۃ الحکم من

اصل الفرض لصلۃ واحدۃ" (کسی فردی مسئلہ کا مبنی ہونا ایسی علت پر جو اصل

فرض دونوں میں مشترک ہو۔)۔ (مترجم)

قبول خبر واحد کی تیسری مثال

دیت جنتین

(مترجم ۱۔ صورت مسئلہ یہ ہے، کہ بچہ دم مادر میں ہے کسی کے حلقہ کرنے یا اس کی قریب سے ساقہ ہو گیا، یا زہن حاملہ کو قتل کر دیا گیا جس سے جنتین بھی مر گیا، بچہ بچہ کی دیت کا معامہ ؟)

(۷) ایضاً بروایت امام شافعی ... شروع میں حضرت عمر ویت جنتین کے قابل نہ تھے، لیکن جب آپ کو حضرت حل بن مالک کی روایت ملی، تو آپ نے اپنے سابق فتویٰ سے رجوع کرتے ہوئے فرمایا

لو لم نسمع هذا القضيئا
بغير هذا
حالانکہ یہ روایت خبر آحاد تھی
اگر ہم اس حدیث پر مطلع نہ ہوتے تو پہلا
فتویٰ خلاف حدیث ہی رہتا

لے کر حل بن مالک کی یہ روایت مولف نے متن میں نقل نہیں فرمائی

عن طاؤس عن عمر بن الخطاب	(از طاؤس) حضرت عمر نے (مثنیٰ) میں پوچھا
رضي الله عنه قال اذكوا الله اموا	کسی کو جنتین کی دیت پر حدیث معلوم ہو تو
سمع من النبي صلى الله عليه وسلم	مجھے بتائے، اس پر حل بن مالک نے فرمایا یہی
في الجنين شجوا، فقام حمل	موجودگی میں آواز دھرم و کیلا، پس میں لڑ پڑیں
بن مالك النابغة فقال كنت	ایک نے اپنی حریف کو خیمے کی چوب لہری ہوئے
بين جاريتين فضر بهما احدا	مضروبہ کا حمل ساقط ہو گیا، رسول اللہ کے
الاخرى بمسطح فالتقت جنينا	پاس یہ مقدمہ آیا، تو آپ نے اس پر فیصلہ صادر
فقضني رسول الله صلى الله عليه وسلم	فرمایا کہ ”حمل کرنے والی عورت ایک غلام آزاد کرے
فيه بخره، فقال عمران كذا	حضرت عمر نے یہ روایت سن کر فرمایا، اگر کسی بیحد
ان نقضي في مثل هذا يا رسول الله	دینی قوم ہمیں قیاس پر رسول اللہ کے خلاف
ر كتاب الام	فتویٰ دینے پر قلم رہتے ” (مترجم)
لشافعي)	

قبول خبر واحد کی ہوتی مثال

وہا ذوق علائقہ میں استقرار و قیام کا مسئلہ

(مترجم :- صورت مسئلہ یہ ہے کسی بستی میں طوفان دبا ہوا ہوا پھوٹ چلا، اب اس میں استقرار و قیام ضروری ہے یا اس بستی سے نکل کر باہر جاسکتے ہیں ؟ اور اگر آبادی سے باہر نکلنے کے لئے نکل سکتے ہیں، تو صرف بستی کے سوائے ہی تک یا کسی اور بستی میں منتقل ہو سکتے ہیں ؟)

(۸) امام شافعی اعتراض فرماتے ہیں ... اور جیسا کہ امیر المومنین حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا (و بازو سر زنی) (میں نہ جانے) کے متعلق حدیث

۱۰ مترجم :- یہ حدیث اگرچہ طویل ہے، مگر چند در چند نواید کی حامل ہے

عن ابن عباس	حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں :-
ان عمر بن الخطاب خرج الى الشام حتى اذا كان بصرى لقيه امرؤ الاجناد ابو عبيد بن الجراح واصحابه فاخبروه ان الوباء قد وقع بالشام فقال ابن عباس فقال عمر ادع الى المهاجرين الاولين فدعاهم فاستشارهم واخبرهم ان الوباء قد وقع بالشام فاختلفوا فقال بعضهم قد خرجت	جس موقع پر حضرت عمرؓ نے شام کے سفر کا ارادہ فرمایا، تو ابی ہریرہؓ منورہ سے چل کر (پچھ ہی دور) مقام بصرہ پر پہنچے تھے کہ کافر سے حضرت ابو عبیدہ اور ان کے ہم سفر آپ سے آئے، اور انھوں نے اطلاع دی کہ شام میں ہیضہ پھوٹ نکلا ہے، ابی ہریرہؓ (راوی حدیث) فرماتے ہیں حضرت عمرؓ فرمایا مجھے اس معاملہ میں رسول اللہ ﷺ معلوم کرتا ہے ہاجرین اولین کو بلائیے جبکہ آنے والے یہ حضرات اس معاملہ میں کئی حدیث بیان نہ کر سکے ان میں سے بعض نے یہ مشورہ دیا کہ آپؐ پھر سے نکل ہی گئے

بقیہ حاشیہ صفحہ

لا مرولا نرئی ان ترجع عنه و
قال بعضهم معك نقيته الناس
و اصحاب رسول الله صلى الله عليه
و سلم لا نرئی ان تقدمهم علی
هذا الوفاء فقال ان تقعوا عقی
ثم قال ادع لی الانصار و قیو
فاستشارهم فسلکوا سبیل
المهاجرین و اختلفوا لا یختل
فهم
ہیں، اب واپس لوٹنا مناسب نہیں مگر بعض نے
یہ رائے دی کہ آپ کے ہمراہ وہ حضرات ہیں جو
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ سے بغور یا دگاہ کے باقی
رہ گئے ہیں اور وہاں و باء پھوٹ رہی ہے آپ
وہاں نہ جائیے حضرت عمرؓ نے ان سے فرمایا، اب
آپ لوگ جلیے، اور اس کے بعد آپ نے مجھے
(ابن عباسؓ) فرمایا، انصار کو بلاؤ اور ان کے
مشورہ لیا، تو انہوں نے بھی وہی کہا جو ہاجرین
کہنا تھا

ثم قال ادع لی من کان معنا
من مشیخة قریض من مهاجرة
الفتح فندعوهم فلم یختلف عنهم
علیه و جلان فقالوا نرئی ان ترجع
بالناس و لا تقدمهم علی هذا
الوباء فنادى عمر فی الناس انی
معه من علی ظہر فاصبحوا علیہ فقال
ابو بکر یبده افرار من قد دعا الله
فقال عمر لو غیرک قالہا یا ابا
عبیدة انعم انصر من قد دعا الله
الی قدر الله ان رأیت لو کان
پھر مجھے (ابن عباسؓ سے) فرمایا، کہ ہاجرین
کے ان اکابر کو بلاؤ و ستر کر کے موقعہ پہنچت قریبا
بھئے، اور جب میں (ابن عباسؓ) انہیں بلالیا
تو ان سب نے بلا اختلاف یہ مشورہ دیا کہ ہماری
رائے میں آپ اپنے ساتھیوں سمیت واپس نہ رہیں
تشریف لے چلیے، اور اس و با میں نہ جا بیٹے،
حضرت عمرؓ نے اعلان صادر فرمایا کہ ہاں اب میں
واپس ہی جاتا ہوں، یہ کہا اور اپنی سواری پر بیٹھے
گئے، اور آپ کے ساتھی بھی اپنی کی مانند اپنی اپنی
سواریوں پر بیٹھے
یہ دیکھ کر ابو عبیدہؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا آپ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹

لک اہل ہبطت و احیاء لہ
عدوتان احد لہما خصیۃ
والاخری جدبۃ الیس
ان رعیت المخصیۃ رعیتہا
بقدر اللہ وان رعیت
المجدبۃ رعیتہا بقدر اللہ
قال فیما بعد الرحمن ابن
عوف وکان متغیبا فی بعض
حاجتہ فقال ان عندی
فی ہذہ علماً سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول اذا سمعتم ببلاء من
فلا تقد موا علیہ واذق
ببلاء واطعم ببلاء فلا تغروا
فواللہ انہ قال فحمد اللہ عشر
ثم البصر

(مختصری)
کتاب الطب
باب مایذکر
من الطاعون)

تقدیر الہی سے بھاگ رہے ہیں ایسا نہیں
نے فرمایا، اے ابو نعیمہ! کاشحیہ! تم نے تو
یہ نہ کہا ہو تو ان اٹاں! میں تقدیر خداوندی
سے بھاگ کر تقدیر خداوندی ہی کی طرف جا رہا
ہوں اے ابو نعیمہ! یہ تو بتائیے کہ اگر آپ
کے پاس اونٹوں کا لگہ ہو جسے آپ ایسے چٹکڑے
چرانے کے لئے لے جائیں کہ اس چٹکڑے کا ایک کونہ تو
سرسبز و شاداب ہے مگر دوسرا وہ شہ پائل خشک
اور بے آب گیا، تو کیا آپ اپنا ریلو سرسبز حصہ میں
نہ چلائیں گے، بلکہ اگر آپ سرسبز میں چرائیں گے
تو یہ بھی تقدیر الہی ہی ہوگی اور اگر آپ اُسے بے آب
گیاہ گھسنے میں لے جائیں گے، تو یہ بھی تقدیر الہی ہی ہوگی
اس دوران میں عبدالرحمن بن عوف تفریب لے گئے
جو کسی ضرورت کے لئے اس وقت وہاں سے غیر حاضر
تھے جب انھوں نے یہ سنا، تو فرمایا، اس مسئلہ کا مجھے
علم ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا
ہے کہ جب تم کسی مرض میں مبتلا ہو تو اس مرض سے بچنے کے لئے
کے خیر خواہ، تو وہاں چلنے کے رک جاؤ، اور اگر دیا
تمہاری سرزمین میں پھوٹ نکلی ہے تو تم وہاں سے خود
باہر مت نکالو اس پر (ابن عوف) سے یہ حدیث
سنکر حضرت عمرؓ نے اظہار کا شکرا ادا کیا اور
مدینہ منورہ والیوں کو اس لئے

ش ۱۰: ولی اشد فرماتے ہیں انا ضعیف نے تذکرۃ السنہ واقعات و طرائف تعلیم فرماتے
کے بعد ان محترمین کا تذکرہ فرمایا ہے، جو یہ کہتے ہیں، کہ یاد گو دان واقعات کے حضرت سید
”خیر آحاد“ کو علی الاطلاق جنت دے سکتے تھے

امام شافعی ان لوگوں کے جواب میں فرماتے ہیں
اگر کسی موقع پر حضرت عمرؓ نے ”خیر آحاد“ کی تصدیق طلب فرمائی، تو اس کی وجہ یہ ہے
کہ ان کے نزدیک اس روایت کا راوی یعنی قلت ثقات ہے اور ضعف حافظہ کی وجہ سے
پوری طرح قابل اعتماد نہ تھا

اور کسی موقع پر امیر المومنین نے ”خیر آحاد“ کی توثیق اس لئے طلب فرمائی کہ بیان کردہ
مسئلہ حدیث میں قدوسے گنجلک رہ گئی تھی جو دوسرے راوی کے بیان (حدیث) سے از خود رفع ہو
سکتی تھی لیکن حضرت عمرؓ کسی موقع پر بھی اس طرح توفیق طلب کرنے کا یہ مطلب نہ تھا، کہ وہ سرے سے
”خیر آحاد“ کی جیت میں متردد تھے، اور یہ حقیقت مسلم ہے، کہ ایک ہی واقعہ میں ایک سے زائد
صحابہ اہل بیت سے نفس الامر کی تفویض ہو کر عقبہ کی گنجائش داخل ہو جاتی ہے، جیسا کہ حضرت
ابو موسیٰ اشعریؓ کا واقعہ ہے

ابو موسیٰ اشعریؓ امیر المومنین کے وقت خانہ پر گئے اور دروازہ پر کھڑے
کھڑے تین مرتبہ السلام علیکم! (۳۰: ۳۱) پکارا، مگر اندر سے جواب نہ ملنے پر اٹھے پانچ ٹوٹ
آئے، اتنے ہی میں حضرت عمرؓ باہر تشریف لے آئے اور انہوں نے ابو موسیٰ کو روک کر یوں
سلام کہتے پھر واپس لوٹ جانے کا سبب دریافت فرمایا، تو حضرت ابو موسیٰ نے یہ
مدیغ بیان فرمایا

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استاذن احدكم ثلاثا ولم
يؤذن فليرجع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص کسی
گھر اسکی ملاقات کے لئے جائے، تو پہلے دروازے سے اہر کھر
جو کہ ۳ مرتبہ السلام علیکم! کہے، اگر گھر والے جواب نہ دیں
تو اُسے واپس لوٹ آنا چاہیئے

اجماع

بریک روایت نمبر (۹)

(۹) بروایت امام شافعی... امیر المومنین عمر فاروق نے (مقام ہاشمیہ پر جو خطبہ

ارشاد فرمایا، اس میں (اجماع امت پر) یہ حدیث پڑھی

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی کو

من سترہ بحیچۃ الجنۃ جنت کے وسط میں رہنا پسند ہو، اے جماعت

قلیزم الجماعۃ کے ساتھ مل کر رہنا چاہیے

اور حضرت عمر نے اس حدیث سے ”اجماع“ پر استدلال فرمایا

شرط قیاس

مشتمل پر (۵) روایات از نمبر (۱۰) تا (۵۴)

(۱۰) بروایت وافرطنی... امیر المومنین فاروق عظم نے حضرت ابو موسیٰ اشعری (عالیہ)

بقیمہ حاشیہ صفحہ ۱۱

جب یہ حدیث حضرت عمر نے سنی، تو ابو موسیٰ سے اسکی توفیق طلب فرمائی، اور توفیق نہ ملنے پر حضرت

ابو موسیٰ کو حد کذب لگانے کا ارادہ ظاہر فرمایا، حضرت علیؓ یا تہد یہ منکر جناب ابی بن ابی کعب

نے یہی حدیث اپنی طرف سے بیان کرنے کے بعد امیر المومنین سے کہا

یا ابن الخطاب فلا تکنن هذا انا علی اے ابن الخطاب! تمہیں رسول اللہ کے

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب پر یوں عذاب نہ بن جانا چاہیے

حضرت عمر نے ابی بن ابی کعب کے جواب میں فرمایا

سبحان اللہ! انا سمعت شیاء (رسول اللہ) میرے ایک دوایہ شفی، اور اسکی

فاجیبت ان اثبت توفیق طلب کر لی (اس میں کیا مضائقہ ہے)

۱۱ مترجم۔ جاہ بیت المقدس کے باہر ایک مقام ہے، جہاں فتح بیت المقدس سے قبل امیر المومنین

نے مسلمانوں کے سامنے خطبہ دیا (مختصر از الفاروق مودہ ناشیعی رضائی)

۱۲ کہ کبھی حکم میں اگر کتاب و سنت دونوں میں سے کسی ایک سے بھی دلیل نہیں ملتی، تو اس وقت

قیاس (اجتہاد) کے بغیر جاری نہیں جیسا کہ امیر المومنین حضرت عمر کا خود معمول تھا، اور

آپ نے اپنے مقرر کردہ قاضی شریک کو تاکید فرمائی جس کی وضاحت (۱۲ تا ۱۳) پر گزر چکی

کی طرف یہ تحریری فرمان بھیجا

الفهم ! الفهم ! فيما يفتلج في
صدرك معالمه يبلغك
في العشب والسهلة
واعرف الامثال والاشياء
ثم قس الامور عند ذلك
فاعلم الى احبها الى الله عز وجل
واشبهها بالحق فيما تروى
قريب اور مشابہ ہو، اس پر اعتماد کیجئے

جس معاملہ میں وہی نازل نہیں ہوئی، اس کی گویید مکر وہ ہے

(۱۱) بروایت سنن دارمی ۱۰۰۰ امیر المومنین کے کسی شخص نے ایسے مسئلہ کا جواب معلوم کرنا چاہا، جو دراصل سائل کو درپیش نہ تھا، حضرت عمر نے اُسے فرمایا ”ضرورت پیش آنے سے قبل فرضی طور پر سوال ذہن میں قائم نہ کرو، اور نہ اس کا جواب تلاش کرو“ بلکہ ایسے شخص پر حضرت عمر نے لعنت کی

(۱۲) بروایت دارمی ... حشی کہ امیر المومنین نے بر سرِ عمر یہ اعلان فرمایا کہ ”میں ہر ایسے شخص کو اللہ کی قسم دلاتا ہوں، جو ان امور کے متعلق سوالات قائم کرے، جن کا ابھی وقوع نہیں ہوا، کیونکہ جو کچھ ہونے والا ہے، اُس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ذکر فرما دیا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ اس امر کا حکم ہو چکا ہے کہ ہر ایک نئے امر کے ظہور پر اس معاملہ کی صوابدید کے مطابق ان میں سے کسی نہ کسی مسلمان کو ابہام کے ذریعہ مطلع فرما دے“ (یہ حدیث اگرچہ موقوف ہے، مگر مکمل وقوع ہے)

(۱۳) جیسا کہ سنن دارمی کی روایت ہے

ان النبی صلم قال لا تعجلوا
بالبلية قبل نزولها
فانكم ان لا تعجلوا قبل
نزولها لا تفعلوا للمسلمون
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وقت آنے سے قبل مسائل کی گریہ مت کرو، اگر تم اس سلیقہ کے ساتھ رہو گے تو مسلمانوں میں کوئی نہ کوئی شخص ایسا نکل آئے گا کہ وہ وقت پڑے پر

وفیم اذھی نزلت من اذ فیبے مدد حاصل کر کے (یعنی اپنے اجتہاد
 قائل وُفق و سدود و قیاس میں بصورتِ اصابت) اور اگر تم نکلت
 وانکم ان تعجلوا مختلف بکمر کرو گے، تو تمہاری رائی ایک دوسرے سے
 الا هو اذ فتاخذوا ہکذا مختلف ہو جائیگی، اور تم ادھر ادھر بکمر
 و ہکذا و اشد بین یدہ چاؤ گے، آپ نے یہ بات دائیں بائیں اشلا
 وعن یمینہ وعن شمالہ کر کے فرمائی

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا، کہ مسلمانوں کو جن مسائل کی ضرورت پیش آنے والی ہے قرآن نے
 وہ تمام مسائل بیان کر دیئے ہیں، دوسرا مفہوم یہ متبادر ہو سکتا ہے، کہ کتاب و سنت اجمالاً
 تمام احکام پر مشتمل ہیں جیسا کہ امام شافعی نے اپنے کلام میں یہ اشارہ فرمایا ہے
 (۱۴) بروایت دارمی ... ابن مجہز فرماتے ہیں، ہم لوگوں نے کبھی فرضی مسائل پر گفتگو
 نہیں کی، کیونکہ ہمارا یقین ہے، کہ جب تک قرآن کی مزا و امت نہ رہے گی علم کا ارتفاع نہ ہوگا
 علم میں محبا ولہ
 مشتمل بر (۱) روایت نمبر ۵۵)

(۱۵) بروایت دارمی ... حضرت عمرؓ نے فرمایا، کہ علم میں بے بنیاد قیاس کے مطابق
 گفتگو مت کرو (مترجم) یعنی جب کتاب و سنت سے دلیل نہ ملے، تو قیاس شرعی کے بغیر بیان
 نہ کھولو)

کتاب الطہارت

مشتمل بر (۵۱) روایات از نمبر (۱۶) — تا — (۶۶)

نماز کے لئے طہارت شرط ہے

(۱۶) بروایت ابو بکر ... امیر المومنین فرماتے ہیں کہ نماز بغیر طہارت قبول نہ ہوگی

(اور یہ ایک رفوع حدیث کا مفہوم ہے)

لے مترجم حدیث رفوع کی تفسیر یہ ہے، ”معرفة المرفوع هو ما اُضيف إلى رسول الله صلى
 عليه وسلم ولا يقع على غير ذلك على الصحابة وغيرهم“ (مقدمہ ابن الصلاح)

کیفیت وضو

(۱۷) بروایت امام ابوحنیفہ... اسوہ بن یزید سہراتے ہیں، میں نے ابو الحسن فاروق اعظمؓ کو اس طرح وضو کرتے دیکھا کہ پہلے اپنے دونوں ہاتھ دُؤ مرتبہ دھوئے۔ دُؤی مرتبہ گل کی، دُؤ مرتبہ ہی تاک کو پانی سے صاف کیا، اسی طرح دُؤ دُؤ مرتبہ جیرہ اور کُبھی دھوئیں پھر ایک مرتبہ پانی لیا تو سر کے سامنے کا مسح فرمایا، دوسری دفعہ پانی لیا تو سر کے عقب کا مسح کیا اور دونوں ہاتھوں کی انگلی کانوں میں داخل کیں جن سے کانوں کے نیچے کے حصہ پر ان کی ٹونگ مسح کیا، اسی طرح دونوں پیر دُؤ دُؤ مرتبہ دھوئے

وضو میں تین تین مرتبہ اعضاء پر پانی بہانا افضل ہے

(۱۸) بروایت ابوبکر... امیر المؤمنین نے فرمایا، کہ وضو میں اعضاء پر تین تین مرتبہ پانی بہانا افضل ہے، اگرچہ دُؤ دُؤ مرتبہ بھی کفایت کر سکتا ہے

(۱۹) بروایت ابوبکر... فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ کُلّی دُؤ مرتبہ۔ تاک دُؤ مرتبہ، ہاتھ اور پیر دُؤ مرتبہ دھونا جائز ہے مگر افضل ہر ایک کا تین مرتبہ دھونا ہے

انگشت پا میں تحلیل

(۲۰) بروایت ابوبکر... کچھ لوگ وضو کر رہے تھے، ادھر سے حضرت عمرؓ کا لہجہ ہوا آپ نے انہیں تاکید فرمائی، کہ وضو کرتے وقت پاؤں کی انگلیوں میں تحلیل ترک نہ کیجئے

(۲۱) بروایت ابوبکر... امیر المؤمنین کے سامنے ایک شخص نے وضو کرتے ہوئے پاؤں کے ٹہلے خشک چھوڑ دیئے یہ دیکھ کر آپ نے اُسے فرمایا کیا یہ (دھمے) آپ نے ہونے کی آگ میں جلتے کے لئے خشک چھوڑ دیئے ہیں؟

(۲۲) بروایت ابوبکر... حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو نالہ پڑھتے دیکھا جس کے پیر میں خدا سی جگہ خشک رہ گئی تھی آپ نے اُسے وضو اور نماز دونوں کے علاوہ کا ارشاد فرمایا (۲۳) ایضاً بروایت ابوبکر... حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو نماز اوکرتے ہوئے دیکھا مگر اس کے کسی عضو کا ذرا حصہ خشک رہ گیا تھا، آپ نے اُسے فرمایا، کہ وہ اسے ترک کرے، اور

ناز کا بھی اعادہ کرے۔

ش ۱۵ ولی اللہ فرماتے ہیں۔ مذکورہ ہر دو روایت کی بتا سہل علم کا نفس مسئلہ میں اختلاف ہے، مگر صحیح یہ ہے، کہ پہلی روایت (۲۲) مبہم ہے، اور نمبر (۲۳) نمبر (۲۱) کی تفسیر ہے

فروضیت منعیٰ وضو

(۲۴) بروایت امام شافعی ...

عن ہمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت ہے حضرت عمرؓ، کہ رسول اللہ نے الاعمال بالنیات (احادیث) فرمایا ہر عمل کی صحت و اکمال کا انحصار نیت پر ہے

ش ۱۵ ولی اللہ فرماتے ہیں، امام شافعی کا اس حدیث کے نقل کرنے سے یہ غلط ہے، کہ وضو میں نیت فرض ہے۔ اور پہلی فرماتے ہیں کہ (امام) شافعی کے نزدیک حدیث ”انما الاعمال بالنیات“ پورے دین کا ایک ثلث ہے

تجدید وضو

(۲۵) بروایت امام مالک و امام شافعی ... حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر وضو کرنے کے بعد کوئی شخص کروٹ پر لیٹ گیا، اور اس حالت میں اس پر وضو لگی کا اثر ہو گیا، تو اسے از سر نو دوسرا وضو کرنا چاہیے

ش ۱۵ ولی اللہ فرماتے ہیں اس مسئلہ میں امام شافعی اور امام ابو حنیفہ دونوں کے مسلک میں یہ اختلاف ہے!

۱۔ امام شافعی کا مسلک ہے، کہ اگر بیٹھ بیٹھ دو نوبتوں کے سوا بدن کا حصہ

اسفل (سبیل) زمین سے لگ گیا اور وضو لگی طاری ہو گئی تو تجدید وضو لازم ہے

دب۔ امام ابو حنیفہ کا یہ مسلک ہے کہ یاہ وضو شخص نے اپنے کسی پہلو پر ٹیک لگا رکھی

ہے اور اس پر وضو لگی طاری ہو گئی ایسی ٹیک پر وضو لگی کا سبب ہوئی تجدید وضو لازم ہے

پکا ہو گا گوشت کھانے کے بعد تجدید وضو!

(۲۶) روایت ابو یوسف۔ حضرت ہارون مہاشہ (رحمہ اللہ) فرماتے

احکمت مع رسول اللہ ﷺ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشین اور حضرت عثمان
 صلی اللہ علیہ وسلم والی بکو ہر ایک کے دسترخوان پر گوشت روٹی کھانے
 وعمر و عثمان خبیذاً کا اتفاق ہوا اور ان میں سے کسی نے اس
 ولحمًا فصلوا ولم جب سے وضو کی تجہید نہ فرمائی کہ انہوں
 یتوضؤا نے کھانے میں گوشت تناول فرمایا ہے

(مترجم: یعنی امیر المومنین حضرت عمر کے اجتہاد میں بنا ہوا گوشت کھانے پر تجدید وضو نہیں)

جُنُبِی کے لئے تیمم

(۲۷) بروایت امام شافعی... امیر المومنین حضرت عمر اور جناب عبداللہ بن مسعود
 دونوں کا مسلک ہے کہ جُنُبِی کے لئے غسل واجب ہے (اور تیمم کافی نہیں) لیکن ان دونوں
 حضرات کے نزدیک اگر عورت کی تفصیل یا اس سے مس... کیا جائے تو تجدید وضو لازم آتی
 ہے۔ (مترجم: اگرچہ خروج ذی نہ ہو)

مس ذکر پر تجدید وضو

(۲۸) بروایت امام شافعی... (ایک مرتبہ) نماز میں پہلی رکعت سے فارغ ہونے کے
 بعد حضرت عمر کا ہاتھ شرمگاہ سے مس ہو گیا، تو آپ مقتدیوں کو اسی طرح قیام جاری رکھنے کا
 شاہد فرما کر باہر آئے، دوسرا وضو کیا اور واپس تشریف لاکر یقیناً نماز پوری کی
 (مترجم: اور جو رکعت آپ نے پڑھ لی تھی اس کی تجدید نہیں فرمائی)

شش اولی اللہ فرماتے ہیں کہ مسئلہ ”مس ذکر“ میں دونوں طرف دلائل
 اور مفضل بحثیں ہیں، مگر حضرت عمر کا یہی مسلک ہے

خروج منیٰ پر غسل واجب ہے یا تجدید وضو کافی ہے

(۲۹) بروایت امام مالک و شافعی... حضرت عمر نے فرمایا ”بعض اوقات
 فومیری منیٰ بھی خارج ہو جاتی ہے، ایسی حالت جس کسی کو پیش آئے، اسے چاہئے کہ مقام
 وضو کی ہمارت کے بعد تجدید وضو کرے“ (مترجم: یعنی خروج ذی پر حضرت عمر کے نزدیک
 غسل واجب نہیں)

اگر بغل میں ہاتھ لگ جائے تو ہاتھ دھو لیجئے

(۳۰) بروایت ابو بکر... امیر المومنین نے ایک شخص کو بغل میں ہاتھ لگاتے دیکھ کر فرمایا: ”ٹھیکے اپنا ہاتھ دھو آئیے“

امام محمد بن سہرین فرماتے ہیں، ”میں حضرت عمر کے اس مسئلہ کی توجیہ نہیں کر سکا۔“ اس پر شاہ ولی اللہ (مؤلف رسالہ) نے لکھا ہے کہ ”حضرت عمر کا یہ اہتمام آفتاب و نفاخت پر مبنی ہے“ (مترجم، کیونکہ بغل ہر وقت غلطی سے رہتی ہے)

آداب الخلاء

کھڑے ہو کر بول کو نامنوع ہے

(۳۱) بروایت یحییٰ... حضرت عمر فرماتے ہیں

عن عمر قال (آئی النبی) حضرت عمر فرماتے ہیں: ایک مرتبہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ابور... صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کھڑے ہو کر

قائمًا فقال یا عمر... بول کرتے دیکھا، تو فرمایا اسے کھڑے ہو کر

تقبل قائمًا بول نہ کیا کیجئے

(اللہ نجاست پانی نہ خلف کی صورت میں مٹی یا پتھر سے

(۳۲) بروایت ابو بکر... امیر المومنین بعد از بول پانی نہ خلف کی صورت میں مٹی

یا دیوار یا پتھر سے ازالہ نجاست فرماتے

شش ا... ولی اللہ فرماتے ہیں، ”مسئلہ رفع نجاست بعد از بول میں تمام

علمائے اہل سنت حضرت عمرؓ کی اجتہاد پر متفق ہیں، اور اس باب میں کوئی مرفوعہ حدیث

ہے بھی نہیں۔ حضرت عمر کا یہ اجتہاد ویرانہ کی حدیث پر مبنی ہے“ (مترجم) میں یہاں

نہ خلف کی صورت میں پتھر وغیرہ سے ازالہ نجاست بڑا کا ثبوت ملتا ہے)

۵ مترجم۔ یعنی قضاے حاجت کے آداب

لے انہیں جلد حدیث ام المومنین (عائشہ صدیقہ) ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جب کوئی شخص قضاے حاجت کے لئے جائے تو اسے پتھر کے (۳) ذیلیہ استعمال کرنا

چاہئیں (ابوداؤد و نسائی) مترجم

چرمی موزہ پر مسیح

(۳۳) بروایت امام ابو حنیفہ... حضرت عبداللہ بن عمر اور جناب سعد بن ابی وقاص دونوں میں چرمی موزہ پر مسیح کے معاملہ میں اختلاف ہو گیا (اول الفکر اس کو جائز سمجھتے تھے اور جناب سعد راجح ہوا کرتے) آخر دونوں صاحب امیر المؤمنین کے پاس فیصلہ کے لئے گئے، آپ نے اپنے صاحبزادے (عبداللہ) سے فرمایا ”اے قرظہ من اقطاع میں تمہارا چچا سعد تم پر فائق ہے“

(۳۴) امام مالک و امام شافعی اور دوسرے اصحاب کتب نے بھی یہ روایت بیان فرمائی ہے

۱۵ حضرت عبداللہ بن عمرؓ میں منقویں، حافظ ابن قیمؒ نے عبداللہ بن عمرؓ اور

حضرت ابن عباسؓ کے اقارار اجتہاد پر لکھا ہے

وَكذلك لان كان هذا الصاحبان حضرت ابن عمرؓ اور حضرت ابن عباسؓ دونوں

اصحاب میں سے ایک صاحب کئی مسائل

میں شدت اور دوسرے صاحب رخصت

فی غیر مسئلہ

وعبداللہ بن عمرؓ کان یاخذ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اکثر مسائل میں ایسی

من التشديد اور احتیاط

لا یوافق علیہا الصحابة آپ سے موافق نہیں ملتا !

(۱) فكان یفصل عینہ

فی الموضوع حقی علی

من ذلك

(۲) وكان اذا مسح رأسه افرد

اذا تمیہ بہ او جدید

صلیہ پانی لیتے

(بشمیر برٹا)

حاشیہ ۱۹

- (۳) وہاں یمنع من دخول الحمام وہاں اذا دخل اغتسل واین عباس کان یدخل الحمام (۴) وہاں یتیمو یضربون ضرباً للوجه وضرباً للیدین (المفتین) ولا یقتصر علی ضربۃ واحدة ولا علی الکفین وہاں ابن عباس یخالفہ ویقول التیمم ضربۃ واحدة للوجه والکفین (۵) وہاں ابن عمر یتوضاء من قبلۃ امراتہ ویفتی بذلک (۶) وہاں اذا قتل اولادہ تمعضن ثم صلی وہاں ابن عباس یقول ما ابالی قبلتہا او شمتتہا انما (۷) وہاں یا صر من ذکر ان علیہ صلوۃ وهو فی آخری النیتما ثم یصلی الصلوۃ الذی ذکرہا ثم یصلی الصلوۃ التی کان فیہا۔ وعن نافع اقلہ ! (۸) کان اذا ذکر مع الامام رکعۃ اضاف الیہا آخری فاذا فہج من صلوۃ سجد سجدة
- (۳) حمام میں جانے سے منع فرماتے اور اگر یہ اتفاق ہوتا تو اسپر غسل فرماتے مگر میں عباس حمام میں تشریف لے جاتے (۴) تیمم میں ایک ضرب چہرے پر اور دوسری ضرب ہاتھوں اور گتھیوں کے لئے فرماتے مگر میں عباس صرف ایک ہی ضرب سے چہرہ اور صرف دونوں ہاتھ کا مسح فرماتے (گتھیوں کا نہیں) اور اسی پر فتویٰ لے ارشاد فرماتے (۵) ابن عمر بنی زوجہ کی تعقیل پر وضو فرماتے اور اسپر فتویٰ بھی دیتے (۶) اگر با وضو ہوتا اور اپنی اولاد کی تعقیل کرتے تو کئی کے بعد نماز ادا فرماتے، مگر میں عباس فرماتے کہ اولاد کی تعقیل یا پہلار پر کوئی وضو نہیں ہے تو ہماری خوشبو ہے (۷) اور میں عمر فرماتے کہ جس شخص کو ادا لئے ناز کی حالت میں اپنی ترک شدہ نماز یاد آجائے تو اولیٰ پہلی نماز ادا کرے جب اسے ادا کر چکے تب دوسری نماز جیسے وہ ادا کر رہا تھا شروع کرے اور — نافع سے روایت ہے، کہ (۸) حضرت ابن عمر کی امام کے بعد اگر ایک رکعت رہ جاتی تو دوسری رکعت اس کے ساتھ نم فرما کر سجدہ سہو بھی کرتے

چرمی مونہ پر مسلح کا وقت

(۳۵) بروایت امام ابو حنیفہ... امیر المؤمنین فاروق اعظم نے فرمایا، اگر چرمی مونہ نہ کر کے پہن لیا جائے تو مسافر کے اسپر (۳) اور تین روز، مگر غیر مسافر کے لئے صرف ایک دن اور ایک شب تک مسلح جائز ہے،

(۳۶) بروایت ابوبکر... یہی فتویٰ امیر المؤمنین نے زید بن وہب کی طرف تحریری بھیجوا یا (یہ زید — تابعی ہیں، حترم)

(۳۷) بروایت شافعی... حضرت عمر نے فرمایا، کہ اگر تم با وضو ہو کر نف (چوہہ نہروا) پہناؤ جب تک چاہو، ان پر مسلح کرتے رہو (غیر تحدید وقت)

ش ۱۵ ولی اللہ فرماتے ہیں، کہ امام شافعی کا بھی "قول قدیم" میں اسی پر فتویٰ تھا، پھر "قول جدید" میں اس سے رجوع فرما کر وقت معین کر دیا،

امام بیہقی فرماتے ہیں، کہ جب حضرت عمر کو تمیزیں مدت کا علم (مدت مرفوعہ سے) ہوا۔ تو آپ نے عدم تجدید (نمبر ۲۷) سے رجوع فرمایا

غسل جنابت

(۳۸) بروایت ابوبکر... بغسل جنابت میں حضرت عمر کا معمول یہ تھا، کہ پہلے آپ استنجا کرتے، پھر ترتیب دار وضو فرماتے، جس میں نگلی (۳) مرتبہ ہوتی، آخر وضو کے بعد بدن پر پانی اونڈھیلنا شروع فرماتے

(۳۹) بروایت ابوبکر... (چنانچہ) ایک سائل نے یہی مسئلہ آپ سے دریافت کیا تو اُسے فرمایا، کہ غسل جنابت میں تلا کا سا وضو کیجئے

(۴۰) وایضاً بروایت ابوبکر... حضرت عمر نے فرمایا، کہ جب تم غسل جنابت کرو، تو تین

دارالاحاد (۱) الم، جلد اول، فصل ۱، کان من حدیثہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا یدخل فی یوم رمضان الا بوضوء صحیحۃ او بشاہدۃ واحد واحد کما صام

بشہادۃ ابن عمر الخ وحرم

مرتبہ نکلی کرو، اس سے ہمارے میں کمال پیدا ہو جاتا ہے

غسل واجب

نجاست منی معلوم ہونے پر اعاجہ نماز

(۴۱) بروایت امام مالک و امام شافعی... ایک مرتبہ جب حضرت عمرؓ نے نماز ادا

کر لی تب آپ کو خیال ہوا کہ جس تہ بند میں آپ نے نماز پڑھی ہے، اس پر منی کا دھبہ رہ گیا ہے
آپ نے وہ مقام و صو کر نماز کا اعادہ فرمایا۔

کیا مباشرت میں محض ایلاج بغیر اخراج منی پر غسل واجب ہے؟

(۴۲) بروایت ابو یوسف... ایک صاحب حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار

ہوئے

”اے امیر المؤمنین! زید بن ثابتؓ مسجد نبویؐ میں بیٹھ کر عام جمیع میں یہ فتویٰ دے رہے

ہیں، کہ محض اذخالی بغیر اخراج منی پر غسل واجب نہیں ہوتا؟“

امیر المؤمنین نے زید بن ثابتؓ کو طلب کر کے فرمایا ”اے دشمن قومیش! کیا یہ درست ہے

کہ تم اپنی رائے سے فتویٰ ارشاد فرمانے لگے؟ اور حضرت عمرؓ نے زہرِ کثفتیؓ کا اشارہ بھی

فسر دیا،

حضرت زید بن ثابتؓ نے عرض کیا ”اے امیر المؤمنین! میں نے یہ فتویٰ اپنی رائے سے

نہیں دیا، بلکہ اپنے (۲) چچاؤں حضرت ابوالجؤب اور حضرت ابی بن کعبؓ سے یہی سنتا ہے

اور انہوں نے رفاعہ بن رافعؓ سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے“ حضرت رفاعہؓ بھی اتفاق سے اہل بیتؓ میں

حاضر تھے، امیر المؤمنین نے ان سے پوچھا ”اے رفاعہ! کیا آپ لوگوں کا عمل اسی پر ہے کہ جب

تک منی خارج نہ ہو، غسل واجب نہیں ہوتا“ حضرت رفاعہؓ نے جواب دیا، ”جی ہاں! رسول اللہؐ

صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بھی ہمارا عمل اسی پر تھا، اور آنحضرتؐ پر اس کے خلاف کوئی حکم نازل

بھی نہیں ہوا تھا!“

یہ سن کر حضرت عمرؓ نے فرمایا، ”کیا رسول اللہؐ آپ لوگوں کے اس عمل سے آگاہ تھے؟“

حضرت رفاعہؓ! امیر المومنین! میں یہ نہیں کہہ سکتا، کہ رسول اللہ کو اس کی اطلاع تھی یا نہیں۔“

یہ مسئلہ ہاجرین و انصار کی مجلس میں:

اب حضرت عمرؓ نے تمام ہاجرین اور انصار کو یکجا جمع فرما کر (زیبحث) مسئلہ کی تنقیح کے لئے خواہش ظاہر فرمائی پوسے مجمع میں صرف حضرت علیؓ اور جناب معاذ بن جبلؓ تو اسپر متعلق تھے، کہ اخراج منی ہو یا نہ ہو، محض اوقاف کے فصل وہ جب ہو جاتا ہے، مگر ان (ہر دو حضرت) کے سوا تمام۔ ہاجرین اور انصار اسپر یک زبان تھے: کہ اخراج منی کے بغیر فصل واجب نہیں ہوتا۔

اصحاب دین سے التحیا

امیر المومنین نے یہ اختصاف دیکھ کر اصحاب بدر (جو لوگ عزدہ بدر میں شریک ہوئے تھے) سے یوں التماس کی، کہ ”آپ حضرات بدری ہیں، آج اگر آپ ہی لوگ یوں مختلف رائے ہو گئے تو بعد میں آنے والوں کے درمیان اور بھی زیادہ اختصاف ہو جائے گا۔“

امہات المومنین سے تحقیق

یہ سن کر حضرت علیؓ نے فرمایا: ”اے امیر المومنین! اس مسئلہ میں امہات المومنین سب سے زیادہ ہماری رہبری فرما سکتی ہیں اتب حضرت عمرؓ نے اپنی صاحبزادی حضرت حفصہؓ (زوجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں یہ سوال عرض کیا مگر انہوں نے اس میں اپنی لاعلمی کا اظہار فرمایا، ان کے بعد ام المومنین جناب عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں عرض کیا گیا جس کے جواب میں آپ نے فرمایا

”اذا جاؤ الختان الختان“
{ فليقل وجب الغسل } (یعنی محض اوقاف پر فصل واجب ہے)

میں حضرت عمرؓ کی فراست خلافا میں یہ چیز سب سے اہم ہے، کہ آپ نے مسئلہ انی البحث کی اس فہمیت کی وجہ سے کہ اس میں ذرا۔۔۔ وہ پہلا ہے، دوسری امہات کی بجائے پہلے اپنی صاحبزادی سے عرض کیا، (ترجم)

آخر حضرت عمرؓ نے یہ فیصلہ صادر فرمایا، کہ ”اگر کسی نے ادخال کے بعد غسل ترک کر دیا اور مجھے اطلاع ہوگئی تو میں اسے سزا دیتیے بغیر نہ رہوں گا“

(۲۳) بروایت ابو بکر... امیر المومنینؓ نے فرمایا، اگر میرے سامنے کوئی ایسا شخص لایا گیا جس نے طہار کے بعد اخراج منی نہ ہونے کی وجہ سے غسل نہیں کیا تو میں اسے سزا دوں گا،

محض دخول ذکر یا خروج منی، دونوں پر سزا کی نوعیت نفس مسئلہ کی نوعیت پر ہے

(۲۴) یہ روایت ابو بکر... خلیفہ اقل حضرت ابو بکر و حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان و حضرت علیؓ (ہر چار خلفائے راشدین) اس پر متفق ہیں، کہ محض ادخال (ذکر) یا ادخال — و خروج منی دونوں صورتوں میں جس صورت پر غسل واجب سمجھا جائے گا وہی صورت پر بحالت زنا رجیم یا حلیلہ عائد ہوگی !

تلاوتِ قرآن حالتِ جنب میں

جنبی تلاوتِ قرآن نہ کرے

(۲۵) بروایت ابو بکر... حضرت عمرؓ نے فرمایا، کہ جنبی شخص قرآن مجید کی تلاوت نہ کرے

جنبی یا تحذیث کے لئے کوئی آیت زبان پر لانا جائز ہے

(۲۶) بروایت ابو بکر... حضرت عمرؓ قضائے حاجت سے فارغ ہو کر بغیر طہارت

لے مترجم :- یعنی اگر کسی کے نزدیک ادخال ذکر غسل واجب سمجھا گیا ہے، تو زانی و زانیہ کو اسی ارتکاب تک سزا دی جائے گی، اور اگر ادخال و خروج منی دونوں پر غسل واجب سمجھا گیا ہے، تو محض ادخال بعد کمال واجب نہ ہوگی۔ جبکہ خروج منی ہی نہ ہو، اگر خروج منی ہو گیا، تب رجیم کی سزا ہوگی

لے اگر یہ لوگ خیر شاد ہی شدہ ہیں، تو اس پر حیلہ کو قیاس کر لیجئے گا۔

دستہا کئے بیت الخلاء سے نکلے، تو آپ کی زبان پر ایک آیت جاری تھی یہ دیکھ کر ایک حبشہ نے عرض کیا، ”— اس حالت (حدث) میں بھی آپ آیت زبان پر لے آئے؟“ امیر المومنین نے فرمایا ”کیا آپ کو یہ فتویٰ مسیئہ کذاب نے دیا ہے؟“ (یا یہ کہ ”یہ بات آپ نے مسیئہ کذاب سے سنی ہے؟“)

مباحثت در مباشرت میں تکرار و وضو

(۴۷) بروایت ابو بکر... امیر المومنین نے سلیمان بن ربیعہ سے دریافت فرمایا

”اگر آپ کو ایک مرتبہ مباشرت (جماع) کے بعد پھر ہی میلان ہو، تو آپ طہارت و تکلیف میں کیا التزام کریں گے؟“

سلیمان نے عرض کیا، ”آپ فرمائیے! مجھے کیا کرنا چاہیئے؟“

امیر المومنین نے فرمایا، ”ایک دفعہ مباشرت کرنے کے بعد نکرار وضو کر لیا کیجئے“

(۴۸) بروایت امام مالک و امام شافعی

ان عمرین الخطاب حکو رسول حضرت عمر ہی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ سے عرض کیا، یا رسول اللہ! شب کو میں

تعبیہ من الجنابة من اللیل؟ ٹھنی ہو گیا، اس حالت میں مجھے کیا کرنا چاہیئے

فلقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ تھا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر سو جانا

وسلم توضاً بفضل ذکرک نعیم مقصود ہو۔ تو کال دھو کر کے سو جائیئے

حتمام کے آداب

(۴۹) بروایت ابو بکر... امیر المومنین حضرت عمر نے فرمایا کوئی شخص (مرد یا عورت)

لے مترجم:- صورت مسئلہ میں تکاوت یا کوئی آیت زبان پر لےنے کا فرق یہ ہے، اگر کسی

نے استہجا کئے بغیر باقاعدہ تکاوت شروع فرمادی، تو یہ ناجائز ہے، اور اگر کوئی آیت زبانی

سے نکل گئی تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں

دوسرے شخص کی شرمگاہ کی طرف اور عورت دوسری عورت کی شرمگاہ پر نظر نہ ڈالے
حقام میں غسل کے آداب

(۵۰) بروایت ابو بکر... حضرت عمرؓ نے اپنے ایک تحریری بیان میں لکھوایا، کہ کوئی
شخص حمام میں برہنہ ہو کر غسل نہ کرے، بلکہ تہ بند استعمال کرے
موئے جسد کی صفائی

(۵۱) بروایت ابو بکر... حضرت عمرؓ کے بدن پر بکثرت بال ٹھٹھکتے، جنہیں آپ اُسترے
سے صاف فرما دیتے، اس معاملہ میں آپ سے اُسترے کی بجائے سفوف (نورہ یعنی بال مفلوطہ)
کے استعمال کا دریافت کیا گیا، تو آپ نے فرمایا، کہ ”وہ تو اس معاملہ میں ایک نعمت ہے“
(مگر خود استعمال نہ فرماتے)

پانی کی طہارت

آبِ سَمندر

(۵۲) بروایت ابو بکر... حضرت عمرؓ سے آبِ سمندر کی طہارت کا مسئلہ دریافت
کیا گیا تو آپ نے فرمایا، کہ ”آبِ سمندر سے ٹھہر کر پاک پانی کہاں کا ہو سکتا ہے!“
معمولی حوض کے پانی کی طہارت

(۵۳) بروایت امام شافعی... حضرت عمرؓ فرما رہے تھے کہ میں ایک بستی کے حوض
(جس کا نام جنت ہے) پر تشریف لائے، کسی نے عرض کیا، ”اس میں سے تو ابھی ایک سنگ
پانی پنی گیا ہے، آپ نے فرمایا، اُس نے اپنی زبان ہی سے تو پیا ہو گا!“ بعد ازاں حضرت
عمرؓ نے اُس حوض میں سے پانی پیا اور وضو بھی کیا

(۵۴) بروایت امام مالک ایضا

ش ۵۱ ولی اللہ فرماتے ہیں، کہ حنفیہ کے نزدیک بھورت پینے حوض (الغدیر
الکبیر) کے لئے ہے مگر امام شافعی ایک مرفوع حدیث کی بنا پر صرف قَلْبَین تک کے
حالی ہیں (مترجم۔ قَلْبَین (۲) قلۃ آب، جسکی پیمائش تقریباً (۱۰) ہاتھ مرچ اور ایک ہاتھ گہرائی

ہو اور حدیث مرفوعہ دربارہ قتلین معروف ہے)

ظروف متسی کا استعمال

(۵۵) بروایت ابو بکر... حضرت عمر کے ہاں تانبے کی ایک گنگری تھی جس میں آپ کے استعمال کے لئے پانی گرم کیا جاتا (مترجم: یعنی غروف متسی اور گرم پانی دونوں کے استعمال کا جواب ہے) زن حائض کا جھوٹا پانی

(۵۶) بروایت ابو بکر... - امیر المومنین زن حائض کا جھوٹا پانی پاک سمجھتے: اور فرماتے "آفراس پانی میں دم حیض تو شامل نہیں!" غیر مسلم کے حائضہ کا پانی

(۵۷) بروایت امام شافعی و بخاری... حضرت عمر نے ایک نصرانی عورت کے ہاں سے پانی لے کر وضو فرمایا نجاسات سے طہارت!

(۱) بول سے!

(۵۸) بروایت ابو بکر... حضرت عمر نے فرمایا کہ "جو کپڑا بول سے نجس ہو جائے اُسے اُس جگہ سے دو مرتبہ دھویا جائے" (ب) منی سے!

(۵۹) بروایت ابو بکر... حضرت عمر نے اپنی پوشاک پر منی کا دھبہ دیکھا، تو خود اُسے دو مرتبہ دھویا، اور بعد میں اس مقام کے آس پاس پانی کے پھیٹے بیٹے (۶۰) بروایت امام مالک و امام شافعی ایضاً

(۶۱) بروایت ابو بکر... کسی صاحب نے حضرت عمر سے مسئلہ دریافت کیا، کہ میرا بستر احتلام سے خراب ہو گیا ہے؟ فرمایا، اگر کپڑے پر تری کا نشان ہے تو اُسے دھو دیا جائے اور اگر دھتہ خشک ہو گیا ہے، تو اُسے کھرج دینا کافی ہے۔ اور اگر صرف مشکوک ہے تو پانی کے پھیٹے کافی ہیں

مش ۱۵ ولی اشد فرطتے ہیں، کہ اس مسئلہ میں آئمۃ اربعہ کا مسلک مختلف

۴

۱۔ امام مالک ! دھتہ خشک ہو یا تر، دھونا واجب ہے

۲۔ امام شافعی ! ” ” ” ” دھونا مستحب ہے

۳۔ امام ابوحنیفہ ! تر کا دھونا اور خشک کا کھرج دینا

کھال کی طہارت !

(۶۲) بروایت امام ابوحنیفہ ... حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ کھال کی طہارت اس کی

دباغت سے ہو جاتی ہے۔

جسد انسان کا خون !

(۶۳) بروایت امام مالک ... حضرت عمرؓ آخری ضربت سے زخمی ہو کر سو گئے، تو صبح

کی نماز آپ نے اس حالت میں ادا فرمائی کہ ابھی زخم سے خون رس رہا تھا

درندے کی کھال !

(۶۴) بروایت ابو بکر ... امیر المومنین نے ایک صاحب کو دیکھا، کہ وہ نماز

پڑھ رہے ہیں، اور سر پر لومڑی کی کھال کی ٹوپی ہے، حضرت عمرؓ نے یہ ٹوپی از خود اس کے سر

سے اتار دی، اور فرمایا، ”شاید اس کی دباغت نہیں ہوئی“

شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں، کہ یہ روایت امام شافعی کی موافقت میں ہے کیونکہ ان

کے نزدیک بال دباغت سے بھی پاک نہیں ہوتے

مسائل تیسم

مجنبی کے لئے تیسم روا نہیں

(۶۵) بروایت ابو بکر ... حضرت عمرؓ نے فرمایا ”مجنبی کو اگر ایک ماہ تک پانی نہ لے تب

بھی اُس کے لئے تیسم روا نہیں!“

مش ۱۵ دلی اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے اس اجتہاد پر مندرجہ ذیل دو

جیسا کہ نمبر (۳۹) میں آپ (امیر المومنین) سے بیان کیا گیا ہے اور خود صاحب واقعہ حضرت عمار یا سہمی نے آپ سے کہا کہ ”اے امیر المومنین! فلاں موقع پر میں اور آپ دونوں اسی مصیبت میں مبتلا ہو گئے تھے اور پانی کا کہیں پتہ نہ تھا، میں نے تو ایک طرف تنہائی میں اپنے پورے بدن کا اس طرح تیمم کر لیا جس سے جسم کے روئیں روئیں میں مٹی نے مس کیا لیکن آپ نے تیمم کی کوئی صورت گوارا نہ فرمائی پھر جب میں اور آپ دونوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں باریاب ہوئے، تو میں نے اپنا واقعہ اور آپ نے اپنا ترک تیمم (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے) عرض کیا، اور دونوں کی گفتگو سن کر رسول اللہ نے فرمایا۔ ”اے عمار! تمہارے لئے تو وہی تیمم کافی تھا، بوناغذ میں کیا جاتا ہے، اور رسول اللہ نے اُسے فعلاً بھی کر کے دکھا دیا مگر امیر المومنین نے حضرت عمار یا سہمی کی اس روایت پر بھی التفات نہ فرمایا!

سش ۱۰۰ ولی اللہ فرماتے ہیں ”لیکن حضرت عمر کے اس اجتہاد پر فقہائے ربیع

لے ترجمہ ۱۰۰ اس واقعہ اور روایت دونوں کے الفاظ یہ ہیں

ان رجلاً اثنی عشر فقال اثنی عشر
اجنبت ولم اجد ماء فقال لا
تصل فقال عمار صلیا امیر المومنین
اذ انا وانت فی سیرۃ فاصبنا
جنابہ فلم یجد الماء فاما انت
فلم تصل واما انا فتمسکت فی
التراب وصلیت

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انما یکتفیک ان تصیب بیدیک
الارض ثم تنغم ثم تمسح بها واصلت
وکفیک فقال عمر اثنی عشر
فقال ان شئت فلم یحدث

بہ فقال عمر نہ آیا کہ ما تروایت

اور اس پر آنحضرت نے فرمایا، اے عمار! تیرے لئے ہی کافی تھا کہ تم اس طرح تیمم کر لیتے (پچھلے دونوں واقعہ سے مروجہ وضو کر کے دکھایا، حضرت عمر نے فرمایا، اللہ سے ڈرو! جواب دیا یہ حدیث کسی

میں سے کسی نے غل نہیں کیا کیونکہ ان کے سامنے حضرت عمران بن حصین اور حضرت ابو ذر اور حضرت عمرو بن عاص کی وہ مرفوع حدیث تھی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی کو تیمم کا حکم دیا ہے، جس صورت میں کہ اُسے پانی دستیاب نہ ہو

شاہ دلی اللہ یہ بھی فرماتے ہیں، جہاں تک میں نے غور کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیال تھا کہ حضرت عمر اور عمار یا سردو نوں کے سامنے سوئے بائدہ اور نساء کی یہ دو آیتیں تھیں

لَا يَأْتِيهِمُ الَّذِينَ آمَنُوا إِلَّا تَقَرُّبًا
الصلوة وانتم شكارى حتى
تعلوا ما تقولون ولا جنبًا

الاعا برى سبيل
حتى تغتسلوا وان كنتم
مرضى او على سفر

او جاء احد منكم من
الغائط او لمستم النساء
فلم تجدوا ماء ففيموا

صعيدا طيبا فامسحوا
بوجوهكم وابدانكم
ان الله كان عفوا غفورا

(۲۶: ۴)

لَا يَأْتِيهِمُ الَّذِينَ آمَنُوا إِلَّا
فتمتم الى الصلوة فامسحوا
وجوهكم وابدانكم الى الصلوة

وامسحوا برؤسكم وابدانكم

اے مومنین! جب یہی نماز کا ارادہ
کرو تو پہلے اپنے چہرہ اور دونوں ہاتھوں کو
گھٹیلوں تک دھو لو، پھر اپنے سر کا سچاؤ
اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھو لو؛ ویسے

جن سے وہ فوں نے اپنے اپنے فہم کے مطابق قیاس کیا، اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں حضرات میں سے کسی کی تاویل کو رد نہیں فرمایا بلکہ ہر ایک کو اس کی تاویل پر چھوڑ دیا۔
شاہ صاحب فرماتے ہیں، ”اور حضرت عمر کا مرتبہ اس سے بہت بلند ہے کہ آپ کو بوقت اجتہاد اس حدیث (عروہ مکاریا سر) کا علم نہ ہو آپ اس معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے بہت ڈرنے والے ہیں کہ آپ کو کسی حدیث کا علم ہو، اور آپ اس کی تاویل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلطی کے خلاف کریں جیسا کہ نمبر (۶۶) میں منقول ہے۔“

الی الکعبین وان کنتم
جنتاً فاطھروا وان کنتم
مرضیٰ او علیٰ سفر او
جلو احد منکم من
الغائط او لمستم النساء
فلعقدوا ملافتیمموا
صعیذاً طیباً فامسحوا
بوجھکم وایدیکم منه ما
یرید الله لیجعل علیکم من حیج
ولکن یرید لیطہرکم ولیہم
نعمتہ علیکم لعلکم تشکرون

جب تم پر حالت جنابت وارد ہو اس وقت
خسل کرو، اگر علات ہو یا حالت سقر یا بول
بُراز سے فراغ حاصل کیا ہو یا عورتوں سے
مباشرت کے بعد کا عالم ہو اور پانی دسترس
سے باہر ہو، تب تیمم کرو پکا مٹی سے یا بن
طور کہ پیٹے اپنے چہروں کو مسح کرو پھر دونوں
ہاتھوں کا ہاتھیں خیال رہے کہ اللہ تعالیٰ
تم پر بے جا مشقت ڈالنا نہیں چاہتا، وہ
تو تمہیں ظاہر رکھنا چاہتا ہے اور اپنی نعمتوں
سے تمہیں بہرہ مند رکھنا چاہتا ہے، تاکہ تم
اُس کا شکر ادا کرتے رہو

لے حرم۔۔۔ میں کہتا ہوں صحابہ کرام اگرچہ اعلم بالحدیث ہیں مگر مجاز کسی صحابی کے متعلق

یہ دعویٰ کہ وہ تمام احادیث پر عادی ہیں قابل غور ہے

مدینہ منورہ میں پہنچنے کے بعد حضرت عمر کی سکونت مسجد نبوی اور حرم نبوت سے
دور رہنے پر اسے باہر ایک بستی میں تھی جس کی جگہ کو برساتے آپ زیادہ دیر تک
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نہ رہ سکتے تھے، آپ کے ایک ہمسایہ تھے، ان کا
بقیہ حاشیہ برکت

(۶۶) بروایت سنن نسائی

ان رجلاً اجنب فلم ایک صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بھی یہی حال تھا، حضرت عمرؓ نے ان کے ساتھ مل کر طے کیا، کہ دونوں نوبت پابت
(ایک دن یہ ایک دن وہ) رسول اللہ کے حضور رہ کر رہیں، اور جو کچھ آنحضرت
کے اقوال و افعال سامنے آئیں، واپس اگر ایک دوسرے کو بتا دیا کریں
یہ واقعہ صحیح بخاری :- کتاب العلم باب التناوب للعلم :- میں منقول ہے ہیں :-
۱۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کا معاملہ !

(۱) آپ پر مسند پر ذیل حدیث غنی تھی، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا اله الا الله (مجھے مامور کیا
گیا ہے، کہ میں غیروں کے ساتھ اس وقت تک مقاتلہ جاری رکھوں، جب تک کہ وہ
لا اله الا الله نہ کہیں)۔ (نوی فرغ صحیح مسلم باب الامر بقتال الناس
حتى یقولوا لا اله الا الله)

(۲) اسی طرح آپ پر جہدہ کے ترکہ کی حدیث غنی تھی جو آپ کو سفیر بن شعبہ اور محمد
بن مسلمہ نے بتائی کہ رسول اللہ نے جہدہ کو ترک کر دیا۔ علامہ المؤمنین حافظ ابن قیمؒ
فی باب ”ذکر ما خفی علی الصحابة رضی اللہ عنہم من المسائل، جز ثانی، دایقان
(۲) در خفایائے عمرؓ روق !

بایں احاطہ کہ :- ولو وضع علم عمرؓ فی کفہ میزان وجعل علم اهل الارض
فی کفہ لوجع علم عمرؓ (قول ابن مسعود فی اعلام - ابن القیم جز ثانی)
باب ”ذکر ما خفی علی الصحابة الخ“ :- (اگر حضرت عمرؓ کا علم ترازو کے ایک
پلے میں رکھا جائے، اور دوسرے پلے میں تمام عالم کا علم، تو حضرت عمرؓ کا علم پھر
بھی وزن میں زیادہ ہوگا) پس !

(۱) آپ پر حدیث استیذان غنی تھی، جو آپ کو ابو موسیٰ اشعریؓ اور ابی بن کعب
نے بتائی (روایت نمبرہ در کتاب ہذا) بقیہ حاشیہ بر ص ۳

یصل فاتح النبی صلی اللہ علیہ وسلم عرض کیا، میں جہنمی ہو گیا تھا پانی

بہشتی ہو گیا تھا

(۲) اسی طرح آپ پر روایت جہنم کی حدیث پر پوشیدہ تھی، جو ضحاک بن صفیاء نے آپ کو بتائی (در کتاب ہذا نمبر: ۱۶)

(۳) اسی طرح آپ کو دیت اصحاب میں تسادی کی حدیث پر اطلاع نہ تھی، جو عمرو بن حوام نے آپ کے سامنے بیان کی (در کتاب ہذا روایت نمبر: ۵)

(۴) اسی طرح آپ پر حدیث ارض و باطن تھی، جو عبدالرحمن بن عوف نے آپ کو سنائی (ملاحظہ ہو حاشیہ روایت نمبر: ۸) (در کتاب ہذا)

(۵) اسی طرح جو جس سے جو یہ لینے کی حدیث آپ پر پوشیدہ تھی، اور یہ بھی ابن عوف نے آپ کو سنائی (حوطاً امام مالک باب جوع اہل الکتاب حدیث نمبر: ۱۶)

(۶) اسی طرح شوہر کی دیت میں اسکی زوجہ کے حق ترکہ کی حدیث کا آپ کو علم نہ تھا، جو ضحاک بن صفیاء الکافی نے سنائی جس پر آپ نے اپنے فتویٰ سے روع کرتے ہوئے (نئی بے خبری پر اظہار افسوس فرمایا) (ملاحظہ ہو روایت نمبر: ۷۰)

(۷) اسی طرح آپ کو وہ حدیث معلوم نہ تھی جس میں جہنمی کے لئے تینم جائز ہے اور عمار یا سر نے آپ کو یاد دلائی (روایت نمبر: ۱۴۵)

(۸) اسی طرح محرم کے لئے خوشبو کی حدیث سے آپ نے خبر تھی (بحسب روایت نمبر: ۲۸۷)

(۹) اسی طرح صحیحین میں توقیت کی حدیث آپ پر پوشیدہ تھی (بحسب روایت نمبر: ۱۴۷)

(۱۰) اسی طرح آپ پر طواف فرض طویل از روی جاری کی حدیث بھی (ایقان شیخ محمد حیات سندھی)

(۱۱) اسی طرح حائض کے ترک طواف و دایح کی حدیث پر آپ کو اطلاع نہ تھی

بہشتی ہو گیا تھا

علیہ وسلم فذكر ذلك له . نہیں ملا اور میں متنازع بھی نہیں پڑھا

بہارِ شریعت

(۱۲) اسی طرح آپ پر اہل مکہ کے لئے یوم الترویج کو احرام کھول دینے کی حدیث
مخفی تھی (اعلام۔ ابن القیم جز ثانی در باب۔ ”ذکو ما خفی علی الصحابہ
رضی اللہ عنہم من المسائل“)

(۱۳) اسی طرح آپ پر حج تمتع کی حدیث مخفی تھی (بحوالہ مذکورہ)
(۱۴) اسی طرح حضرت عمرؓ اس پر مصر تھے کہ انبیائے کرام کے ناموں پر نام نہ
رکھنے چاہیے، حتیٰ کہ ابو جحظہ نے آپ کو مشغہ کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہی نے تو میری کنیت ابو محمدؓ جو یز فرمائی، اور آپ نے اس سے رجوع فرمایا
(اعلام۔ ابن القیم بحوالہ تذکرۃ الصدور)

(۱۵) اسی طرح حضرت عمرؓ پر یہ حدیث بھی مخفی تھی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی
وفات کے بعد میت کا اطلاق ہو سکتا ہے، و حضرت ابو بکرؓ نے آپ کو بتایا،
(واقعہ مشہور ہے)

(۱۶) اسی طرح آپ کو عورتوں کے ہر میں اس قدر تقلیل پر اصرار تھا، کہ آپ
اجبات المؤمنین احادیث انہی کے چہروں سے زیادہ جہرنا پسند فرماتے
جس کے خلاف ایک عورت نے یہ آیت آپ کے سامنے پڑھی

وَأَتِمُّوا حُرْمَةَ قُنُطَارِا (۴ : ۲۳) اور دیا ہے تم نے کسی عورت
کو ان میں سے حق ہر میں ایک خزانہ، تو حضرت عمرؓ نے اپنے اس فتویٰ سے رجوع
کرتے ہوئے فرمایا کہ ”کل احد افقه من عمر حتی النساء“

(اعلام۔ ابن القیم بحوالہ مذکورہ نمبر ۱۱۲)

(۱۷) اسی طرح آپ ترکہ میں جتہ اور بعض دوسرے ورثہ کے حصہ کی حدیث سے
آگاہ نہ تھے (اعلام۔ ابن القیم بحوالہ مذکورہ نمبر ۱۱۲)

(۱۸) اسی طرح حضرت عمرؓ کو صلح حدیبیہ میں وہ آیت معلوم نہ تھی جس میں آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے بقیہ حاشیہ پر

فضال اصبت فاجنب اسخفرت نے فرمایا تم نے درست کیا

کو اپنے ساتھیوں کی ہر ایسی کوشش کی بشارت بغیر تعین (مانہ دوی گئی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرما۔ نے پر آپ کو علم ہوا) (اعلام۔ ابن القیم ج ۱ ص ۱۷۲) (۱۹) اسی طرح آپ کو رکعات صلوٰۃ میں سہو ہو جانے پر وہ حدیث یاد نہ تھی جس میں برحان یقین پر وارد ہے، اور یہ حدیث آپ کو ابن عباس نے یاد دلائی (روایت نمبر ۱۹۵)

(۲۰) اسی طرح آپ پر وہ حدیث بھی غنی تھی جس میں مذکور ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدین میں کونسی سورتیں پڑھیں (روایت نمبر ۲۰۹)

(۲۱) حضرت عثمان بن عفان !

(۱) اقل مت گل کی آیت ”وحملہ وقصالة ثلاثون شدا“ (۴۶:۱۳) و آیه ”والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین“ (۲:۲۳۳) آپ کو ابن عباس نے یاد دلائیں (اعلام۔ ابن القیم۔ بحوالہ در ماجرا حضرت ابو بکر بطلانی نمبر ایک)

(۲) اسی طرح حضرت عثمان پر یہ حدیث بھی غنی تھی، کہ عورت پر بیوگی اگر اس کے شوہر کے گھر میں آئے تو اسے اسی گھر میں مدت گزارنا چاہیے جس کی اطلاع آپ کو حضرت نے عرض کی (اعلام۔ ابن القیم۔ بحوالہ مذکورہ نمبر ۱۰۱)

(۳) اسی طرح جب آپ کے احام میں آپ کی خاطر ایک صاحب نے شکار کیا تو آپ اس کے کھانے کے لئے ہاتھ بڑھانے ہی کو تھے، کہ حضرت علی نے آپ کو اس کے کھانے سے منع کی حدیث بتائی اور آپ رک گئے (اعلام۔ ابن القیم۔ بحوالہ مذکورہ نمبر ۱۰۲)

(۴) درخفا یا حضرت علی !

(۱) انبیاء کی جماعت نہ کسی کے ترک کی وارث ہے، نہ کوئی ہمارے ترک کا وارث ہے انبیاء حقہ حاشیہ برکت

الرجل اخر فقيمہ ایک اور صاحب نے عرض کیا، میں

کا ترجمہ ہے (مسلم جلد ۲ : باب حکم الخوف)

(۲) اسی طرح آپ پر حاملہ کی عورت کی حدیث بھی تھی (لمعات التنقیح)

(۳) اسی طرح آپ کو حدیث : لا تعذبوا بعدا ب اللہ : معلوم نہ تھی

(ارشاد الساری جلد ناسم)

(۴) اسی طرح عورت کے چہرہ موقوفہ کی حدیث آپ پر بھی تھی،

(ترمذی باب ما جاء في مهور النساء)

(۵) حضرت عبداللہ بن عباس کا معاملہ !

(۱) حمار الہی کی حرمت پر حدیث آپ کو معلوم نہ تھی (صحیح مسلم جلد ثانی باب تحريم

اکل لحوم الابلية)

(۲) اسی طرح حرمت مسجد کی حدیث آپ پر بھی تھی (نوی شرع مسلم جلد اول باب

بيان ملاح المتعة ونسخ الخوف)

(۳) اسی طرح آپ پر چاندی کے بالوں چاندی ہی میں تقاضا پر نہی کی حدیث بھی تھی

(صحیح بخاری جلد اول باب بیع الدینار بالدینار)

(۴) اسی طرح آپ کو ہر موقوفہ کی حدیث پر اطلاع نہ تھی (جامع الترمذی باب

ما جاء في مهور النساء)

(۵) اسی طرح آپ پر یہ حدیث روایت ہے تھی، کہ جو حاملہ عورت عدت میں حمل

سے فارغ ہو جائے، اس کی عدت ختم ہے، اگرچہ وضع حمل شوہر کی وفات کے اس

قد قریب تر ہو، کہ جنور اس کی لاشیں پٹنگ ہی پر پڑی ہے اور وضع

عمل ہو گیا۔ (جامع الترمذی باب ما جاء في الحامل المعوف، عنہا

من وجهاتضع)

(۶) اسی طرح آپ اس حدیث سے نا آشنا تھے، کہ اگر کوئی شخص خود کچ کے لئے

بیچ جائے

مقالہ الآخر ناز پڑھ لی، اس سے بھی فرمایا

جائز سمجھتے جب کہ مہاولہ دست بدست ہو، لیکن روایت ابو سعید قدسی کے مطابق یہ فتویٰ صحیح نہ تھا (مسلم جلد ثانی کتاب الراد) (۹)

(۹) اسی طرح آپ پر حدیث حرمت متعین النساء غنی تھی (مسلم باب بیان نکاح المتعہ)۔

(۱۰) اسی طرح آپ پر یہ حدیث (ام المؤمنین حضرت عائشہ) بھی غنی تھی کہ حج میں عورت اگر طواف افاضہ کے بعد اور طواف وداع کرنے سے قبل مائٹن جو جائے تو اس پر طواف وداع کی وجہ سے التوائے سفر منع نہیں (بخاری جلد اول باب اذا حضرت المرأة بعد ما افاضت)

(۱۱) اسی طرح آپ پر حدیث صلاة الخفی بھی غنی تھی (بخاری جلد اول باب کما اعتمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

(۱۲) اسی طرح آپ پر فجر کی دو سنتوں کے بعد اضطجاع کی حدیث بھی غنی تھی (موطار امام محمد باب فضل صلاة الفجر فی الجماعة وامر رکعتی الفجر)

(۱۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ماجرا !

(۱) آپ پر یہ حدیث غنی تھی کہ رکوع میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا چاہئیں کیونکہ آپ کا عمل یہ تھا کہ رکوع کے وقت دونوں ہتھیلیاں ٹاکر سائوں میں چھپا لیتے جیسا کہ قرظی (باب ما جاء فی وضع الیدین علی الرکبتین فی الركوع) میں حدیث مرفوعہ اور حضرت ابن مسعود کا عمل منقول ہے)

(۲) اسی طرح آپ پر فجر کی سنتوں کے بعد ستر احتیاض طہارے کی حدیث غنی تھی اور آپ پرعت بتاتے (موطار امام محمد پر عاشریہ باب فضل صلاة الفجر فی الجماعة وامر رکعتی الفجر) (یہ حدیث ام المؤمنین حضرت عائشہ سے مروی ہے)

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ فجر کی سنتوں کے بعد ستر احتیاض طہارے فرماتے تھے ماشاء اللہ

(اور اضطرار یعنی ایک پہلو پر لیٹنا)

(۳) اسی طرح (اور حضرت عبداللہ بن عمر کی مانند) آپ پر بھی ہر موقوفہ کا حد

مخفی تھی (در ماجرائے ابن عمر گذشتہ پر نمبر ۱۲)

(۴) اور تو اور حضرت ابن مسعود کا یہ خیال بھی تھا کہ سورہ فلق اور الناس

دونوں قرآن مجید میں نہیں، (مشہور — تر ہے)

(۸) حضرت ابو موسیٰ اشعری کا حال !

(۱) بفت الاخ (بجھتی) کے ترکہ کی حدیث آپ پر مخفی تھی جو آپ کو حضرت عبداللہ

بن مسعود کی روایت سے سنائی گئی، اور اس پر آپ نے اپنے فتویٰ سے شروع

فرمایا (بخاری جلد ثانی باب میوات ! ینتہ ابن صح ! ینتہ)

(۲) اسی طرح آپ پر یہ حدیث بھی مخفی تھی کہ (بحالہ بن جری) کھڑے کھڑے بول کرنا

جائز ہے (بخاری جلد اول باب البول عند سباط قوم)

(۹) حضرت زید بن ثابت کا معاملہ !

(۱) جس طرح ابن عمر پر یہ حدیث مخفی تھی کہ زین حاض و طواف افاضہ کرے اسی

واپسی جائز ہے، اسی طرح حضرت زید بن ثابت کو اس پر اطلاع نہ تھی (جبکہ

تذکرہ حضرت ابن عمر نمبر ۱۰ میں منقول ہوا)

(۲) اور اسی طرح ہر موقوفہ کی حدیث آپ پر مخفی تھی (دیکھ کر حضرت عبداللہ بن

عمر نمبر ۲۰)

(۱۰) حضرت عبداللہ بن جابر کا ماجرا !

(۱) حرمت متبرک کی حدیث آپ پر مخفی تھی (مسلم جلد اول باب حرمت بیان نکاح المتبرک)

(۱۱) حضرت سیدۃ النساء فاطمہ الزہراء

(۱) آپ پر حدیث حرکۃ انبیاء لا خوف ولا نورث — رحم انبیاء

بقیہ حاشیہ برآء

(۶۷) امام شافعی کا یہ ارشاد ہے، کہ حضرت عمر اور ابن مسعود دونوں کا اجتہاد آیہ اول المستم النساء (در سورہ نساء آیت نمبر ۵۹) و سورہ مائدہ آیت نمبر ۱۰۹) سے جماعت نہیں بلکہ محض مباشرت (بغیر مقاربت) ہے، اس لئے یہ دونوں حضرات اسپر غسل کے قائل نہیں !

کی جماعت نہ تو کسی کے حرک کے وارث ہوتے ہیں، ورنہ کوئی ہمارے ترکہ کا حقدار ہے غنی غنی (صحیح مسلم جلد ثانی باب حکم الفی)
 (۱۲) حضرت ام المومنین عائشہ —————
 (۱) حدیث روایت باری تعالیٰ در معراج — آپ پر غنی تھی —
 (۲) اسی طرح (حدیث) میت اگر اپنے وارثوں کو خود پر فحہ کی تعین کر جائے، تو ان کے فحہ کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے، ام المومنین پر یہ حدیث غنی غنی (بخاری جلد اول باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث عبد اللہ بن جعبہ اللہ بن ابی شیکہ)

تنبیہ :- حتی کہ حد باب ہذا ! ۵

اندکے ہاتھ بگستم و بدل ترسیدم
 کہ تو آزدہ شوی ورنہ سخن بسیار است

(مترجم)

کتاب الصلوٰۃ

(مشتمل پر ۱۳۲ روایات از نمبر ۶۸ - ۴۰ - ۳۰۰)

پابندی صلوٰۃ کی تاکید

(۶۸) بروایت امام مالک ... امیر المؤمنین عرفان روق نے اپنے تمام اعمال کی طرف یہ تحریری فرمان صادر فرمایا کہ :-

”میرے نزدیک آپ لوگوں کی سب سے بڑی ذمہ داری نماز کی پابندی ہے، جس شخص نے جس حد تک اس کی تکمیل کر لی، اس نے اُسی حد تک دین کے بقیتہ امور کی حفاظت کر لی اور جس نے نماز ہی کو ضائع کر دیا، اس نے دوسرے ارکان دین کو اور بھی بے دردی سے تباہ کیا،“

اوقات صلوٰۃ

(اسی فرمان (روایت نمبر ۶۸ - ۴۰) میں)

۱۔ ”ظہر کا وقت : ابتدا ہوتی ہے، جبکہ انسان کا سایہ ایک ہاتھ تک پہنچ جائے اور انتہائے وقت یہ ہے کہ سایہ اس کے اپنے قدم کے برابر ہو جائے۔ (سرم)۔ مثلاً : ایک آدمی کا قدم ۲ فٹ ہے، تو سایہ بھی ۲ فٹ ہی تک آجائے اسی کو ”مثل“ کہتے ہیں)

۲۔ اور عصر کا وقت : جبکہ آفتاب ہنول بلند ہو، اسکی رنگت ابھی تک سفیدی ہی پر ہو اور کسی قسم کا عُماد یا دھند لاہٹ کا اسپرٹا غریب تک دکھائی نہ دے،

اگر ایک شجر سوار ابتدائے وقت سے چلے تو غروب آفتاب کے آثار ظاہر ہونے سے قبل وہ دو یا تین مرتبہ صاف

لے مستقار اور مصطفیٰ شرح فارسی موطا امام مالک مؤلفہ شاہ ولی اللہ صاحب چلچل لے
جے ایک فرسخ مساوی تین میل زمانہ حال کے (ازع الاقاویل... الاثنی عشر شیخ صاحب بیہدک)

طے کرتے،

۳۔ ”مغرب کا وقت ! غروب آفتاب ہے

۴۔ ”اور عشا کا وقت ! ابتدا ہوتی ہے جب شفق غائب ہو جائے، اور انتہا شب

کا پہلی حصہ گزر جانے تک ہے

اس مقام پر امیر المومنین نے یہ الفاظ کہے۔ ”اور میں بددعا کرتا ہوں اس شخص کے

لئے جو عشا کی نماز پڑھنے کے بغیر سو جائے، کہ الہی ! اُسے کبھی نیند نہ آئے ! خداوند! اپر

نیند حرام کر دے ! اللہ ! ایسا بد نصیب کہیں بھی نیند کا لطف نہ اُٹھائے جو اُسے عشا

سے قبل نیند کے دریا میں ڈوب گیا ہو !

۵۔ ”اور فجر کا وقت ! جبکہ تارے چمک رہے ہوں، (مترجم یعنی یہ اقل وقت ہے)

اوقات صلوٰۃ میں حضرات ابوموسیٰ اشعری عامل بصرہ کے نام حضرت عمر کا تحریری فرمان

(۶۹) بروایت امام مالک ... امیر المومنین عمر فاروق نے عامل بصرہ حضرت ابوموسیٰ

اشعری کی طرف اوقات صلوٰۃ میں مندرجہ ذیل فرمان تحریر اصاد فرمایا :-

۱۔ ”ابتدائے وقت ظہر ! از آغاز زوال آفتاب

۲۔ ” ” عصر ! جب تک آفتاب کا چہرہ زوال سے محفوظ ہو،

۳۔ ” ” مغرب ! غروب آفتاب پر

۴۔ ” ” عشا ! قبل از نوم (مترجم۔ مگر نیند کا طبعی وقت مُراد ہوگا)

۵۔ ” ” فجر ! چمکتے ہوئے تاروں کے سائے میں

اور فجر کی دعوتوں رکعتوں میں ایک ایک سورۃ مضمحلّات سے پڑھو

(۷۰) وایضاً بروایت امام مالک ... حضرت عروہ اپنے والد سے روایت

کرتے ہیں کہ امیر المومنین عمر فاروق نے نماز عشا کا آخری وقت پہلی رات سے لے کر

نصف شب تک ادا فرمایا !

نماز جمعہ کا وقت!

(۷۱) بروایت امام مالک... سہیل اپنے والد مالک سے روایت کرتے ہیں ایک مرتبہ جمعہ کے روز حضرت عقیل بن ابی طالب مسجد نبوی کی غری دیوار کے ساتھ پورے باجھائے بیٹھے تھے، ادھر دیوار کا سایہ پورے کے آخر تک پہنچا تھا کہ امیر المومنین عرف فاروق اپنے دولت خانہ سے تشریف لائے اور آپ نے جمعی نماز پڑھائی، اس کے بعد دولت کدہ پر قیلولہ کے لئے تشریف لے گئے،

نماز فجر کی سورتیں

(۷۲) بروایت امام مالک... حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے۔ ”ہم نے امیر المومنین عمر کی اقتداء میں فجر کی نماز پڑھی آپ نے دونوں رکعتوں میں سورہ یوسف اور سورہ حج پوری ترتیل کے ساتھ تلاوت کیں، اور بعد ازاں قیام غلّس ہی سے کی، (مترجم غلّس یعنی قبل وقت جبکہ فجر کی روشنی کم تر ہو)

نماز ظہر کے اوقات میں حضرت عمر کے کچھ اور آثار و اجتہاد

(۷۳) بروایت ابو بکر... امیر المومنین عرف فاروق مسجد نبوی سے نماز ظہر میں ایسے وقت تک فارغ ہو جاتے، کہ ایک پیادہ پا چلنے والا انھیں یہاں (مسجد نبوی) سے چل کر مسجد کُتّہ میں جاتا اور وہاں ابھی تک لوگ نماز میں مشغول ہوتے

(۷۴) بروایت ابو بکر... امیر المومنین نے حضرت ابو عذرہ (صحابی) سے فرمایا، تم ایسے خطہ میں رہتے ہو، جہاں گرمی کی شدت اور بھی سوا ہے تمہیں وہاں نماز ظہر دینا تاخیر سے پڑھنا چاہیے

۱۔ حرم یعنی ”فاذا غشی الطغيستہ کلہا نطل الدار“۔ اصل رسالہ در مذہب فاروق اعظم (۱) طغیستہ کے معنی؟ ”جامہ دہور یا مانند کے، از شاخ خرمابریہن یک گز“ (منتہی الاشیاء جلد ۲) اور یہاں یعنی عرض ہے،

۲۔ مسجد نبوی اور مسجد قبا کا فاصلہ تقریباً ۱۰ کوس تک ہے (مترجم)

۳۔ وہ خطہ کہ مسجد نبوی سے ابو عذرہ کے اقربا، یعنی انکی الموزن دہذیب پڑھتے ہیں۔

(۷۵) بروایت ابو بکر... ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے یہ فرمایا کہ اے لوگو! ظہر کی غازیں تاخیر کر لیا کرو! کیونکہ اس وقت کا یہ عالم ہوتا ہے جیسے دوزخ سے ایک بھوارہ پھوٹ نکلا ہو!

(۷۶) بروایت امام ابو حنیفہ... حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ دوپہر کی شدت دوزخ کی بھاپ کے مانند جھلسا دیتی ہے۔
عصر کا وقت

(۷۷) بروایت امام شافعی... امیر المومنین سے ایک صاحب نے زوراً مدینہ کے ایک بازار کا نام، پر ملاقات فرمائی، تو آپ نے اُن سے پوچھا کہ ”آپ کہاں جا رہے ہیں؟“ نے عرض کیا، امیر المومنین! میں مسجد میں نماز کے لئے جا رہا ہوں، فرمایا ”جلدی کیجئے!“ اور جب یہ صاحب نماز پڑھ کر واپس لوٹے، تو ان کی کنیز جو بیسر و سر پر پانی بھرنے کے لئے گئی ہوئی تھی، ہنوز واپس نہ آئی تھی، یہ صاحب خود وہاں گئے جس وقت پھر گھر واپس لوٹے تو آفتاب پر ابھی زردی کا اثر نہ ہوا تھا (ترجمہ مکتب رسالہ) کا مقصود اس روایت سے نماز عصر کا اول وقت متعین کرنا ہے)

مغرب کے لئے

(۷۸) بروایت ابو بکر... امیر المومنین نے فرمایا، کہ آجائے مغرب کے لئے تار لگا چمکنے کا انتظار نہ کرتے رہو!“
عشا کے لئے

(۷۹) بروایت ابو بکر... حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ عشا میں تعمیل کرو، نہ یہ کہ کام کرنے والوں پر سستی پھا جائے اور مریض سونے لگیں۔
(۸۰) بروایت ابو بکر... حضرت عمرؓ نے فرمایا، کہ جب آسمان پر ابو گھرا ہو تو ظہر میں تاخیر اور عصر میں تعمیل کرو!“

عشا کے بعد عام گفتگو منع ہے

(۸۱) بروایت امام ابو حنیفہ... امیر المومنین نے فرمایا کہ عشا کے بعد نماز اور قرآن

کے سوا اور باتیں کرتا سراسر بے برکتی کا سبب ہے۔“

(۸۲) بروایت ابو بکر... حضرت عمرؓ نے سلمان بن ربیعہ کو ہدایت فرمائی کہ میں آپ کے لئے عشا کے بعد باتوں میں مشغول رہنے کو ناپسند کرتا ہوں۔

(۸۳) ایضاً بروایت ابو بکر... جناب ابو موسیٰ اشعری عشا کے بعد ابوالمونین کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے، تو حضرت عمرؓ نے فرمایا، کہ ”یہ وقت سخنِ آلتی کے لئے موزون نہیں!“ ابو موسیٰ نے عرض کیا اے امیر المومنین! یہ باتیں دین کے تعلق ہوگی، اس پر آپ دیر تک اُن سے گفتگو میں مصروف رہے۔
نماز باجماعت کی تاکید

(۸۴) بروایت ابو بکر... امیر المومنین نے فرمایا، کہ عشا اور فجر کی نمازیں باجماعت ادا کرنا مجھے اس سے زیادہ عزیز ہے کہ میں عشا کے وقت سے لے کر وقتِ فجر تک زندہ رہوں۔

کم سن بچوں کو صفِ عمدہ ٹاکر پیچھے کر دو

(۸۵) بروایت ابو بکر... حضرت عمرؓ اگر کسی کم سن بچہ کو صف میں دیکھتے تو اُسے وہاں سے نکلوا دیتے۔

اقامت شروع ہونے پر دوسری نماز مقبول نہیں

(۸۶) بروایت ابو بکر... نماز کی اقامت ہو رہی تھی کہ امیر المومنین نے ایک شخص کو علیحدہ (خُرادِی) نماز میں مصروف دیکھا، آپ نے اُسے زجر فرمائی، کہ جب مؤذن اقامت شروع کر دے، پھر اس نماز کے سوا کوئی اور نماز مقبول نہیں ہوتی۔ (جس کے لئے اقامت کہی جا رہی ہے)

اذان کے وقت نوافل

(۸۷) بروایت ابو بکر... مسجد میں اذان ہو رہی تھی، اور اُدھر ایک صاحبِ ستیں پڑھ رہے تھے حضرت عمرؓ نے دیکھا تو اُدھیں زجر فرمائی کہ ”مہیا فلن ہو رہی ہے تو صفِ ہیٰ فہل پڑھنے جاؤ یہیں جو سنتہ الاذان میں ہیں۔“

جماعت ہو رہی ہے اور نوافل!

(۸۸) بروایت ابو بکر... ابو عثمان النہدی کہتے ہیں، میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ مسجد میں آکر ایک طرف نماز پڑھنے لگا، اس وقت حضرت عمرؓ کی نماز پڑھا رہے تھے اور وہ شخص سمت او اگر کے جماعت میں آکر شریک ہو گیا (مترجم:۔ مگر اس کا مطلب ذرا بعید از فہم ہے کہ آپ نے اُسے دیکھ بھی لیا تھا)

مقتدی اور امام ہر دو کے درمیان کوئی حیو اور وغیرہ حائل نہ ہو
(۸۹) بروایت ابو بکر... حضرت عمرؓ نے فرمایا، کہ اگر مقتدی اور امام کے درمیان گندگاہ یا دیوار یا نہر ہو تو ایسے مقتدی کے لئے جماعت کا ثواب نہیں
عودتوں کے لئے نماز باجماعت کے لئے مسجد میں آنا

(۹۰) بروایت ابو بکر... حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں میں سے والد ابی بکرؓ کے بعد آپ کی ایک بیوی مسجد میں نماز فجر اور نماز عشا کے لئے آئیں۔ ان سے عرض کیا گیا کہ خلیفہ اول حضرت ابو بکرؓ اور امیر المومنین حضرت عمرؓ عورتوں کے مسجد میں آنے سے بہت خیرت فرماتے تھے؟ بی بی نے جواب دیا پھر وہ ہیں منع کیوں نہ کرتے تھے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ حضرت عمرؓ کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث تھی کہ "لا تمنعوا امام اللہ مسلج اللہ" (اشد کی بنیوں کو مسجدوں میں کھنکھاتے سے روکو!)۔ (مترجم: یعنی بخین مصلحت وقت کے طور پر خیرت محسوس فرماتے مگر احترام حدیث کی وجہ سے منع بھی نہ فرماتے)

امام صلوٰۃ کو قارئ قرآن ہونا چاہیئے

(۹۱) بروایت امام شافعی... حج کے موقع پر ایک عجیب شخص نماز میں امامت کے لئے آگے کھڑا ہو گیا۔ اور حضرت مسور بن مخرمہ (صحابی) نے اسے دایں سے ہٹا دیا حضرت عمرؓ نے دیکھ لیا تھا تو آپ نے مسور سے پوچھا۔ آپ نے اسے کیوں ہٹا دیا؟ مسور نے عرض کیا کہ یہ شخص عجیب تھا مجھے خیال گزرا کہ اگر اس کی قرأت حاجی تئیں گے تو اسے اختیار کریں گے، حضرت عمرؓ نے فرمایا، آپ نے اچھا کیا!

جبکہ مقتدی ایک ہی شخص ہو!

(۹۲) بروایت امام مالک وشافعی... عبداللہ بن قتیبہ فرماتے ہیں، نبی واپس کے بعد امیر المومنین کے ہاں گیا، مگر آپ نماز میں مصروف تھے، میں نے بھی آپ کو کچھ اقترا کر لیا مگر آپ نے مجھے اشارے سے اپنے برابر دائیں سمت کھڑا کر لیا، اتنے ہی میں آپ کا غلام برفا آگیا، تو ہم دونوں امیر المومنین کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔

(۹۳) بروایت امام ابوحنیفہ... عن ابراہیم (رضی) حضرت عمر ہی نے خود ان دونوں کو اپنے پیچھے کھڑے ہونے کا اشارہ فرمایا!

اگر کھانا اور نماز دونوں بیٹ وقت درپیش ہوں تو پہلے کھانا کھا لیے! (۹۴) بروایت ابوبکر... حضرت عمر نے فرمایا، کہ اگر کھانا اور نماز دونوں بیٹ وقت درپیش ہوں، تو پہلے کھانا کھانا چاہیے۔

جبکہ بول و براز کرنے پر طبیعت مائل ہو (۹۵) بروایت امام مالک... حضرت عمر نے فرمایا، اگر طبیعت بول و براز کرنے پر مائل ہے تو ان سے یکسو ہو کر نماز میں آئیے!

اذان کے مسائل

آغاز اسلام میں نماز کے لئے مسجد میں جمع ہونے کا طریق (۹۶) بروایت بخاری... ہجرت کے بعد جب مسلمان مدینہ میں آئے تو مسجد نبوی میں نماز کے لئے آتا وقت کے اندازہ پر منحصر تھا، اور کسی قسم کی منادی نہ تھی۔ اسی دوران میں حضرت عمر نے فرمایا کہ آپ لوگ اس کے لئے منادی کا انتظام کیوں نہیں کر لیتے؟ اذان کی ابتدا میں حضرت عمر کا رد آیا

(۹۷) بروایت بخاری و ترمذی... اسی اثنا میں حضرت عبداللہ بن زبیر نے ایک نوا بکھا جبکہ عبداللہ بن زبیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رؤیا سنا ہے تھے حضرت عمر بھی آگئے، عرض کیا۔

(۹۸) بروایت ابو بکر... اذان سنون چاری ہونے کے بعد حضرت عمرؓ نے فرمایا

کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو یہی نہیں کسی نہ کسی قسم کی اذان (صلوٰۃ) مقرر کر دیتا

(۹۹) بروایت امام شافعی... حضرت عمرؓ نے فرمایا، کہ تیس طرح صبح کے وقت

آغاز سفر کرنے والا مسافر اپنے سفر کا آغاز عجلت سے کرتا ہے اسی طرح تم لوگ فجر کی اذان

کہنے میں عجلت کیا کرو (مترجم: وقت میں عجلت مراد ہے نہ کہ ترتیل میں)

(۱۰۰) بروایت سنن ابو داؤد... حضرت عمرؓ کے موذن مسروق (نامی) نے (ایک مرتبہ)

فجر کی اذان وقت سے قبل کہہ دی، حضرت عمرؓ نے ان سے فرمایا کہ ثواب کا وقت اب آیا ہے

دوبارہ اذان کہنے کیونکہ بندہ (مراد از نفس خود امیر المؤمنین) نیند میں ڈوب گیا تھا

۱۔ مدینہ منورہ میں نمازوں کے لئے اوقات کے اندازے ہوا پر تیزی سے جو جایا کرتے تھے، کہ حضرت عبداللہ بن زید بن عمرؓ وہ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر میں عرض گزار ہوئے کہ ”شب کو روایا میں ایک اجنبی شخص آیا، اُس نے دوسرے چادر اوڑھ رکھی تھیں اور وہ لاتھ میں ایک ناقوس لئے ہوئے تھا، میں (عبداللہؓ)

نے اُس سے کہا، ”آپ یہ ناقوس فروخت کر بی گئے؟“ اُس نے کہا ”آپ

اسے کیا کچھ سنا؟“ میں نے کہا ”مسلمانوں کو نماز کے اوقات میں جمع کرنے کا کام اس

سے کون گا؟“ اُس نے کہا ”میں آپ کو اس سے بہتر طریق نہ بتاؤں؟“ میں نے کہا

ہاں ہاں! ضرور! اُس نے کہا اُس موقع پر میں منادی کیا چاہیے (مترجم)

اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر!

اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر!

اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر!

اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر!

اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر!

اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر!

اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر!

اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر!

مشائخ اہل اشد فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ میں دو قول ہیں، ۱۔ اگر امام کے مسجد میں تشریف لائے ہیں تاخیر ہو تو تقدیم اذان ناجائز ہے، اور یہ مسلک امام ابوحنیفہ کا ہے (۲) اور اگر امام موجود ہے تو اذان وقت سے پہلے کہنی جاسکتی ہے، اور امام شافعی کا یہ مسلک ہے کہ اگر اذان کہ دی گئی ہے اور امام موجود نہیں، تو حضرت عمر کے ارشاد کے مطابق اعادہ اذان لازم ہے

(۱۰۱) بروایت امام مالک... حضرت عمر نے اپنے مؤذن کو فجر کی اذان میں کہنے کے لئے یہ کلمات بتائے: ”الصلوة خیر من النوم، الصلوة خیر من النوم“ (۱۰۲) بروایت ابو یوسف... بعد فاروق اعظم میں حضرت ابو سعید خدری نے اذان فجر کہنے کے بعد پھر باوازا بلند یہ کہنا شروع کر دیا الصلوة۔۔۔! الصلوة۔۔۔! مگر جب حضرت عمر نے یہ سنا تو انہیں زجر فرمائی، کہ ”آپ دیوانے تو نہیں ہیں کیا اذان کا یہ نہیں جیسے سُنتے ہم آجائیں اور آپ دوبارہ اور کلموں سے ہمیں بلائیں!“

مکتبہ تکبیر میں اقامت کے دو مورد کلمات جلدی ادا کرے

(۱۰۳) بروایت ابو یوسف... بعد فاروقی میں بیت المقدس کے مؤذن ابو الزبیر

ؓ فرمایا: ”تو اب رسالہ در مذہب فاروق اعظم“ (شاہ ولی اللہ) حضرت عمر کا یہی اثر مصطفیٰ میں نقل فرمانے کے بعد لکھتے ہیں کہ ”مترجم گوید رضی اللہ عنہ (دور ہوا) کہ سب سے پہلے در باغ صبح زیارت ”الصلوة خیر من النوم“ دوبارہ امام مالک ایں کلمہ ارشاد فرمایا وکر کردہ است دور حضرت ابی بلعورہ آمدہ است کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمودند ”فان کان صلوة الصبح قلت۔۔۔ الصلوة خیر من النوم! الصلوة خیر من النوم!“ و احتمال دارد کہ مؤذن عمر ترک کردہ باشد ایں کلمہ و نفس اذان و بعد اذان گفت پس حضرت عمر امر کرد باذخال ایں کلمہ و نفس اذان تا یہ وجہ سفت ادا شود۔ (مصطفیٰ شرح موطائے امام مالک مؤلفہ شاد ولی اللہ)

باب استعجاب اذخال الصلوة

خیر من الحوم فی شداء الصبح

کوہی المؤمنین حضرت عمرؓ نے ہدایت فرمائی، کہ اذان کے کلمات آہستہ آہستہ کہئے مگر اقامت کہنے میں جلدی کیجئے، یعنی قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ!

۱۰۴ روایت امام بخاری یہ مفہوم بالفاظ دیگر منقول ہے (ترجمہ) یعنی فاخذم ومعنی المعداد ایضاً هو قطع الطویل؟ (مفہوم نمبر ۱۰۳) کے مطابق ہے)

باب المساجد

مسجد میں بیعت بازی اور گفتگو کرنا!

(۱۰۵) بروایت بخاری... امیر المؤمنین عمرؓ نے دیکھا، کہ مسجد نبویؐ میں با آواز بلند بائیں کوا جا رہی ہیں، اور احرام مسجد کے لئے آپؐ نے مسجد کی جنوبی سمت ایک کُشاوہ صحن درست کرا دیا جس کا نام بَطْنِ حَارِکھا۔ اور فرمایا، جس کسی کو بیعت بازی یا ایک دوسرے سے گفتگو کرنا ہو وہ اس صحن میں بیٹھ جایا کرے!

(۱۰۶) بروایت امام مالک... ایضاً

(۱۰۶) ایضاً بروایت بخاری... ایک مرتبہ مسجد نبویؐ میں حضرت حسان بن ثابتؓ شعر سنار رہے تھے، امیر المؤمنین عمرؓ کا گذر اُدھر ہوا، تو آپؐ نے انہیں زجر فرمائی، حسان نے عرض کیا، ”اسی مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے میں شعر سنایا کرتا، اور آنحضرتؐ صلعم آپؐ سے بہتر تھے؟“ اور حضرت حسان نے اتنا کہنے کے بعد حضرت ابو ہریرہؓ کی طرف اشارہ کیا کہ ”اے ابو ہریرہؓ! میں آپؐ کو قسم دیتا ہوں، اگر آپؐ نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی فرماتے سنا ہو، کہ مجھے آنحضرتؐ صلعم فرمایا کرتے، ”اے حسان! میری طرف سے مدافعت کیجئے، یا اللہ! حسان کی تائید روح القدس سے فرمائی جائے، تو ضرور بیان کیجئے!“

یہ سن کر حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا، بیٹیک آپؐ صحیح فرماتے ہیں۔

۱۰۴ ترجمہ میں لکھا ہوں، حضرت حسان اور حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہما نے جو کچھ فرمایا، صلعم ہی ہوا، لیکن رسول اللہ صلعم کے محل ارشاد اور حضرت عمرؓ کے محل منع، دونوں میں زمانہ نے جو فرق پیدا کر دیا اس کے ہوتے ہوئے اب یہ دو ترجمہ نہ ہو سکتے تھے!

(۱۰۸) بروایت ابو بکر... ایک صاحب مسجد میں آیا اور زبنتہ گفتگو فرمایا ہے تھے
امیر المؤمنین نے سُنکر ان سے فرمایا ”آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت آپ کس جگہ تشریف فرما ہیں؟“
(۱۰۹) وایضا بروایت ابو بکر... حضرت عمرؓ نے مسجد میں چلتے ہوئے سے ابن الخطابؓ سے
فرمایا کہ ”ہماری مسجدیں شور و غوغا کے لئے نہیں“

مسجد میں خوشہ ہو جلانا

(۱۱۰) بروایت ابو بکر... حضرت عمرؓ نماز جمعہ کے لئے مسجد میں خوشہ جلاتے

مسجد میں صفائی

(۱۱۱) بروایت ابو بکر... حضرت عمرؓ ہر دیتہ سے گھوٹے پر سوار ہو کر مسجد قبا میں آئے یہاں
نماز پڑھی اس کے بعد اپنے غلام یزافؓ سے بھاڑ دینا کرایا، اور اپنی چادر سے دو گئی پھاڑ کر اُسے بانٹھا
پھر اپنے ہاتھت سے مسجد کو صاف کیا۔

(۱۱۲) بروایت ابو بکر... امیر المؤمنین نے ایک صاحب کو راستے میں نماز پڑھتے دیکھ
کر فرمایا ”مسجد میں نماز پڑھا کیجئے“
نماز میں قیام ساغھ ہو تو!

(۱۱۳) بروایت ابو بکر... حضرت انسؓ فرماتے ہیں، میں نماز پڑھ رہا تھا، اور قبریروں
قبلہ رخ تھی حضرت عمرؓ نے مجھے دیکھ کر فرمایا اس طرح نماز نہ پڑھیے کہ قبر آپ کے قبلہ رخ پر ہو
(۱۱۴) بروایت ابو بکر... حضرت معرونینؓ سوید فرماتے ہیں میں امیر المؤمنین کے ہمراہ کاب
جج سے واپس آ رہا تھا، راہ میں کچھ لوگ ایک مقام پر ٹپڑ کر نماز پڑھ رہے تھے حضرت عمرؓ کو معلوم
ہو کہ لوگ اس احترام کی وجہ سے یہاں نماز پڑھ رہے ہیں کہ اُسی مقام پر رسول اللہ ﷺ
میں وہ کئی اتفاق سے ایک مرتبہ نماز ادا فرمائی تھی، حضرت عمرؓ نے انہیں فرمایا ”اے غضب!
ابھی کاسوں سے تو پہلے انبیاء کی امتیں تباہ ہو گئیں کہ ان بد نصیبوں نے اپنے نبیوں کے ایسے
اتفاقی مقامات کو زیارت گاہ بنا لیا۔ اگر کسی شخص کو ایسے مقام پر نماز کا وقت آ ہی جائے
تو اُسے نماز میں مصافقہ نہیں، ورنہ یہ تکلف و بہ نعمة ایسے مقامات پر کسی نماز نہ پڑھنا
چاہیے

امیر المؤمنین نے حدیبیہ کا وہ درخت جڑ سے اکھڑوا دیا جس سے ٹیک لگا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت (الشجرہ) لی تھی (۱۱۵) بروایت ابو بکر... جس درخت سے ٹیک لگا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں بیعت (رضوان) لی تھی جب لوگ اُس درخت کی زیارت کے لئے آنا شروع ہوئے اور امیر المؤمنین عمر کو اطلاع ہوئی تو آپ نے اُس درخت کو جڑ سے اکھڑوا دیا (ترمذی) کہ مبادا یہ بھی ایک عبادت گاہ نہ بن جائے

مسجد میں بدبودار حلال چیزیں کھا کر آنے سے پرہیز (۱۱۶) بروایت ابو بکر... امیر المؤمنین نے فرمایا کہ آپ لوگ پیاز اور لہسن کے ٹٹے مشتاق پیر، مگر جب انہیں کچا استعمال کیا جائے، تو منہ سے بدبو آتی ہے اور میں نے عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں دیکھا کہ ایک شخص خام پیاز یا لہسن کھا کر مسجد یا مجلس میں آگیا تو لوگوں نے اُسے پکڑ کر بیت میں پہنچا دیا، پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا، کھانا ہی ہو تو پیٹنا، جو آگ پر رکھ کر ذائل کر دیجئے

غیر مسلمانوں کے معابد میں بعد از تطہیر جوازِ صلوٰۃ (۱۱۷) بروایت ابو بکر... بخیران سے مسلمانوں کا ایک قاصد خط لایا، کہ ”اے امیر المؤمنین یہاں ایک گرجا بنائی پڑا ہے، اور وہ بہت صاف ستھرا ہے، کیا اس میں ہم نماز پڑھ سکتے ہیں؟“ آپ نے جواب میں کہہ دیا ”پڑھ سکتے ہیں مگر پہلے سیری کے پتے پانی میں بوش وے کر اُس پانی سے اُسے دھویجئے“

مسجد کے اندر دو ستونوں یا... کے درمیان نماز پڑھنا (۱۱۸) بروایت ابو بکر... جناب قرۃ فرماتے ہیں، میں مسجد کے دو ستونوں کے درمیان کھڑے ہو کر نماز پڑھتا تھا حضرت عمرؓ نے مجھے اُسی حالت میں گڈی سے پکڑ کر ایک ستون کے سامنے کھڑا کر دیا، اور فرمایا، اس طرح نماز ادا کرو!

نہ ترمذی، قیچہ مدینہ منورہ کا قبرستان ہے، لہذا ایسے لوگوں کو قبرستان میں پہنچا دیا جائے

ستون مسجد سے ٹیٹ لگانا جائز ہے

(۱۱۹) بروایت ابو بکر۔۔۔ ایک یمنی جن کا نام ہداب تھا، ان سے امیر المومنین نے فرمایا کہ ستون مسجد کے ساتھ ٹیٹ لگا کر آرام کرنے کے مستحق وہ لوگ ہیں، جو نماز کے انتظار میں بیٹھے ہوئے ہوں نہ وہ حضرات جو مجلس گرم کرنے کے لیے بوہی مسجدوں میں بیٹھ جاتے ہیں مسجد نبوی میں نماز کا ثواب!

(۱۲۰) بروایت ابو بکر۔۔۔ امیر المومنین عمر فاروق نے فرمایا مسجد نبوی میں ایک نماز کا اجر دوسری مسجدوں سے ایک سو درجہ زائد ہے (بجز مسجد الحرام: بیت اللہ کے اس میں اور بھی سوائے۔۔۔۔۔ مترجم:)

(۱۳۱) بروایت ابو بکر۔۔۔ حضرت نے بکریوں کے پاؤں سے نماز پڑھنی نماز میں ضروری نیاس

(۱۴۲) بروایت بخاری۔۔۔

عن ابی ہریرہ قال قام رجل
إلى النبي صلى الله عليه وسلم فسأله
عن الصلوة في الثوب الواحد
فقال أو كنكم يجد ثوبين؟
حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ ایک شخص
نے رسول اللہ سے دریافت کیا کیا ایک کپڑے
میں نماز جائز ہے؟ فرمایا کیا ہر شخص کے پاس
ڈو دو کپڑے ضروری ہیں؟

ثم سأل رجل عمر
فقال إذا وسع الله
فادسعو اجمع رجل عليه
ثيابا، صلى رجل في ازار
ودعاء، في ازار وقميص في
ازار وقباء في سراويل ودعاء
عمر میں ایک صاحب نے امیر المومنین سے
یہ سوال کیا، فرمایا، اگر اللہ نے وسعت دی ہے تو
لباس میں بھی وسعت کیجئے اب بعض نے کئی کپڑے
پہنے تلاوا کی کسی نے تہ بند اور چادر میں بعض نے
تہ بند اور قمیص میں کسی نے تہ بند اور قبائے میں کسی
پاجامہ اور چادر میں کسی نے پاجامہ اور قمیص

ترجمہ: دراصل اس روایت کے دو حصے ہیں ایک حصہ مرفوع (عن رسول اللہ) تہ بند

فی سرائیں قمیص، فی سراویل میں، کسی نے یا جامہ و تقابیں کسی نے بڑے بانگے
و قباء فی ثیان و قمیص، قال اور قمیص میں (ابو ہریرہ) فرماتے ہیں یا عمر نے
و حسب قتل فی ثیان و ردائہ بڑا بانگیا اور چادر کہا
لباس کے صرف ایک عدد میں جواز صلوٰۃ

(۱۲۳) بروایت ابو بکر... حضرت معمرؓ مروی ہے کہ جناب عمر فاروق کی اقتدا
میں ہم لوگوں نے غار ادا کی، اس حالت میں کہ آپ نے صرف ایک ہی پیر میں سے اپنے بدن
کو ڈھانک رکھا تھا (اور اس وقت کوئی دوسرا پیر میں آپ کے ساتھ نہ تھا)
صرف ازاد (تہ بند) صلب جواز نماز

(۱۲۴) ایضاً بروایت ابو بکر... ایک شخص اپنی چادر کی گدڑی لگا کر نماز پڑھ رہا تھا

صلی اللہ علیہ وسلم ہے، دوسرا حصہ موقوف بحق قول عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے مگر امام بخاری نے
یعنی صحیح میں یک باطل فرمادیا ہے ملاحظہ ہو باب الصلوٰۃ فی القمیس و السراویل و الثیاب
و القبائے

لہ عبد فاروق میں غالباً حضرت ابن مسعود اور جناب ابی بن کعب دونوں میں اس مسئلہ
پر مکالمہ ہو گیا، اور فہمیر ابو المنیر تک پہنچی (اب فتح الباری ملاحظہ فرمائیے)
بعض باب الصلوٰۃ فی القمیس و السراویل و الثیاب و القبائے و یجوز ان یکون
ابن مسعود لاندہ اختلاف ہو و ابی بن کعب فی الصلوٰۃ فقلل
أبی الصلوٰۃ فی الثوب الواحد یعنی لا تکبرہ وقال ابن مسعود
انما کان ذلک فی الثیاب قلند فقام عمر علی المنبر فقال القول ما
قال أبی ولم یال ابن مسعود ای لم یقعہم اخرجہ عبد الرزاق (مترجم)
لہ مترجم... روایت میں لفظ متحقق ہے، اس کی شرح شاہ صاحب (ولی اللہ) کو مذکور
ہے یعنی ہاتھ اتر کر برقعہ راست بر آوردہ برکتف چپ انداز دو چپے را
اندر بر بقل چپ بر آوردہ برکتف راست اندازد (مصحف شرح موطا از شاہ ولی اللہ
باب کیف یصلی فی الثوب الواحد: کتاب الصلوٰۃ)

حضرت عمرؓ نے اس حالت میں اُسے دیکھا تو فرمایا کہ ”یہ گندی ذبیہ کا طریق ہے، تم اس سے بچتے رہو، البتہ اگر کسی مرد کے پاس ایک ہی ہمارا ہو تو وہ اسے بازار میں استعمال کر کے نماز ادا کرے!“

مستورات کے لئے نماز میں کم از کم ملبوسات!

(۱۲۵) ایضاً بروایت ابو بکر - فرمایا امیر المومنین نے، انانہ کے لئے عورت میں جلمے سے کم استعمال نہ کرے!

شخص ادا دل اند فرماتے ہیں اس کے معنی یہ ہیں کہ عورت اپنا تمام جسم بھی طرح چھپالے (مترجم) شامہ صاحب کا یہ مطلب ہے کہ اگرچہ ایک ہی جام کیوں نہ ہو، (۱۲۶) بروایت بیہقی ... ایک کنیز نماز ادا کر رہی تھی اور اُس نے ہنسی افشانی کے ادھر ایک چادر بھی اوڑھ رکھی تھی، امیر المومنین نے اُسے دیکھا تو فرمایا کہ آزاد عورت اور باندی کے لباس میں (آخر کچھ تو) ماہ الا ثنیاز ہونا چاہیے (مترجم) مستغنا سے وقت کے مطابق کسی فتہ کے خوف سے فرمایا گیا!

(۱۲۷) بروایت ابو بکر ... امیر المومنین نے ایک کنیز کو برقع افشائی دیکھ کر تنبیہ کی اور فرمایا کہ آزاد بیبیوں کے ساتھ یہاں تک مشابہت نہ! نقشہ دین مصلیٰ بر جواز صلوة!

(۱۲۸) بروایت ابو بکر ... امیر المومنین نے ایک مرتبہ منقش خالچہ پر صلوة ادا فرمائی!

سطح مسجد پر استعمال فروش کا جواز!

(۱۲۹) بروایت ابو بکر ... حضرت عمرؓ نے پوریلہ کا ایک فرش خرید کر مسجد

(نہی) میں اُسے بچھوایا!

۱۷۳. ۵

لے مترجم، باندی کا کاروبار اپنے اقا کی خدمت گاہی ہے، اگر وہ اپنے بناؤ سنگار میں اس قہار تاجدار کے، تو کتنے فتنے پیدا ہو سکتے ہیں!

قبلہ صلوٰۃ

(۱۳۰) بروایت ابو بکر... امیر المؤمنین نے (جہت قبذ پر) فرمایا، کہ مشرق اور مغرب کا وسط (ابن عربیہ کے لئے) سمت قبلہ ہے (اسی روایت میں ایک لفظ یہ بھی ہے) کہ ”جب تُوڑو قبلہ ہونا چاہے“ (مترجم: یعنی تہ سمت مذکورہ کا اندازہ کر لے)۔
(۱۳۱) بروایت امام مالک... ایضاً

ستورہ

(۱۳۲) بروایت ابو بکر... حضرت عمرؓ نے کھلے میدان میں نماز ادا کی تو سامنے (سمت قبلہ) اپنا چھوٹا نیزہ (زمین میں) گاڑ لیا، اس وقت راہ گزر بھی آپ کے رخ سے نکل رہے تھے

(۱۳۳) بروایت بیہقی... ایک صاحب قعیف (نام) فرماتے ہیں، میں نے حضرت عمرؓ سے (مسئلہ) دریافت کیا کہ ”یہاں ان کے اندر ایک چھوٹے سے گھر میں جاری پوڈ و باش ہے (موسم سرما کی) بعض نمازوں میں اگر میں گھر سے باہر آ کر نماز ادا کرتا ہوں، تو مجھے سردی ستاتی ہے اور اگر میں گھر کے اندر نماز پڑھوں تو بیوی کو باہر نکھانا پڑتا ہے۔ اور اس وقت وہ بائیس سے گھبراہٹتی ہے؟“

امیر المؤمنین نے فرمایا نماز کے وقت ایسے اور اپنی بیوی کے درمیان پرودہ لاؤ،
نیا کرو! اور اس طرح تم دونوں نماز ادا کر لیا کرو!

شش ۱۵ ولی اللہ فرماتے ہیں اس شخص میں احناف کا مسلک یہ ہے، کہ ”اگر ادائے نماز میں مرد اور عورت دونوں بالمقابل ایک دوسرے کے قریب قریب ہوں تو مرو کی نالافاسد ہوگی!“

اس میں امام شافعی کا نقص

۱۱، حضرت عمرؓ کے مرویات میں یہ روایت معروف نہیں

۱۲ درموط کتاب الصلوٰۃ: ۱، وجوب استقبال القبۃ فی الصلوٰۃ (مترجم:)

(۱۲) اس روایت سے یہ ثابت ہے کہ حضرت عمرؓ نے مروا اور دعوت دونوں کے ایک ہی نماز میں شریک ہونے پر یہ فتویٰ دیا ہے۔ البتہ احتمالِ افتد کی وجہ سے یہ وہ شکا دینا مستحب ہے

نماز کے آداب

تسویۃ الصفوف

(۱۳۲) بروایت امام مالک و امام شافعی... جس وقت امیر المومنین نماز پڑھانے کے لئے مصطفیٰ پر کھڑے ہوتے، فرماتے ”صفیں سیدھی کرلو“ جب ان میں سے کوئی شخص یہ عرض کرتا صفیں درست ہو گئیں تب آپؐ کبیر فرماتے۔ نماز کی دعائیں !

(۱۳۵) بروایت ابو یوسف... جناب اسود فرماتے ہیں، حضرت عمرؓ کا معمول تھا کہ تکبیر سے نماز شروع فرماتے، پھر۔۔۔ سبحانک اللہم و بحمدک و تبارک اسمک و تعالیٰ جددک و لا الہ غیرک :- پڑھ کر: عوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھتے بوقتِ شہادت نماز میں بعض کلمات یا آواز پڑھتے

(۱۳۶) بروایت امام ابو حنیفہ... بصرفہ کچھ لوگ حضرت عمرؓ کی خدمت میں صوف یہ مسئلہ دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوئے: کہ نماز میں تکبیر تحریمہ کے بعد کونسی دعا پڑھنا چاہیے (مسنے میں نماز کا وقت ہی اتنی) حضرت عمرؓ نے امامت کرائی یہ اصحابِ بزرگ بھی سفر یک صلوٰۃ تھے اور امیر المومنین نے ذرا ملتد آواز سے:- سبحانک اللہم --- (لا الہ غیرک :- تک پڑھ کر) انہیں بتا دیا کہ تکبیر تحریمہ کے بعد سبحان پڑھیے، پھر امام محمد بن الحسن (صاحبِ امام الحرمین) فرماتے ہیں حضرت عمرؓ کا اسے چہرہ ہوتا ان کے سوال کا جواب تھا

تکبیر تحریمہ میں دو قنوں ہاتھوں کا کندھوں تک نے جانا
(۱۳۷) بروایت بیہقی — حضرت عمرؓ تکبیر تحریمہ میں دونوں ہاتھ کندھوں

نکالے جاتے۔

(۱۳۸) بروایت ابو بکر... امیر المؤمنین نے فرمایا، وہ نماز ناکافی ہے جس میں سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ کم از کم دو آیتیں اور نہ ملائی جائیں
سہو قرات

(۱۳۹) بروایت شافعی۔ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ صلوٰۃ میں قرات پڑھنا بھول گئے (اور بغیر سجدہ سہو گئے) سلام کے بعد لوگوں سے دریافت کیا کہ رکوع اور سجود میں تو کی نہیں رہی، عرض کیا گیا کہ وہ تو بہت اچھے تھے، آپ نے فرمایا تب (اگر قرات رہ بھی نہ تھی)۔ ہے نہ کوئی مضائقہ نہیں!

(۱۴۰) بروایت امام ابو حنیفہ۔ حضرت عمرؓ مغرب کی نماز میں قرات بھول گئے اللہ میں معلوم ہوا تو، پھر پوری نماز کا اعادہ فرمایا

شعر: اولیٰ ما فرماتے ہیں۔ ”قول قدیم“ میں امام شافعی کا فتویٰ یہ تھا کہ نماز میں قرات سنت ہے نہ بعد (قول جدید) میں اس سے ارجوح کر کے، بعض قرار دیا، اور امام شافعی نے، اپنی سند رجحان بروایت (نمبر ۱۳۶) کو اس پر محمول فرمایا کہ حضرت عمرؓ سے قرات (اور فاتحہ) کی بجائے سورۃ ترک ہوگئی تھی (اس لئے نہ قرات نے اعادہ کیا نہ سورۃ سہو ضروری سمجھا، مترجم)

جہری نمازوں میں بسم اللہ۔۔۔ جہر سے ادا کرنے کا مسئلہ

(۱۴۱) بروایت امام مالک و شافعی... حضرت ابو بکر و عمر و عثمان برسرہ حضرت (نماز جہری کی قرات میں) الحمد للہ و ربنا العالمین کے بعد ازاں فرماتے (دوسری روایت میں ہے) یعنی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ کا جہر نہ کرتے
(۱۴۲) بروایت ابو بکر و اصحاب السنن... عبداللہ بن مغفل فرماتے ہیں:

لے مترجم: اصحاب میں سے مراد یہ حضرات ہیں، امام ابو حنیفہ (در سنن ابی داؤد)
امام شافعی (در سنن نسائی)، امام ابن ماجہ (در سنن ابن ماجہ)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نمازیں پڑھیں اور خلفائے ثلاثہ میں بھی ہر ایک کے ساتھ اگر کسی نے قرأت میں بسم اللہ چرند پڑھی، پس تم بھی (عبداللہ سے) چری نمازوں میں: الحمد للہ دین العلمین سے شروع کرو

(۱۴۳) بروایت ابو بکر۔ اسود فرماتے ہیں: ”میں نے حضرت عمر کے اقتدار میں بے شمار نمازیں (یہاں لفظ ”سبعین“ جس کا حشا بے شمار ہے) ادا کیں، اور کبھی انہوں نے (صلوۃ چری میں) بسم اللہ چرنا نہیں پڑھی

(۱۴۴) بروایت ابو بکر... حضرت عمر نے (چری نماز میں) بسم اللہ۔ باوازی پڑھی

ش ۱۷ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ ترک چروانی روایتوں میں حدیثی، کوئی اور بصری راوی ہیں اور اختیار چری روایت میں مکی راوی ہیں — اب

فخار^۲ (اربعہ) کا اختلاف ہو، تو امام شافعی نے چر بسم اللہ کو ترجیح دی، اور امام محمد

شہ اس مسئلہ میں نوٹ رسالہ ہذا (در مذہب قاضی اعظم) شاہ ولی اللہ کا مسلک ملاحظہ ہو جس کا تذکرہ انہوں نے اس حدیث (مکرزیر بحث روایت عبداللہ بن مغفل کی بجائے انس بن مالک سے مروی ہے) کے ضمن میں فرمایا ہے کہ ”مترجم گوید رضی اللہ عنہ وارضاء، قاہرہ میں حدیث اکنت کنتے خواندند“ نہ بسملہ راجحہ و نہ بخفیہ و ہمیں است مذہب امام مالک و جمیع تاویل کردہ اند بآئکہ ”خواندند“ جو چہ کہ مسموع سے شود ہمیں دلالت کند بر قی چرند بر قی قراءۃ مطلقاً

و فقیر و بیچ دلیلی از فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیافتہ است کہ ولایت کند بر خواندن بسم اللہ خفیہ

و در پیش شافعی خواندن بسملہ فرض است زیرا کہ جزو فاتحہ است و چر بسم اللہ در صلوۃ چرہ سنت است

و در پیش ابوحنیفہ مسنون است خواندن آن بطریق اخفا در چر و سترتہ و اللہ اعلم (و بی) (مصطفیٰ شرع موطا خواندہ شاہ ولی اللہ باب لا یقلل بسم اللہ الرحمن الرحیم اذا اتممت الصلوۃ)

(صاحب امام ابو حنیفہ نے جیسا کہ نماز کی دعائے افتتاح (مترجم: یعنی سبحانک اللہم وبحمدک۔۔۔) میں فرمایا ہے کہ حضرت عمر کا (کسی موقع پر نماز میں بسم اللہ کا بالجبراد فرماتے تھے) مطلب یہ ہے کہ آپ خود بھی اسے سنت سمجھتے اور دوسروں کو بھی اس کی تعلیم فرمانا چاہتے تھے

مشن ۱۰۰ ولی اللہ فرماتے ہیں حدیث ہشام بن حکیم میں (مرفوعاً) منقول ہے کہ ”ان القرآن نزل علی قرآن مجید سات قرأتوں یا لغتوں پر نازل سبعة احرف“ ہوا ہے

اور حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ساتوں قرأت یا لغت تعلیم حاصل کر لیں چونکہ اپنی اپنی جگہ (ہر ایک قرأت اور لغت) کافی اور شافی ہے، بدین وجہ امیر المؤمنین بسم اللہ الرحمن الرحیم کا تعلق قرآن مجید کے ساتھ کئی وجہ سے سمجھتے، یعنی

- ۱۔ بسم اللہ — کے سورۃ فاتحہ ہی کا ایک ٹکڑا (آیت) ہونا ایک ”حرف“ ہے (حدیث کے سات حرفوں میں ہے)۔ (مترجم: بدین وجہ امیر المؤمنین نے اسے کبھی بالجبر پڑھ لیا)
- ب۔ بسم اللہ — کا تعلق کتابت قرآن اور اس کی تلاوت سے ہے جو نماز کے باہر کی جائے تو یہ بھی اُس روایت (کہ قرآن مجید سات قرأتوں میں نازل ہوا ہے) کے مطابق ایک قرأت یا لغت ہے، بدین سبب بھی حضرت عمر اسے جہری نمازوں میں ترک فرما دیتے!
- ج۔ بسم اللہ کو (حضرت عمر کا) جزر سورۃ فاتحہ نہ سمجھنا بھی حدیث مذکورہ کے مطابق سات قرأتوں میں ایک قرأت ہے
- فاتحہ خلف الامام کی تائید

(۱۲۵) بروایت امام بیہقی — کہ یزید بن حریر نے حضرت عمرؓ سے فاتحہ خلف الامام کا مسئلہ دریافت کیا، تو آپ نے فرمایا کہ ”فاتحہ الکتاب (سورۃ الحمد) امام کے اقتدا میں بھی ضرور پڑھا کرو!“ یزید نے عرض کیا — کیا آپ کے اقتدا میں بھی؟“

سہ غفار دوسو توں کے درمیان بسم اللہ الرحمن الرحیم کا کتابت میں لگنے سے ہے (مترجم)

فرمایا۔ بے شک میرے پیچھے بھی !

عرض کیا۔ اگرچہ چری نمازیں کیوں نہ ہوں ؟

فرمایا۔ بے شک و شبہ !

ش ۱۰۰ دلی اشد فرماتے ہیں، حضرت عمر کے اصحاب میں سے منع فاتحہ خلف امام

کی روایات (صرف) ان راویوں نے آپ سے نقل کی ہیں، جو کوفہ کے باشندے ہیں،

اور مسئلہ میں نطابق کی صورت یہ ہے کہ مقتدیوں کا امام کہہ کر سورۃ فاتحہ پڑھنا باعث

ہو سکتا ہے اس امر کا کہ امام اور ماموم دونوں کے ساتھ ساتھ قرار دیا کرنے سے منازعت

(بھی امام آگے سے پڑھ رہا ہے تو کبھی ماموم یا منازعت سے مراد مختلف آوازوں کی صوتیاتی حالت)

ہو سکتی ہے، اور مقتدی کو اس موقع پر مناجات (اللہ تعالیٰ سے ہکلائی) مطلوب ہے یہیں

سبب ماموم کے قرأت پڑھنے میں مصلحت ایک مفسدہ بھی ہے، اس لئے رفع تعارض

کی یہ صورت مناسب ہے کہ مقتدیوں میں سے جو شخص اپنی آواز پرقادر ہو، وہ تو سورۃ فاتحہ

پڑھ لیا کرے لیکن جسے اپنی صوت پر قابو نہ ہو، اسے امام ہی کی قرأت پر اکتفا کرنا چاہیئے

نماز میں کوئی سو دس پڑھئے (۱۲۶) بروایت ابو بکر

احنف فرماتے ہیں، میں نے حضرت عمر کے اقتدا میں صلوٰۃ فجر ادا کی، آپ نے دونوں

رکعتوں میں سورۃ بقرہ اور سورۃ ہود پڑھیں

زید بن ثابت سے مروی ہے { حضرت عمر نے پوری سورۃ کف ایک نماز میں تلاوت کی

عبداللہ بن عامر { حضرت عمر نے ایک نماز کی دونوں رکعتوں میں سورۃ یوسف ترتیل

سے روایت ہے { کے ساتھ پڑھی

حالت قیام میں وقت

(۱۲۷) بروایت ابو بکر... عبداللہ بن شہاد سے مروی ہے، کہ میں نے حضرت عمر کے اقتدا میں

نماز پڑھی، جب آیہ انما اشکوا بشی وحزنی الى اللہ میر پڑھنے، تو آپ کی آواز وقت سے رک ٹکٹائی

فجر کی سورتیں

(۱۲۸) بروایت امام مالک وشافعی... حضرت عمر نے ابو موسیٰ استعری کی طرف فرمایا میں

کہا "نماز فجر تاروں کے سائے میں پڑھو، اور فرض میں مفصلت سے کوئی طویل سورۃ پڑھو"

"شاہ دلی اشد فرماتے ہیں، اگر نماز میں کبر و بکاؤف عقین کی بنا پر جو نماز باطل نہیں ہوتی،

نماز کی سورتوں کا ایک اور خاکہ

نام حدیث	نماز فجر	نماز ظہر	نماز عصر	نماز مغرب
(۱۴۹) ابوبکر		ق و ذاریات		
(۱۵۰) //				مفصلات کی آخری سورۃ
(۱۵۱) //				التین و المرترکیف
(۱۵۲) //				
(۱۵۳) //				
(۱۵۴) //		المرترکیف و لایلاف		
(۱۵۵) //		یا ایہا الکافرون و قل هو اللہ احد		
(۱۵۶) امام ابوحنیفہ		یا ایہا الکافرون و لایلاف قریش		
(۱۵۷) ابوبکر				
(۱۵۸) امام شافعی		تی		

کبھی سورہ فرقہ سے اور کبھی سورہ آل عمران سے یکصد اور چھوٹی سورتوں میں ایک اور
سورۃ یا طویل سورتوں میں سے کسی ایک کا ابتدائی حصہ:

یعنی امیر المومنین نے کوئی نماز میں کوئی سورۃ پڑھی

نمازِ عشا	ضعیفیت
	ابوموسیٰ کے نام ابن ابی شیبہ کے تحریری فرمان سے دکھایا
مفصلات کا متوسط سورتیں	ابوموسیٰ نے نام امیر المومنین کے تحریری فرمان سے دکھایا
اذا السطر اشقت	
	در سفر حج بیت اللہ خواندہ
	(۱) امام محمد (صاحب ابوحنیفہ) فرماتے ہیں کہ نماز پڑھیں اس قدر سوجھی سورتیں پائز ہیں، لیکن امام مقیم ہو، تو اسے طویل سورتیں پڑھا جائیں۔
ال عمرات (دونوں رکعتوں میں)	ہادی کہتا ہے کہ اس (سورۃ) کا تھیں میں نے حضرت سرک آوار کے بعض جنوں سے سنا ہے کہ وہ اسے پڑھتے ہیں، اگر اس روایت پر امام شافعی فرماتے ہیں کہ نماز میں اختلا و جبر دونوں ہی ذوق واجب نہیں، مگر احناف کا اس پر فیض ہے کہ احناف کے تحریر کسی ایک یا دو رکعتوں کا انہوں کو سنا دینا احناف کے مخالف ہیں،

مشن ۱۵ ولی اللہ فرماتے ہیں، حضرت عمرؓ کی اس قراۃ میں امام شافعی کے لئے پانچ رکعتیں ہیں کہ ہر نماز کی پہلی رکعت دوسری رکعت سے بہت زیادہ طویل ہے

(۱۶۰) بروایت ابو بکر و بخاری ۱۰۰۰ میل المؤمنین کے حضور شکایت کی گئی، کہ حضرت سعد ابن ابی وقاصؓ کو فکے عامل نماز پڑھاتے ہوئے طویل سورتیں پڑھتے ہیں، حضرت عمرؓ نے سعدؓ کو بلوایا اور جواب طلب فرمایا، سعدؓ نے عرض کیا کہ ”میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ہی طویل رکعت کے مطابق پڑھاتا ہوں اور میں پہلی دو رکعتوں میں دوسری رکعت سے زیادہ دربر قیام کرتا ہوں۔“ حضرت عمرؓ نے یہ سن کر فرمایا ”اے ابو اسحاق (کنیت سعد) آپ کے متعلق میرا ایسا ہی گمان ہے۔“ (یعنی اس قدر تعدیل قیام میں اتباع سنت، التزام)

(۱۶۱) بروایت ابو بکر... حضرت عمرؓ کی نماز وال آفتاب کے بعد (فورا) پڑھتے اور پہلی رکعت طویل کرتے

مشن ۱۵ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے اس فعل میں امام شافعی کے لئے دلیل ہے جو پہلی رکعت کو طویل کرنے میں استہاب سمجھتے ہیں
سجدہ ملتے تلاوت

(۱۶۲) بروایت امام مالک و امام شافعی... (خطبہ جمعہ میں) حضرت عمرؓ نے فرمایا، سورہ سجدہ کی تلاوت فرمائی (جب آیت سجدہ پہنچے تو عمرؓ سے اتر کر سجدہ ادا کیا اور انہیں دیکھ کر نمازیوں نے بھی سجدہ ادا کیا)

اس کے بعد دوسرے جمعہ میں بھی یہی سونہ (السجدۃ) تلاوت فرمائی مگر آج جب آیت سجدہ پہنچے اور نمازی سجدہ کا اہتمام کرنے لگے تو اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا اے لوگو! توقف کرو! اللہ تعالیٰ نے یہ سجدہ (تلاوت) ہم پر فرض نہیں کیا، بلکہ اسے ہم پر حثیٰ دیا ہے۔ ادا کریں یا نہ ادا کریں! اور آپ نے پوری سورہ (سجدہ) تلاوت فرمادی مگر خود بھی سجدہ نہ کیا اور حاضرین کو بھی یہ سجدہ کرنے سے منع فرمادیا

(۱۶۳) بروایت ابو بکر... حضرت عمرؓ نے فرمایا، کہ ”مفصل“ سو توں میں سجدہ

لے طویل سورتوں میں بعض کے سجدہ کے لئے لفظ ”مفصل“ استعمال کیا گیا ہے۔

نہیں

مشن اہ ولی اشد فرماتے ہیں، ”آپ کا نشان سورقوں میں سجدہ کے سکت نہ ہونے سے ہے“

ایک ہی رکعت میں دو سورتیں

(۱۹۴) بروایت ابو بکر... جصین بن سبرہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر کے اقتدا میں نماز پڑھنے کا اتفاق ہوا، آپ نے پہلی رکعت میں سورہ یوسف اور دوسری میں سورہ النجم پڑھی (انجم کے سجدہ پر) آپ نے (نماز ہی میں) سجدہ ادا کیا، پھر قیام فرمایا، اور انجم کے ساتھ سورہ ”اذا زلزلت الارض“ تلا کر پھر رکوع فرمایا

(۱۹۵) بروایت ابو بکر... ابو رافع الصلیح فرماتے ہیں، حضرت عمرؓ نے یہیں نماز عشا پڑھائی، سورہ ”اذا السملوا انشقت“ تلاوت کی، اسکی آیت سجدہ پر انہوں نے سجدہ کیا اور ہم سب نے بھی

(۱۹۶) بروایت ابو بکر... حضرت عمرؓ نے سورہ حج میں دعا قبت اولے نماز دوسرے تلاوت ہوا کے

(۱۹۷) بروایت ابو بکر... ابن عباسؓ اپنا چشم دید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے سورہ ص میں سجدہ تلاوت ادا فرمایا

حالت قیام صلوٰۃ میں خادجی امور کا ذہن میں آنا
(۱۹۸) بروایت ابو بکر... جس وقت بحرین سے جزیرہ آیا۔ حضرت عمرؓ نے لایا نماز کی حالت میں بھی میرا گمان اسکی طرف آتا رہا

۱۔ اصل نسخہ در سالہ ذہب فاروق اعظم میں اس روایت کے لفظ ”قال عمر“
الی لا حسب جزية البحرین وانا فی صلوٰۃ ”میں فقط“ لا حسب“
کے نیچے بین السطور ”مسابیکم“ کھلبے، یہ لفظ شاہ ولی احمد صاحب جامعہ دہلی
کا نہیں بلکہ کسی دیگر کے ہے۔ ماقم حرم کا منشا ظاہر ہے جیسا کہ ترجمہ کر دیا گیا ہے لیکن اگر
”مسابیکم“ تکمیل کر لیا جائے، تو آخر یہی منشا، سدا توجہ اور کیسویٰ کس کر رہی ہے

(۱۶۹) بروایت ابو بکر . . . امیر المؤمنین نے فرمایا (بعض اوقات) مجھے نماز میں بھی

لشکر کی طیئری کا خیال آ ہی جاتا ہے

رفع الیدین

(۱۷۰) بروایت ابو بکر و ترمذی . . . حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ نماز میں

رکوع جاتے اس سے اٹھتے ہوئے اور قیام و قعود میں رفع الیدین کرتے ہوئے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، حضرت ابو بکر و عمرو بنوں کو دیکھا، (مترجم: قیام قعود سے غشایہ ہے کہ رکوع سے اٹھتے ہوئے ایک دفعہ پھر رکوع سے سجدہ میں جاتے ہوئے اسی طرح سجدے سے اٹھتے اور پھر دوسرے سجدہ میں جاتے ہوئے)

(۱۷۱) بروایت بغوی و بیہقی . . . حضرت عمر سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف دو حالتوں میں رفع الیدین کرتے دیکھا (۱) رکوع جاتے اور اس سے اٹھتے وقت (۲) تشہد اولیٰ سے قہر کے لئے کھڑے ہونے پر

(۱۷۲) بروایت ابو بکر . . . اسود سے مروی ہے میں نے حضرت عمر کی اقتدا میں

نماز پڑھی اور آپ کو صرف تکبیر اولیٰ میں رفع الیدین کرتے دیکھا

حضرت عمر نے اختیار و ترک دفع الیدین پر شاہ ولی اللہ کا محاکمہ

فرماتے ہیں حضرت عمر کے اس تضاد عمل پر شوافع و اخاف دونوں اپنے اپنے مسلک

کے مطابق ترجیح روایات پر مائل ہیں، مگر میرے نزدیک اس میں تطابق کی یہ صورت ہے

کہ حضرت عمر کے نزدیک رفع الیدین مستحب تھا اس لئے کبھی اس پر عمل فرماتے اور کبھی

یونہی گزر جاتے، جیسا کہ حضرت عمر نے سجدہ ہائے تلاوت میں عمل فرمایا، مترجم اور

جیسا کہ نمبر (۱۶۲ : تا ۱۶۹) میں گذرا

حالت رکوع میں گھٹنہ پر ہاتھ رکھنا

(۱۷۳) بروایت امام شافعی . . . گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑے رکھنا سنت ہے

اے سلافا! اس کا خیال رکھو!

(۱۷۴) بروایت امام ابو حنیفہ . . . حضرت عمر رکوع میں اپنی ہتھیلی گھٹنوں پر رکھتے

(مترجم ! کچھ عظمیٰ محض الصاق نہیں، بلکہ ان کے زور پر خود کو جھکائے رکھنا بھی ہے)
 سن ۱۸۱ ولی اللہ فرماتے ہیں، امام ابو عنیفہ اور ابراہیم رشتی نے اس روایت
 پر تطبیق ترک فرمادی (مترجم: تطبیق ہے، رکوع میں ہاتھ گھٹنوں کی بجائے دونوں رانوں کے درمیان
 اس طرح رکھ دینا کہ دونوں ہاتھوں کی پتیلیاں ایک دوسری پتیلی سے ملی رہیں یہ معمول حضرت امیر محمد
 رضی اللہ عنہ کا تھا)

رکوع و سجدہ کی دعا اور عنوان

(۱۷۵) بروایت ابو بکر... امیر المؤمنین رکوع و سجود میں ”سبحان اللہ و حمدہ“
 تقریباً پانچ پانچ مرتبہ پڑھتے

(۱۷۶) بروایت ابو بکر... حضرت عمر رکوع سے اٹھ کر پورے قیام سے قبل ہی کلمہ
 ”سمع اللہ لمن حمدہ“ ختم کر لیتے

(۱۷۷) ایضاً بروایت ابو بکر... امیر المؤمنین رکوع میں گھٹنوں پر زور دے کر
 جھکے رہتے

(۱۷۸) ایضاً بروایت ابو بکر... حضرت عمر فرماتے کہ ”ابن آدم کا سجدہ صلوٰۃ میں
 سات اعضا پر ہے، پیشانی، دونوں ہتھیلی، دونوں گھٹنے، دونوں پیروں کی انگلیاں

(یعنی ان حصوں کو زمین سے پوری طرح اٹکائے رکھے جیسا کہ اس کے بعد کی روایت نمبر ۱۷۹ میں منقول ہے: مزید
 (۱۷۹) ایضاً بروایت ابو بکر... حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ جب کوئی سجدہ کرے

تو ہاتھ کی دونوں ہتھیلی زمین سے لٹکالے

سجدہ گاہ پر کسی شے کا استعمال

(۱۸۰) ایضاً بروایت ابو بکر... حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر زمین زیادہ ٹھنڈی یا
 گرم ہو تو سجدہ گاہ پر کپڑا رکھ لے۔

دعائے قنوت

(۱۸۱) بروایت شافعی... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر و خطابؓ

صبح کی نماز میں رکوع کے بعد قنوت پڑھتے

(۱۸۲) بروایت ابو بکر... مالک اشجعی فرماتے ہیں، میں نے اپنے والد سے عرض

کیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے اربعہ سب حضرات کا اقتدا کیا ان میں سے کوئی قنوت بھی پڑھتا تھا؟ فرمایا، اے فرزند من! یہ نئی چیز ہے!

(۱۸۳) بروایت ابو بکر... حضرت عمر نے نماز فجر میں قنوت نہیں پڑھی

(۱۸۴) بروایت ابو بکر... حضرت عمر نماز فجر میں اکثر مرتبہ قنوت پڑھتے

(۱۸۵) بروایت ابو بکر... حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے، اگر آپ کو پورا عالم ایک

فراخ یا دشوار گزار راہ پر گامزن ہو، اور جناب عمران سب سے ہٹ کر کسی دوسری راہ پر جاوہ پمیا ہوں تو میں حضرت عمر کی راہ پر چلوں گا، اگرچہ وہ راستہ دشوار گزار ہی کیوں نہ ہو اگر حضرت عمر نے قنوت کیا ہوتا تو عبداللہ (رحمہ اللہ) کو فرماتے ہیں، یہی ایسا کرتا

(۱۸۶) بروایت ابو بکر... حضرت عمر نماز پڑھاتے اور رکوع کے بعد آپ قنوت

بھی فرماتے، جس میں اپنے دونوں ہاتھ اس طرح بلند فرماتے کہ آپ کے دونوں بازو ہیں صاف دکھائی دیتے اور قنوت کی آواز تو مسجد سے باہر بھی سنی جاتی

(۱۸۷) بروایت ابو بکر زید بن وہب فرماتے ہیں حضرت عمر نے نماز فجر میں رکوع کے

قبل قنوت پڑھی

(۱۸۸) اور اسی طرح ابو عثمان النہدی سے مروی ہے (یعنی بروایت ابو بکر زید بن وہب)

اختیار و ترک قنوت پر شاہ ولی اللہ کا محاکمہ

فرماتے ہیں اس مسئلہ میں مختلف روایات کی وجہ سے کئی مسلک قائم ہو گئے بعض

روایتوں میں ترک قنوت ہے اور کسی میں قبل از رکوع اور کہیں بعد از رکوع قنوت پڑھنے

کا تذکرہ ہے

میرے نزدیک اس مسئلہ میں اختلاف روایات کو اختلاف احوال و ظروف پر

مکمل کرنا چاہیے یعنی!

۱۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب (مراد از خلفاء اربعہ: ہرگز)

کو قومی مصیبت کا سامنا ہوتا، تو قنوت فرماتے

۲۔ مگر زمانہ امن میں اسے (قنوت) ترک فرما دیتے

پس اگر ان حضرات (مقلدے اربعہ) میں سے اگر کسی نے ایک زمانہ میں قنوت فرمائی

اور دوسرے عہد میں اسے ترک فرما دیا تو وہ بھی مُصِیْب ہے

اور اگر ان میں کسی نے ہمیشہ ہمیشہ قنوت فرمائی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام

پر حوادث کا تسلسل اس کے عہد میں منقطع نہیں ہوا، تو یہ بھی مُصِیْب ہے، الغرض جس

عاصی نے جس حالت میں قنوت فرمایا، اسے مُصِیْب ہی سمجھئے کیونکہ قنوت کا مورد حوادث پر

ہے نہ کہ وہ بغیر کسی وجہ موجودہ کے سبقت مانتا ہے

جیسا کہ سفیان قوری فرماتے ہیں، کہ اگر کوئی شخص نماز میں قنوت کر لے تو مستحسن

ہے، مگر غرور۔ ثوری کا یہ عمل نہ تھا

امام احمد اور اسحق (ابن راہویہ) کا فتویٰ ہے کہ صلوٰۃ فجر میں قنوت نہ کیا جائے اِلَّا

بکہ مسلمان کسی بلا (نازلہ) میں گھر جائیں تب بھی امام (وقت) اسلامی اشکر کی فیروز مندی

لئے قنوت میں دُعا کرے

تشہد کے مسائل

(۱۸۹) بروایت ابو بکر... محمد بن الحسن نے روایت کی حمید بن عبد الرحمن سے فرمایا

حضرت عمرؓ نے کہ تشہد کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ لیکن !

محمد بن الحسن نے بغیر واسطہ حمید نقل کی ہے کہ میں نے حضرت عمرؓ کو فرماتے ہوئے

پایا، کہ تشہد کے بغیر نماز پڑھنا جائز نہیں

(۱۹۰) بروایت امام مالک و امام شافعی... امیر المؤمنین بر سر منبر لوگوں کو اس

تشہد کی تعلیم فرما رہے تھے

التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ الرَّاحِمَاتِ لِلَّهِ الطَّيِّبَاتِ

الصَّلَاةُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

وَبَرَكَاتِهِ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ
اشْهَدَانِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاشْهَدَانِ مُحَمَّدًا

عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ !

مگر بغوی کے الفاظ اس روایت میں ”الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ“ ہیں جو ترجم
کبیر شدہ الفاظ نمبر (۱۵۱)

شش اولی اللہ فرماتے ہیں، امام شافعی کا ارشاد ہے، کہ یہی (مذکورہ) بعض
تشہد ہم نے اپنے بچپن میں اُس دور کے اہل علم فقہ سے سیکھا تھا لیکن بعد میں جب
خود ہم نے اسی تشہد کے جملہ اسناد پڑھے، تو وہ تشہد ہم نے اپنے بچپن کے بعد سنا ان
دو فوف کے اسناد کا تجزیہ کرتے پر معلوم ہوا، کہ یہ دو سران تشہد باعتبار سند اُس پہلے
سے زیادہ قوی نہ تھا

مگر امام شافعی کا یہ ”قول قدیم“ ہے

اور ”قول جدید“ میں فرماتے ہیں (امام شافعی) کہ پھر جب ہمارے سامنے ہمارے ہی
اصحاب کے مرویات سے حدیث مرفوع آئی تو ہم اس پر عامل ہو گئے

مسائل درود

(۱۹۱) بروایت ترمذی و بغوی ... امیر المؤمنین فرماتے ہیں کہ جس دُعا کے بعد تم درود

نہیں پڑھتے وہ زمین اور آسمان کے درمیان حلق رہ جاتی ہے

(۱۹۲) بروایت ابوبکر ... حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ ان کلمات سے تعوذ

فرماتے ..

اعوذ بالله من الجبن والبخل والعجز وفتنة الصلوة

شش اولی اللہ فرماتے ہیں کہ آپؐ یہ مذکورہ کلمات تمنا اور تسلیم سے قبل پڑھتے

کی کیفیت ”تسلیم“

(۱۹۳) بروایت ابوبکر ... جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر

(ختم نماز کے بعد) صرف ایک ہی طرف سلام فرماتے

(۱۹۴۲) بروایت امام شافعی حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور شیخین کو دیکھا کہ ختم نماز کے بعد دائیں اور بائیں دونوں طرف سلام فرماتے
 سن ۱۸۰۱ء ولی اللہ فرماتے ہیں، میرے نزدیک اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ ایک تسلیم تو بلا کراہیت واجب ہے، مگر دونوں طرف کا سلام زیادہ بہتر اور مکمل ہے۔
 را۱ امیر المومنین کا کاہنہ ایک طرف اور کبھی دونوں طرف کا سلام تو اسکی مثال مسجد سہو کی ہے (بر نمبر ۱۹۶۲ تا ۱۹۷۲)

مسجد سہو

(۱۹۵۵) بروایت بیہقی ... امیر المومنین عمر فاروق نے دو سبے صحابہ (کرام) سے دیا
 کیا، کہ اگر نماز میں رکعات کا شبہ ہو جائے؟ اس پر عبدالرحمن بن عوف نے فرمایا
 سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا شک والاثین
 میر نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا، کہ اگر کسی کو س
 وسلم یقول اذا شک والاثین
 عمار شبہ پیدا ہو جائے کہ اس نے دو رکعت ادا کی
 والاثین فلیجعلها اثین
 ہر یا تین! تو اسے انیس دو سمجھنا چاہیے اور
 واذا شک فلیجعلها ثلاث
 اگر تین یا چار شبہ پیدا ہوا، تب انیس تین سمجھے
 فلیجعلها ثلاثا حتی یكون
 یعنی ختم میں زیادہ کو وہ سمجھے اور کم تعداد پر بھروسہ
 الوهم فی الزیادة رکھے
 پس امیر المومنین عمر نے اسی پر عمل فرمایا
 قصر صلوة

(۱۹۶۱) بروایت امام شافعی و مسلم ... علی بن امیہ فرماتے ہیں، میں نے امیر المومنین سے عرض کیا، کہ حکم قصور جو یہ آیت نازل ہوئی تھی، کہ

ان تقصروا من الصلوة ان خفت ان یفتنکم — (۱۲: ۴۲)

(اے مسلمانو! اگر تمہیں دشمنوں کی طرف سے ہراس کا خطرہ ہو، تو نمازوں میں قصر کر لیا کرو!)

گراہپ تو ہمیں کسی دشمن کی طرف سے یہ خوف نہیں، پھر قصر کی کیا گنجائش ہے؟ فرمایا (علی بن)

مجھے بھی اسی قسم کا خیال آیا تھا مگر جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عرض کیا، تو آنحضرت نے فرمایا

صَدَقْتُ تَصَدَّقَ اللَّهُ
بِهَا عَلَيْهِمْ فَاَقْبِلُوا
فَرَمَايَا كَرَمًا

(۱۹۷) بروایت امام مالک و امام شافعی... ابن المستنیر فرماتے ہیں کہ جہاں چار شنب تک قیام کی نیت ہو، وہاں پوری نماز پڑھے۔ اس روایت کے بعد امام شافعی نے مسافر کے لئے قصر صلوٰۃ کی مدت چار شنب پر حضرت عمر کے مندرجہ ذیل فیصلہ سے استدلال فرمایا ہے کہ آپ نے موسیٰ و ہرون اور نصاریٰ کے لئے قانون بنا رکھا تھا کہ جو ان میں سے مسافر کا طور پر مدینہ منورہ میں آئے وہ تین روز سے زیادہ قیام نہ کرے (متزجم، یعنی مسافر ۳ روز تک حالت سفر میں ہے اس لئے قصر بھی تین ہی روز تک کی نیت پر ہے)

(۱۹۸) بروایت بیہقی... حضرت عمرؓ کے معتمد تشریف لائے تو دو رکعت نماز ادا فرمائی مگر اہل مکہ سے فرمایا کہ ہم تو مسافر ہیں آپ لوگ پوری نماز پڑھئے

(۱۹۹) بروایت امام مالک ... (و ایضاً۔)

(۲۰۰) بروایت ابوبکر ... (و ایضاً۔)

(۲۰۱) بروایت ابوبکر... امیر المومنین نے فرمایا ہے کہ سفر کی دو رکعتیں ہیں، جو عیدین و جمعہ کی دو رکعتوں میں مسافر کے لئے کوئی قصر نہیں، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قصر کے لئے سفر کی مسامحہ

(۲۰۲) بروایت ابوبکر... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، ہم نے حضرت عمرؓ کی میت میں سفر کیا تو تیسرے میل ہی پر آپ نے نماز میں قصر فرمایا۔

شخص ۱ کا ولی اللہ فرماتے ہیں اس روایت نمبر ۱۰۲۰ کے معنی یہ ہیں، کہ کوئی شخص کسی طویل سفر کے لئے گھوڑے نکلے تو وہ تیسرے میل سے قصر صلوٰۃ شروع کر دے

جمع بین الصلوٰتین!

(۲۰۳) بروایت امام شافعی کہا جاتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے تحریری فرمان بھیجا کہ دو نمازوں کا جمع کرنا کبیرہ گناہ ہے

شش ۱۵ ولی اللہ فرماتے ہیں، احناف نے اسی (نمبر ۲۰۳) سے بے استدلال کیلئے کہ سفر میں جمع بین الصلوٰتین نہ کی جائے، لیکن امام شافعی فرماتے ہیں، یہ روایت نمبر (۲۰۳) مرسل ہے (مترجم) جیسا کہ اصل عبارت میں (کہا جاتا ہے) یعنی ”یُذْکَرُ“ ہے بصیغہ تہنیز (اور اگر حنفیہ کا فتویٰ صحیح مان لیا جائے تو جبکہ سقرا اور بآزش دونوں میں صعوبت ہے، کیونکہ جمع (بین الصلوٰتین) میں مضائقہ تسلیم کر لیا جائے جب کہ بنفسہ صحیح روایت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غزوہ تبوک میں جمع صلوٰتین ثابت ہو۔ اور حضرت عمرؓ خدا اور رسول کے احکام کو خوب جانتے تھے، اگر یہ منع (جمع بین صلوٰتین) ہوتا تو امیر المومنین ضرور ایسا ہی کرتے (مترجم) یعنی شاہ ولی اللہ کے نزدیک جمع جائز ہے اور روایت نمبر (۲۰۳) بسبب مرسل ہونے کے ناقابل حجت!

دوران نماز میں نکسیرو کا مسئلہ!

(۲۰۴) بروایت ابوبکر... حضرت عمرؓ نے ایسا شخص جسے نماز میں نکسیہ پھوٹ آئے کے لئے یہ فتویٰ دیا کہ وہ نماز جھوٹ کر نکسیہ وصول کرے پھر اسی حصہ سے نماز شروع کرے جہاں اُس نے حرکت کی تھی (مترجم) یعنی نہ تو نکسیہ ناقض وضو ہے نہ یہ کہ اُس سے قبل جو بس قدر نماز ادا کر لی، وہ باطل ہے!

شش ۱۶ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ حنفیہ کا یہ اعزاء ہے کہ نکسیہ سے وضو باطل ہو جاتا ہے اس لئے ایسے شخص کو تجدید وضو کر کے از سر نو نماز شروع کرنا چاہیئے مگر امام شافعی نے ”قول قدیم“ میں یہ فرمایا ہے کہ نکسیہ سے وضو باطل نہیں ہوتا اور حدیث میں جو لفظ وضو آیا ہے تو اس سے مراد غسل (دوم) ہے (وضو نہیں) اور شمس شخص کو حالت نماز میں کسی ظاہری نہایت سے سابقہ پڑے (بدن یا کپڑے کے حصہ پر) تو وہ (نماز سے چھوڑ کر اُسے وصول کرے اور پھر نماز شروع کرے) مگر امام شافعی نے ”قول جدید“ میں اس

فتویٰ سے رجوع فرمایا

حالت نماز میں ہاتھ کا اشارہ

(۲۰۵) بروایت ابوبکر... حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ نماز پڑھتے ہوئے سورۃ لیلان

قریض، تلاوت فرمائی، اور جب... علیہ السلام وادب هذا اللہیت... پر پہنچے تو کسی طرف

اشارہ فرمایا

مش ۱۵ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ اس روایت سے بوز ثابت ہوتا ہے کسی آیت

کے مفہم کی طرف اشارہ کرنے کا دوران نماز!

عیدین کی تکبیریں

(۲۰۶) بروایت ابوبکر... حضرت عمر عیدین کی نماز میں بارہ تکبیریں کہنے، سات پہلی رکعت

میں اور پانچ دوسری میں

(۲۰۷) بروایت امام شافعی... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور شیخین نے عیدین اور

صلوۃ استسقام میں (۱۲) تکبیریں کہیں اور خطبہ سے قبل نماز ادا فرمائی ان میں قراءۃ ہر یک

مش ۱۵ ولی اللہ فرماتے ہیں، اہل کوفہ کا یہ عمل ہے کہ نماز جنازہ کی طرح عیدین کی

تکبیریں بھی چار-چار ہی ہیں (جیسا کہ حضرت ابو موسیٰ سے مروی ہے)

اور میرے نزدیک اسکی توجہ یہ ہے، کہ شریعت کا غشا دونوں عیدوں میں دنانہ و غیرہ

پر رواات تکبیرات کی کثرت ہے جیسا کہ سورۃ بقرہ میں فرمایا

وَلْتَكْبِرُوا لِلَّهِ عَلَى مَا هَدَانَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (۱۸۱:۲)

اور سورۃ حج میں ارشاد ہوا کہ

لَتَكْبِرُوا لِلَّهِ عَلَى مَا هَدَانَا لَكُمْ

وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ (۳۱:۲۲)

کثرت رکھو، زیادہ تکبیریں کہنے والوں کو جنت کی خبر

پس جو شخص ہر رکعت میں (۳:۳) تکبیریں کہتا ہے، وہ بھی نصیب ہے اس لئے کہ

تکبیر کی ابتداء (۳) سے شروع سے ہوتی ہے، اور جو شخص (۳) تکبیریں کہتا ہے، وہ بھی

حق بجانب ہے

نوافل

صلوٰۃ عیدین کی سورتیں اور خطبہ

(۲۰۸) بروایت ابو بکر... امیر المومنین عیدین کی پہلی رکعت میں سورہ "سبح اسم ربك الاعلىٰ" اور دوسری میں سورہ "هل اشك" حدیث الفاشیة "تأوت فوطی" شمس ۱۵ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مرفوع ہے

(۲۰۹) بروایت شافعی... حضرت عمرؓ نے ابو طاہر العیسیٰ سے حدیث فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں کوئی سورتیں تلاوت فرماتے؟ عرض کیا میری نظر اور فہمی دونوں میں سورہ "ن" اور سورہ "اقدرت الساعة"!

(۲۱۰) بروایت شافعی... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر عیدین میں نازکے بعد خطبہ ارشاد فرماتے

(۲۱۱) بروایت شافعی... امیر المومنین نے بارش کے وقت پھر عید کی نازک میدان کو بجائے مسجد میں ادا فرمائی

نماز استسقا کے مسائل

(۲۱۲) بروایت شافعی... حضرت عمرؓ نے نازا استسقا پڑھائی، اود آپ کی دعائیں

زیادہ حصہ استسقا کا تھا

(۲۱۳) ایضاً بروایت شافعی... سنان بن فاروق میں زلزلہ آیا، ہم نے امیر المومنین سے

شہ متروک بعد احرام و غیر عرض گزار ہے، کہ مجتہدات حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں بھی ایک حدیث مرفوع نہیں بلکہ بہت سے اور مجتہدات بھی حدیث مرفوع پر مبنی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ان الله تعالى جعل الحق على لسان عمر و قلوبہ" (بایں الترمذی) یعنی وہ کلمہ خداوند عالم نے عمر کے دل اور زبان دونوں کو صداقت سے بھر دیا ہے

عرض کیا، آپ نے نماز پڑھائی اور خطبہ فرمایا جس میں حدیث اور توبہ کی تلقین فرمائی

(۲۱۴) بروایت ابو بکر۔۔۔ امیر المؤمنین نماز استسقاء کے بعد میر پر تشریف لائے اور آبیہ
 نزل کی تفسیر فرمائی (استغفروا دیکھو انہ کان غفارا) یرسل السماء علیکم ممداڑا۔
 (اپنے سب سے مغفرت طلب کرو، وہ غفار ہے، تم پر آسمان سے مسلسل پانی برسائے گا!) اور اس کے
 بعد آپ میر سے اتر گئے، اصحاب نے عرض کیا، دُعائے استسقاء تو آپ نے فرمائی ہی نہیں؟ فرمایا
 میں نے اُس مسئلہ کے قوسل سے دُعائے یدان کی ہے جس کے قُرب سے بارش ہوتی ہے

ش ۱۵ ولی اند فرماتے ہیں، امام ابو حنیفہ کا فتویٰ ہے کہ استسقاء میں نماز پڑھنا
 سنت نہیں ہے۔ مگر امام شافعی فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا استسقاء کی نماز پڑھنا
 ثابت ہے اور یہ حدیث ان حضرات سے مروی ہے، عبداللہ بن ثابت سے، ابن عباس سے، جعفر بن محمد
 سے، اور شیخین سے

اور میر سے نزدیک (شد ولی اللہ کا حکم) اسکی توجیہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص عرض دعا پر اکتفا کرے
 تو وہ بھی مُصیب ہے، کیونکہ اصل توبارش کے لئے دُعا کا نام ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور شیخین
 نے دُعا کی کسی اور اگر کوئی شخص نماز اور دُعا دونوں پر عمل کرے تو وہ بہت زیادہ مُصیب ہے!
 کیونکہ دُعا کی قبولیت نماز کے ساتھ بہت زیادہ متوقع ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر
 کے طریق سے بھی ہی ثابت ہے

نماز تساو و صبح

(۲۱۵) بروایت مالک ابن عبد القادی فرماتے ہیں، شب و صبح میں مجھے حضرت عمر کے ساتھ

۱۔ اصل روایت میں لفظ "مجاہد" ہے، اور مراد اس لفظ سے استغفار کا

استغفار ہے جیسا کہ اسی روایت (۲۱۴) کے خطبہ میں آیت ۱۔ استغفروا

دیکھو انہ کان غفارا یرسل السماء علیکم ممداڑا سے واضح ہے (مترجم)

۲۔ یہ نکتہ میر عظیم سے باہر ہے کہ بعض استسقاء کے لئے بستر سے نکل کر مکمل پڑھنے

اور صرف اول صبح دعا پر اکتفا کرے، بغیر اولے نماز کے! (مترجم)

مسجد میں جانے کا اتفاق ہوا، وہاں ہر ایک شخص فردنی فردنی نوافل پڑھ رہا تھا یہ دیکھ کر امیر المومنین نے فرمایا، بہتر معلوم ہوتا ہے کہ انہیں لوگ قاری کے اقتدا میں نماز پڑھنے کا مشورہ دوں، اور امیر المومنین نے انہیں حضرت ابی بن کعب کے اقتدا میں یہ نوافل پڑھنے کا فرمان دیا، پھر دوسری شب کو میں امیر المومنین کے ہمراہ مسجد میں آیا، تب لوگ اہل کی ہدایت کے مطابق یہ نماز یا جماعت ہوا کر رہے تھے، آج حضرت عمرؓ نے انہیں دیکھ کر فرمایا یہ ایک اچھی عادت ہے، جو لوگ ان راتوں میں سوجاتے ہیں، ان سے جدا گئے جا رہے ہیں مگر اس سے منسلکے علی (جناب عمر) آخر شب میں اٹھنے کا ارادہ کیا، کیونکہ اس وقت اول شب تھی اور لوگ مصروف صلوٰۃ تھے۔

ش ۱۰: طلوع شد فرماتے ہیں حضرت عمرؓ کے الفاظ میں ”بہت“ کا استعمال لوگوں کے ایک جہاں کر نماز پڑھنے کی تحسین پر ہے کیونکہ ان نوافل (رمضان) کافی ذاتہ سنت ہوتا مسلم ہے۔ (ترجمہ، یعنی ذاتہ نماز متعلقہ بہت نہ تھی)

تعداد رکعات تراویح

(۲۱۶) بروایت امام مالک و امام شافعی... امیر المومنین نے حضرت ابی بکرؓ اور عمرؓ کو حکم دیا، کہ وہ لوگوں کو تراویح میں گیارہ رکعتیں پڑھائیں (ترجمہ) یہ آٹھ نوافل اور تین وتریں)

(۲۱۷) بروایت امام مالک... محمد فاروقی میں لوگ (۲۳) رکعات شب کو نماز تراویح پڑھتے (ترجمہ) (۲۰) تراویح اور (۳) وتر)

لیلة القدر

(۲۱۸) بروایت ابو بکر... حضرت عمرؓ نے فرمایا، مسلمانو! تمہیں معلوم ہی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو (۲۱۹) بروایت ابو بکر... (میں عجیب) حضرت عمرؓ نے فرمایا (۱۰ رمضان کی) راتوں کا آخری حصہ ابتداء سے زیادہ بابرکت ہے (۱۰۰) اسی طرح سائب اور ابن عباس سے

(۲۲۰) بروایت ابوبکر... امیر المومنین نے کاریوں کو طلب فرما کر ہاٹ تک کہ زیادہ بھاری سے پٹھنے ملے گا (۳۰) متوسطہ رفتار دالے (۲۵) اور ان سے کم رفتار قرار دیا جائے (۲۶) آیتیں نماز تراویح سے پڑھیں

نماز چاشت

(۲۲۱) بروایت ابوبکر حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے وصیافت کیا، آپ چاشت کے فاضل پڑھتے ہیں؟ فرمایا نہیں؛ سائل نے پوچھا، حضرت عمرو ابوبکرؓ فرمایا نہیں؛ سائل! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ فرمایا، میرا خیال ہے کہ نہیں!

(۲۲۲) بروایت بھوی حضرت ابن عمرؓ سائل نے پوچھا کہ چاشت کے فاضل پڑھنے چاہئیں؟ فرمایا نہیں اس سے منع کرتا ہوں، ان کا فتویٰ دیتا ہوں، کیونکہ شہادت عثمانؓ تک کو کسی نے یہ نماز ادا کی نہیں۔۔۔ بایں ہمہ نئے طریقوں میں سے یہ نماز (چاشت) بچھے نیا وہ پسند ہے (مترجم) اس روایت کو حضرت عمرؓ کے محدثات سے باہر تعلق ہے کہ قبول ابن عمرؓ شہادت عثمانؓ تک میں امیر المومنین بھی آجاتے ہیں)

نماز و قنوت

(۲۲۳) بروایت ابوبکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ حضرت عمروؓ سے فرمایا فرمایا، آپ صلوٰۃ وتر تک ادا کرتے ہیں؟ ابوبکرؓ نے عرض کیا، بولے، نہیں، اور عمرؓ نے کہا، کی کہ آخر شب میں، آنحضرت نے ابوبکرؓ سے فرمایا کہ آپ اس میں محتاط رہے! اور عمرؓ سے ارشاد ہوا، کہ آپ کو خود پر بھروسہ ہے! (مترجم) یعنی، لفظ اصل وظروف دونوں طریقے مستحسن ہیں)

(۲۲۴) بروایت ابوبکر... حضرت عمرؓ فرماتے ہیں مجھے زیادہ محبوب ہے، کہ شب میں وتر ادا کر لوں کہ مبادا پوری رات صلوٰۃ تہجد میں گنہگار بن جائوں اور وتر پڑھنے کا موقع نہ ملے (مترجم) یہ امیر المومنین کے نزدیک ترکِ اہمیت اور عبودیت کے ہنقل کا اس کے وقت پر ادا کرنے کی ادولیت پر مبنی ہے)

(۲۲۵) بروایت ابوبکر... حضرت عمرؓ نے وتر کی تحن رکعت ایک سووم کے ساتھ

(۲۳۳) بروایت ابو بکر... ایک شخص جو کی سخت پڑھ کر لیٹ رہا تھا، حضرت عمرؓ نے فرمایا، اسے کنکری مار کر اٹھا دو

ش ۱۰ دلی اللہ فرماتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو اس موقع پر اضطرار فرماتے تو یہ طریق مبادت نہ تھا، بلکہ عادتاً یا رفع کلفت کے لئے تھا۔
نوافل ظہر

(۲۳۲) بروایت ابو بکر۔۔۔ میں نے حضرت عمر کو فجر میں فرض سے قبل (۴) رکعت

(۲۳۵) بروایت ابو بکر ۱۰۰ میراثیہ بکری پہلی (۴) سنتوں میں پوری سورہ ق پڑھی

(۲۳۶) بروایت ابو یزید... ابن عمر (حضرت عبداللہ) فرماتے ہیں میں نے امیر المومنین

ش ۱۵: علیؑ اشد فرماتے ہیں، غالباً یہ رکعتیں یا تو شکرہ ازالہ زوال وقت کی ہوتی

۱۰۳۔ مترجم: لیکن مرفوع احادیث اضطرار قولاً و فعلاً ہر دو نوع صحیح میں ہیں طاعنہ ہو! مولانا

ایمانات عید الحی قرنگی علی کنہوی فرماتے ہیں..

” لا شبهة في ثبوت الاضطرار عن النبي صلى الله عليه وسلم قولاً وفعلاً بعد كعتي

الفجر وقبلهما بعد صلاة الليل وثبوت الترك عنه

الفجر وقبلهما بعد صلوة الليل وثبوت الترك عنه
اما ثبوته فعلا بعد ركعتي الفجر ففي حديث عائشة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

اذا صلى ركعتي الفجر اضطجع على شقه الايمن اخرج البخاري وغيره —

واما ثبوته قولاً ففي حديث أبي هريرة قال قال رسول الله اذا ضحك احدكم

ركعة القربى مضطحة على منبذ انخذه الله والى الله واستأصم

وَمِنْ جَمْعٍ يَتَّبِعُهُ اِلْحَاجَةُ اَبُو اَوْدَ وَابْنُ رَمْدَى بِاسْتِثْنَاءِ يَتَّبِعُ

(حاشیہ: امام محمد یاب فضل صلواتہ الجبرنی اجماعاً و امر (موسیٰ جبر)

میں عرض کرتا ہوں، کہ اگر امیر المومنین نے اس شخص کو بدینِ وجہ فکری مار کر حکایا، کہ آپ کے نزدیک

یہ اسطیغ تھا، تو آپ پر یہ حدیث گھنی تھی۔ اور شاہ اول اللہ صاحب کا یہ ارشاد !

كَمْ قُلْتُ يَهْدِي مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ عَلَى وَجْهِ الْعِبَادَةِ بِلِغَتِي
وَجْهِ الْعَادَةِ وَدَفْعِ الْمَلَالِ (تتماروايت نمبر ۲۷۷)

اور ہو سکتا ہے کہ یہ سنت ٹٹے کر گدہ میں سے ہوں

(۷۳۴) بروایت ابو بکر حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں، میں نے آنحضرت ﷺ پر شہین اور حضرت

عثمانؓ ہر ایک کے ساتھ نماز پڑھی، مگر کسی صاحب نے نماز فجر اور اذان پڑھنے کے بعد طلوع آفتاب سے قبل کوئی اور نماز نہیں پڑھی

نماز عصر کے بعد نوافل

(۷۳۵) بروایت ابو بکر... اگر کوئی شخص عصر کے بعد نوافل پڑھتا تو حضرت عمرؓ کے مزار

دیکھتے

(۷۳۶) بروایت امام مالک... چنانچہ مشکوٰۃ (ص ۱۱۱) نے عصر کے بعد نماز نوافل

پڑھی اور امیر المؤمنین نے انہیں سزا دی

نماز مغرب سے قبل نوافل

(۷۳۷) بروایت امام ابو حنیفہ... بلاشبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور شہین نے

مغرب کے فرضوں سے پہلے کوئی نوافل نہیں پڑھتے

(۷۳۸) بروایت ابو بکر... ایک شخص نماز مغرب کے قبل نوافل پڑھتے ہوئے ادھر ادھر

نکاد پھرا کرتا تھا، حضرت عمرؓ نے اسے دیکھ لیا اور سلام کے بعد اسے طلب فرما کر اسے مغرب کر کے فرمایا، کہ نماز میں ادھر ادھر نکاد کرنا کیا معنی میں؟ لیکن اسے اولے نوافل پر کوئی زجر

نہ فرمایا

سفر میں ادا شدہ نوافل

(۷۳۹) بروایت ابو بکر حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں مجھے آنحضرت ﷺ اور خلفائے

مکہ میں سے ہر ایک کے ساتھ سفر کا اتفاق ہوا، مگر ان میں سے کسی صاحب نے سفر میں کوئی صلوٰۃ نفل فرضوں سے قبل یا ان کے بعد ادا نہیں فرمائی، اگر ایسا ہوتا، تو میں بھی سفر میں نفل ادا کرتا، اور

۱۔ یہ روایت ابراہیم بن عثمان سے ہے یعنی ابو حنیفہ عن حماد عن ابراہیم بن النبی

اور وہ صحیح تو ہیں، لیکن — انہ میرا کثیراً اسے (ارسال کرنے کی علت) قرار دیا ہے

(تقریب التہذیب ص ۱۱۱) اور "ارسال فی" تفسیر ہے، اس میں ایک راوی کا نام بیان

کرنے سے رہ جائے

کسی کمی کے بغیر تمام نوافل پورے — ادا کرتا۔

(۲۴۳) بروایت ابوبکر... (عن سالم) بلاشبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر سفیر بھی نوافل ادا فرماتے

ش ۱۵ ولی اللہ فرماتے ہیں، ان روایتوں کے رافع اختلاف کی توجیہ میرے نزدیک یہ ہے کہ پہلی روایت نمبر (۲۴۲) سنن رواتب (مؤلفہ) کے متعلق ہے، اور دوسری روایت نمبر (۲۴۳) نوافل تہجد پر مشتمل، (مترجم) چاہے کہ سفر میں املے رواتب بھی عمل نظر ہے) سجدہ شکر کے مواقع

(۲۴۴) بروایت بیہقی... امیر المومنین جب بھی فتح کی خبر سنتے یا کسی دماندہ و بلیصیب فتنہ کو دیکھتے تو سجدہ شکر ادا فرماتے

(۲۴۵) بروایت ابوبکر... حضرات شیخین شکر کا صرف ایک سجدہ ادا فرماتے

حالت قعدہ

(۲۴۶) بروایت ابوبکر... حضرت عمر قعدہ میں دو زانو بیٹھے (مترجم) اصل لفظ: ان عمر صلی علیہ وسلم مجتبیٰ ہے۔ اس کے ماضی میں یوں مسطور ہے ”احتبا یا رسول اللہ کبر و زانو استادہ باشند و باطن ہر دو قدم بر زمین و ہر دو دست بر ہر دو زانو باشند“

نوافل غیر راتبہ میں صرف ایک رکعت، پراکتفا

(۲۴۷) بروایت شافعی... حضرت عمر نے مسجد میں ایک ہی رکعت کے بعد سلام پھیر لیا، تو احباب نے اس پر تعجب سے دریافت کیا و فرمایا: ”یہ نفل ہیں جس قدر چاہیے ادا کیجئے“

ش ۱۵ ولی اللہ فرماتے ہیں، امام شافعی نے اس سے یہ دلیل حاصل فرمائی ہے کہ نوافل میں توسع کی کوئی حد نہیں (کی یا بیشی نہ دوز)

(۲۴۸) بروایت ابوبکر... حضرت عمر فرماتے ہیں کہ اگر تہجد میں معمول سے کوئی رکعت کم ادا ہوئے نماز تہجد سے قبل ادا کرے تو ثواب میں کمی نہ ہوگی

اے سالم حضرت عبداللہ بن عمر کے صاحبزادے ہیں، راقم ترجمہ کا مشا اس انعام سے یہ ہے کہ انکی

روایت میں سہ ماہی بہ سفر میں ادا کیے نوافل کے بخوار علی شاید کلام نہ ہوا

اعادۂ نماز

(۲۴۹) بروایت ابوبکر... حضرت عمر ایک نماز ادا کرنے کے بعد اس کا اعادہ کر دیا جانتے

المتزام وتصبیح تعجد!

(۲۵۰) بروایت ابوبکر... امیر المومنین غوثِ شب میں دیر۔ ایک نوافل ادا فرماتے اور آخر

شب میں اپنے اہل کو (بھی) اس طرح آواز دے کر نماز کے لئے جگلاتے

الصلوة۔! الصلوة!

پھر یہ آیت با آوازِ تلاوت فرماتے

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا

لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ

لِلتَّقْوَى (۲۰ : ۱۳۲)

نوافل غیر راتبہ کھنکھ پڑھئے!

(۲۵۱) بروایت امام مالک... حضرت عمر فرماتے کہ دن اور رات میں دو وقت کر کے نوافل

اور ہر دو رکعت کے بعد سلام ہے!

اوائے نوافل مسجد کی بجائے گھروں میں!

(۲۵۲) بروایت ابوبکر... عراق کے چند حضرات نے امیر المومنین سے مسئلہ دریافت کیا

کہ اگر وہ گھروں میں نوافل ادا کرے؟ فرمایا جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پرسنا، آج تک

کسی نے مجھ سے سوائے آپ کے دریافت نہیں کیا

سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ (حضرت عمر فرماتے ہیں) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صلى الله عليه وسلم گھر میں نوافل ادا کرنے پر عرض کیا، تو فرمایا کہ "۔۔۔"

فَقَالَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي کی نمازِ نفل اس کے گھر میں فوراً پیدا کرتی ہے، تب میں

بِيعَهُمْ نَوَافِلُ رَوَا بِيوتكم چاہئے کہ اپنے گھروں کو نوافل سے متور کرتے رہو!

میں اپنے اہل کو نماز کا امر کیجئے، اور اسے مسلسل جاری رکھیے، ان کے رزق کی ذمہ داری

تم پر نہیں، دیکھتے نہیں کہ تم بھی اپنی روزی میں جا رہے ہو، دست نگر ہو، اور خیرِ سبحانِ تمام

تقویٰ کے لئے ہے (مترجم)

نماز جمعہ

نماز جمعہ میں مقام کی توسیع

(۲۵۳) بروایت معتقی ... حضرت ابو ہریرہ (ع) فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے سرگرمی کے لیے نماز جمعہ کی خدمت میں عریضہ کیا، کہ نماز جمعہ میں تعین مقام میں اپنا مسلک تحریر فرمائیے، حضرت عمرؓ نے ارقام فرمایا کہ میں جگہ لوگ بیچ ہو سکیں (وہیں نماز بعد پڑھاؤ) (”ان اجمہوا حیث ماکنتم“) شش اولیٰ اللہ فرماتے ہیں۔ امام شافعیؒ نے اس سے استدلال فرمایا ہے، کہ اس کے معنی ہر قریہ (بستی) کے ہیں نہ کہ میدان اور جنگل کے۔

(۲۵۴) بروایت ابو یوسفؒ بن کثیر سے مروی ہے۔ ۱۰۰ امیر المؤمنین نے فرمایا کہ جمعہ کا خطبہ قائم مقام ہے دو رکعتوں کا (وہی مسئلہ ہے کہ ۲ سفر میں رکعتوں میں سے بعد میں کم کر لی جاتی ہیں) پس اگر کوئی شخص خطبہ کے وقت پر نہ پہنچ سکے تو کسے ہر رکعتیں پڑھتا چاہیے۔

شش اولیٰ اللہ فرماتے ہیں، میرا خیال ہے، کہ آخری کلمہ (وکیبر شدہ) یعنی بن کثیر کا ہے، انہوں نے امیر المؤمنین کے فرمان کی شرح میں کہا ہے اور اہل علم میں سے کسی کا اس پر عمل نہیں۔ — البتہ اس کے یہ معنی صحیح ہیں، کہ تہجد کے لئے خطبہ ایسی شرط ہے جس کے بغیر یہ نماز پوری نہیں ہو سکتی۔

(۲۵۵) بروایت امام مالک و ابو یوسف ... حضرت عمرؓ (جمعہ) — فاسعوا الی ذکر اللہ (۲۵۵) کو تفسیر انعام میں احترم، ”فامضوا الی ذکر اللہ“ پیش کرتے شش اولیٰ اللہ فرماتے ہیں، کہ لفظ ”فامضوا“ (ووژوا)، بصورت تفسیر تھا (احترم) ”فاسعوا“ کے لغوی معنی دو کوشش کہیں اور فامضوا کے معنی دوڑ کر ملنا دراصل امیر المؤمنین کا غصہ تھا کہ ان میں جمعہ شکر کام سمیٹتے رہنا مناسب نہیں بلکہ پہلے سے تیار کیجئے، اس وقت تک ان جمعہ بھی ایک ہی ہوتی تھی۔

سید ارشاد عمرؓ ”اجمہوا حیث ماکنتم“ پر امام شافعیؒ کا یہ استدلال آسانی سے سمجھ

جائے گا: فعل من ماکند: (مترجم)

لے علماء صاحب کے ہدایت کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص خطبہ کے وقت حاضر نہ ہو سکا، اور بعد پر آیا

تو (وکیبر شدہ الفاظ کے مطابق) وہ دو رکعت جمعہ کی جگہ چار رکعت پڑھتا ہے (مترجم)

(۲۵۶) بروایت شافعی... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر و جناب عمر رضی اللہ عنہما
(جمعہ) ممبر ہی پر تشریف لاکر ارشاد فرماتے، اور دورانِ خطبہ میں ایک مجلسہ نہ بیٹھ جاتا (مجا
فرماتے

اذانِ جمعہ

(۲۵۷) بروایت امام مالک و امام شافعی... عہدِ رسالت کتب اور زمانہ شیعین
میں جمعہ کی اذان ایک ہی تھی، جبکہ آپ حضرات خطبہ کے لئے عمر پر تشریف لے آتے!
(۲۵۸) ایضاً بروایت امام مالک و امام شافعی... نماز جمعہ کے لئے عہدِ فناء میں
مسجد میں اجتماع ہوتا، تو پہلے ہر شخص نوافل پڑھتا، پھر امیر المؤمنین تشریف لاتے، اب یہ رنق فرما
ہوتے، اور مؤذن اذان پکارتا، اب تک نمازی کوئی نہ کوئی بات آپس میں کر بھی لیتے تھے، لیکن
جو ہی اذان غم ہوتی، حضرت عمر خطبہ شروع فرما دیتے، اور حاضرین خاموشی سے سنا دیتے!
جمعہ کے روز سفر کرنا منع نہیں

(۲۵۹) بروایت امام شافعی... جمعہ کا روز تھا، ایک شخص مسافر نہ ہوا اس بیعت
بنائے ہوئے حضرت عمر کے قریب سے لڑا، آپ نے دریافت فرمایا، تو اس نے عرض کیا، کہ
”مجھے سفر کرنا تھا، مگر جمعہ کی وجہ سے اتنا کرنا پڑا؟“ امیر المؤمنین نے فرمایا بشوق تشریف لے
چلیے، جمعہ سفر سے تو نہیں روکتا!

غسلِ جمعہ

(۲۶۰) بروایت امام مالک... حضرت عمر جمعہ کا غسل ارشاد فرما رہے تھے
ایک صاحب تشریف لائے، انہیں دیکھ کر فرمایا، اب یہ کونسا وقت ہے اس نے عرض کیا،
اے امیر المؤمنین! مجھے بانار جانا تھا جب اذان سننی مسجد کی طرف رخ کر لیا اور صرف وضو کر لیتا
کر سکا! فرمایا۔ وضو بھی کافی تو ہے، مگر آپ کو یہ علم ہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے آج کے لئے غسل کا ارشاد فرمایا ہے!

کتاب الصلوٰۃ ختم

کتاب الجنائز

مشتمل پر (۳۹) روایات از نمبر (۲۶۱) تا — (۳۰۰)

تلفین بوقت نزع

(۲۶۱) بروایت ابو بکر... امیر المومنین نے فرمایا (مومن کی) نزع کے وقت اس کے ارد گرد بیٹھ کر لا الہ الا اللہ پڑھا کرو، تاکہ اسکی زبان پر بھی یہ کلمہ جاری ہو جائے (کیونکہ اسی وقت سے اس سے سوالات شروع ہو جاتے ہیں اور اس سے فرشتوں سے سابقہ پڑ جاتا ہے !

(۲۶۲) والیضا بروایت ابو بکر... حضرت عمر نے فرمایا، نزع والوں کو لا الہ الا اللہ کی تکتیں کرو اور جب ان کی رُوح پرواز کر جائے، تب ان کی ہلکیں بند کر دو !
تدفین موتی کا اجر !

(۲۶۳) بروایت یہیقی... ابن عمر فرماتے ہیں، ایک مومن جو مسلمان مدینہ منورہ کی طرف واپس آرہے تھے، کہ سر راہ ایک بی بی مرہ پڑی تھیں (جہاں سے) ایک شخص کلیب نامی اُسے دفن کرنے میں مصروف ہو گئے، امیر المومنین نے سنا، تو برسرِ مہر فرمایا، کہ اگر مسلمان اُسے دیکھ کر پوچھنی گزر جاتے تو میں انہیں ضرور سزا دیتا،

پھر حضرت عبداللہ (فرزند خلیش) سے پوچھا، تو انہوں نے معذرت عرض کی کہ میری نظر اُس پر نہیں پڑی — تب آپ نے کلیب کے لئے تھک دیا گا لگی — اس دعا کی قبولیت تھی کہ جس روز امیر المومنین شہید کئے گئے اُسی روز کلیب کی بھی شہادت ہوئی
غسل میت کے پانی میں کن چیزوں کا استعمال

(۲۶۴) بروایت ابو بکر... امیر المومنین نے ابوالحسن اشعری (عالمِ بصرہ) کی طرف فرمایا میں یہ بھی لکھوایا، کہ — "میت کے غسل کے پانی میں بیری اور بریکان (خوشبودار گھاس) کے پتوں کو جو شش دے لیا کیجئے"

شوہر کے لئے بیوی کی نمازِ جنازہ میں امامت

(۲۶۵) بروایت ابو بکر... حضرت عمر کی ایک بیوی فوت ہو گئیں، تو امامِ مہتمم نماز... کے متعلق آپ نے فرمایا کہ ان کی زندگی میں ان کی خدمت صرف میرے ہی ذمہ تھی گماب آپ لوگوں میں سے کوئی صاحبِ امامت کراویں (مترجم، لیکن یہ بربائے تافخم کے

تھانہ کہ بصورت مسئلہ

(۲۹۹) بروایت امام ابو حنیفہ ... امیر المومنین نے فرمایا، کہ عورت کی نماز جنازہ پڑھانے میں اس کے شوہر سے اس کا باپ بنیادہ مستحق ہے
شش اولی اللہ فرماتے ہیں، امام ابو حنیفہ کا فتویٰ اسی پر ہے، مگر ابراہیم غنی اور شعبی کا فتویٰ ان کے خلاف ہے

(۲۹۷) بروایت ابوبکر حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ ... امیر المومنین حضرت عمر کی میت کو کفن پہنایا گیا، خوشبو لگائی گئی اور غسل دیا گیا حالانکہ وہ افضل الشہداء تھے
شش اولی اللہ فرماتے ہیں کہ احناف کے نزدیک اس قسم کے شبہید کی میت پر غسل کی وجہ یہ ہے، کہ وہ مجروح ہونے کے بعد کچھ کھاکر یا دوا وغیرہ پینے کے بعد فوت ہوا
مگر امام شافعی فرماتے ہیں، حضرت عمر کی میت پر تجہیز کے یہ معاملات اس لئے تھے کہ آپ معزز جنگ میں شبہید نہ ہوئے تھے

(۲۹۸) بروایت ابوبکر ... امیر المومنین مجروح ہونے کے بعد جب زندگی سے مایوس ہو گئے تو وصیت فرمائی کہ بسک (کتوری میری میت میں استعمال نہ کرنا)
شش اولی اللہ فرماتے ہیں، چونکہ بسک مردہ جانور سے حاصل کی جاتی ہے اس لئے حضرت عمرؓ اس سے منع فرمادیا۔ لیکن بھور کا محل اس پر (فتویٰ منع پر نہیں، کیونکہ شریعت نے بسک کو اس کی فویوں کی وجہ سے مردہ جانوروں کے ہر قسم کے اجزائے مستثنیٰ قرار دیا ہے)
(اللہ فرماتے ہیں) یوں تو اس کے طیب و طاهر ہونے کے دلائل اقویٰ ہیں لیکن حضرت عمر کا منع کرنا بدرجہ سبب تو منع پر مبنی ہے، کہ فی ذلحہ بسک کی اباحت میں اگر دلیل ہے تو اس کی حرمت میں بھی دلیل ہے، اگرچہ اباحت کی دلیل اقویٰ ہے، اور خوشبو ناک امشیاء بسک کے لگا اور میں ہیں (حضرت عمرؓ نے بنائے احتیاط نفس خوشبو سے منع فرمادیا)

ہا چا ت کفن

(۲۹۹) بروایت ابوبکر ... امیر المومنین نے فرمایا، کہ مرد کے کفن میں تین چادر کافی ہیں
ابن براضافہ نہ کیجئے کہ ان اللہ لا یحب المحنذین (۱۸۶: ۱۲) (دوسری صورت ہے کہ طہارت سے گزرنے والوں کا دوست دار نہیں)

(۲۹۰) بروایت ابوبکر ... حضرت عمرؓ نے فرمایا، کہ عورت کے کفن میں ہاتھ چمیسز

استعمال کیجئے کرتے، اور سخی، چادر، رنگی اور ایک نصف چادر جنازہ کے ہمراہ آتش کی سی کوئی شے نہ ہو

(۲۴۱) بروایت ابو بکر... امیر المؤمنین نے فرمایا، میرے جنازہ کے ساتھ آگ لیکر

نہ چلیجئے!

احتسابِ میت

(۲۴۲) بروایت ابو بکر حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عین کو دیکھا کہ جنازہ

میں میت کے آگے آگے چل رہے ہیں

(۲۴۳) بروایت ابو بکر... حضرت عمرؓ نے دینی وفات کے نزدیک اپنے فرزند کو ہدایت

فرمائی کہ جب میری میت اٹھا لو تو رستار میں عیزی سے کام لو

(۲۴۴) بروایت ابو بکر... امیر المؤمنین نے فرمایا میرے جنازہ کے ساتھ کوئی عورت نہ

آئے

تکبیراتِ جنازہ

(۲۴۵) بروایت امام ابو حنیفہ... عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنازہ میں دیکھا کہ وہ

تکبیرات پڑھتے اور آواز بلند کرتے اور آواز بلند کرنے کے بعد زمانہ حضرت ابو بکر

و عمرؓ حضرت عمرؓ بھی تعدادِ تعداد قائم رہا

آخر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آپ لوگ اصحاب رسولؐ (مسلم) ہیں اگر آپ ہی کسی مسئلہ

میں اختلاف اٹھ رہے تو آپ کے بعد آنے والے تو اور بھی زیادہ اختلاف کریں گے، بہتر ہے کہ

ان تکبیرات کی تعداد کا تسلیہ کر لیجئے، تاکہ بعد والے بھی آپ کے کردار کو نظیر میں کام لاسکیں

— مشورہ یہ قرار پایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا اس معاملہ میں آخر عمل دیکھا جائے!

تو رسول کریمؐ کا عمل ۲۰ فرمایا تکبیرات تھیں

(۲۴۶) بروایت بیہقی... امیر المؤمنین نے تکبیراتِ جنازہ کی تعداد میں فرمایا کہ کسی

(۴) کی تعداد میں ہیں گاہ (۵) یا گم (۴) پر اکتفا کرتے ہیں

(۲۴۷) بروایت ابو بکر... حضرت عمرؓ نے مجلس مشاورت میں تکبیراتِ جنازہ کی تعداد

پر فتویٰ فرمایا، تو اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل چار تکبیریں، پانچ تکبیریں، اسی تکبیریں

(۱۰) میں (۱۰) کی روایتیں معلوم ہوئیں تب آپؐ نے سب کی رائے سے چار تکبیروں پر التزام

نماز جنازہ کے لئے ورثائے میت کا انتظار

(۲۸۴) بروایت ابو بکر... حضرت عبداللہ بن مسعود کے بھائی قتہہ کا جب انتقال ہوا تو امیر المومنین نے ان کے جنازے پر حضرت عبداللہؓ کا انتظار فرمایا
(۲۸۵) بروایت ابو بکر... جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر حضرت یحییٰ سب کے لئے قبر میں لحد بنائی گئی

(۲۸۶) بروایت ابو بکر... وفات کے قریب حضرت عمرؓ نے وصیت فرمائی کہ ان کی لحد گہرائی میں قیادوم اور پھیلاؤ میں زیادہ فرارخ رکھی جائے
(۲۸۷) بروایت ابو بکر... امیر المومنین کی اولاد میں اگر میت لحد قبر میں رکھی جاتی تو آپ یہ دعا پڑھتے!

اللّٰهُمَّ اَسْأَلُكَ اِلَيْكَ الْاَهْلُ وَالْمَالُ وَالْعَشِيرَةُ

(اے اللہ! اس میت کا اہل و اموال اور تمام قبیلہ اسے تیری سہولت میں دے رہا ہے

وَالذُّنُبُ عَظِيْمٌ فَاغْفِرْ لَهُ

خداوند! یہ بڑا گنہ گار ہے تو اسے بخش دے)

میت کے چھوٹے پر غسل واجب نہیں!

(۲۸۸) بروایت ابو بکر... حضرت عمرؓ نے شب کے وقت غلیفۃ السلیمین ابو بکر کو خود

لحد میں اتارا، وہاں سے پھٹ کر سجد (بجی) میں آئے اور (۳) وتر نماز اور افراتی

غیر مسلمہ کی میت کے ساتھ چلنا

(۲۸۹) بروایت ابو بکر... حضرت وائلؓ نے امیر المومنین سے عرض کیا کہ میری اولاد

جو مذہب نصرانی تھیں انتقال کر گئیں ہیں (میں ان کے جنازے میں شہادت کر سکتا ہوں ؟)

فرمایا، کسی سواری پر بیٹھ کر جنازے کے آگے آگے رہیجے!

(۲۹۰) بروایت ابو بکر... شام میں ایک نصرانی بی بی کا جو مسلمان کی زوجہ تھیں انتقال

ہو گیا اور وہ حاملہ تھیں امیر المومنین سے مسلمانوں کے گورستان میں اسکی تدفین کا فتویٰ دیا گیا

کیا گیا تو فرمایا ایسا کر سکتے ہیں (راوی کہتا ہے، اس نعرے سے یہ دعا ہے میں مسلم بنے گا دوسرے تو

جو اس کے بطن میں تھا)

موتی کی ہڈیوں پر نماز جنازہ

(۲۹۱) بروایت ابو بکر... امیر المومنین نے مسلمان موثق کی بیویوں پر نسا از جنت

ادا فرمائی

مرقد کی شکل

(۲۹۲) بروایت امام ابو حنیفہ... ایک صاحب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب ابو بکر و عمر کے مرقد مبارک کی زیارت کر چکے تھے، فرمایا کہ وہ زمین سے اٹھی ہوئی وسط میں کوہن سی بنی ہوئی تھیں اور اوپر سفید رنگ مٹی کی بڑی کنکریاں بکھری ہوئی تھیں! موثق کا تذکرہ

(۲۹۳) بروایت ابو بکر... امیر المومنین نے منیٰ (نزد مغلہ) میں ناز پر بیٹھے ہوئے خطبہ ارشاد فرمایا، اس میں یہ تنبیہ فرمائی، کہ موثق پر سخت کڑی نہ کرو، اس سے زندہ لوگوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے

(۲۹۴) بروایت بخاری... ابو الاسود الدہلی فرماتے ہیں، مدینہ منورہ میں وہاں پھیل گئی میں حضرت علیؓ کی محبت میں تھا کہ ایک میت گذری لوگ جسکی تعریف کہہ رہے تھے آپ نے زبان مبارک سے فرمایا

”وجبت!“ (اس کے لئے واجب ہے) اس کے بعد اسی طرح ایک اور میت (دھڑے نکلے) لوگ جسکی مذمت کر رہے تھے، اس پر بھی امیر المومنین نے وہی الفاظ ”وجبت“ ارشاد فرمائے

ابو الاسود فرماتے ہیں، مجھے بڑا تعجب ہوا، اور میں نے عرض کیا۔ کیا واجب ہو گیا اے امیر المومنین؟ فرمایا، میں نے وہی کہا جو ایک مرتد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جس سلم کے لئے چار اشخاص ملے کہ نبی کہیں اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں جگہ عطا فرماتا ہے یہ کہنے کے بعد حضرت عمرؓ فرمایا کہ اس پر جس نے رسول اللہؐ سے عرض کیا کہ اگر چار کی جیلے تین اشخاص ہی ایسے ہوں؟ آپؓ نے فرمایا تین کی شہادت بھی دلیسی ہی ہے، پھر جس نے دو افراد کی گواہی پر عرض کیا، فرمایا اسی طرح دو مسلمانوں کی ایسی شہادت بھی کافی ہے، حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک فرد کی شہادت کے متعلق آنحضرتؐ صلعم سے عرض نہ کر سکا

(۲۹۵) بروایت ابو بکر حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ یہ دعا

پڑھا کرتے

اللّٰهُمَّ اِنِّى اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجَبَنِ وَالْبَخْلِ

یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بُزدلی سے، بخل سے،

و عذاب القبر و فتنۃ الصد

عذاب قبر سے اور بدکرداری سے !

(۲۹۶) بروایت ابوبکر... حضرت عبداللہ بن عمر اپنے والد جناب امیر المؤمنین عمر فاروق

سے روایت کرتے ہیں میں نے فوراً کرنے والوں کی وجہ سے موت کو قبر میں عذاب ہوتا ہے

(۲۹۷) بروایت بیہقی ایضاً

(۲۹۸) بروایت ابوبکر... جب حضرت عمر کے پہرہ پر رحلت کے آثار نمایاں ہو گئے

تو ام المؤمنین حفصہ (آپ کی صاحبزادی) باواز بلند روٹھیں (حضرت عمر نے اسے بھی یک گود

نورہ تصدیک کیا اللہ فرمایا

مَهْلًا يَا بِلْتَّةُ! الْعَلَى

ان اقلی علی اللہ علیہ وسلم

قال ان المیت یعذب ببکا

اہلہ علیہ !

صرف دوناجائز ہے !

(۲۹۹) بروایت ابوبکر... ابو عثمان فرماتے ہیں، میں نے امیر المؤمنین کی خدمت میں

نظاں بن اقرن کی خبر وفات عرض کی آپ نے سختے ہی اپنا لہجہ پہرہ پر نہک کر دونا شروع کر دیا

عن ابن عمر عن عمر

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قال المیت یعذب فی

قبرہ بالبیاحۃ

جائے

یہ روایت صحیح ہے اس حدیث کا جہاں امام المؤمنین حضرت عائشہ سے بھی مروی ہے

عن عمرۃ انها اخبرته

انھا سمعت عائشۃ و ذکر لھا

ان عبد اللہ بن عمر یقول

ان المیت لیعذب ببکا الموح

حضرت عمر و نام ایک بی بی نے انہیں حدیث

سنائی جو عبداللہ بن عمر نے ان سے بیان کی ہے

صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت پر عذاب کیا

وارثوں کے فوراً سے بھی ہوتا ہے، جیسے ماہیہ پر

(۳۰۰) بروایت ابو بکر... حضرت خالد بن ولیدؓ کی میت پر ان کی قربت دار محمدؐ میں پاؤں بلند رہے لگیں، جب ام المومنینؓ نے فرمایا اگر ابوسلیمان (خالد بن ولیدؓ کی کنیت) پر یہ بیبیاں محض گریہ پر اکتفا کر لیں اور آوازیں بلند نہ ہونے دیں، تو زیادہ بہتر ہے

قالت عائشة
یغفر الله لابی عبد الرحمن
اما انه لم يكذب لكن
نسى او اخطا انما
متر رسول الله صلى الله
عليه وسلم على يهودية
يبيكنى عليهما فقال انهم
يبيكون عليهما وبنهما لتعذب
وسنن نسائي كتاب الجنائز
باب النياحة على الميت)

جب ام المومنین حضرت عائشہؓ نے یہ روایت سنی، تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابو بکرؓ کو (ابن عمرؓ کی کنیت) کو معاف فرمائے، انہوں نے کذب سے کام تو نہیں لیا، مگر وہ بھول گئے یا اس سے غلط ہو گئی بلکہ اس حدیث کا مقلد ہیں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گنہگار تھے اور ایک یہودی عورت کی میت پر اس کے وارث نور میں مصروف تھے اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا ”یہ اُسے رو رہے ہیں، اور وہ عذاب میں مبتلا ہے“

کتاب الجنائز ختم

کتاب الزکوٰۃ

مشتور بر (۳۹) روایات از ترمذی، ۳۰ - ۶۴ - ۶۵

نصاب

مصطلحات

۱- ششہ و بچہ بالیش

۱- بخت خاص... مادہ پچ شتر جس کا
رن ایک سال بعد و سال تک ہو

۲- ابن بیون... تر

۳- بخت بیون... مادہ و سن بیک و سال

ب- ماپ و کیل

۱- مذ... مساوی (۶۰) تولہ (۳) ماشہ
۲- من... مساوی (۶۰) تولہ (۳) ماشہ

ج- اوزان

۱- قیراط... مساوی (۱۱۱) رقی

۲- رقی یا دانگ... رقی (۱۱۱) رقی

۳- درہم... (۳) ماشہ (۱) رقی

۴- مشقال... مساوی (۴) ماشہ

۵- ظل... (۳۴) تولہ (۱۱) ماشہ

۴- حقد... مادہ شتر کہ جس میں سال

چہارم کے قریب مادہ بچہ دینے کے قابل
مجھی پاسکے!

۵- جلعہ... پنج سالہ مادہ شتر

۳- صاع... مساوی (۲۴۰) تولہ

۲- وسق... مساوی (۵) من
(۱۰) تولہ کے سیرے!

۴- استار... (بجساب درہم)

ایک تولہ (۸) ماشہ

(۱۳) رقی

و (بجساب مشقال) ایک تولہ (۸) ماشہ

(۲) رقی

ادقیہ مساوی (۱۰) تولہ

مقولہ از (رسالہ) ارجح الاقوال فی اصح الموازین والمکاتیل

یعنی مقادیر شریفہ در اوزان ہند یہ

(توضیح: مولانا محمد شفیع مفتی دارالعلوم دیوبند)

تجزیہ	قسم	تعداد	نصاب	تعارف نصاب
(۳۰۱) بر وایت ام ایک (۳۰۲) بر وایت ام ایک (۳۰۳) بر وایت ام ایک	ادویہ کا نصاب	۲۲ - ایک	۱۵ (۵) عدد ایک پز ۱۲ (۲) عدد ایک پز	
		۲۵ ۵ ۲۵	ایک سنت غاض	
		۲۵ ۱۱ ۳۹	ایک سنت لیون	
		۲۹ ۱۱ ۴۰	دو جلد	توڑا بل غرضیہ
		۴۱ ۱۱ ۷۵	ایک جلد	توڑا بل غرضیہ
		۷۹ ۱۱ ۹۰	دو سنت لیون	
		۹۱ ۱۱ ۱۲۰	دو جلد	توڑا بل غرضیہ
	بکری اور بھیر کا نصاب	۳۰ ۱۱ ۱۲۰	ایک عدد دادہ پز یا نر	
		۱۲۹ ۱۱ ۲۰۰	" " " " " " " "	
		۲۰۱ ۱۱ ۳۰۰	تین " " " " " " " "	
	پانی کا	۵ - اوقیہ وزن ۱۰ - اوقیہ وزن	(۴۰) دس حصہ (۱/۱۰)	
(۳۰۴) بر وایت لیون	نصاب	۲۰۰ (۲۰۰) دریم وزن کے بعد	۱۵ (۱۵) دریم ایک دریم	

اُسے بھی نہ لیں گے (سراوسط یہ ہے) بلکہ ہم صرف (۶) ماہ سے لے کر ایک سال عمر تک (بچہ، یتیم، کنیت) کی
رأس لینتے، بکریوں کی زکوٰۃ میں بھی اوسط ہو سکتا ہے)

(۳۰۵) بروایت ابو بکر... امیر المومنین نے قتل زکوٰۃ کو ہدایت فرمائی، کہ جس ریختہ کی زکوٰۃ
لینا ہو، اس کے کچھ حصے مالکوں سے کرادو، پھر دونوں میں سے وہ کھڑی جس سے تم زکوٰۃ لینا چاہو
اُس میں سے اپنی مرضی سے رأس بچن لو
ساگ پات پر زکوٰۃ نہیں!

(۳۰۶) بروایت ابو بکر... حضرت عمر فرماتے ہیں، ساگ و ترکاری کی قسم پر زکوٰۃ نہیں
اموال بیتاخی پر وجوب زکوٰۃ

(۳۰۷) بروایت امام شافعی... امیر المومنین فرماتے ہیں کہ جس شخص کے پاس تینوں مال
جس ہے وہ اُسے تجارت پر لگائے رکھے، ورنہ اُس مال کو زکوٰۃ ہی کھا جائے گی
(۳۰۸) بروایت ابو بکر... ایضاً

غلاموں کے اموال پر وجوب زکوٰۃ

(۳۰۹) بروایت بیہقی... امیر المومنین سے دریافت کیا گیا، کیا مالی غلام پر زکوٰۃ واجب
ہے؟ فرمایا: اسپر نہیں! بلکہ اُس (غلام) کے مالک پر اس کے مال کی زکوٰۃ دینا واجب
ہے!

زکوٰۃ میں نسیئہ (اودھار)

(۳۱۰) بروایت امام شافعی... حضرت ابو بکر و عمر خطبہ سالی و ارزانی ہر زمانہ
میں زکوٰۃ وصول فرماتے اور کبھی نسیئہ (اودھار) قبول نہ فرماتے، اسی طرح اگر کوئی کسی وجہ
سے دُبتے ہوئے ہیں ان کی فریبی تک اتنا نہ کرتے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی
وقت مقررہ وصول زکوٰۃ میں تاخیر نہ فرماتے تھے

شہ جتہ وہ بھیڑ ہے جس کا سن (۶) ماہ سے نام نہ ہو
نقیبہ وہ گوسفند جس کا سن ایک سال سے کم نہ ہو
{ منقول از جامعہ روایت
(مترجم)

(۳۸) بروایت امام شافعی ... اور ابو امیر المؤمنین سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ قطب پڑ گیا، اور آپ نے اس فصل پر اعلیٰ صدقہ میں التوا فرما کر اگلے برس دو سال کا صدقہ وصول کیا تو یہ روایت ثابت نہیں مستغنیاتِ زکوٰۃ

(۳۹) بروایت امام شافعی ... مجددِ سالف ملکِ مسلم اور زمانہ خلفائے راشدین میں ابنِ اوزنوں پر زکوٰۃ نہ تھی جو آپ شفی کی زراعت کے استعمال میں آتے، اور انکی تعداد انشاء اللہ ۵۰۰ سے زائد کسی کے پاس نہ ہوتی

ترجیح و اسباب

(۳۱۳) بروایت امام مالک و امام شافعی ... جب امیر المؤمنین کے مقبور دو حاکم شام حضرت ابوعبیدہ الجراح سے وصال کے باشندوں نے اپنے گھوڑوں کی زکوٰۃ لینے کی دستخط (از خود) کی، تو انہوں نے انکار کر دیا، اور ابوعبیدہ ... نے امیر المؤمنین کی خدمت میں یہ واقعہ تحریراً عرض کیا تو آپ نے بھی انکار فرمایا اب اہل شام نے حضرت عمر سے اس معاملہ میں ذبانی گفتگو کی، تب آپ نے ابوعبیدہ — کو فرمان بھیجا کہ اگر انہیں مرغوب ہی ہے، تو آپ اس سے یہ عقد لے کر ان کے غلاموں پر تقسیم فرما دیجئے (اس روایت میں امام مالک کے علاوہ تمام کی بجائے فقہر کے ہیں)

(۳۱۴) بروایت ابوبکر ... ایضاً

اسب کی زکوٰۃ کا نصاب!

(۳۱۵) بروایت امام شافعی ... حضرت عمر نے فرمان صادر کیا کہ زکوٰۃ اسب کی ایک گھوڑے کے بدلے میں دو بکری ورنہ دس دینار یا بیس دینار (مترجم و دس یا بیس دینار) اسب کی قوم پر ہوگا!

(۳۱۶) بروایت ابوبکر ... امیر المؤمنین کے حضور اسب کی زکوٰۃ پیش ہوئی اور آپ اسے

رجوع کر لیتے!

حسب اہل تشرف و تعین مسلمانوں نے از خود حضرت عمر سے یہ درخواست کی کہ عظم اور اسب دونوں قسموں کی زکوٰۃ ہم سے لے جایا کہے (اگرچہ یہ واجب نہ تھی) اور امیر المؤمنین نے اسے

قبول فرمایا اس روایت میں بھی امام شافعی نے تطبیق فرمائی ہے
غلہ میں کس وزن یا پیمانے پر زکوٰۃ واجب ہے

(۳۱۷) امام شافعی فرماتے ہیں مجھے کئی لوگوں سے یہ سنا کہ اتفاق ہوا کہ حمود رسالت تاب
اور زمانہ غفلت راشدین میں ہر شہر اور بستی سے التزام کے ساتھ سال بھر زکوٰۃ لی گئی
مگر ان میں سے کسی نے مجھے (امام شافعی کو) یہ نہ بتایا کہ آپ دس اجناس میں پانچ دوقری
سے نصاب شروع ہوتا اور اس سے کم پر نہیں ہوتا، جیسا کہ احادیث مرفوعہ میں منقول ہے بجز
حضرت ابوسعید خدری کی ایک حدیث کے، اگرچہ وہ صحیح ہے۔

بلکہ حضرت جابر بھی اس کے راوی ہیں اور یہ حدیث حضرت عمرو بن حزم کے نام اس
وثیقہ میں بھی مکتوب ہے جو حضرت عمر نے ابن حزم کی طرف لکھا، انہیں اس پر عمل واجب ہے
شش اس وقت فرماتے ہیں کہ آئمۃ فقہاء... کے زمانہ میں یہ روایت (۵۰) وسق
سے زکوٰۃ شروع ہوتی ہے، اگرچہ مشہور روایت تھی، مگر انہوں نے اس پر عمل و فتویٰ کی بجائے اس پر
جمع شروع فرمادی!

پس امام مالک نے اہل مدینہ کی اس گفتگو کا ذکر فرمادیا ہے جو سنت کہ حضرت
ابوسعید خدری کی روایت کے مطلق ہے (یعنی ۱۰۰) وسق سے زکوٰۃ شروع ہوتی ہے،
اموال، زکوٰۃ میں سے - مستغنیات

(۳۱۸) بروایت بیہقی... جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات مخیرین
ان پچھلے پر زکوٰۃ وصول نہ فرماتے جنہیں مالک فرما کہ (کھانے کے لئے) عزت فرماتے
(مترجم) مثلاً آپ کے باغ میں اتنے سوئیچو کے درخت ہیں جتنے آپ نے اتنے... درخت تھانوں
کے لئے مستغنی فرمائیے - ایسے درختوں کو فرمایا جتنے ہیں

لعمري اني سعيده الخدری قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لیس
فیما دون خمس اوسق من التمر صدقة... کہ متفق علیہا حضرت ابوسعید خدری سے
روی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ (۵۰) وسق سے کم کھجوروں پر صدقہ زکوٰۃ واجب نہیں (مترجم)

میں نے اسے بھی دیکھا تھا کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہا تھا۔

(۱۳۱۹) بروایت امام شافعی (مگر بفتوئے قدیم) ... امیر المؤمنین عمر فاروق حضرت غوث
(صحابی) کو ان درختوں پر چالوں کے اندازہ کرنے کے لئے بھیجتے ہیں ہرگز کوۃ کا وقت آجانا (مترجم:
یعنی جن درختوں پر پورا پھل قشہ کا نہ تو وقت آتا ہے نہ اس کا انتظار ہی کیا جاسکتا ہے) اور غوث سے
فرماتے، کہ جس باغ میں تم جاؤ، وہاں کے حق مزدوروں کا حق (اندازہ سے) مستثنیٰ کرو دہا ترجمہ، مثلاً
ایک باغ میں ایک ہزار میں کچھ کا اندازہ کیا گیا، لیکن اس میں (۱۰۰) مزدوروں کی رکھوائی کر لیے ہیں، جو اس میں
کھائیں گے اور مزدوری میں بھی کچھ قصاؤں کچھ جنس میں گئے، جسکی مجموعی قول بالفرض (۲۰۰) من ہوگی، پس
قاص و اندازہ کرنے والے کو ایک ہزار میں کی بجائے (۸۰۰) من محسوب کرنا ہوگی)
وہا اجزائیں جن سے قبل نکل سکتا ہے

(۳۲۰) بروایت بہیقی ۔۔۔ امیر المومنین نے فرمایا کہ روغنِ نستون (اس کے دانے نہیں) پر عشر واجب ہے، جبکہ اسکی مقدار (۱۵) دسق تک پہنچ جائے (مترجم: دسق ایسا مپ ہے جس سے غذا اور سیال اشیاء دونوں قسم کی چیزیں گاماب کیا جاسکتا ہے جیسے پنجاب میں فُپا اور دُکوپا) (اگرچہ یہ دونوں صرف اجتماعِ سس کی پیمائش کے لئے ہیں، جو دہان کی شکل میں ہوں، مثلاً گندم، دھان، سرسوں، تانا میرو وغیرہ)

شہد پر زکوٰۃ

(۲۱) بروایت بیہقی... ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قہرکۃ

۱۷ مترجم: جب پاکستان میں صدقاتِ زکوٰۃ بیماری حکومت وصول کیے گی، اور امید

ہے کہ ایسا ہو گا ہی، تب قابلِ زکوٰۃ پیداوار پر اسی طرح ”زکوٰۃ“ قائم کی جائے گی، نہ یہ کہ

کسان اور مزارع درخت یا خوشوں سے اچھا سا کمال کر پہلے انبار لگا دیں، تب عمل

حکومت زکوٰۃ وصول کرنے آئیں

میں شہد نے کہ حاضر ہوا، اور درخواست عرض کی کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام سنبہ ہے، اس میں کہتیوں کے چھتے بکثرت لکھے ملتے ہیں، اُسے میرے لئے خاص فرما دیجئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی درخواست منظور فرمائی

اب حضرت عمر کا عہد شروع ہوا، تو اس سرزمین کے عامل سفیان بن وہب بن امیہ المصنوع کے حضور وادی سنبہ کا مسئلہ اذ سر فٹے کرنے کے لئے پیش کیا، حضرت عمر نے تحریر فرمایا دیا، کہ اگر اس کے موجودہ کاغذ اس طریقہ پر دیاں کی پیداوار میں سے عشاء ادا کرتے رہیں جس طرح وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیش کرتے تھے۔ تو انہیں دال رہنے دیجئے، ورنہ شہد کی کھتیاں نورسات کا صدقہ ہے، جہاں پانی برسا انہوں نے بھی دیاں اگر چھتے لگا لئے پس وادی سنبہ کے چھتے ان لوگوں کے چھوڑ دینے کی صورت میں عوام کی ملکیت ہے جو چاہے ان میں سے شہد بخوٹے اور کھائے !

سن ۱۵۱ ہجری میں فرماتے ہیں، اس روایت کے ہوتے ہوئے اس میں شبہ نہیں رہ سکتا کہ شہد میں عشاء واجب ہے
دباغت شدہ کھالوں پر زکوٰۃ

(۳۷۲) بروایت امام شافعی... عمرو بن حماس سے روایت ہے کہ میرے والد حماس دباغت شدہ کھالوں کا گٹھ اٹھائے ہوئے امیر المومنین کے سامنے لے گئے، اس سے فرمایا کہ اے حماس! ان کھالوں کی زکوٰۃ آپ نے داخل بیت المال کیوں نہیں کی؟ میرے والد نے عرض کیا، امیر المومنین! میری ملکیت صرف یہ ایک گٹھ ہے یا چند کچی کھالیں جو رگھنے کے لئے نانڈ میں ڈال رکھی ہیں فرمایا ان کا شمار تو کیجئے، اور شمار کر کے فرمایا کہ یہ قابل نصاب ہیں، اور انکی زکوٰۃ وصول کر لی

۱۔ مترجم، اصل میں فقط ”آدمہ“ ہے۔ جمع ادم یعنی ”چم شرح یا چم دہانت
یاختہ“ روز منہجی لاریب، اور چونکہ امیر المومنین نے نانڈ والی کھالوں کا تجسس نہیں فرمایا
اس سے معلوم ہوا کہ کچی کھال زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہے

ذکوۃ میں مالکوں کی روزی پدھا قحہ نہ ڈالنے

(۳۲۳) بروایت امام مالک و امام شافعی ... امیر المؤمنین نے صدقہ میں وصول ہوا بکریوں کے ریڑھیں ایک بکری دیکھی، قرینہ اور تھنوں سے وہاں پہنے پرال ہیں جب معلوم ہوا کہ یہ مال زکوۃ میں آئی ہے، فرمایا کہ مالکوں نے اپنی خوشی سے تو اسے دیا نہ ہوگا، اے لوگو! مسلمانوں کو مصیبت میں نہ ڈالو! جو مولیٰ انہوں نے اپنی روزی کے لئے پال رکھے ہیں انہیں زکوۃ میں مت لو!

صدقہ میں دیا ہوا مال پھر خریدنا

(۳۲۴) بروایت امام مالک ... امیر المؤمنین فرماتے ہیں، میں نے اپنا ایک امیل گھوڑا ایک شخص کو بیع میں اللہ بہہ کر دیا، مگر اس شخص نے اسکی کوئی پروخت نہ کی، اور وہ آپ وافر ہو گیا، مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ شخص اسے سستے مول فروخت کر رہا ہے، تب میں نے غنیمت کا ارادہ کر لیا، جب اس سے قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ دیا تھا کہ ناجا ہوا تو اپنے فرمایا "اگر وہ گھوڑا تجھے (مشیخص) ایک درہم میں بیچنا چاہے تب بھی قیمت خریدو، یہ تو اپنے بہر میں لوٹنا ہے، اور یہ اتنا بڑا فعل ہے جیسے سگ اپنی قمیص میں رجوع کر لے!"

ذکوۃ صرف حکومت کے خزانہ میں داخل کیجئے

(۳۲۵) بروایت ابو بکر ... حضرت ابو بکر صدیق نے جناب عمر فاروق کو وصیت فرمائی کہ "جو شخص مال زکوۃ مال حکومت کے سوا کسی جگہ کے لئے کرے، اگر وہ مل پوری دنیا ہی کیوں نہ ہو گرفتار شدہ قابل قبول نہیں"

(۳۲۶) ایضاً بروایت ابو بکر ... صدر رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں اموال زکوۃ رسول اللہ کی خدمت میں پہنچے تھے جاتے یا آپ کے مقرر کردہ محال کے حوالے اسی طرح خلفائے ثلاثہ (ابوبکر و عمر و عثمان) کے زمانہ میں محول تھا مگر حضرت عثمان کے بعد یہ صودت بدل گئی، بعض لوگ جو حسب سابق مل کرتے، مگر بعض لوگ خود بخود تقسیم کرنے لگے اور یہ دوسری صودت ایک نئی اختراع تھی!

جب قرض اور نصاب دونوں یکساں جمع ہو جائیں ؟

(۳۲۷) بروایت ابو یزید ۱۰۰۰ امیر المؤمنین نے فرمایا، کہ جو شخص مقروض ہو اور صاحب نصاب بھی ہو، اُس کے لئے واجب ہے کہ قابلِ زکوٰۃ مال میں سے قرض و من کر کے باقی حصہ کی زکوٰۃ ادا کرے !

صدقات میں اہل کتاب کا استحقاق

(۳۲۸) بروایت ابو یزید ۱۰۰۰ امیر المؤمنین نے آئے "انما الصدقات للفقراء" کی تفسیر میں فرمایا کہ اس کے مصداق وہ اہل کتاب بھی ہیں جو کمانے سے معذور ہو گئے ہوں

(۳۲۹) بروایت ابو یزید ۱۰۰۰ امیر المؤمنین سرکاری صدقات میں صرف فقہی کی بجائے اسکی قیمت کا سامان بھی قبول فرما لیتے، یعنی چاندی کی زکوٰۃ پر چاندی اور اسی طرح دیگر اشیا میں سے سامان، اسی طرح ایک اور روایت — حقوقِ خود بھی سامانِ زکوٰۃ میں سے دیتے، اُس نصاب کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے معین فرمایا ہے

مقروض کی بچائے قرض خواہ پر زکوٰۃ واجب ہے

(۳۳۰) بروایت ابو یزید ۱۰۰۰ جہد فاروقی کے حاکم خزانہ عبدالرحمن بن عبدالقاری فرماتے ہیں جب متحقیں کے وظائف کا وقت شروع ہو جائے تو حضرت عمرؓ ان میں سے تاجر لوگوں کو جمع کر کے ان کے ماضی مال اور وہ مال جو تاجروں کا ہا ہر لگا ہوا ہے، اس میں جلدی وصول ہونے اور تاخیر سے نہ ملنے والی ہر ایک جنس و رقم کا حساب لگا کر سب کا صدقہ وصول کرتے عطا یا میں زکوٰۃ واجب نہیں

(۳۳۱) بروایت ابو یزید ۱۰۰۰ حضرت عمرؓ بیت المال میں سے جن لوگوں کو زکوٰۃ دیتے، ان سے ہر وقت صدقہ وصول فرماتے

میں اولیٰ اللہ فرماتے ہیں، (۱) در شرح نمبر (۳۲۲) جن لوگوں کی صدقات دینے جاتے تھے، یک برس میں ایک سال تک رہنے کے بغیر زکوٰۃ واجب ہی نہ تھی (جب) در شرح نمبر (۳۲۱) جن لوگوں کو پہلے سال صدقہ دیا گیا ہے، تو سالِ تمام پر

کتاب الصیم

مشتمل بر (۳۵) روایات از نمبر (۳۳۹) تا (۴۳۴)

روزہ میں بعض افعامات کا سبب حضرت عمرؓ میں

(مترجم و مشق) : اوائل اسلام میں ماہ رمضان میں افطار روزہ کے بعد محرک مباشرت پر کچھ پابندیاں تھیں، جو امیر المومنین حضرت عمرؓ کی وجہ سے افعام سے بدل دی گئیں، یعنی :
(۱۳۳۹) بروایت بیہقی ... اوائل عہد اسلام میں روزہ دار کے لئے پابندی تھی
(۱) کہ اگر مرنے روزہ افطار کر لیا، اور اسکی بیوی سوچکی ہے، تو وہ اسے مباشرت
... کے لئے بیدار کرنے کا جواز نہیں

(ب) اسی طرح اگر کوئی شخص (مرو یا عورت) افطار کے بعد تناول طعام کی چیز سونگے یا فو
ڈا دیر بعد پھر بیدار ہوئے، اگر اب وہ طعام تناول نہیں کرسکتے، سو اسوقت
کے جبکہ وہ گزشتہ روز سونے پر مائل ہوئے تھے۔ اور حضرت عمرؓ کو بھی
یہی سابقہ پڑا۔ افطار روزہ کے بعد انہوں نے بیوی کی طرف دیکھا تو وہ ٹیند
میں ڈوب چکی تھیں، آپ نے اسے جگا کر فرمایا، کہ تم تو سوئی ہی نہ تھیں اور۔
اور اسی طرح ایک مرد انصار نے افطار کے بعد کھانا طلب کیا، تو خادم کھانا گرم کرنے
لگا، اور انتظار میں انصاری پر ٹیند چھا گئی جس سے بیدار ہونے کے بعد وہ تناول نہ کر
سکتے تھے، پس یہ (افعامی) آیت نازل ہوئی

احل لکم لیلۃ الصیام فلو	اے مومنو! شب بوائے صیام میں تمہارے لئے
الی نساؤکم من لباسکم	تمہاری بیویوں کے ساتھ مباشرت کی (اب،
وانتم لباس لھن	مجاہد ہے تم، رات ایک دوسرے کا ہیرا ہے
علم اللہ انکم	اللہ نے تمہارے خیال و محاورے سے یہ بھی
عنکم تختانہن	جان لیا، کہ تمہیں کس امر کا میوں ہے مگر تم اسے
انفسکم فتاب	خفی رکھنا چاہتے ہو اس لئے مشغفہ تم پر انعام فرما

علیکم وعظا
عظم
اور تہا ہے اس میں کی وجہ سے تہا کی کثرت
ترکب عظمہ لغز بغض معاف کر دیں۔

(ا) فالان ہاشروہن
وایتغوا ما کتب اللہ لکم
(ب) وکلوا واشربوا حثی
یتذقن لکم الخیط الا بیض
من الخیط الا سود من الغیر

(ب) اور بغیر کسی قدح کے کھاؤ اور پینے
مطلوع سورج تک جی وقت تک چاہو غور
نوش چاری رکھو

(ج) ثم اتموا الصیام
الی اللیل
(ج) اس کے بعد پھر آواز طب تک اپنا
روزہ پورا کرو

(د) ولا تباشروہن وانتم
عاکفون فی المساجد
(د) اور اگر تم مسجدوں میں محکف ہو جاؤ تو
مباشرت ترک کر دو

تلك حدود الله فلا
تعبدوها کذلک یتبین
اللہ یتہ للناس نعلہم

یقفون (۱۲ ۱۳)
یہ احکام حدود اللہ سے ہیں، ان سے
تعامد مت کرو، اسی طرح خداوند عالم اپنے
آیات کو لوگوں کیلئے واضح فرماتا ہے تاکہ وہ گمراہی سے
کام لے کر نہ پھل پھیل سکیں۔

یوم شک میں روزہ رکھنا منع ہے

(۳۴۰) بروایت ابو بکر... امیر المومنین حضرت علی کا معمول تھا کہ ماہ رمضان کا زمانہ

قریب آتا تو آپ خطبہ میں فرماتے کہ

(ا) نہ رمضان کا روزہ رویت ہلال سے قبل رکھو

(ب) اور نہ رویت ہلال عید کے بعد روزہ رکھو

(ج) اور اگر رویت ہلال کی شب کو آسمان پر ابر چھا گیا ہو تو پھر گنتی پوری کر لو،

(یعنی اگر ہلال رمضان کے وقت ایسا ہو، قرآن شعبان کے (۳۰) دن شمار کرو، اور اگر ہلال

عید کے وقت ابر چھا یا ہو تو بھی ماہ رمضان کے (۳۰) دن پوسے شمار کرو ! مترجم !)

(۲۴۱۱) بروایت ابو بکر... اور اسی طرح (بحسب روایت نمبر ۲۴۱۰) حضرت عمر سے مروی ہے، یعنی صرف یہ کہ رویت ہلال سے قبل روزہ مت رکھو

(۲۴۱۲) بروایت بیہقی... حضرت عمر اور جناب علی (ہر دو خلفائے کرام) ماہ رمضان میں عجم خاک کے روزہ سے منع فرمایا کرتے ایک مہینے کے دن

(۲۴۱۳) بروایت ابو بکر... حضرت عمر فرماتے کہ ایک مہینے کے (۳۰) یا (۲۹) دن ہوتے ہیں

(۲۴۱۴) بروایت بیہقی... ابو دہلی (شقیق بن سنان السدوسی) فرماتے ہیں، پہلے ہاں امیر المؤمنین کا یہ تحریری فرمان پہنچا کہ مہینے کے دن کبھی کم اور کبھی زیادہ (۲۹ یا ۳۰) ہوتے ہیں، اگر ۲۹ کی شب کو ہلال عید نظر نہیں آیا، اور تم نے وہ روزہ رکھ لیا ہے تو اب دن میں اگر دو گواہوں نے شب کو رویت ہلال کی شہادت دی ہے تو روزہ توڑ دو ورنہ اسے پورا کرو

(۲۴۱۵) بروایت ابو بکر... حضرت عمر نے رویت ہلال میں ایک شخص کی شہادت تسلیم کرنے کی اجازت دی

(۲۴۱۶) بروایت امام شافعی... حضرت عمر سے روایت ہے

۱۔ اصحاب ابی جرح جلد ۳ نمبر ۳۹۷

۲۔ مترجم، روایات نمبر (۲۴۱۴) و (۲۴۱۵) میں درج تطبیق بحیثیت خبر صدوق واحد ہے کہ اگر رویت میں صرف ایک ہی شاہد ہے اور وہ مشہور ہے مولا ہے، تب اسکی توثیق (دوسرے شاہد کے انتظار میں) ضروری نہیں، جیسا کہ انہیں صلوات میں خبر واحد صدوق متحقق ہے، شاہ ولی اللہ صاحب (مکتب رسالہ دہلی) نے اسپر صلی شیخ موطا میں ایک لطیف سا اشارہ فرمایا ہے در باب من افطار فی یوم غیم وہو یؤی الہ قد استسقی ثم یحقن و یقام النہار قضا ولا کفارۃ علیہ (۲۴۱۶) مناسب ہوگا اگرچہ کچھ ایسی کتاب کے صفحہ ۱۵۷ پر بھی ملاحظہ فرمائی جائے

حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و سلم ادا الحبر النهار و اقبل
اللیل و غریت الشمس
فقد اقطوا الصائم !

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ ہر
دن کی روشنی پانچ گھنٹہ پہلے اور رات کی تاریکی
پہ گھنٹہ پہلے شروع کرے، اور آفتاب
غروب ہو جانے تک روزہ باریک نظر کرے !

اور ظاہر ہے، کہ خیر و احسان خیرت و اتر بہت — زیادہ قابل ترجیح ہے
اور طلوع صبح کے شک پر

(۳۵۱) بروایت ابو بکر... امیر المؤمنین نے فرمایا، کہ اگر ایک ہی عہدہ دو اشخاص میں
ہو اور دونوں کو طلوع صبح میں شک ہو اور صرف ایک ہی کو یقین ہو تو وہ اپنا غزوہ و خوش باری رکھ
سکتے ہیں جب تک کہ ان دونوں کا شک یقین سے نہ بدل جائے !

مفسر اکابر اولی اللہ فرماتے ہیں حضرت عمر کا یہ استدلال آئیے ذیل سے ہے

..... واكلوا و اقربوا لے مومنوا واضح طور پر طلوع صبح ہونے

حاشیٰ یسئلونکم الفیض الابيض تک تم اپنا غزوہ و مومن باری رکھ

من الفیض الاسود من الفجر..... (۱) سکتے ہو

روزہ میں مباحی مباح شرت

(۳۵۲) بروایت ابو بکر... حضرت عمر نے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے تقبیل فرمائی
(مگر دل میں ڈر گئے مبادا یہ معصیت ہو) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے واقعہ عرض کیا آپ
نے فرمایا، اگر روزہ کی حالت میں ایسا اتفاق ہو تو کئی کر لیجئے میں کیا مضا فقہ ہے ؟ حضرت عمر نے
عرض کیا، ذرہ برابر نہیں ! رسول پاک نے فرمایا پھر اس میں تردید کیوں ہو (یعنی روزہ کی تقبیل کا کوئی
مشکل نہیں)

(۳۵۳) بروایت امام شافعی... ایضا

(۳۵۴) بروایت ابو بکر... حضرت عمر نے روزہ دار کو اسکی بیوی کی تقبیل سے منع فرمایا

مفسر اکابر اولی اللہ فرماتے ہیں روایات نمبر (۳۵۲) و نمبر (۳۵۳) (دونوں) تقبیل کے

مجاز پر دلالت کرتی ہیں، اور روایت نمبر (۳۵۴) نئی تفسیر پر مبنی کرتی ہے

تعمیل افطار

(۳۵۵) بروایت ابو بکر... حضرت عمر نے فرمایا افطار مومن میں تعمیل میری امت کے لئے

لے لے کر ام نے بھی کہ (۲) تمہیں جس میں فرمائی ہیں (۱) انہی قرعہ — حال بروایت

(۲) افطار میری : حال مباحیہ اور گوشت کے غیر (مترجم)

بھلائی کا سبب ہے

(۳۵۶) بروایت شافعی... جو نبی شب کی تاریکی خود اور ہوتی حضرت عمرو بن عبد مناف نے

اپنے بھائی کے لئے قیام فرمایا تھے اور روزہ (ماہ رمضان) بعد ازاں اظہار فرماتے

(۳۵۷) بروایت ابو یوسف... (مستطیل روایت مذکورہ غیر (۳۵۶) والا ہے کہ دونوں خلفائے عظام

قیام مسئلہ سے قبل ہی اظہار فرماتے،

(۳۵۸) بروایت ابو یوسف... امیر المؤمنین اپنے عامل کی طرف تحریری فرمان بھیجا کرتے کہ مبادا

تم اظہار میں تاخیر کریں اور نماز مغرب کے لئے تاروں کے پکھنے کا انتظار نہ کرتے رہو

روزہ میں ترکیب معاصی

(۳۵۹) بروایت ابو یوسف... حضرت عمرؓ نے فرمایا، کہ روزہ صوف خود روزہ نوش سے منع

کھینچ لیتا ہی تو نہیں، بلکہ کتب، باطن، یا آہ گوئی اور بھوئی قسم کا ترک کرنا بھی روزہ میں داخل ہے

یوم عاشور محرم کا روزہ

(۳۶۰) بروایت ابو یوسف... حضرت عمرؓ محرم کا روزہ نہ رکھتے

(۳۶۱) بروایت ابو یوسف... امیر المؤمنین نے عبدالرحمن بن الحارث کی طرف مسلمان بھیجا

کہ شب عاشور محرم میں سحری کھاؤ اور دن میں روزہ رکھو!

(۳۶۲) بروایت ابو یوسف... ابن عباس فرماتے ہیں

عن عمر لقد علمم ان حضرت عمرؓ مروی ہے — نہیں معلوم ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شب قدر

قال فی لیلة القدر کے حلق فرمایا تھا کہ اسے آفریقہ مقود (مصر)،

اطلبوها فی العشر الاواخر میں طلب کرو!

(۳۶۳) بروایت ابو یوسف... حضرت عمرؓ اور جناب عذیفہؓ نے امیائی اور حضرت ابی بن ابی کعب

مترجم، وہ تطبیق ہیں اور ان میں یہ امکان ہے کہ حضرت عمرؓ اس دن کے صوم کا نام حاصل

اس کے بعد فرمائی التزام کیا اور صوم کو کچھ اور شاذ فرمایا

یعنی صحابہ کو یقین تھا، کہ ایسہ القدر (۲۷) شبِ رمضان ہے

صومِ رمضان کی قضا عشرہ ذوالحجہ میں

(۳۶۳) بروایت ابو بکر... امیر المؤمنین نے فرمایا کہ رمضان کے قضا شدہ روزے ریشو

ذوالحجہ میں بھی دے جاسکتے ہیں

صومِ الدھر

(۳۶۵) بروایت ابو بکر... ایک صاحب عام الدہرین گئے۔ جب امیر المؤمنین حضرت

عمرؓ نے سنا تو انھیں تعجب و رشیدی

(۳۶۶) بروایت ابو بکر... (میں) خود حضورؐ نے وفات سے قبل دو سال تک

روزے رکھے

محبیتِ صوم

(۳۶۷) بروایت ابو بکر... امیر المؤمنین نے فرمایا، میرے آطری سانس ہوں تب بھی

میں روزہ رکھتا غصوب بھصوں گا، اور اگر روزہ رکھ لیا ہے اور اجل آجائے تو افطار نہ

کروں گا

احتیاط میں پردہ کی نوعیت

(۳۶۸) بروایت ابو بکر... چند حضرات مسجد میں محکف تھے اور بڑے اہتمام سے

پردے دکھارکھے تھے، حضرت عمرؓ نے پکڑ کر ریالت فرمایا تو (انہوں نے) عرض کیا ہم لوگ

کھانا کھا رہے ہیں، فرمایا کھانے سے فارغ ہو کر پردے ہٹا دیجئے گا

عودت کے لئے نفلی روزہ رکھنا شوہر کے اذن سے

(۳۶۹) بروایت ابو بکر... حضرت عمرؓ نے فتویٰ ارشاد فرمایا کہ شوہر کی اجازت بغیر

کوئی عورت نفلی روزہ نہ رکھے (درجہ) کیونکہ روزہ میں صحت کی وجہ سے اس وقت نہ داری کی

پہنچتی ہے (اندریشہ ہے)

نفلی روزہ کا ثواب

(۳۷۰) بروایت ابو بکر... امیر المؤمنین نے فرمایا کہ نفلی روزہ کا اچھی صوم رمضان

برابر ہے اور اسی قدر خواب ہے مسکین کو کھانا کھلانے میں !

شش ۱۵ ولی اللہ فرماتے ہیں : ”کہ نہ تطہیق یہ ہے کہ دمشق، کسی نے رمضان کا روزہ بعد از شری ترک کر دیا حتیٰ کہ دوسرا رمضان بھی ختم ہو گیا، اور اُس نے بغیر عذر ترک شدہ صوم کی قضا کی، امام شافعی کا بھی یہی فتویٰ ہے

صوم ماہ رجب المستزاد کھنا و صوم جاہلیت سے ہے
(۳۷۱) بروایت ابو یوسف ۰۰۰ جو لوگ ماہ رجب کے اعزاء میں روزے رکھتے ہیں ان میں
ان کے ہاتھوں پہ روزے مارتے اور فرماتے کہ رجب کی عظیم جاہلیت کی رسوم سے ہے،
(اسلام کو اس سے کوئی واسطہ نہیں، مترجم :) حتیٰ کہ ایسے لوگ روزہ ترک کر دیتے
”حتیٰ یضعوها فی المبحان“ (یہاں تک کہ وہ لوگ اپنے ہاتھ عروق عام
میں رکھ دیتے یعنی روزہ توڑ کر کھانا کھا لیتے)

عیدین کے دنوں میں روزہ منع ہے

(۳۷۲) بروایت ابو یوسف ۰۰۰ ابو یوسف (مولیٰ ابن الزہری) فرماتے ہیں، میں ایک موقعہ
پر حضرت عمر کے ساتھ صلوٰۃ عید میں شریک ہوا، آپ نے خطبہ عید خانہ کے بعد فرمایا، اس میں
فرمایا کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں عیدوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا
ہے“ (پھر فرمایا، اب رہی عید رمضان، تو یہ افطار کا دن ہے۔ اور قربانی کی عید تو اس
میں اپنی ذبح کردہ قربانیاں کا گوشت کھاؤ
روزہ میں مسواک کرنا

(۳۷۳) بروایت ابو یوسف ۰۰۰ زیاد بن عبد اللہ فرماتے ہیں، میں نے جن حضرات کو دیکھا ان
سب میں حضرت عمر روزہ کی حالت میں مسواک کا استعمال زیادہ فرماتے

کتاب الحج

نواب حج! مشتمل بر (۹۱) روایات از خبر (۳۷۴) تا (۴۹۳)

(۳۷۴) بروایت ابو بکر... امیر المؤمنین فرماتے، جس کسی نے بیت اللہ کا حج فالحاصل کیا وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو گیا، کہ گویا بھی اسکی مادر نے اُسے جنم ہے

(۳۷۵) بروایت ابو بکر... جس وقت عراق کے حاجی سنی (صفاد مردہ) کی چھکے کو حضرت عمر نے انہیں اپنے پاس بلا کر پوچھا کہ... یہاں حج کے ہوا کسی اور فرض سے تو آپ لوگ نہیں آئے! عرض کیا اے امیر المؤمنین! ہم لوگ حج کے سوا کسی اور فرض کے لئے یہاں نہیں آئے! پھر فرمایا تمہارے اونٹوں کے گھر اور پشت صوبت سفر سے ماؤن ہونگے ہوئے! عرض کیا... جی ہاں! ہمارے شتر و اٹھی بعد مسافت سے پھر ہوئے ہیں! آپ نے فرمایا تب آپ لوگ اعمال حج کی بجائے شروع کر دیجئے!

(۳۷۶) بروایت ابو بکر... امیر المؤمنین نے فرمایا، حج و عمرہ اور عیادت سے فارغ ہو کر وہاں ٹھہرنے والوں سے دعا کرنے میں بخلت کرو، اس سے پہلے کہ وہ لوگ پھل گناہوں میں طوط ہو جائیں (مترجم! یعنی یہ اعمال عبادتوں کو عاصی سے پاک کر کے قرب خداوندی سے ناکز کو بیچتے ہیں)

(۳۷۷) بروایت ابو بکر... حضرت عمر فرماتے ہیں کہ اچلے حج کے بعد ماہ ذوالحجہ کے بقیہ ایام، ماہ محرم، ماہ صفر، اور ماہ ربیع الاول کا عشو اولیٰ حاجی کی قبولیت دعا میں اس قدر مؤثر ہیں، کہ ان ایام میں وہ اپنے لئے دعا کرے یا کسی اور کے لئے تو ضرور مقبول ہوتی ہے

ماہ ذوالحجہ کے مباد و مہرے مہینوں میں عمرہ کا جواز

(۳۷۸) بروایت امام مالک... ایک صاحب حجی کا نام عمر (رحمہ اللہ) ہے انھوں نے امیر المؤمنین سے ماہ شوال میں عمرہ کرنے کا فتویٰ دریافت کیا تو آپ نے اس پر عدا فرمایا اور وہ عمرہ سے واپس آکر اپنے مسکن اشریفہ لے گئے! (یعنی عمرہ کے ہونے کے لئے قیام ضروری نہیں مترجم!)

(۳۷۹) بروایت ابو بکر... حضرت عمر نے اے اللہ! عمل الناس حج البیت من استطاع الیہ سہلاً! (۱۵۳۱۶) کے معنوں میں فرمایا کہ سفر کی استطاعت سے عداو تنہاری اور سفر کے مصارف ہیں

(۳۸۰) بروایت ابو بکر... امیر المومنین نے فرمایا، اے مسلمانو! اپنی قدرتیں کو بھیج کر ڈاؤ، مہلہا تم صرف خود کو ان کے غیروہ نوشین کی کلائی تک ذبح کرنا سمجھتے رہو، اور ان کے فرائض کی رستی انہی کی گونگوں میں پٹی رہنے دو۔۔۔ (یہاں قدرت کے معنی بیویوں کے ہیں) (از متن کتاب)

سفر حج میں عورت کے لئے حرم اور محافظہ دونوں ضروری ہیں (۳۸۱) بروایت بخاری... حضرت عمر کے آخری حج میں امہات المومنین بھی شریک سفر تھیں، امیر المومنین نے اس قافلہ کے ساتھ حضرت عثمان و حضرت عبدالرحمن (بن ابوبکر) دونوں کو متعین کر دیا

مشق ۱: ولی اللہ فرماتے ہیں، اہل علم کا اس میں اختلاف ہے کہ عورت حرم کے بغیر سفر حج کر سکتی ہے یا نہیں؟

(۱) امام شافعی فرماتے ہیں اگر ان کے شریک سفر ایسے مرد ہوں جن کے ہزارہا انکی بیہیلی بھی ہیں اور وہ عورتیں تقدیس ہیں، تب حرم کے بغیر بھی جائز ہے

(ب) دوسرے فریق کا یہ فتویٰ ہے کہ امیر المومنین نے حضرت عثمان اور عبدالرحمن کو امہات المومنین کی حفاظت و تعظیم کے لئے متعین فرمایا، اگرچہ امہات (المومنین) کے ہمراہ ان کے حکم میں تھے (حضرت عبدالرحمن جناب ام المومنین عائشہ کے بار و زادہ ہیں) (مترجم)

میقات احرام

(۳۸۲) بروایت بخاری... جب ہمدقار و قی میں بیٹھو اور کوثر (دھوئیں) فسخ ہو گئے تو اس نول کے مسلمان امیر المومنین کی خدمت میں ہدیٰ فرض حاضر ہوئے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم (میں) حج کی میقات قرآن (نام میقات) نامی تھکن فرمایا تھا، مگر یہ مقام (قرن) ہمدقار

لے فرماں لفظ صحیحہ کنسانیت کچھ میں نہیں آتی! یہ (تجد) تو عربین کے اہل کتاب نجدی کا مسکن ہونے کی وجہ سے فوجی جانکا بدنام زیر خط ہے، پھر یہ اعتبار سمت ہوا اور کوثر و بدو میں جو اختلاف جماعت ہے، اس پر اور بھی تعجب ہے! (مترجم)

لے میقات (وہ قی) اہل مقامات کا اصطلاحی نام ہے جہاں سے ہر قوم احرام باندھ کر تہذیب شروع کرتی ہے، مثلاً اہل پاکستان و بعد کا میقات معلوم ہے، اسی طرح ہر قوم و ملت کا ایک مقام مخصوص ہے اور اسی کا نام میقات ہے! (مترجم)

راہ سے دور — پناہ تھا ہے جس سے ہیں تکلیف ہوتی ہے — امیر المؤمنین نے فرمایا!
قرن ہی کے متوازی دیکھو کونسا مقام مناسب ہوگا! اور آپ نے ان کے لئے ذاتِ عرق
تجزیہ فرمادیا

اپنے مہل سے احرارِ احرام بامند ہونا

(۳۸۳) بروایت ابو بکر ۱۰۰ عمران بن حصین (صحابی) بعرو سے حج کے لئے نکلے، اور

لے مترجم: میں جو یہ بحث قدم سے دلچسپ ہے، کہ اہل عراق (نواح کو فدویوں) کا میثاق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مقام متعین فرمادیا، مگر حضرت عمرؓ نے وہ مقام بدل کر

دوسرا مقرر کروایا! اور اس (بحث) میں جو وہ سخن استلزام ہاتھ ہیں، یعنی

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں تو عراق میں اسلام ہی نہ پھیلا تھا، پھر یہ سوال کیونکر
پیدا ہو سکتا ہے کہ آنحضرتؐ نے اس علاقہ کے لئے ایک مقام میثاق متعین فرمادیا؟

(ب) جب حدیث زید بخیر پر نقد و نظر کی گئی، تو مختلف علما نے حدیث واجتہاد نے اپنی اپنی
رائے بیان فرمائی، کسی نے حدیث کے اسناد کی طرف اشارہ کیا مگر دوسروں نے کچھ اور کہا

(ج) بعض نے تثبیت سند کے ساتھ حضرت عمرؓ کے اجتہاد کو سراہا

امام ابن جوئے فی فتح مباری میں اس پر تفصیل سے بحث کی ہے (بعض کتاب المناکب

ذات عرق لاہل العراق میں)

راقم مقبرہ جم و اس حدیث کے متصل اسناد ہونے کا اطمینان کر لینے کے بعد صرف

اتنا کہہ سکتا ہے کہ صاحبِ وقت و زمانہ کے بعد تغیر فتویٰ جائز ہے کیونکہ میں اسے بھی تسلیم کرتا

ہوں کہ نبی کریمؐ نے اہل عراق کے لئے ”قرن“ کو میثاق مقرر فرمادیا، مگر مجھے اس کا بھی اقرار

ہے کہ یہ میثاق لاہل ذاتِ عرق ”اُس وجہ غلطی کا کرشمہ تھا جسے حدیث رسول میں —

مقلدِ محمدؐ سے تعبیر کیا گیا — حاکم کو بدل پاک کے دور حیات تک عراق میں اسلام

نہ پہنچا تھا بلکہ یہ قبیحین میثاق شمر تھا اس امر کا کہ یہاں اسلام پیچھے کا لوگ کے لئے

آئیں تو ان کا ایک میثاق بھی ہونا چاہیے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی غلطی کی رو سے یہ

روز آشکار فرمادینے، مگر اہل میثاق غیر شہل مسائل سے نہیں ہریں سبب حضرت عمرؓ نے

اہل بعرو کو فدوی کہولت کے پیش نظر یہ میثاق بدل دیا لیکن اس میں ابی دونوں کی شہادت کے خیال

وہیں سے احرام باندھ لیا، جب حضرت عمرؓ کے وقت قصہ پر انکی ملاقات ہوئی تو آپ نے یہ معلوم کر کے انہیں زجر فرمائی کہ ”غیر صحابی یہ بات گرو میں باندھ لیگئے کہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنی اپنی بستی ہی سے احرام باندھ لیتے تھے“ (حرم، یعنی عمران بن حصیب نے ہل و بہتاتِ احرام نہ قصہ ہی نظر اٹھا فرما دیا تھا اور جس سے وہیں کا ایک شعار ختم ہو جائے گا)

(۳۸۴) بروایت ابو بکر... ایک شخص نے حج کے لئے کوثری سے احرام باندھ لیا امیر المؤمنین کو اطلاع ہوئی تو اسے حاجیوں کے سامنے پیش کر کے فرمایا ”اس پر یقین مال کی طرف دیکھو اس نے خود پر کیا مصیبت اُٹھ لی ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس پر وسعت کر رکھی تھی“ (کہ یہ لہجہ محلات ”ذات حق“ سے احرام باندھتا، ملاحظہ ہو روایت نمبر: ۲۸۳)۔
 مشن ۱۰ علی اشد فرماتے ہیں حضرت عمرؓ کے اس تنبیہ کی تعمیر یہ ہے کہ مقتدائے جہالت اور لہجے اشخاص کے لئے یہ اہتمام مکروہ ہے کہ مہلاد (آخرالذکر) کو گھر سے احرام باندھ کر حلقہ احرام کا تحفظ نہ کر سکے۔

حالت احرام میں معطلات کا استعمال

(۳۸۵) بروایت ابو بکر... حضرت عمرؓ نے حج کے موقع مقام ذوالحلیفہ پر خوشبو کی ہلک محسوس کر کے دریافت فرمایا تو یہ امیر معاویہؓ کے بدن سے آہی تھی، ان سے فرمایا کہ ”آپ نے ایسا کیوں کیا؟“ عرض کیا اے امیر معاویہؓ مجھے زہر زانے میں غفلت نہ کیجئے، میں نے از خود نہیں بلکہ اتم حبیبہ (امیر معاویہ کی صاحبزادی) اور حرم نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خوشبو میرے بدن پر مل کر مجھے قسم دی ہے کہ میں اسے خود سے زائل نہ کروں۔“ حضرت عمرؓ نے فرمایا ”میں بھی آپ کو یہ قسم دیتا ہوں، کہ اب آپ انہیں سے کہیں کہ وہ اسے آپ کے بدن سے اسی طرح دھوئیں، جس طرح انہوں نے اسے آپ کے بدن پر ملا ہے“ امیر معاویہؓ اسی طرح تعمیل کر کے پھر حضرت عمرؓ سے آکر حلق ہوئے۔

(۳۸۶) بروایت ابو بکر... حضرت عمرؓ کو اپنے ہمراہی حاجیوں سے خوشبو کی ہلک محسوس ہوئی جبکہ وہ سب احرام باندھے ہوئے تھے، یہ (ہلک) امیر معاویہؓ کی طرف سے آہی تھی (ایسا لڑکھائی کی تنبیہ پر) انہوں (امیر معاویہؓ) نے اپنا وہ لحاظ لایا کہ دیا جس میں خوشبو لگی ہوئی تھی

مشن ۱۷۱ ولی اللہ فرماتے ہیں، فقہاء نے اس فتویٰ پر بدلیں وہ عمل نہیں کیا کہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ کے مرویات میں اس کے خلاف (مندرجہ ذیل) حدیث ان کے سامنے تھی

عائقی انظر الی ویدینس فراق میں حضرت ام المؤمنین گویا کہ میں آج بھی
الطیثی فی مفرق مول اُس خوشبو کو دیکھ رہی ہوں جو رسول اللہ ﷺ
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ثلث علیہ السلام کی مانگ میں چمک رہی تھی جبکہ آنحضرت
من احرام (اخرجہ الشیخان) کو احرام باندھے ہوئے تیس دن گزر چکا تھا

مشن ۱۷۲ ولی اللہ فرماتے ہیں، کہ احرام میں بدن پر خوشبو کا اثر نہ جانا جائز ہے، بلکہ
لے کر یہ خوشبو بدن کی میل سے خود بخود دب جاتی ہے، لیکن لباس کے کسی حصہ پر خوشبو کا اثر نہ
ہلنا جائز ہے، کیونکہ وہ (خوشبو) پہرے میں بدستور جمی رہتی ہے

تسلیمتہ

(۳۸۷) بروایت ابوبکر... حضرت عمر کا تلبیہ (۸) یہ ہے

لبیک ! اللہم لبیک ! حاضر ہوں میں ! اللہ تیرے حضور میں
لا شریک لک ! لبیک ! الہی تو لا شریک ہے !
ان الحمد والنعمة لک ! خداوند ! تیری رحمت کا اسبوار ہوں ! اور
والملك لا شریک لک ! لبیک ! میری گرفت سے ترسنا ! میں حاضر ہوں
مرغوباً و موہوباً لبیک ! لبیک ! اور اے صاحب کرم ! ہم بلے قابل ستائش
یا ذا النعماء والفضل ! الحسن ! اور خوبی کے مالک !

اہل مکہ کے لیے وقت احرام

(۳۸۸) بروایت ابوبکر... حضرت عمر (ع) کے لئے تشریف لے کر آپ نے اہل مکہ سے
فرمایا، کہ آپ لوگوں نے تو ہاتھوں میں تیل بھرا رکھا ہے مگر حاجیوں کا یہ حال ہے کہ ان کے ہاتھ
بھرسے ہوئے اور خاک آلود ہیں۔ لہذا اہل مکہ ! جو نئی تم لوگ پھل ذوالحجہ دیکھو، احرام
باندھ لیا کرو !

اہل آفاق کے لیے احرام میں توسع

(۳۸۹) بروایت ابوبکر... امیر المؤمنین کو مسئلہ تشریف لائے (احرام باندھے ہوئے)
لہجہ کے ساتھ طواف کئے، بعضی صحابہ و مرہ کی، اور احرام کھل دیا، اسی طرح جاریہ یارینہ کو

پھر دسویں ذوالحجہ کو احرام باندھا اور تکمیل حج فرمائی

دوسری مرتبہ پھر اسی موسم... میں بیت اللہ حاضر ہوئے، مکہ منیر احرام آئے اور ترویہ کے روز (۸- دس ذوالحجہ کی صبح کو) احرام باندھا اور اونٹ پر سوار ہو کر منیٰ قشریف لے گئے۔ شش اولی اللہ فرماتے ہیں: مذکورۃ الصدر پہلی مرتبہ ہو (حضرت عمر) احرام باندھ کر مکہ منیر میں داخل ہوئے تو یہ احرام صرف داخلہ تک معتبر کے لئے درجہ استیجاب تک ہے (ترمذی، صحیحی شاہ صاحب کے نزدیک واجب نہیں)۔

حج افراد

ترجمہ و نوٹ - حج بیت اللہ کی مندرجہ ذیل (۳) قسمیں ہیں

(۱) حج قرآن، جس کے لئے عمرہ اور حج دونوں کی نیت سے ایک ہی احرام باندھیے، پہلے عمرہ کی نیت، اور اسی احرام میں پہنچے جب تک

کہ آپ حج سے غافل نہ ہوں

(۲) تمتع، جس میں عمرہ کی نیت سے احرام باندھیے، پھر ترویہ کے روز (حج کا احرام باندھیے

(۳) افراد، صرف حج کا احرام باندھیے اور تکمیل حج کے بعد از سر نو عمرہ کے لئے دوسرا احرام باندھیے

(۳۹۰) بروایت ابوبکر... صحابہ کرام نے حج افراد پر عمل شروع کر دیا، حالانکہ خلفائے فکھ (یعنی) حضرت ابوبکر و عمر و عثمان سنت نبوی پر عمل کرنے کے نیا وہ حریص تھے (ترمذی) مطلب یہ ہے کہ حضرات خلفاء و عام صحابہ سے سنت کے زیادہ حصہ تھے وہ حج افراد پر عمل نہ تھے بلکہ حج تمتع فرماتے

(۳۹۱) بروایت ابوبکر... حضرت ابوبکر صدیق اور جناب عمر فاروق دونوں نے

حج افراد بھی کیا

حج قرآن

(۳۹۲) بروایت ابوبکر... حضرت ابو وائل (شقیق... الاسدی) فرماتے ہیں ہم لوگ حج کے لئے روانہ ہوئے اور عیسیٰ بن مسعود نے (اس قاضی میں) حج قرآن (عمرہ اور حج دونوں) کا احرام باندھا یہ تذکرہ جب حضرت عمرؓ کی گیا، تو آپ نے فرمایا کہ "تو نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کی سنت پر عمل کیا

حج تمتع

(۳۹۳) بروایت ابو بکر... حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے ثلاثہ میں سے ہر ایک نے حج تمتع فرمایا۔ اور سب سے پہلے (امیر) معاذ نے لوگوں کو اس سے منع کیا

حج عمرہ کی تاحکید

(۳۹۴) بروایت ابو بکر... حضرت عمر فرماتے ہیں، کہ اگر تم ایک عمرو کرو، پھر دوسرا، اس کے بعد ایک اور! پس اب حج کرو تو یہ حج تشیع ہے (ترجمہ: غالباً بار بار عمرو کرنے کی فضیلت ہے) قرآن، افراد، تمتع (ہر سال)

(۳۹۵) بروایت امام ابو حنیفہ... ابو اسیم ثقفی... فرماتے ہیں، امیر المؤمنین عمر نے حج افراد سے منع فرمایا، مگر قرآن سے نہیں روکا، امام محمد (شاگرد امام ابو حنیفہ) فرماتے ہیں حج افراد سے منع فرمانے کا یہ مطلب ہے کہ "افراد عمرو کے روکا"۔ قال محمد یعنی بقولہ منحنی الافراد افراد العمرة)۔ (ترجمہ: منشاء معلوم ہوتا، کہ سبدا کوئی شخص صرف عمرو در عمرو پڑھتا ہے اور حج نہ کرنا چاہے)

(۳۹۶) بروایت امام احمد بن حنبل... حضرت عمر نے ایک خطبہ میں فرمایا "اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جس حد تک چاہا، شعاب دین میں سہولت و رحمت فرمادی۔ لیکن اب آنحضرت اپنی منزل زینت ختم کر چکے ہیں، پس (اے لوگو!) تم حکم قرآنی کے مطابق تکبیل حج و عمرو کرو! (ترجمہ: اس میں اشارہ ہے آئے "والمواالحج والعمرة لله" (۲: ۱۹۷) کی طرف؛ لیکن حضرت عمر کا یہ ارشاد کوئی عین پر ہندہ ماسوائے انہی کہ حج اور عمرو دونوں کے جائیں)

(۳۹۷) بروایت احمد بن حنبل... حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے، ہم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق دونوں کی مشایعت میں حج تمتع کیا، مگر جب حضرت عمر کو خلافت تفویض ہوئی، تو آپ نے موقع حج پر ایک خطبہ میں فرمایا،

"اے مسلمانو! قرآن کی تعلیم قابل تسلیم ہے، اور اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حرف سزاوارد دستائش! میں کہتا ہوں کہ ہمد سال ت ماب میں صرف (۲) تسبیح ہی جاری ہے (۱) تمتع حج (ب) متعنت النساء (از... اس کے معنی یہ ہیں، کہ

اب یہ دونوں ختم ہو چکے ہیں۔ جیسا کہ متن کتاب میں ہے معنی ”معناہ لیستایحدہ“

شش ۱۷ ولی الشہد فرماتے ہیں کہ ابھی کے معنی ان دونوں (متنوں) کا نسخ ہے

(۳۹۸) بروایت امام مالک ... حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے ۱۱ امیر المؤمنین نے فرمایا

کہ اے لوگو! اپنے اپنے حج اور عمرہ کے درمیان وقفہ رکھو، کیونکہ یہ وقفہ تمہارے حج کی تکمیل ہے،

اور حج کے مشہور مہینوں کے سوا دوسرے ایام میں عمرہ کرنا اسکی تکمیل ہے، (برسائے تاویل ابن

قیمہ مشذکرہ حاشیہ نمبر ۲۶۷: مترجم)

شاہ ولی الشہد فرماتے ہیں حضرت عمر کے مجتہدات میں اس مسئلہ پر فقہاء کا بے حد اختلاف ہے

۱۱ امام ابن قیم نے بھی بحث قدس و ضاحت سے فرمائی ہے جس کا اقل قلیل حصہ یہ ہے

”وقد ثبت عن عمر اہلہ قال ”لو حججت لمتعتت“ وانما كان مراد

عمر رخصی اللہ عنہ ان یا مریبا ہوا افضل وكان الناس لسهولة المتعة

تركوا العمرة في غير اشهر الحج، فاداد ان لا يعري البيت طول

السنة فاذا افردوا الحج بعقروا في سائر السنة،

والاعتقاد في غير اشهر الحج مع الحج في اشهر الحج افضل من

من المتعة باتفاق الفقهاء اللاحقة وخبره فكان نهيہ عن المتعة

على وجه الاختيار لا على وجه التعمير (منہاج السنۃ ج ۲ ص ۱۵۱)

یہ بھی بحث ۱۵۱ سے شروع ہوئی)

(حضرت عمر سے یہ قول ثابت ہے کہ ”کاش میں حج کے لئے جاؤں تو عمر بھی ساتھ ہی

کروں! اس (قول) سے مراد یہ ہے کہ حضرت عمر افضل الامر کی تلقین و اظہار فرما رہے ہیں

ایام حج میں تمتع، اولاً عمرہ، بعدہ حج (یعنی تمتع) اسی عمرہ (خاروقی) میں مسلمانوں

نے یہ دستور بنالیا تھا کہ جب وہ حج کے لئے آتے تو اسی دوران میں عمرہ بھی کو تمتع، بعدہ عمرہ

کو حج کے ساتھ ہی سال بھر بیت المقدس میں سے غالی ہی پڑا رہتا تھا۔ پس اگر زائر حج

کے موسم میں صرف افریقہ کی طرف سے آئے تو سال بھر تک کسی دوسرے عمرہ پر عمرہ کے لئے بھی آجائے

اور غیر موسم میں عمرہ کے لئے آئے افضل ہے ایام حج میں عمرہ کرنے سے، جبکہ قبلہ کے ارہم کا اتفاق ہے

پس تمتع حج سے حضرت عمر کی بھی پناہ برصحت ہے نہ کہ یہ عروہ است!

مترجم عرض گزار ہے کہ اگر مسلمان ایام حج میں عمرہ بھی کرتے ہیں تو سال بھر بیت المقدس میں

سے فالج سے گئے اور غیر موسم سے آئے تو اگر عمرہ وقت کے اختلافات کرتے، ۱۵۱

— میرے نزدیک اسکی توبیہ یہ ہے کہ جس طرح ہر بات کا ایک محل ہے، اسی طرح یعنی! حضرت عمر کا اپنا محل تو حج (خروج) ہے، گمراہی سے منع اور قرین کے جواز کے بھی قائل تھے۔
 یہی عبداللہ بن عباس کی روایت کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوشحین ہر ایک نے حج تمتع فرمایا“ تو اس کے معنی طواف قدم کا قدم ہے طواف افاضہ پر اور سعی (معاودہ) پر طواف قدم کا آخر!

اور حضرت عمر کا یہ فرمان کہ ”اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جس حد تک چاہا شعار دین میں سہولت اور رخصت مرحمت فرمائی، تو یہ جاہلیت کی اس رسم کو مٹا دیا تھا کہ حج اور عمرہ ایک ہی وقفہ میں نہیں کئے جاسکتے پس حج کے ساتھ ہی عمرہ کا یہ لزوم صرف ہمدردی تک تھا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ دونوں شعار کے پے پے ادا کرنے کا نشانہ جاہلیت کی اس رسم کا ختم کرنا تھا، جس پر کفار کہا کرتے، کہ ”حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا گناہ کبیرہ ہے“ اور حضرت عمر کا (کعبہ روایت نمبر ۳۱۵) یعنی! ”قال محمد بنی بقولہ عنی عن افراد العمرۃ“ تو اس سے یہ مراد ہے کہ میاد اطواف قدم تک کر دیا جائے اور صرف دو طواف رہ جائے جو تکمیل مناسک کے بعد کا ہے۔

(۳۹۹) بروایت ابوبکر... حضرت عمر نے صبی بن معبد سے فرمایا، کہ جس جگہ سے اس نے احرام قرین باندھ لیا، وہیں پر ایک قرانی (بھیڑ) ذبح کریں (مترجم: ۱۹)۔
 حج تمتع کے بعد قیام مکہ نہ ہونے اور توجرت تمتع باطل ہو جاتا ہے۔
 (۴۰۰) بروایت ابوبکر... حضرت عمر نے فرمایا، کہ جو شخص عمرہ کو لینے کے بعد مکہ معظمہ میں رہ کر اول حج تک انتظار کرے اس کے لئے تمتع کا اجر ہے اور اگر وہ درمیان میں کہیں چلا جائے تو پھر حج تمتع نہیں رہا۔

عمرو اور حج دونوں کا میقات ایک ہے۔

(۴۰۱) بروایت ابوبکر... میرا انہیں سے ایک صاحب نے فتویٰ پوچھا کہ ”میں عمرہ کا احرام کس مقام سے باندھوں؟“ فرمایا ”حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایاں یہ فتویٰ ان کے دریافت کیجئے!“ حضرت علی نے سائل سے فرمایا کہ جس مقام سے تم آئے ہو اس کے میقات

سے احرام باندھیں، سائل نے اگر امیر المؤمنین سے ذکر کیا، تو آپ نے فرمایا کہ جو کچھ امیر المؤمنین سے فرماتے ہیں، اس سے ہٹ کر میں آپ کے لئے کچھ اور نہیں کہہ سکتا !

عمرہ بعد از فواغ حج

(۲۰۳) بروایت ابو بکر... حضرت عمرؓ عمرے (کسی نے) فتویٰ پوچھا، کیا حج سے صفاغ ہونے کے بعد بھی عمرہ کیا جاسکتا ہے؟ فرمایا نہ کرنے سے بہتر ہے (مترجم) لیکن یہ اس کے لئے ہو سکتا ہے جس نے حج سے قبل عمرہ نہیں کیا !

شش اول اللہ فرماتے ہیں اس کے معنی یہ ہیں کہ اگر عمرہ کا احرام اپنے نوح کے بعد باندھا جائے تو بہت زیادہ افضل ہے اس کے برخلاف اپنا احرام تقسیم یا کسی اور ایسی قریبی جگہ سے باندھنے سے

مکہ معظمہ میں حج کے ابتدائی (موسم)

(۲۰۴) بروایت ابو بکر... امیر المؤمنین نے فرمایا جو شخص تکبیر میں پر نیت حج وارد ہو، اس سے پہلے وہ غار کعبہ کا طواف سات مرتبہ کرے، اس کے بعد مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز ادا کرے۔ (اور اب دوسرے اعمال و مناسک ! مترجم)

طواف کعبہ بمنزلہ مصلوۃ

(۲۰۵) بروایت امام شافعی... حضرت عمرؓ نے فرمایا، دو بار طواف میں باتیں نہ کرو کیونکہ اس وقت بھی تم گویا کہ مصلوۃ (بعض عبادت) میں مصروف ہو تعمیر کعبہ کی ابتدائی کیفیت

(۲۰۶) بروایت امام شافعی... امیر المؤمنین نے ایک شخص سے دریافت کیا کہ آپ نے بیت اللہ کی ابتدائی تعمیر کا واقعہ سنا ہو تو فرمائیے۔ اس نے کہا جب قریش نے اسکی تعمیر شروع کی تو پھر کچھ عرصہ بعد وہ شک کر گئے چھوڑ بیٹھے اور پھر ادا صلا و نہر گھر گئے ! امیر المؤمنین نے فرمایا، آپ سچ فرماتے ہیں

صفا و مروہ

(۲۰۷) بروایت ابو بکر... امیر المؤمنین نے صفا و مروہ کے درمیان سعی فرمائی

کعبہ رخ ہو کر سات بجھیں گئے جن میں ہر دو گھیر کے درمیان اللہ تعالیٰ کی عبادت ہوئی ہے
عید کلمہ پر صلوات ہو، اس کے بعد اپنے لئے دعا! اور اسی طرح صفا سے مروہ پر آئیے تو یہی اعمال
بجالاتے

(۴۱۲) بروایت ابو بکر... بکر — فرماتے ہیں، میں نے امیر المومنین کی معیت میں یثرب
مسیل میں سعی کی

(۴۱۳) بروایت ابو بکر... حضرت عمر رضی میں مروہ پر جاتے ہوئے تو میرک البعیر (ہاجروں کا اونٹوں
کا پڑاؤ) کو اپنی دائیں طرف چھوڑتے

(۴۱۴) بروایت ابو بکر... حضرت عمر رضی میں صفا و مروہ پر آتے تو بلند آواز سے تبلیہ
(بیتیک! اللہم لک بیتیک!) پکارتے، اگر شب میں سعی فرماتے، تو اپنی آواز
سمجھانے یا سکتے! اگر چہ تاریکی کی وجہ سے دیکھنے میں نہ آتے

(۴۱۵) بروایت ابو بکر... حضرت ابو بکر و عمر مروہ و حضرات مکہ معظمہ میں احرام کی حالت
میں داخل ہوتے اور جب تک قربانی نہ کر لیتے، احرام نہ کھولتے
عرفات میں جمع بین الصلوتین

(۴۱۶) بروایت ابو بکر... امیر المومنین نے عرفات میں ہنر و مصحفیٰ کر کے ادا کیں
پھر وہیں قیام فرمایا

(۴۱۷) بروایت ابو بکر... حضرت عمر رضی و مصحفیٰ نماز جمع کر کے ادا کی (مزدلفہ میں، حرم)
(۴۱۸) بروایت ابو بکر... امیر المومنین نے مزدلفہ میں صرف مغرب کی نماز (بغیر لانے
عشاء کے) ادا کی

مفسر ۱: ولی اللہ فرماتے ہیں، مزدلفہ میں ہنر اور مصحفیٰ کر کے پڑھنا افضل ہے
اور اگر کوئی شخص ان نمازوں کو اپنے اپنے اوقات میں، ادا کرے تو بھی جائز ہے

یوم عرفہ میں دو روزہ

(۴۱۹) بروایت ابو بکر... حضرت عبداللہ بن عمر سے عرفہ کے صوم کا فتویٰ پوچھا گیا تو فرمایا

”ہے! بطن میں“ غم نہیں، بلکہ ہر ایک جھٹکے یا بڑے گوشت کا داس ہے پس عمر رضی میں ”صفا“ لئے
مروہ پر آئے تو ابلیس سیل پر گنڈا ہو گا، اور اگر ”مروہ“ سے تو کر ”صفا“ پڑائیے تو! اسی طرح ہر
داس کو ”جلیبی سیل“ ہے، اور مسیل یعنی گندہ گوشت آپ بالان! (حرم)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے اربعہ میں ہر ایک کی رحمت میں سچ کیا، اور عرفہ کے روزہ تو ان میں سے کسی نے روزہ رکھنا نہیں لے، مگر انہیں از خود اس دن کے روزہ سے منع کرتا ہوں نہ اسپر صا کرتا ہوں

مزدلفہ کے اعمال

(۲۲۰) بروایت امام احمد بن حنبل... حضرت عمرؓ نے مزدلفہ میں صبح کی نماز پڑھائی یہ فرماتے ہوئے روانہ ہوئے کہ کھڑے ہو گئے، کہ مشکوٰۃ میں مقام سے طلوع شمس کے بعد اس وقت سے گزرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں بھی انکی مخالفت فرمائی اور طلوع شمس سے قبل واپس تشریف لے گئے

(۲۲۱) بروایت امام مالک... امیر المومنین نے عرفہ میں خطبہ دیا، اس میں لوگوں کو حج کرنے کی تاکید کے بعد فرمایا، کہ ”جب تم ملی ہو آ جاؤ، تو غرض میں جبر سے فارغ ہو جائے اُسے منہات حج میں سے عورتوں کے، اللہ مباشرت... اور خوشبو کا استعمال ابھی نہ کرنا چاہیے بقیہ امور اس سے اس کے لئے بات ہیں (مثلاً غسل یا قبیلہ میں طہارت و جماعت وغیرہ بہتر ہے) — اور مباشرت و معطرات طوافِ رافضہ کے بعد مکمل ہوتے ہیں!

(۲۲۲) بروایت امام مالک... ایضاً مکرر اضافہ یہ بھی امیر المومنین نے فرمایا، کہ جس شخص نے رخی جبرہ کے بعد بال کٹوائے یا پوری جماعت اور قربانی بھی ذبح کر لی جو اس کے ہمراہ ہے تو اس کا احرام کھل گیا

ش ۱۰۰۰ ولی اللہ فرماتے ہیں۔ فقہانے حضرت عمرؓ کے اس فتویٰ پر کہ وہ خوشبو... بھی نہ چھوئے (بحسب روایت نمبر ۲۲۰) بدیں و جمل نہیں کیا، کہ انکے سامنے حضرت عائشہؓ اور دوسرے حضرات کی یہ صحیح حدیث تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طوافِ اقصاء

لے لی جن طرف وہی است جانب غرب (المسجد عرفات و مشہد طائف و ما قبلہ) حضرت سہیلؓ متشعل شد و دوسرے اداخت کہ حضرت ابراہیمؑ اداۃ ذبح کو ادا نہ... (حسنی) (شاہ ولی اللہ) بنصرہ باب عقیقہ کلاما موقف الابطن عقیقہ و مزدلفہ کلاما موقف الابطن
مختصر — احترام

لے طوافِ اقصاء عرفات سے لوٹ کر قیہ محل سے مدی کے کعبہ پر ایک طواف کیجئے، یہ طواف رافضہ ہے، فرماتے آیت ”ثواب فیضوا من حیث افاض الناس“ (۲: ۱۹۰)

کے قبل خوشبو استعمال فرمائی

تلبیہ کا آخری وقت

(۲۲۳) بروایت ابو بکر... حضرت عمرؓ سے دریافت کیا گیا کہ۔ ابطال (بلیک)۔
— کب تک جاری رکھا جائے؟ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضراتِ عین نے
اسے رٹی جمرہ کرنے تک جاری رکھا

قربانی کا وقت

(۲۲۴) بروایت ابو بکر... حضرت عمرؓ تمام اعمال چاک کر لینے کے بعد واپس تشریف لاتے
تب قربانی ذبح کرتے

رٹی جمرہ کس مقام سے کی جائے

(۲۲۵) بروایت ابو بکر... عمرو بن مہومؓ فرماتے ہیں، امیر المؤمنین... کی مشایعت
میں مجھے دو مرتبہ حج کرنے کا اتفاق ہوا، جن میں ایک موقع آپ کے زخمی کئے جانے کا سال تھا
اور دونوں مرتبہ حضرت عمرؓ نے رٹی جمرہ عقبہ پر کھڑے ہو کر فرمائی

(۲۲۶) بروایت ابو بکر... اور حضرت عمرؓ نے رٹی جمرہ عقبہ کی بلندی پر کھڑے ہو کر فرمائی
سش | کا ول اللہ فرماتے ہیں اس (نمبر ۲۲۷) کے یہ معنی ہیں کہ آپ نے بلند مقام
پر کھڑے ہو کر دی... فرمائی

”ہیں (شاہ صاحب) کہتا ہوں، صورت اول میدان میں کھڑے ہو کر (بجانب بیت
نمبر ۲۲۷) مستحب اور بصورت دیگر (بروایت نمبر ۲۲۵) جائز ہے

احرام میں سر کے بال گوندھنا

(۲۲۷) بروایت امام مالک... حضرت عمرؓ نے فرمایا، جو شخص (احرام باندھنے کی حالت میں) سر
کے بالوں کو گوندھنا چاہے، کوئی مضائقہ نہیں لیکن یہ مینڈھی اس طرح نہ گوندھے، کہ گویا انکو
چپکا دیا گیا ہے

(۲۲۸) بروایت امام مالک... امیر المؤمنین نے فرمایا، کہ جو عابی سر کے بال چوٹی
کی شکل میں باندھے (نچٹا) یا انہیں گوندھے یا انہیں چپکا کے، اس پر بالوں کا منڈا نا
واجب ہے (مترجم) روایت نمبر ۲۲۷ کی وضاحت ہے)

عقبہ میں قیام مشب

(۲۲۹) بروایت امام مالک ... امیر المومنین نے فرمایا کہ کوئی — حاجی منیٰ میں حقبہ کی اوث میں رات نہ گزارے

(۲۳۰) بروایت امام مالک ... محمد بن الخطاب فرستاد مردوں راتنا داخل کند مردوں را اذاں طرف حقبہ (منقول از مصنف ثناء علی اللہ)

(۲۳۱) بروایت ابو بکر ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور یحییٰ بن جبرہ کہنے کے وقت پر سواری پر نہ جوتے بلکہ پیادہ پا ہوتے

رحی میں سواری بغیر عذ کے منع ہے

(۲۳۲) بروایت ابو بکر ... ایک عورت ناقہ پر سوار ہو کر سی کر رہی تھی، اور اس کا شوہر ہمارے ناقہ پر کڑے تھا، حضرت عمر نے انہیں دیکھا تو مرد کو قہ مار کر متنبہ فرمایا کہ یہ شخص اسے سواری پر نہ لے جائے

(۲۳۳) بروایت امام مالک ... حضرت عمر — حجۃ اولیٰ و ثانیہ پر دو پہر میں اتنی دیر تک کھڑے رہے کہ کوئی دوسرا ہوتا تو قہک کر گھبرا جاتا
(مترجم: حقبہ ایک مقام ہے مناسک میں اور یہ تین ٹکڑوں میں بنا ہوا ہے، عقبہ ادنیٰ — عقبہ وسطیٰ، عقبہ ثانیہ)

(۲۳۴) بروایت ابو بکر ... سلیمان بن ربیعہ فرماتے ہیں رملی جبرہ کے ساتھ پر ہم لوگ امیر المومنین کے محال دیکھ رہے تھے، جب آپ عقبہ ثانیہ پر آئے، تو وہاں وقوف نہیں فرمایا
رحی جماد کے آخری اوقات

(۲۳۵) بروایت امام مالک ... امیر المومنین قربانی کے دوسرے روز خدا دیں چڑھے باہر تشریف لائے، نگہبیں کہیں اور چپ کے ساتھ دوسروں نے بھی کہیں، ذرا دیر بعد اُسی روز پھر باہر تشریف لائے اور اسی طرح نگہبیں کہیں، اس سے ذرا بعد پھر گرزوال شمس کے بعد تیسری مرتبہ باہر نکلیں پھر نگہبیں کہیں اور آپ کے ساتھ آوروں نے بھی بھی مل گیا، یہاں تک کہ انکی آواز بیت اللہ میں پہنچی جس سے لوگوں نے سمجھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے تشریف لے گئے ہیں

منیٰ میں قیام شب

(۲۳۶) بروایت ابو بکر... حضرت عمرؓ نے ان چودا ہوں کو تو تقریباً بیچ میں شریک تھے
یہ اجازت فرمادی کہ وہ (ایام تفریق میں) منی کے اونچے حصہ میں شب بسر کر سکتے ہیں
منی میں قصر صلوة

(۲۳۷) بروایت ابو بکر... حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں، میں نے منی میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور عجمی ہر ایک کی محبت میں (نماز قصر) (۲) (۲) رکعتیں ادا کیں (مترجم
جمع نہر وصر)

(۲۳۸) بروایت ابو بکر... یہ واقعہ ان میں اصحاب نے ان الفاظ میں روایت
فرمایا ہے کہ حضرت عمرؓ نے منی میں بین الصلوات کیا، عمران بن حصین نے، عبداللہ بن عمرؓ نے،
ابو انس... نے (عن عمرو بن شعیب)
منی و محصب میں ادا کئے جمعہ

(۲۳۹) بروایت ابو بکر... حضرت عمرؓ نے منی میں نماز جمعہ ادا فرمائی
(۲۴۰) بروایت ابو بکر... امیر المومنین نے وادی محصب میں جمعہ کے وقت میں نماز
نہرا دفرمائی (اس روز نماز جمعہ کی روایت ہے ترمذی)
وادی محصب میں استراحت شب

(۲۴۱) بروایت ابو بکر... جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات مطہرین
ہر ایک نے محصب میں شب کے وقت کچھ دیر استراحت فرمائی
طواف وداع

(۲۴۲) بروایت امام مالک... امیر المومنین نے حاجیوں کو تاکید فرمائی، کہ
طواف وداع (تو محکمہ سے واپس جانے کے وقت) کیے بغیر کوئی شخص واپس نہ جائے یہ
طواف مناسک کا آخری ہے

(۲۴۳) بروایت امام مالک... حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو بوجہ نماز نظران سے
واپس بیت اللہ بھیجا، کہ وہ طواف وداع کر کے نہ آیا تھا تا کہ وہ طواف وداع کر کے واپس
لوٹے (اور یہ سبق بخیر مصلحت و صفا کے درمیان واقع ہے)

(۲۴۴) بروایت ابو بکر... امیر المومنین بیت اللہ سے نماز فجر کے بعد طواف کعبہ فرما کر
سواری پر کھڑے ہوئے، جو قحطی آفتاب قدرے بلند تھا، آپ نے (۴) رکعت نماز

(اس مقام پر) ادا کر کے فرمایا، کہ یہ (۲) کہتیں ہں... دو رکعتوں کے بالمعنی میں جو مجھے طواف کعبہ کے بعد اسی تقریب پر) ادا کرنا تھیں

بہ حالت مجبوری عورت کا آخری عمل

(۲۴۵) بروایت ابو بکر... حادث (بن عبد اللہ بن اسحاق) فرماتے ہیں، میں نے ابو بکرؓ سے فتویٰ پوچھا، کہ "اگر عورت طوافِ افاضہ کے بعد حائض ہو جائے؟" فرمایا "بہر صورت اس کے مناسک میں آخری عمل طواف ہونا چاہیے" "میں نے عرض کیا "بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی فرماتے!" حضرت عمرؓ نے فرمایا "اے حادث! کیا تمہیں دین میں شک ہے؟ اور کیا تم نے مجھ سے اس لئے دریافت کیا، کہ میرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف فتویٰ دے دیا گیا!"

(۲۴۶) بروایت ابو بکر... قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیقؓ سے مسئلہ دریافت ہوا، کہ "اگر عورت طوافِ افاضہ کے بعد قربانی بھی ذبح کر لے مگر اب وہ حائض ہو گئی، اور ادھر واپسی کا وقت آگیا،" قاسم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ حضرت عمرؓ پر رحم کرے، اس مسئلہ میں اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ فرماتے کہ وہ (عورت) اپنے اعمال سے (اگرچہ مجبوری، مترجم) فارغ ہو چکی ہے، مگر امیر المومنین فرماتے "یکون آخر عمدہا بالہیت" (کہ اگر اس کا آخری عمل طوافِ وداع ہے،

ش ۱۰۱ ولی اللہ فرماتے ہیں حضرت عمرؓ کا یہ فتویٰ حدیثِ ام المومنین صفیہؓ اور بعض دیگر

مذہب مترجم، لیکن اب اُسے بغیر حلال کے لئے نزدیک قیام کا اہتمام نہ کرنا چاہیے اگرچہ آخری عمل مناسک طوافِ وداع ہے

مذہب مترجم، وہ حدیثِ صفیہؓ یہ ہے۔ سبکی طوافِ شاہ صاحب نے اشد فرمایا ہے! یعنی

عن عائشۃ تمام المومنین ان ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مناب

صفیہ بنت حبیب حاضیہ صفیہ... ہو گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ٹکڑ

مذکورہ ذلالت رسول اللہ با فوس فرمایا، کہ انہوں نے تو یہیں واپس

صلی اللہ علیہ وسلم فقال لوک دیا، پھر اطلاع ہوئی کہ کعبہ طواف

احابستنا ہی فقیل انہا قد انصابت سے فارغ ہو چکی ہیں! یہ سن کر آنحضرت

افاضت فقال فلا اذا نے فرمایا تب سفرواپسی میں تاخیر نہ کرنی دینی

(وسطاً وایام ایک شیعہ محقق شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ طوافِ حائضہ کی توک طوافِ وداع

ان کا وقت افاضت)

محرم کے لیے غیر محرم کا کیا ہوا شکار

(۲۵۱) بروایت ابو بکر... حضرت عمر ایسے پرندے کا گوشت محرم کے لئے جائز سمجھتے تھے
غیر محرم نے شکار کیا ہو

(۲۵۲) بروایت امام ابو حنیفہ... حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں: ”بحرین میں مجھ سے یہ مسئلہ پوچھا گیا، کہ اگر غیر محرم شکار کرے تو محرم اس میں سے استعمال کر سکتا ہے؟ میں نے اس کے جواب کا فتویٰ تو دے دیا مگر میرے دل میں پلٹش باقی رہ گئی کہ شاید یہ صحیح نہ ہو۔“ اس کے بعد میں حضرت عمر بن الخطاب کی خدمت میں حاضر ہوا، اور یہ واقعہ بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر آپ اس کے سوا اور فتویٰ دیتے تو آپ نیابت امارت کے قابل نہ رہتے

میں معجز: اسلام میں امارت کس قدر نادر منصب ہے، اگر ذرا سمجھیں اس آئینہ کو ریزہ ریزہ کر سکتی ہے، مگر صدر اول بی سے یہ شیعیت و شروخ ہوئی کہ میں نے زور بازو چلایا۔ اہل المسلمین بن بیضا۔ گروہ انصاف و راجحہ اور افتاد میں ایسے حضرات نوح محفوظ کا برعکس نکلے اھ یہ حالت ابھی تک یہی ہے بلکہ امتداد۔ مدت نے اسے اور بھی الجھ بے بنا دیا ہے، کہ اول تو امارت سیاست کی بجائے نفس امارت کے مختلف عنوان اور مفہوم اختیار کر لئے گئے ہیں، پھر مفاہیم کے اطلاق دیکھے تو ہمدی وقت ہونے کے باوجود مسائل اربعہ میں سے ایک امام کے تقلید ہونے پر غور ہے نہ صرف مذہب پر کرم و احسان کی وجہ سے بلکہ اپنی علمی کم بائی کے سبب، اس سے بھی الجھ بے تروہ امرائے اسلام ہیں، کہ لقب کے اعتبار سے امیر جماعت فلاں کے ساتھ تھدی ہے مگر فتاویٰ کی لغزشوں کا یہ حال ہے، کہ قدم قدم پر گرفت ہو رہی ہے

اب حضرت عمر کا وقت نظر ملا تھا، جناب ابو ہریرہ بحرین میں نائب خلیفہ ہیں لیکن صرف ایک فتویٰ کی غلطی پر معزل کئے جانے کی تنبیہ کی جا رہی ہے، ان حضرات کے لئے اگر یہ کہیے تو
بجائے کہ سے یادگار زمانہ ہیں یہ لوگ
من رکھو اک فسانہ ہیں یہ لوگ

مخوف ازیں ان امراتو ہیں کہ لے کیا کہیے جگہ قوت استدلال و اجتہاد و احتیاط فلیوں کا یہ عالم
ہو کہ سے لیں میری فروغ محل وقف کئے و لے خانہ ہے
کوئی سجدہ ہے تو وہ بھی غرض مستاد ہے

اللہم انا اعوذ بک من الخور بعد الکور

احرام میں ایک اور..... استثناء

(۴۵۳) بروایت امام مالک... عبداللہ بن حدیر فرماتے ہیں، امیر المؤمنین احرام میں تھے جب سکیا (مقام) پر پڑا، (جوا)، آپ کو دیکھا تو اپنے اونٹ کی کٹان نکال رہے ہیں حالت احرام میں مختلف جانوروں کے شکار پر فدیہ

(۴۵۴) بروایت امام مالک... حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ حالت احرام میں مندرجہ ذیل جانوروں کے شکار پر فدیہ قربانی ہے

- | | | | |
|--------|------------------|---------------|----------------|
| ۱۔ بچو | پر ایک میتھا | ۳۔ خرگوش | پر ایک بچہ بڑ |
| ۲۔ ہرن | پر ایک مادہ بکری | ۴۔ جنگلی چوہے | ۵۔ مالا بچہ بڑ |

شکار بالتمتع پر فدیہ جبکہ شکار کر نہیں ایک سے زائد محرم شریک ہوں

(۴۵۵) بروایت امام مالک... ایک شخص حضرت عمرؓ کی خدمت میں سوال لایا کہ ہم دو دوست جو عمرؓ تھے ہم نے راہ میں ایک جنگلی بکری کے شکار پر گھوڑے چھوڑ دیئے وہ (بکری) تو بچ گئی، مگر ایک ہرن ہماری زد میں آگیا جسے ہم ذبح کر کے کام میں لے گئے اب ہم پر کیا فدیہ ہے؟

اس وقت حضرت عمرؓ کے پاس ایک اور صاحب تشریف فرما تھے آپ نے اُن سے فرمایا آئیے ہم دونوں اس مسئلہ پر غور کریں اور ذرا دیر بعد امیر المؤمنین نے سائل سے فرمایا تم ایک شخص سے ذرا قربانی کرو اس سائل یہ کہتا ہوا واپس لوٹا، امیر المؤمنین بنے بیٹھے ہیں! وہ اتنا بھی نہیں جانتے کہ اگر محرم ہرن کا شکار کر بیٹھے تو اسپر کیا فیصلہ دینا چاہیئے یہاں تک کہ آپ نے دوسرے شخص کو منورہ میں ساتھ بٹھالیا! حضرت عمرؓ نے سائل کو واپس بلا کر فرمایا کیا آپ نے سورۃ مائدہ پڑھی ہے؟

جواب :- میں نے یہ سورۃ نہیں پڑھی

۱۔ مترجم: اصل میں فقط یقرأ ہے۔ یعنی... قرا... بھلا، شاہ صاحب نے مصلحی میں اس کے معنی "کندہ" کے لئے لکھے ہیں۔۔۔ جانور سے مت کوچ کر برگ و برگ کاٹنا اور چھید، یعنی آزار، قتل: گویند بسم قاف۔۔۔ (غیاث اللغات)

۲۔ مترجم: حالت احرام میں شکار کا تمہود غیر تمہود فرق ہے، خاندان اس نے روایت (۴۵۴) میں ہولنا کے فدیہ پر لکھا کہ بکری کا قربانی ہے اور ہاں (نمبر ۴۵۵) میں ایک شتر یا غنہ! (واللہ اعلم)

فرمایا:۔ هل تعرف هذا الرجل الذي حكم معي؟ آپ اس شخص کو پہچانتے ہیں جس نے فتویٰ میں مجھے مشورہ دیا ہے؟

جواب: میں ان صاحب کو نہیں پہچان سکا

فرمایا: اگر آپ نے سورہ مائدہ پڑھی ہوتی جس میں اسی مسئلہ پر یہ آیت موجود ہے تو میں آپ پر تعزیر جاری کر دیتا!

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْلَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَدًّا فَجِزَاءُ مِثْلَ مَا قُتِلَ مِنَ النِّعَمِ

اے مومنو! حالت احرام میں عذا کسی جانور کو جان سے نہ مارو، ورنہ اسکی سزا مساوی پڑے گی (یعنی) ایک جو پائے کے بالعوض ایک چوہا کا قہر بانی!

يُحْكَمُ بِهِ ذُلٌّ أَعْدِلَ مِنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةً طَعَامٍ مِثْلَ ذَلِكَ أَوْ عَدْلَ ذَلِكَ صَيًّا مَا (۶:۵) رکھتا ہے

جس کا فیصلہ تم میں سے ڈٹا عادل اٹھائے کریں یہ کہ ان لوگوں پر قربانی ہے یا اس کیلئے کو نذرت دینا ہے یا اس کے بالعوض روزے

یہ میرے ساتھی دوسرے صاحب حضرت عبد الرحمن بن عوف ہیں

بُذِّی ... پرفدیہ

(۲۵۶) بروایت امام مالک ... ایک سائل آیا اور اُس نے حضرت عمر سے پرسئلہ دریافت کیا کہ ”میں نے حالت احرام میں اپنے کوڑے سے کئی ٹڈیاں شکار کی ہیں اگر ان پر فدیہ ہو تو فرمائیے؟“ فرمایا ”ایک مٹھی فدیہ“

(۲۵۷) ایضاً بروایت امام مالک ... دوسرے موقع پر ایک اور سائل ہی صورت سوال (مگر صوف ایک بیڑی کا بے کرا حاضر ہوا) حضرت عمر نے جناب کعب بن مالک سے فرمایا ”آئیے دونوں مل کر اس مسئلہ پر غور کریں، کعب نے عرض کیا، ایک درہم بصورت فدیہ! امیر المومنین نے (حضرت کعب سے) فرمایا آپ ایک درہم تجویز کرتے ہیں، اور میں کہتا ہوں کہ ایک ٹڈی کا فدیہ ایک کھجور بھی زیادہ ہے

درجہ ۱، مگو نمبر ۲۵۶ - اور نمبر ۳۵۷ میں بظاہر کوئی تفاوت نہیں، یعنی نفس فدیہ ضرور ہے کم یا زیادہ!

فندیہ میں تورع کی مثال

(۲۵۸) بروایت ابویکر... حضرت عمر (عالت احرام میں) بیت اللہ کے اندر تشریف فرما تھے کہ ایک کبوتر اڑتا ہوا آیا، اور اتر کر آپ کے ہاتھ پر بیٹھ گیا، آپ نے ہاتھ ہلایا تو وہ اڑ کر شہر کے ایک مکان پر جا بیٹھا جہاں سانپ اُسے گل گیا، حضرت عمر نے یہ سنا تو اسپر ایک بکری قربانی کا فدیہ فرمایا (مترجم: یہ تو رعنا ہے وجوباً نہیں!)

اگر متمتع وقت پر روزہ فند رکھے تو اسپر ایک قربانی واجب ہے (۲۵۹) بروایت ابویکر... ایک شخص جو حج تمتع کا احرام باندھے ہوئے تھا ابلیسین کی خدمت میں یہ سوال لایا کہ میں عشرہ ذوالحجہ میں روزہ نہیں رکھ سکا؟ آپ نے اُسے فرمایا ایک بکری قربانی کیجئے، سانس نے کہا مجھے اتنی سکت نہیں کہ میں بکری خرید سکوں! فرمایا، اپنی ذمہ سے کیجئے! اس نے عرض کیا، میری قوم کا ایک شخص بھی اس وقت یہاں موجود نہیں! اس نے حضرت عمر نے (خزانہ دار) حقیقیب سے فرمایا کہ اسے ایک بکری (بیت المال) سے لے دو! اگر ہمدی کو دراستہ میں ذبح کر لیں کی محبوبوری درپیش ہو جائے؟

(۲۶۰) بروایت ابویکر... حضرت عمر نے فرمایا کہ جو ہدی (قربانی کا جانور) نفی صدقہ کے طور پر کسی شخص نے اپنی طرف سے کسی کے ساتھ کر دی (اور وہ خود حج کے لئے نہیں جاسکا) اگر راستہ میں وہ ہدی کلفت سفر سے عاجز آکر بیٹھ گئی محرم اُسے ذبح کر سکتا ہے مگر اس میں سے خود کھائے ورنہ اسپر بدل واجب ہے (یعنی قربانی: مترجم)

لے مترجم: اس مضمون میں مرفوع حدیث ترمذی (باب ما جاء اذا عطى البهري ما يصنع به) (ابواب الحج) میں ہے جس میں حضرت عمر کے قول (۲۶۰) سے مستزاد لفظ ہے... ثم اغمس نعلها في دماء ثم غسل بين سبيل الناس وبينها لئلا يكلوها (ذبح کرنے کے بعد اس کے خون میں وہ پوائی تر کر دو جو بصورت نشان ہدی کے گلے میں لٹکانی گئی تھی اور اپنا سفر جاری کر دو، تاکہ دوسرے لوگ اگر لپکے ہوئے ہوں تو اُسے استعمال نہ کریں) یعنی ذبح کرنے والا اور اس کے ساتھی اس میں سے کچھ نہ استعمال کریں — اب یہ عام ہے کہ ایسی ہدی محرم کی لٹکا ہو یا اس کے ساتھ کسی ایسے شخص نے کر لیا جو خود حج کے لئے نہ آسکا

منی سے واپسی کے بعد قیام مکہ کی تحدید
(۴۶۱) بروایت ابوبکر... امیر المومنین نے فرمایا کہ منی سے فارغ ہونے کے بعد مکہ
معلقہ میں ۳ روز سے زائد قیام نہ کرو

جو شخص حج کی فقیقت سے آئے، مگر راستہ میں بدعجوبی یا غیر ہو جائے
(۴۶۲) بروایت امام مالک... حضرت ابویوب انصاریؓ کے لئے نکلے، تو راہ
میں پتہ نہ پڑا، پرانگی سرائی کی اونٹنیاں گم ہو گئیں، چکی تلاش میں اس قدر تاخیر ہو گئی کہ حضرت
ابویوبؓ کو معلقہ میں یوم نحر (قرآن فک کرنے کے روز) ہی کو پہنچے، جبکہ مناسک کا وقت ختم
ہو جاتا ہے، حضرت عمرؓ سے ملائی ہوئے اور اپنی وجہ تاخیر بیان کی، امیر المومنین نے فرمایا کہ اب
آپ عرف عمرہ کے احرام کھول دیجئے، سال آئندہ میں اگر آسکیں تو حج کیجئے اور اپنی وصیت
کے مطابق ہدی ساتھ لائیے

جو شخص قربانی کے روز نحر بھول جائے

(۴۶۳) بروایت ابوبکر... امیر المومنین ہدی ذبح کر رہے تھے کہ ہمارے پاس
آئے اور یہ دیکھ کر عرض کیا، اے امیر المومنین! ہم لوگ تو آج قربانی کرنا بھول
گئے، کیونکہ ہمارے خیال میں آج یوم عرفہ تھا (مگر آپ کو قربانی کرنے دیکھ کر معلوم ہوا،
کہ وہ عرفہ) تو کل گزر چکا ہے، اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟

حضرت عمرؓ نے فرمایا، کہ اب آپ اور آپ کے پیچھے ساتھی مکہ معلقہ واپس
جائیں، طواف کریں اور اگر قربانی تیسرا ہو تو اسے ذبح کر کے حلق یا قلعہ کریں (حلق پورا
سر منہ لٹکا، تھوڑے ریش و روت وغیرہ کے زائید ہال کھانا) اور اپنے گھروں کو لوٹ
جائیں۔ اگلے سال آپ حضرات پھر حج کریں اور پہلے ہمراہ ہدی لائیں، البتہ جس
شخص کو آج ہدی پیش نہ ہوا اس پر وائسٹل ون کے روز سے واجب ہیں جن میں سے وہ
شخص تین روز سے قیام حج میں ادا کرے اور سات اپنے مسکن میں لوٹ کر رکھے!

سفر حج میں حدی خوانی کا جواز

(۴۶۴) بروایت ابوبکر... امیر المومنین مغرب کی کسی دیکسی ہوا ہی سے غفلت
کہ حدی خوانی کرے

۴۶۵) بروایت ابوبکر... ایک سفر میں حضرت عمرؓ نے کسی راہ گیر کو حدی خوانی

کرتے سنا تو فرمایا کہ یہ (مذی) اُس مسافر کا زادراہ ہے جو سواری پر سفر کر رہا ہو

سفر حج میں خیمہ استعمال کرنے کا جواز

(۲۶۶) بروایت ابو بکر . . . حضرت عبداللہ بن عامر فرماتے ہیں مجھے ایک مرتبہ امیر المومنین کی مشایعت میں سفر حج کا اتفاق ہوا، مگر آپ نے کسی منزل میں قیام گاہ پر خیمہ نصب نہیں فرمایا حتیٰ کہ مدینہ منورہ واپس تشریف لے آئے اُس وقت ابن عامر سے کسی نے پوچھا، پھر امیر المومنین دھوپ سے اپنا بچاؤ کیونکر کرتے تھے؟ عبداللہ نے فرمایا، جس درخت کے نیچے ٹھہرتے اُس پر کھال پھیلا کر سایہ کر لیتے،

کا یہ حق ہے کہ اس ایک مجلس جس میں کہ سودا ہوا ہے جب تک بیٹھے رہیں بغیر قطع سخن خریدار اور فروخت کنندہ دونوں کو بیع کرنے اور واپس لینے کا مجاز حاصل ہے خریدار سی کے بعد بائع اور مشتری دونوں کی طرف سے تکمیل (۴۰۰) بروایت امام شافعی ۱۰۰۰ امیر المؤمنین نے فرمایا کہ تکمیل بیع کا ایک عنوان

بائع اور مشتری دونوں کا ایک دوسرے کے ہاتھ سے ہاتھ لگانے پر بھی موقوف ہے شمس الاولیٰ اللہ فرماتے ہیں، امام شافعی نے یہ روایت نقل کرنے کے بعد اسکی تضعیف میں فرمایا ہے کہ ”بیع صفتہ“ (یعنی ہاتھ سے ہاتھ لگانا بائع اور مشتری کے بعد دونوں کے لئے تفرق کا حق بھی ہے اور خیار کا حق بھی) (منہج، یعنی اگر صفتہ کے بعد وہ مجلس کو ختم کر کے ذرا دیر ہٹ جائی تو یہ تفرق ہوا، اور تفرق سے قبل دونوں میں سے کوئی یا دونوں بیع فسخ کر دیں تو یہ خیار ہوا) مگر میں (شاہ صاحب) کہتا ہوں، ”صفتہ“ کے بعد قبل از تفرق وہ چیزیں ہونگی، (۱) بیع (۲) فسخ بیع کا خیار، مشتری کی ذمہ داری کب تک ہے !

(۴۰۱) بروایت بیہقی ۱۰۰۰ امیر المؤمنین نے ایک صاحب سے ایک اسپ کی خریداری پر گفت گو کی، اور بغیر بیع کئے ایک اوشخص سے فرمایا کہ وہ اسپ پر سوار ہو کر اسکی چال دیکھے، مگر چال دیکھنے دکھانے میں گھوڑا مر گیا اور فروخت کنندہ نے قیمت کا مطالبہ کیا، تو حضرت عمرؓ نے اس میں تاثر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس معاملہ میں آپ ہی کسی کو حکم مقرر کر لیجئے؟ مالک اسپ نے خرید عراقی پر، بنی رضامندی ظاہری کی، فریقین آگے پاس پہنچے، شریعت نے حضرت عمرؓ سے فرمایا

”جب آپ نے اس سے اس حالت میں اسپ لیا، کہ وہ صحیح و سالم تھا، تو آپ ذمہ دار ہیں کہ اس کے مالک کو اس کا اسپ اسی حالت میں لوٹائیں جس طرح آپ نے اس کے ہاتھ سے لیا تھا!“

قاضی شریح کے اس فیصلہ پر امیر المؤمنین بیت موحی ہوئے (بائع کو اسپ کی قیمت ادا کر دی) اور شریح کو قاضی مقرر کر کے باہر (کو فرما) بھیج دیا

شمس الاولیٰ اللہ فرماتے ہیں، امام شافعی نے اس واقعہ سے یہ طلل حاصل کی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی شے کو بغرض خریداری لے اور وہ شخص اس سے تلف ہو جائے تو بیعتیں

اس شخصے کا عقد دار ہے (کہ اس کی قیمت مالک کو ادا کرے)

۳۔ حرام ست فروختن نقد بجنس آری یعنی طلا بطلا یا نقرہ بنقرہ مگر دست بدست ہو یکے بر دیگر، دیگر در وزن پس اگر مختلف شوند اجناس دست بدست (۲۷۲) بروایت امام مالک ... امیر معاویہ نے (زمانہ قیام دمشق میں) سونے (یا چاندی) کا ایک برتن فروخت کیا، اور اس کی قیمت میں سونا (یا چاندی) برتن کے وزن سے خریدار سے: زمانہ وصول کی، حضرت ابوالدرداء (صحابی) کہ حضرت عمر کی جانب سے دمشق کے قاضی مقرر تھے انہوں نے امیر معاویہ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اس قسم کی کسی یا زیادتی میں منع کے الفاظ سنے ہیں یعنی آنحضرت ایسے سونے میں برابر وزن پر لین دین کا حکم فرماتے

امیر معاویہ نے ان سے فرمایا کہ میرے نزدیک ایسے سونے میں وزن کے اعتبار سے کم یا زیادہ لینے دینے میں کوئی مضائقہ نہیں

حضرت ابوالدرداء نے یہ سن کر فیصلہ کیا کہ معاویہ کے سامنے میری مدد کوئی نہیں کر سکتا؛ (کیونکہ وہ صوبے کا عامل تھے اور یہ صرف قاضی اور بھی ان کے ماتحت: حرم) میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنارہا ہوں اور وہ اپنی رائے سے فیصلہ فرماتے ہیں حضرت ابوالدرداء نے کہا اے معاویہ! میں اس سرزمین میں نہیں رہ سکتا، جہاں آپ کا قیام ہوا اور یہ کہہ کر امیر معاویہ کے ہاں سے مدینہ تشریف لے آئے

اور مدینہ پہنچ کر ابوالدرداء نے امیر المؤمنین سے پورا واقعہ بیان فرمایا تو حضرت عمر نے امیر معاویہ کی طرف یہ تحریری فرمان بھیجا کہ

”مفروضش مانند این را مگر آن کہ فروشی ہم وزن را با ہم وزن“

(۲۷۳) بروایت امام مالک ... نافع حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین نے فرمایا نہ تو سونے سے سونے کی خریداری میں تقاضل قائم رکھو، نہ چاندی

۴۔ یعنی من مصلیٰ شرع سوار سے نقل کیا گیا ہے۔ از باب محرم بیع الطعام بجنسہ

والنقد بجنسہ — الخ (مترجم)

۵۔ منقول از مصلیٰ باب مندرجہ ما مضیہ نمبر ۱۷ (مترجم)

ہی میں! (مترجم) مثلاً جبکہ سگہ زہر خالص یا سیم خالص میں ایک ٹولہ وزن میں ہو تو ان کے عوض میں ایک ہی ٹولہ زہر خالص یا سیم خالص خرید کیا جائے جب تو بیع جائز ہے، اور اگر دونوں (سگہ اور ڈلی کے وزن میں کئی شیئی ہو جائے جب بیع ناجائز ہوگی) اور فرمایا کہ سونے اور چاندی دونوں کے باہم خرید و فروخت میں دونوں طرف حاضر مال ہونا ضروری ہے (یعنی) اگر خریدار کے ہاتھ میں اشرفی یا پونڈ موجود ہے، تو فروخت کنندہ کے پاس چاندی یا سونا بھی حاضر ہی ہونا چاہیئے چنانچہ کہ اگر دونوں سے کوئی ایک دوسرے سے سگہ یا ڈلی لانے کی گھر تک بہت مانگے، تو دوسرا اسپر اعتبار نہ کرے

فرمایا مگر اے مسلمانو! میں ڈرتا ہوں، مبادا تم رامیں نہ گھر جاؤ اور رام سود کا دوسرا نام بنے

(۴۴) وایضا بروایت امام مالک ... عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر —

— بطل نمبر ۱۷۵

نفوذ کے مختلف اجناس میں دست بدست تبادلہ

(۴۵) بروایت امام مالک ... کہ مالک بن اوس کو اپنے دینار جو کئی قعدہ لکھتے تھے ان کے بالعوض درہم تڑوانا پڑے، جب طلحہ ابن عبید اللہ کو یہ معلوم ہوا تو انہوں نے مالک ... سے معاہدہ کر لیا اور طلحہ نے دینار مالک کے ہاتھ سے لیکر انہیں پرکھنا شروع کر دیا، جب اپنا اطمینان کر لیا تو مالک سے فرمایا کہ میرا غوازدار باہر سے لوٹ آئے تو آپ کو درہم دے دوں!

امیر المؤمنین نے ان کا یہ معاہدہ دوسرے دیکھ لیا آپ نے مالک کو بلوا کر فرمایا کہ آپ کو

لے مترجم! ایسا! کچھ عرصہ سے سلمان جدید فقہ کی تدوین پر مائل ہیں، اگر یہی ممکن ہو تو انہیں اس قسم کے مسائل پر بھی توجہ کرنا چاہیئے کہ موجودہ دور میں ہیں و کثرت کے اندر سمیع کو تمکیناً ذکر خریدار کے ہاتھ میں ایک عتہ تک نہیں ہوتا! اگر ایسے مجتہدات کو مبنی ہیں احادیث مرفوعہ پر مضبوط پکڑا جائے تو ایک طرف موجودہ طریق تجارت کے تمام نظام سے مسلمانوں کو متاثر کرنا پڑتا ہے لیکن اگر ان آثار و احادیث کو چھوڑ دیا جائے تو اور مشکل ہے! فقہ شافعی تاویلہ انا فزلک من المحسنین (۱۷۵:۱)

اس جگہ سے جہاں سودا ہو رہا ہے نہ خود ہٹنا چاہیئے نہ اُن کو یہاں سے ہٹنے دیجئے حتیٰ کہ
ہیں سے اسی جگہ وہ ہم لے لیجئے! کیونکہ حدیث میں ارشاد ہے

قال رسول اللہ صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دست پرست ہونا ضروری ہے

- | | |
|---|---------------------------------|
| (۱) الذہب بالورق ربواً | (۱) سونے اور چاندی دونوں کا بیع |
| الآہام و ہاء | اپنی جنس سے متبادل |
| (۲) والبر بالبر ربواً والآہام و ہاء | (۲) گندم سے گندم کا متبادل |
| (۳) والقمح بالقمح ربواً والآہام و ہاء | (۳) کھجور سے کھجور |
| (۴) والشعیر بالشعیر ربواً والآہام و ہاء | (۴) جو سے جو |

مشابہ رہا

(۲۷۶) بروایت ابن ماجہ ۱۰۰۰ میل الموئین نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم دنیا سے تشریف لے گئے اور سود کی تفصیلات ——— کشیدہ رہ گئیں
لے سلا نو! تمہیں چاہیئے، کہ سود اور جو صورت سود کے مشابہ ہو، اسے بھی
ترک کرو

بیع نسلم — (مترجم: کسی جنس کی پیداوار (غنم) سے قبل بندھنی پر سودا کر لینا؟
(۲۷۷) بروایت ابو بکر ۱۰۰۰ میل الموئین نے فرمایا، بعض خوشے پھوٹ نکلنے پر
جنس کی بندھنی نہ باندھ لو بلکہ خوشوں کے اندر اگلی طرح دانہ بن جانے تک کوئی سودا
(بیع نسلم) مت کرو!

مفسر: اولی اللہ فرماتے ہیں

(۱) امام مالک کے نزدیک اسکی تعبیر یہ ہے کہ جب تک دانہ خوشہ میں پجنے کے

لے مترجم: قاضی ہے کہ قسم (۱) کے سوا بقیہ طرق متبادل اس دور میں تقریباً
غیر ہونگے ہیں (یعنی غلے سے غلے کا متبادل کہیں نہیں رہا) اب عرف نمبر (۱) سے جو
صورت اختیار کر رہی ہے وہ علانیہ طور کے لئے غور طلب ہے

قریب نہ آجائے اس جنس کی بندھنی ممنوع ہے اور اسی طرح کھجور جب تک خوشہ میں طیاری کی حد تک نہ پہنچ جائے، اسکی بیع سَلَمَ ر بندھنی بھی ممنوع ہے
شاہ صاحب فرماتے ہیں، اس روایت میں لفظ ”سَلَمَ“ کے باب یعنی ”اسلام“ اُس بیع کے معنوں میں آتا ہے جس میں بیع کا وجود ظہور پذیر ہونے سے قبل بیع وجود میں آجائے

(۲) امام ابو حنیفہ کے نزدیک: جب تک بیع اپنا وجود قائم نہ کرے اسکی بندھنی ممنوع ہے (مترجم: یعنی دائرہ اپنی شکل اختیار کر لے۔ اس کے کورے پن سے غرض نہیں۔ غلام کی بیع پر غلام کے مال کا معاملہ

(۲۷۸) بروایت امام مالک حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے امیر المؤمنین لے فرمایا کہ اگر کوئی شخص ایسے غلام کو فروخت کرے جس (غلام) کے پاس کچھ اندوختہ بھی ہو تو اس اندوختہ کا حقدار مالک ہے، البتہ اگر شرط بیع میں اس کا مال بھی شامل کر لیا گیا ہے تب خریدار غلام کے اندوختہ کا بھی حقدار ہو سکتا ہے (لیکن اس شرط میں پھر ایک شرط یہی غلام کے مالک کی اجازت ہے: مترجم)

پہری روایت ابن عمرؓ نے از خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی نقل فرمائی ہے، اور بخاری نے ان دونوں روایتوں یعنی ”ابن عمر بن عمر بن الخطاب“ اور — ”عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم“ کی صحت کا اعتراف فرمایا ہے جیسا کہ امام بیہقی سے منقول ہے (مترجم: امام بخاری کی صحت کا اعتراف ان کی صحیح میں منقول ہونے ہی پر مستلزم نہیں خارج از صحیح بخاری بھی ہے)

خرید کر دہ مال پر قبضہ کرنے سے قبل اسکی دوسرے کو بیع منع ہے
(۲۷۹) بروایت امام مالک... امیر المؤمنین نے حضرت حکیم بن حزام کو حکم دیا کہ وہ

مے مترجم: جامعہ دہلی میں غلام کی خرید و فروخت کا معاملہ تو خارج از بحث ہے، تاہم یہ روایت ہنوز قائمہ ہے خالی نہیں، مثلاً ایک مکان فروخت کیا گیا جس میں دو قسم کا سامان تھا (۱) خاصا منقول یعنی کس، پٹنگ، عروق وغیرہ (۲) تقریباً غیر منقول جیسے پانی کے تالہ وہ جس اٹھادی روہ میں ہیں وغیرہ۔ جب بیع ہوگی تو دوسری نوع قسم مکان میں شامل ہوگی لیکن قسم اول کے لئے خریدار اگر اپنے طرف سے داخل بیع ذکر کے تو اس کا حق نہ ہوگا
خرید کر دہ مال قبضہ کرنے سے قبل اس کی دوسرے کو بیع منع ہے۔

انتہا غلبہ میں تقسیم کرنے کے لئے خریدیں، انہوں نے ایک جنس کا صرف سودا کر لیا (مگر قبضہ نہیں کیا) اور اُسے اُدھر فروخت کر دیا (یعنی وہ بھی زبانی؟ یہ بھی زبانی!) — امیر المومنین نے جناب حکیم سے فرمایا کہ بیع (جنس) پر قبضہ کے بغیر تکمیل بھی نہیں ہوتی سودے میں بعض شرطوں کی تاخیر

(۴۸۰) بروایت امام مالک... حضرت حماد بن مسعود نے اپنی بیوی (زینب الشافعیہ) سے ان کی ایک کنیز کی خریداری کا معاملہ کیا، بیوی نے عرض کیا، کہ اگر آپ یہ کنیز کسی اور شخص کو فرو کرنا چاہیں تو مجھے حق ہوگا، کُنس قیمت پر ہی اسے آپ سے خرید لوں! حضرت امین مسعود نے یہ شرط امیر المومنین سے بیان کی، تو آپ نے فرمایا کہ (شرط قابل قبول ہے اگر آپ کو یہ منظور ہو تو) اس کنیز کے ساتھ معاشرت نہ کیجئے، کیونکہ اس میں ایسی شرط ہے جو مانع جماعت ہے (مترجم: یعنی اگر کنیز ام الولد کے درجہ تک پہنچ گئی (عاملہ بگئی) تو آپ اسے بیع نہ کر سکیں گے)

کسی مال یا جنس کے لئے پیشگی رقم دینا
(بیع سلم کی، ایک اور قسم برنبرقہ، مگر یہی ہے)

(۴۸۱) بروایت بخاری — امین ابی اوفیٰ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ہمد رسانت بننا حاصل شد علیہ وسلم امد زمانہ لائے ابوبکر و عمر میں ایک دو سو کے کو پیشگی رقم مندرجہ ذیل اجناس پر سے دیا کرتے! گندم پر، جو پر، کھجور پر، اور روغن زیتون پر! نسخ کی کھی پیشگی

(۴۸۲) بروایت امام مالک... امیر المومنین بازار سے نکلے، تو حضرت حاطب (بن ابیہ) شفقی فروخت کر رہے تھے حضرت عمر نے ان سے نرخ پوچھ کر فرمایا کہ یا تو اس سے سستا بیچو یا بازار

لے مترجم، بیع کی عوام دکانوں میں "حاضر مال" کہا جاتا ہے اور خرید و فروخت پر اس قسم کی پابندی یا بعض حضرات کے ذوق پر قدسہ بار ہیں، لیکن "حاضر مال" کے مفقود ہونے پر جو قباحتیں ہیں، آج ان کا تذکرہ عام ہے، ایک نٹ نمونہ میں کچھ دکھاتے ہیں بازار میں کچھ نکلتا ہے، بلکہ بعض اوقات اُدھر ہوا پیشگی رقم غائب اور اُدھر دوکان میں دیکھتے نہ آنے سے دوکان کی ساکھ نظروں میں آکر "حاضر مال" کی خرید و فروخت میں کوئی خلل و غلط نہیں

باز اسے اٹھا کر اپنے گھر لے جائے

(۳۸۳) بروایت امام شافعی... یعنی (وہ اتھ نڈکر) حضرت صاحب کے پاس تھی کے (۲) روئے تھے، امیر المومنین نے ان سے نرخ پوچھا تو انہوں نے فی وہم (۲) مد کے حساب سے بتایا، حضرت عمر نے فرمایا، کہ مجھے طاقت کے ایک ایسے قافلہ کی اطلاع ملی ہے جس کے پاس ہی جنس ہے اور وہ بھی (آپ کی دیکھا دیکھ) یہی نرخ بتا رہے ہیں اسے صاحب یا تو نرخ میں کمی کیجئے یا اسے اپنے گھر لے جا کر میں بھاؤ میں چاہئے اسے نکال دے

آخر جب حضرت صاحب بالار سے چلے گئے، تب امیر المومنین کچھ دیر غور کرنے کے بعد ان کے گھر تشریف لے جا کر ان سے فرمایا: اے صاحب! میں نے جو کچھ آپ کہا، یہ حکم یا تقاضا واقعی، بلکہ محض اہل شہر کی بھلائی کے لئے کیا تھا۔ اب میں یہ کہتا ہوں کہ تم جس نرخ اور جس مقام پر چاہو اسے لے سکتے ہو*

منع احتکار

ترجمہ: احتکار ہے انسان اور مخلوق کے کھانے کی چیزیں وغیرہ کو منہ کے بعد ان کی فروخت کرنا اس طرح کہ نرخ اور (بڑھ جائے)

(۳۸۴) بروایت امام مالک... امیر المومنین نے فرمایا، ہماری منڈیوں میں، احتکار کی کوئی گنجائش نہیں، کوئی مال دار اس اور وہ سے بازاروں میں نہ آئے، کہ جو رزق اللہ تعالیٰ

سے فقراء نے صرف اپنی ذاتوں (مثلاً) دور حدایہ اور وہ کہ احتکار کردہ دست و آلات آدمی وہاں... (مصلحتی یا با اہل حق احتکار) کو احتکار میں مصروف فرمایا ہے مگر موجودہ دور میں اس کا حکومت کو اس نقطہ کے مفہوم میں پوری تفہیم کرنا چاہیے، کیونکہ جس بصر اور زمانہ حال کی پییدہ داروں میں کوئی نسبت ہی نہیں، نہ دونوں قانون کا ضابطہ۔ بات میں کوئی تناسب! کئی سال سے یہ ملک کو قطعاً زندگی کے بلج میں ہر قسم کی چیزوں میں احتکار کی عادت پڑ گئی ہے جس سے عوام بے مددپرستی میں رہتے ہیں، لہذا احتکار کی قرینہ میں "اوقات" کی کہانے "اسباب" ہوتا چاہیے، یعنی ہدایات، دلوں اور نوکری وغیرہ، ضروریات زندگی کی ہر ایک شے تک، اور جو منافع اعمروا کسی چیز میں نہ پہنچ رہے، مترجم !

نے انسانوں کے لئے ہماری سرزمین میں اگایا ہے والدرا اپنے سیم وزر کے زور سے اُسے خرید لیں اور مدت مدید تک اُس کے بیچنے سے رُکے رہیں کہ نرخ بڑھ جائے تب اسے فروخت کیں

البتہ اس ٹھکر دفع اندوزی کی فرض سے غلہ وغیرہ بند رکھنے والا کے سوا وہ غریب بخت کش جو ہمارے بازار میں گری اور سردی کی موسم میں اپنی کمر پر غلہ لاد کر فروخت کرنے کے لئے آئے، وہ کسان (حضرت) عمر کا بھان ہے، اور اُسے اختیار ہے کہ جس نرخ پر اسکی خوشی ہو فروخت کرے اور اگر اپنی ذاتی ضروریات خود اک کے لئے بے یہ غلہ جمع رکھنا ہے تب بھی وہ اس کا سختار ہے

مائل مجلس کی تقسیم اس کے قرضخواہوں میں

(مترجمہ مثلاً: ایک شخص پر چند اشخاص کا قرض ہے مگر دیون کا مال قرض کی مجموعی

قیمت سے کم ہے اس صورت میں ہر قرضخواہ کی رقم کے تناسب سے اُسے حصہ ملے گا)

(۲۸۵) بروایت امام مالک و یحوی (ہر د) ... امیر المؤمنین نے ایک خطبہ میں

اُسینق نامی یو پارے کے متعلق فرمایا (جس کا کام یہ تھا کہ وہ موسم حج میں کچھ دن پہلے آکر خبر لگے

اور فوجی کے ہافدوں کا حق سواری ان کے مالکوں سے خرید لیتا، اور جب حاجی لوگ آتے

تو اُسینق انہیں عام نرخ سے گراں قیمت پر (استعمال کا حق) فروخت کرتا، آخر وہ خود ہی

اس سے مقروض ہو گیا اور معاملہ حضرت عمر کے حضور پہنچا، آپ نے فرمایا: ”اے اباں!

اُسینق! ”مرد سیام فام حقیر قدر!“ (میں اُس سے واقف ہوں! وہ قبیلا، بھیند میں

سے! وہی جو اپنے دیں و امارت پر نازاں ہے! جیسا کہ کہا جاتا ہے!) — مگر اس نے شیوہ

یہ اختیار کر لیا، کہ حاجیوں کے آنے سے پہلے مکہ معظمہ جا پہنچا، اور شہر و نواح کے تمام جانوروں

کا حق سواری خرید لیا اور وہ ہر سال ایسے ہی کرتا رہا مگر اب وہ (اُنشا) لوگوں کا مقروض

ہو گیا ہے۔ پس جیسا شخص کا قرض اس کے فتنے ہو، کل صبح کے وقت وہ یہاں آ جائے

ہم اس کا مال قرضہ اہوں میں تقسیم کر دیں گے
اور اسے مسلمانوں قرض لینے سے خود کو بچاؤ، اسکی ابتدا نامت ہے اور اسکی

انتہا قرضخواہ سے لڑائی؛ بشک

ایسی شرط جو مادیوں کو زیر بار کرتی ہے

(۲۸۶) بروایت امام مالک... ایک شخص نے (دوسرے سے) اس شرط پر غلاموں کو
لے لیا کہ وہ اسی مقدار میں اُسے فلاں — شہر میں ادا کرے گا جب حضرت عمرؓ نے سنا
تو اسے ناپسند کرتے ہوئے فرمایا، کہ اتنی دُور سے غلام لانے کی ضروری کون ہے سکتا ہے!

مضاربیت

(۲۸۷) بروایت امام مالک...

(یعنی) جبکہ حضرت عمرؓ کے دونوں صاحبزادے جناب عبداللہ اور عبداللہ ایک لشکر

میں عراق تشریف لے گئے، اور وہاں کے عامل حضرت ابو موسیٰ (اشعری) نے انہیں

کچھ رقم بطور قرض دے دی (جسکی) ان دونوں حضرات نے تجارت کا سامان خریدا

اور اس میں اتنی — رقم دونوں کو منافع میں آئی

معاہدہ امیر المومنین نے اپنے حضور میں لے کر دونوں صاحبزادوں سے پوچھا، کیا

ابو موسیٰ نے ہر ایک لشکر کی کوئی طرح رقم ادا کر دی ہے یا صرف تم ہی دونوں کو؟ عرض کیا

ہی ایسا تو نہیں ہوا کہ انہوں نے ہر سپاہی کو رقم دی ہو! اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تم دونوں

کو اس خصوصیت کی وجہ سے قرض دیا گیا ہے کہ تم امیر المومنین کے فرزند ہو! اور فیصلہ

میں فرمایا کہ اصل مال اور منافع دونوں بیت المال میں جمع کرادیجئے، یہ فیصلہ سننے کے بعد حضرت

عبداللہ توجہ سے نئے ویسے ہی خاموش رہے، مگر حضرت عیسا اللہ نے عرض کیا

— امیر المومنین! آپ کو یہ حکم نہیں دینا چاہئے، کیونکہ خسارے کی صورت میں آخر ہم دونوں

میں کے ذمہ دار بھی ہوتے مگر حضرت عمرؓ نے دوبارہ اپنا وہی فیصلہ دہرایا

ماضی مجلس میں سے ایک صاحب عرض گزار ہوئے، اے امیر المومنین! اگر

آپ منافع میں مضاربیت (دائن اور مدیون دونوں کی حصہ داری) فرمادیں، تو کیا مضائقہ ہے؟

حضرت عمرؓ نے اسے تسلیم کر لیا، اور حکم دیا کہ منافع کا نصف بیت المال میں داخل کرادو، اور نصف حضرت محمدؐ اور عبید اللہؓ کو دے دو۔

ش ۱۰۰ ولی اللہ فرماتے ہیں، مرنی لکھتے ہیں، امیر المومنین کی منافع میں یہ تقسیم کہ ۱/۲ بیت المال اور ۱/۲ ان دونوں (فرزند ابی المومنین) کو دیا جائے، تو اسکی توجہ یہ ہے (امام مرنی) نزدیک یہ ہے، کہ حضرت عبداللہؓ اور عبید اللہؓ نے بھی یہ فیصلہ بطیب خاطر منظور کر لیا

مزارع اور متولی کا پیداوار میں حصہ (ختم کی مقدار وضع کرنیکے بعد) (۲۸۹) روایت بخاری و بخاری (۲۹۰) امیر المومنین... نے مزارعوں کے ساتھ تقسیم پیداوار میں لے کیا، کہ فرق بین میں سے جو کوئی تخم ریزی کے لئے بیج دے وہ (بیلہ وار میں) اس مقدار کے مساوی غلہ لینے کے بعد بقیرہ غلہ میں نصف کا حقدار ہوگا (یہ تخم مزارع اپنے پاس سے دے یا متولی اراضی)۔

مزارعون پر شحنگی

(۲۸۹) روایت امام مالک و امام شافعی... امیر المومنین نے اپنے ایک غلام کو جو بختی تھا شحنگہ مقرر فرمایا

چرا گاہیں اللہ در اس کے رسول کی ملکیت ہیں

(۲۹۰) روایت بخاری... صحابہ بن جہاد سے روایت ہے

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لہ ہو من کبار: صحابہ الشافعی معدود فی المجتہدین المتسببین

وعدہ بعضهم مجتہداً مستقلاً

وہو اسمعیل بن یحییٰ بن اسمعیل بن عمرو بن اسحاق بن ابراہیم
الطائی المصري تلمیذ الامام الشافعی والمزنی سبعة ائ مزینة
توفي رحمه الله في شوال سنة ۲۴۰ م ملخص از تعلیقات المستمبہ علی
الفوائد الحمیدہ در زمرہ مجتہدین مرنی ابو جعفر علی بن ابی شیبہ بواسطہ ابی جعفر علی بن ابی شیبہ (مرتب)

قَالَ لَا حِجْیَ إِلَّا لِلَّهِ
 کہ چراگا ہیں اللہ اور اس کے رسول
 ورسولہ کی ملکیت ہیں

امام زہری (ابن شہاب) فرماتے ہیں کہ حضرت عمر کے عہد میں جو چراگا وہی اس میں
 بیت المال کے شتر پرورش پاتے

مصالح زمان کے مطابق اراضی یا چراگا کی ضبطی بحقی مکرار۔
 جس کے معاوضہ میں اصل مالکوں کو کوئی معاوضہ نہ دیا جائے
 (۴۹۱) بروایت امام مالک ...

مترجم: اس روایت میں موجودہ وقت کے اس اہم مسئلے بحث ہے، جو
 مدار تہجیح زمینداری اور جاگیرداری کا یعنی اسلامی حکومت، چونکہ روایت
 موطا میں بھی اسی طرح منقول ہے، یہی سبب اس کا ترجمہ اس سے نقل (فی الحق) کیا جاتا ہے

”حضرت عمر بن الخطاب عامل ساخت آزاد کردہ را ازاں خود گفتہ می شد اورا
 ہفتی برحی (یعنی چہراگا)،

پس گفت اے ہفتی! بندکن بازوے خود را از اینکے مردمان و بنترس از دعائے
 مظلوم پس ہر آئینہ دعا قبول کردہ شدہ است

۱۔ داخل کن صاحب گلو خورد را از شتران

ب۔ و صاحب رملہ خورد را از بز ہائے

ج۔ و دور وار مرا از شتران پس عرفان و پس عرف

پس ہر دورا اگر ہلاک شوند شتران ایشان باز گرد بسوے مدینہ

بسوے زراعت و خرمائیاں

۱۔ شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں — لَا حِجْیَ إِلَّا لِلَّهِ وَلِرسولہ معنی قلت

کہ لَا حِجْیَ إِلَّا لِبیت المال ... (منقول از مصنفی باب الحجۃ مترجم)

و ہر آئینہ صاحبِ کلمہ خود و رمنہ خود اگر ہلک شود معاشی ایشان بسیار و پیش من فرزندان خود را پس بخوید، یا امیر المومنین! آیا ترک کنندہ ایشان من! بدترینست ترا“ (ترجمہ: یہ زبانِ عربی میں کلمہ ”لا ابا لک“ کا ترجمہ ہے، پیار کی دشمنی) پس آب و گیاه آسان تر است نزدیک من از در و نقرہ!

و قسم چند اہر آئینہ مردمان گمان ہے کنند کہ من ظلم کر دہ امیر ایشان در معین کر دہ حنی و منع کروں مردمان اندھے، ہر آئینہ میں موضعہائے شہر ہائے ایشان است، قتل کردہ بودند بر آں در جاہلیت و اسلیم آوردند بر آں در دولت اسلام قسم بذات پاک کہ نفس من در دست اوست اگر نبوے مومانی کہ سوارے کم ہاں در راہ خدا تعالیٰ جلی نے ساختم بر ایشان از شہر ہائے ایشان یک وجہ“

(منقول از مصنفی شرح موطا ص ۲۵۵، ۲۵۶)

۱۔ وارد و ترجمہ این: —! ”امیر المومنین عین الخطاب نے اپنے فلام حقّی (نہی)“

کو دینے کی چراگاہ پر شہنشاہ بنا کر متعین کیا، اور انہیں یہ ہدایات دیں،

۱۔ اے حقّی! عوام کی ایذا دہی سے خود کو روکنا، اور مظلوم کی بددعا سے ڈرنا، کہ وہ

مستجاب ہے

۲۔ شہزادوں کا گھڑ ہو یا بکریوں کا ریوڑ جو کسی امیر یا غریب کا کیوں نہ ہو، چراگاہ

میں چرنے سے نہ روکنا،

۳۔ عثمان بن عفان اور عبدالرحمن بن عوف دونوں میں سے کسی کو یہ موقع نہ دینا اور نہ

کسی چھوٹے ریوڑ والوں کو کہ وہ بچہ سے شکایت کریں کہ (اس) چراگاہ میں ان کے

مومانی چرنے سے روک دینے لگے ہیں۔ اگر ان کے مومانی بھوک سے مرنے

لگے تو یہ لوگ انہیں کھیتوں اور باغوں میں مانگ دیں گے، حقّی کہ انسانوں کی

دونوں غذا میں (غذا خرم) جانوروں کے منکھ میں جلی جائیگی

۴۔ اگر چھوٹے طبقوں کے ریوڑ چراگاہ میں آنے سے ہٹا دیے گئے، تو یہ لوگ اپنے

(۲۹۲) بروایت بخاری... حضرت عمرؓ نے دو چراگاہیں صرف اور ریشہ محدود و محدود

کر لیں

شخص اہل اللہ فرماتے ہیں، اس میں وجہ تطبیق یہ ہے، جیسا کہ امام شافعی

بال بچوں سمیت میرے سرچھ میں گئے کہ امیر المؤمنین! ہم کیا کریں؟ اور تھوڑا بیٹ
کیسے پالیں، کیا میں ان کی زبان مالی دیکھ سکوں گا! — اے حق! تیرے باپ
پر موت آجائے! میرے نزدیک انہیں چراگاہ سے گھاس اور پانی دینا آسان ہے
بیت المال کے زرو نقد ہے!

بیت المال کے زرو نقد ہے!

قسم بخدا! اگر تم نے ذرہ برابر بے اعتنائی برتی تو اہل مدینہ مجھ پر بدگمانی کر گئے
کہ اول تو انہی چراگاہ کو سرکاری تحویل سے کرانہ ظلم کیا، دوسرے ان کے مویشی وارس
بنکوا دیئے

میں تسلیم کرتا ہوں کہ چراگاہ کی یہ زمین انہی کے شہر کے سوانے میں شادابی
جس کی حفاظت کے لئے یہ لوگ اسلام لانے سے قبل اور قبول اسلام کے بعد
دونوں حالتوں میں ملکہ آوروں سے ملوث رہے

بھند لئے مالک جان عمر! اگر بیت المال کے مویشی اس کثرت سے نہ ہوتے کہ
ان کے بغیر جیسا دین چارہ کار نہیں تو میں راہ خدا میں ان کی اراضی میں سے ایک
ایشت زمین تک ضبط کر کے اسے چراگاہ نہ بنا دیتا

”ایضاً از ترجمہ“ صحیح بخاری میں یہ روایت ”کتاب الجہاد باب اذا اسلم
قوم فی دار الحرب ولہم مال وارضون فیہم لم“ — میں ہے جس کی شرح میں
ابن حجر فرماتے ہیں، کہ ”جو نبی حضرت عمرؓ نے اراضی مجتہدہ ضبط فرمائی؟“ (”ان عمر
اتاہ رجل من اهل البادية فقلل یا امیر المؤمنین بلادنا قاتلنا
علیہ فی الجاہلیۃ واسلمنا علیہا فی الاسلام ثم نحن علیہا فی فعل
عمر ینفخ ویفعل شادیہ“...) حضرت عمرؓ کے حضور ایک بدوی

اور جہور کے نزدیک مسلم ہے: کہ اگر امام وقت ذاتی منافع کے لئے کوئی اراضی ضبط کر لے تو یہ اس کے لئے حرام ہے، لیکن بیت المال کے مویشی اور مسلمانوں کی خستہ حالی کی اصلاح کے لئے اگر ایسا کرے، تو یہ جائز ہے۔ یہی معنی میں حدیث مرفوعہ کے (”یعنوان قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم“)

لا حنی، لا الله | چراگا میں اشد اور اس کے رسول کی
ولرسوله | ملکیت میں
عطائے جاگیر

(۲۹۳) بروایت بغوی ... حضرت عمرؓ نے ایک زمین بصورت جاگیر بخشی جس میں شرط یہ تھی، کہ مزارع سے مسلسل تین سال تک کوئی لگان (یا بیوارہ) نہ لیا جائے گا۔

عرض گزار ہوا، کہ اے امیر المومنین! ہم نے ان بستیوں اور زمینوں کے لئے جاہلیت اور اسلام دونوں عہدوں میں مخالفوں سے جنگیں لڑیں مگر آپ نے انہیں سرکاری تحویل لے لیا؟ حضرت عمرؓ یہ سن کر (زبان سے تو کچھ نہ بولے) غصے میں آکر ان کو ٹھپوں پر تاناؤ دینے لگے، جو اس بات کی دلیل ہے، کہ اس چراگاہ کی زمین ”موات“ یعنی، لا وارث و حرقہ نہ تھی، اگرچہ حافظ ابن حجر نے اس سے قبل از خود یہ استدلال فرمایا، کہ ”— وانما ما ساع لعمرو لك لانه كان مواتا فعمما له نعم الصدقة ...“ (حرف مناسبت سمجھا کہ اس لا وارث زمین کو چراگاہ میں بدل دیں بیت المال کے مویشیوں کے لئے اور —)

نہیں مترجم کہتا ہوں، کہ جب: اس چراگاہ کے مالک امیر المومنین سے فریاد کر رہے ہیں کہ ”یا امیر المومنین! بلادنا قاطنا علیہ فی الجاہلیۃ و اسلمنا علیہ فی الاسلام ثم تحن علیہنا؟“ تو حافظ ابن حجر کا یہ استدلال کیونکر تسلیم کر لیا جائے کہ لانه كان مواتا؟ — اور جیسا کہ امیر المومنین کے مجتہدات میں اکثر و بیشتر تفسیر فتویٰ موجود ہے اور جس کی نظر حواشی میں (مترجم نے) جایجا اشارات کر دیئے گئے ہیں اور بخدیہ معاملہ میں اس اخیر فتویٰ میں سے چار اصول وین کو چھوڑ کر کئی مسائل میں ہیں اس کے بغیر مقرر نہیں، شاید امیر المومنین کے ایسے فتاوات پر ایک علیحدہ فہرست ملحق کر دی جائے لعل اللہ یثبذہم ذلک امرا،

اگر کسی نے ایسا غلام خرید لیا ہو جو خریدار کا محرم ہے
(۴۹۴) بروایت ابو بکر... حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص ایسا غلام خریدے

جو قرابت میں خریدار کا محرم ہے، تو اسے بیغلام آزاد کرتا ہوگا

دوسری دھات سے ملی ہوئی چاندی کی بیع

(۴۹۵) بروایت ابو بکر... حضرت انسؓ فرماتے ہیں، ہم فارس میں تھے، کہ امیر المومنین

عمر فاروقؓ کا ہمیں یہ حکم ملا، کہ جن کے تلواروں کے قبضوں پر چاندی کے چھتے ہوں انہیں
(درہوں) کے عوض فروخت نہ کیا جائے

نیلا می کا جواز

(۴۹۸) بروایت ابو بکر... ہشام الجراحؓ فرماتے ہیں، امیر المومنین نے میرے

بالمواجد بیت المال میں سے صدقہ کا ایک اونٹ نیلا می کیا

(۵۰۰) بروایت ابو بکر... امیر المومنین نے فرمایا احتکار کرنے والا اگر اپنا تمام

۱۔ ایقاظ — (از مترجم) مؤلف رسالہ شاہ ولی اللہ صاحبؒ (کتاب البیوع)

میں روایت نمبر (۴۹۵) کے بعد اسی میں مندرجہ ذیل ابواب سمودیتے ہیں، ۱۔ مکاتبت

شفعہ، وقف، نقطہ، مگر ماتم ترجمہ نے ذیل میں لکھے ہوئے ابواب ختم

کتاب البیوع سے نکال کر بطورہ طبعہ ضبط کر دیئے ہیں اور اصل کتاب (عربی) میں

ان ابواب (ختمہ) کی روایات مندرجہ ذیل نمبروں پر ہیں

کتاب البیوع کی بقیہ روایات نمبر (۴۹۴) کے بعد ! یعنی ! ۴۹۸، ۴۹۵

۵۰۰، ۵۰۳، تا ۵۰۵

کتاب البیتہ ۴۹۵، ۵۰۸

کتاب المکاتبتہ ۴۹۶، ۵۰۱، ۵۰۲

کتاب الشفعہ ۵۰۶

کتاب الوقف ۵۰۷

کتاب اللقطہ ۴۹۹، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱

اندوخت کردہ مال اور اس کا منافع بھی خیرات میں لٹا دے جب بھی وہ بارگاہ سے
سبکدوش نہ ہوگا

درجوا از مضاربیت

(۵۰۳) بروایت امام شافعی... حضرت عمرؓ نے ایک یتیم کا مال جو آپ کی
کفالت میں تھا، اُسے مضاربیت پر دیا (مترجم: تقسیم منافع و نقصان ہر دو پر)
سواری کے کرایہ داد کا ذمہ کہاں تک ہے؟

(مترجم: مثلاً ایک شتر کرایہ پر صد الف --- سے لیا گیا، جس پر سوار
کو حد ب --- تک دینا ہے، اب اگر حد ب کے اندر شتر پر کوئی حادثہ
حادث کر موت بھی وارد ہو جائے تو کرایہ دار اس کی ذمہ داری سے بری ہے، لیکن اگر
کرایہ دار معینہ حد آخر یعنی ب سے آگے نکل گیا، اور شتر پر مثلاً موت وارد
ہو گئی، تو یہ کرایہ دار اس کی قیمت کا ذمہ دار ہے اور اصطلاح میں یہ بدل یا ضمان
سے تعبیر ہے)

(۵۰۴) بروایت بیہقی... امیر المؤمنین نے فرمایا کہ جو شخص بوشہ کرایہ پر لے لے
اُس سواری پر ذوالخلیفہ تک پہنچ جائے، اب سپر مقدمہ کرایہ واجب ہو گیا، اور
سے وہ بری ہے

ش ۱۵ ولی اللہ فرماتے ہیں، حضرت عمرؓ کا منظار یہ ہے کہ جو کرایہ اُس نے مقروض
کر لیا ہے (کرایہ دار ذرا دور تک اگر اس سواری پر نکل گیا ہے تو اب وہ اس کرایہ کی پوری رقم کا
ذمہ دار ہو گیا (مترجم) اُسی وقت اُسے ادا کر دینا چاہیئے، اور وہ (کرایہ دار) حد و معینہ
کے اندر تک اُس شخص کے نصف کا ذمہ دار نہیں بشرطیکہ وہ از خود اس شے (سواری) میں
لا پرواہی یا سختی نہ کرتے

اغتدادہ زمین کا قبضہ

(۵۰۵) بروایت امام مالک و امام شافعی... امیر المؤمنین نے فرمایا کہ جو شخص اُفتادہ (غور و
غیر متبصرہ) زمین میں کسی طرح کاشت کا ڈول ڈال دے اس میں اُسی سال کا حق کاشت ہے، دوسرے
کھنڈے

کتاب الہبۃ

مشتمل بر ذروایات نمبر (۲۹۵) و (۵۰۸)

جسے ہبہ کیا گیا ہو اگر وہ اس پر قبضہ نہ کرے ؟
(۲۹۵) بروایت ابو بکر... حضرت ابو بکر اور حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جس شخص کے لئے ہبہ کیا گیا ہے اور اُس شخص نے اُس پر قبضہ نہیں کیا تو یہ ہبہ ضائع ہے

اور کو نساہبہ واپس کیا جاسکتا ہے
(۵۰۸) بروایت امام مالک و امام شافعی... ابو امامہؓ فرماتے ہیں، کہ دو قسم کے ہبے واپس نہیں لئے جاسکتے (۱) وہ ہبہ جو دم کسی رشتہ دار کو دیا جائے (۲) وہ ہبہ جو صدقہ محض میں دیا جائے
مگر ایک اور قسم کا ہبہ ہے جو واپس لیا جاسکتا ہے، یعنی جو کسی کو اکراماً پیش کرے اگرچہ اس میں بھی نیت ثواب ہی کی ہو

۱۔ مترجم: قسم ثالث میں ایک لطافت سی ہے، جسے شاہ صاحب نے مصنفؒ میں موطا میں ذرا بسط کے ساتھ پھیلا یا ہے آپ نے مصنفؒ میں مطابق روایت (مسند رحمۃ حق نمبر ۵۰۸) ”کتاب یسوع“ ”باب الرجوع فی الہبۃ والہبۃ بشرط الثواب“ میں لکھے ہیں۔ فرماتے ہیں ”مترجم گوید تملیک یا عوض چنانچہ تم سے باشد اگر محتاج را برائے ثواب آخرت داد، صدقہ است و اگر فعل کرد بیونہ مکان و محبوب لذت اکرام او، ہدیہ است، و اگر جیس کرد اصل بخشنے را و صدقہ کرد منافع او را وقف است“

(متسبب)

کتاب المکاتبت

مشمول بر (۳ روایات نمبر ۴۹۶) (۵۰۱) (۵۰۲)

(مترجم: آقا اور غلام کا وہ معاہدہ جس کی تکمیل غلام کو آزاد بنا دے، اس میں

تقریر کا اور زبانی معاہدے دونوں یکساں ہیں)

(۴۹۶) بروایت ابو بکر... امیر المؤمنین عمر کے عہد میں ایک آقا نے اپنے غلام کے

ساتھ شرائط مکاتبت میں یہ شرط کی کہ اگر غلام اپنے عوض میں دو دوسرے غلام آقا

کے واسطے کر دے تو یہ آزاد ہے، مگر کسی درجہ پر اگر غلام اور آقا دونوں میں اختلاف

ہو گیا تو مقدمہ امیر المؤمنین کے حضور پہنچا جس میں آپ نے یہ فیصلہ فرمایا، کہ اگر غلام

مقررہ شرط کے مطابق عمل نہ کرے تو بدستور اپنے آقا کا غلام ہے

(۵۰۱) بروایت امام شافعی — حضرت انس نے اپنے غلام کے ساتھ مکاتبت

میں مندرجہ ذیل شرائط طے فرمائیں

- | | |
|---|-----------------------|
| { | ۱۔ اتنی رقم |
| | ۲۔ اتنی قسطوں میں |
| | ۳۔ اس قدر مدت ادائیگی |
- غلام کے ذمے ہے جس کے عوض میں وہ آزاد کر دیا جائے گا

مگر غلام مدت مقررہ سے قبل ادائیگی اقساط کا انتظام تو کے مالک کے پاس لے آیا،

حضرت انس نے قبول رقم سے انکار کر دیا اور فرمایا، کہ میں تو صرف طے شدہ مدت تک

رقم لیتا ہوں گا اور اسی مدت میں تمہیں آزاد کروں گا! غلام حضرت عمر کے حضور آکر فریاد

کرا، آپ نے فرمایا انس کا غشاور اس کا کارسے یہ اندیشہ ہے مبادا اُسے اجل نہ آجائے

(یعنی) وہ غلام کو بدستور اپنے ورثہ کے لئے ترکہ میں باقی رکھنا چاہتا ہے۔ اور امیر المؤمنین

نے غلام سے یہ رقم لے کر اُسے آزاد کر دیا

بخش ۱۱۱ اولیٰ اللہ فرماتے ہیں، امام بیہقی یہ روایت اس باب میں لائے ہیں باب

اذا اتاه حقه قبل محله ولا ضرر عليه" (در مسئلہ کہ جب کوئی شخص اپنا ذمہ وقت سے قبل داکوئے تو اس پر کوئی ضرر نہیں)

معاهدہ مبین حلت و حرمت کا احترام

(۵۰۲) بروایت بیہقی... امیر المومنین... عمر فاروق نے حضرت ابو موسیٰ شعری (عالم بصو) کی طرف ایک فرمان میں لکھا کہ مسلمانوں کے درمیان ایسی صلح جائز ہے جس میں حرام کو حلال اور حلال کو حرام کے درجہ تک نہ لے جایا جائے

کتاب الشفۃ

مشمول بریک روایت (۵۰۶)

(۵۰۶) بروایت امام مالک و شافعی... عہد امیر المومنین... میں ضحاک (بن خلیفہ) نے اپنے تالاب سے جو مدینہ منورہ سے قریب ہے اپنی اراضی کے لئے کلاہ نکالنا چاہا، مگر یہ مانی (کلاہ) حضرت محمد بن مسلم کی اراضی سے ہو کر گذرنا تھی اور انہوں نے اس کی اجازت نہ دی، ضحاک یہ معاملہ امیر المومنین کے حضور لے آئے مگر آپ کے بھانے پر بھی مدینہ منورہ سے نہ ہوئے، حضرت عمر نے ان (محمد) سے فرمایا آخر آپ اپنے جنائی کی ایسی منفعت میں کیوں مانع ہیں جس سے آپ کو اتنا فائدہ تو ہے کہ کبھی کبھار آپ بھی اس میں سے پانی استعمال کر سکیں گے؟ اور آپ کا اس میں نقصان تو ہے ہی نہیں۔ مگر محمد بن مسلم ہکا باری پر اڑے رہے، حضرت عمر نے آخری فیصلہ یہ فرمایا کہ ضحاک اپنا کلاہ ضرور نکالیں گے خواہ وہ تمہارے شکم پر ہو کر گذرے

کتاب الوقف

مشمول بیک روایت (۵۰۷)

(۵۰۷) بروایت امام شافعی . . .

عن ابن عمراق قال
یا رسول اللہ انی ابیت
من خیبر ما لا مالم
اصب ما لا قط اعجب
الی واعظم عنده
منه
حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے
امیر المؤمنین نے جناب رسول اللہؐ سے
عرض کیا کہ ”جو زمین مجھے خیبر سے حصہ
میں ملی ہے آج تک نہ تو اس قدر منفعت
کی کوئی شے مجھے میسر ہوئی، نہ اتنی خوب
اور نہ اس افراط سے

فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان
شئت حبست اصلہ
وسببت ثمرہ
بشکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا (اے عوام) اگر تم چاہو تو اصل اراضی
اپنی ملک رکھو دو اور اسکی پیداوار و ثمر
وغیرہ فی سبیل اللہ وقف کر دو

اس پر حضرت عمرؓ نے یہ اراضی مندرجہ ذیل حدود پر وقف کر دی
(۱) اصل اراضی نہ تو بیع ہوگی (۲) نہ ہبہ ہوگی (۳) اور نہ ترکہ میں تقسیم ہوگی اور
اسکی آمدنی ان مدتوں میں خبیث کی جائے گی

- | | |
|--------------------------|--|
| ۱۔ فقراء میں | ۲۔ متولی اراضی کی ضروریات میں |
| ۳۔ میرے خویش و اقارب میں | ۴۔ متولی کے اُن دوستوں کے تکفل میں جو |
| ۵۔ ضروریات دین میں | توانگر ہوں (نمبر ۷) کے دوسرے الفاظ یہ ہیں کہ |
| ۶۔ مسافروں کے تکفل میں | ۔ اُن دوستوں کے تکفل میں جو بس مال کو جمع نہ |
| ۷۔ ہمانوں کی ضیافت میں | کر رکھیں یعنی وہ مالدار نہ ہوں) |

کتاب اللقطۃ

مشتمل بر (۴) روایات (۴۹۹) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱)

معمولی خورد و نوش کے پھل وغیرہ

(۴۹۹) بروایت ابو یزید... حضرت عمر فرماتے، کہ اگر تمہارا گذر کسی غلستان میں سے ہو تو گھرے ہوئے فرموں میں سے تھوڑے بہت کھا لو، مگر دامن میں بھر کر لے جانے کا قصد مت کرو

بیش قیمت افتادہ مال

(۵۰۹) بروایت امام مالک و شافعی... حضرت بدر بجنہی شام کی طرف جاتے ہوئے ایک مقام پر قیام پذیر ہوئے، جہاں انہیں ایک ہمپانی ملی، جس میں سے (۸۰) دینار نکلے یہ جب مدینہ لوٹے تو حضرت عمر سے اس کا تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا، اے بدر! مساجد کے دروازوں پر کھڑے ہو کر اعلان کرتے رہو، اور اگر کوئی شخص ملک شام جاتا ہو، انظر آئے، تو اس سے تذکرہ کر دو اگر ایک سال تک اس کا دعویٰ دار نہ ملے تو پھر یہ تعین تمہارا مال ہے (اس میں دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں)

کہ اگر تم اعلان کرتے رہو گے تو اصل مالک لے جائے گا ورنہ یہ تمہارا مال ہوگا، اور اے بدر! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہی حکم دیا ہے

لقطہ جس کی حفاظت میں کچھ خرچ بھی ہوتا ہے

(۵۱۰) بروایت امام مالک... حضرت عمر کے زمانہ میں اگر کسی کو گم شدہ شتر

مل جاتا تو اسے پانے والا اس کے دودھ سے مستفیض ہوتا، اگر وہ شتر نہ ہے تو

اس سے سچکشی کا کام لیتا، لیکن سواری اور بارکشی کے لئے انہیں استعمال نہ کیا

جاتا (مترجم: مالک کے اختصار میں!)

جب حضرت عثمان کا دورِ شہِ دوح ہو، تو آپ نے ایسے شتروں کے اعلان کا فرمان جاری کر دیا، لیکن اگر ان کا مالک آجاتا، تو شتر کی جگہ اُسے قیمت دی جاتی (۵۱۱) بروایت امام مالک و شافعی... بنو سلیم کے ایک شخص سنین بن ابو حمیدہ کو کسی راستہ میں ایک شیر خوار بچہ پڑا ہوا نظر آیا جسے اٹھا کر وہ حضرت عمر کے حضور لے آئے، امیر المومنین نے ان سے جواب طلب کیا، کہ آپ نے اُسے وہاں سے کیوں اٹھایا؟ سنین نے عرض کیا، بچہ مر ہی نہ جائے اس لئے میں اسے اٹھالایا ہوں!

اس وقت سنین کے محلہ کا ایک سربراہ بھی وہاں موجود تھا، اُس نے عرض کیا، اے امیر المومنین! سنین مردِ نکو ہے! حضرت عمر نے فرمایا تم اس کی شہادت دیتے ہو؟ سربراہ نے کہا، جی ہاں! امیر المومنین نے ارشاد فرمایا، کہ اے سنین! آپ اُسے اپنے پاس ہی رکھتے بیچو آزاد ہے۔ اس کے مصارفِ خوراک بیت المال سے دیئے جائیں گے مگر اس کی ولا آپ کے ذمے ہے (یہاں ولا کے معنی حفاظت اور پرورش کے ہیں مترجم:)

کتاب النکاح

مشتق پر (۱۴۱) روایات از نمبر (۵۱۲) — ۳ — (۵۱۶)

نکاح کرنے کی تاکید

(۵۱۲) بروایت ابو بکر... امیر المؤمنین نے ایک ایسے شخص سے جو نکاح سے گریز کرتا تھا فرمایا تم نامزد ہو یا فاسق (جو نکاح سے بھاگتے ہو) !

تزوج تو نگری کا پیش خیمہ ہے

(۵۱۳) بروایت ابو بکر... حضرت عمر فرماتے: نکاح کرنے کے بعد تو نگری کا انتظار

کرو !

(۵۱۴) بروایت امام شافعی... امیر المؤمنین فرماتے ہیں: میں اس شخص سے زیادہ دُور نہمت کسی کو نہیں پاتا، جو اس آیت کے بعد بھی مناکحت کی ہمت نہ کرے — !

وَاتَّكُمُوا الْاِيَامَ مِنْكُمْ	اے مومنو! بے شوہر کی عورتوں اور بچے
وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ	نیک چلن غلام اور کنیزوں کا نکاح کر دو
وَاِمَاءَ كَرَمَانَ يَكُونُوا اخْفَرَاءَ	اگر لوگ تنگدست بھی ہیں تو نکاح کی بکرت
يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ	اے اللہ تعالیٰ انہیں تو نگر کرے گا اللہ کا
وَاللّٰهُ صَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (۲۴: ۳۲)	کس ایش کرنے والا جانتے والا ہے

اپنی کنیزوں کے لئے بھی اچھے بڑ تلاش کرو

(۵۱۵) بروایت ابو بکر... جناب عمر فرماتے، کہ (اے مسلمانو!) اپنی کنیزوں کو بڑھو

اور حقیر مردوں کے پٹے نہ باندھ دو، وہ بھی تمہاری طرح اچھے ساتھی پسند کرتی ہیں !
بیاکرہ عودت کی بستر تری

(۵۱۶) بروایت ابو بکر... امیر المؤمنین نے فرمایا، کہ مناکحت کے وقت بیاکرہ

عورتوں کو ترجیح دو! انکی رفاقت میں لطف ہے، اور وہ اولاد والی بھابیوں پر نہیں کرتیں

اور معمولی سی شے پر خوش ہو سکتی ہیں

جاہلیت اور اسلام دونوں حالتوں میں نکاح یکساں مفید ہے
(۵۱۷) بروایت ابو بکر... حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا کہ رسوم جاہلیت میں سے
اب تک میرے اندر یہ عادت باقی رہ گئی ہے، کہ میں اپنا یا کسی اور شخص کا نکاح کرتے وقت
عورت کے حسب و نسب کی جانچی میں نہیں پڑ جاتا
حقوق میں تزوج

(۵۱۸) بروایت ابو بکر... حضرت عمر نے فرمایا، کہ میں اشراف کی بیبیوں کو تاکید کرتا
ہوں کہ وہ اپنے اپنے کفو میں اپنے لئے شوہر تلاش کریں
شش ۱۵ ولی اللہ فرماتے ہیں، تطبیق بین الروایتین (نمبر ۵۱۷ و ۵۱۸) یہ ہے
کہ کفارت (پاس کفو) عورت اور اس کے خاندان کا حق ہے جسے اگر وہ از خود کسی دینی
مصلحت کے لئے ترک کر دیں تو یہ انکی فوجی ہے

(مترجم: جیسے بعض اشراف مردوں اور عورتوں نے خود سے کم درجہ طبقوں یا غلوں

میں اپنا نکاح کرنا گوارا کر لیا)

اجازت ولی کے بغیر نکاح ناجائز اور امام کو اس کے فسخ کا حق ہے
(۵۱۹) ایک عورت جس نے اذن ولی کے بغیر اپنا نکاح کر لیا تھا، امیر المومنین...
نے اس کا نکاح (اپنے حکم سے) فسخ کر دیا
(۵۲۰) بروایت ابو بکر... امیر المومنین نے فرمایا، کہ اذن ولی کے بغیر نکاح
ناجائز ہے

(۵۲۱) بروایت ابو بکر... حضرت عمر نے فرمایا، کہ کوئی عورت اپنے ولی کے
بغیر نکاح نہ کرے، مگر جس عورت کا کوئی ولی نہ ہو وہ سلطان وقت (یعنی سلطان یا
اس سلطان کے مجازہ مختار) کی اجازت سے نکاح کرے، ورنہ ان دونوں صورتیں
کے کسی ایک کے بغیر ایک عورت کے دس نکاح بھی ناقابلِ تسلیم ہوں گے،
(مترجم: اور امام یا اس کا مجاز انہیں فسخ کر سکتا ہے)

نکاح میں گواہوں کی نوعیت

(۵۲۲) بروایت ابو بکر... امیر المومنین کے حضور ایک حاملہ عورت کا معاملہ پیش ہوا، اس نے اپنی صفائی میں بیان دیا، کہ فلان شخص نے مجھ سے نکاح کر لیا ہے، جب وہ مرد حاضر کیا گیا اور اس سے نکاح کے گواہ پوچھے گئے تو اس نے صرف اپنی والدہ اور اپنی بہن (۲) کو گواہوں میں بتایا (دلی نکاح کے بغیر نکاح کیا گیا تھا)۔ مگر حضرت عمرؓ نے یہ نکاح نسخ کر دیا، اور فرمایا کہ نکاح میں ولی کی شرط ضروری ہے اور ان میں سے کسی پر حد زنا جاری نہ کی، (۵۲۳) بروایت ابو بکر... ایک پڑاؤ میں بہت سے مسافر اترے، ان میں سے ایک یہود عورت نے دوسرے مرد سے اپنا نکاح کر لیا، اور قافلہ ہی میں سے ایک جینی شخص کو اپنا ولی بھی مقرر کر لیا: جب یہ حضرت عمرؓ کو معلوم ہوا، تو آپ نے شوہر اور اسکی بیوی دونوں کو دڑے لگو کر ان میں تفریق کرادی

دلی کے بغیر نکاح کرنے والی عورت زانیہ ہے

(۵۲۴) بروایت ابو بکر... عبداللہ المومنین میں ایک عورت نے ولی اور گواہوں کے بغیر نکاح کر لیا، جب آپ کو معلوم ہوا، تو حاملہ صوبہ کو لکھا کہ اس عورت کو سزا دے لگائیے (اور نکاح نسخ کر دیجیئے) اور تمام مقبوضات میں یہ تحریری فرمان بھیجا، کہ جو عورت ولی کے بغیر نکاح کیے اُسے زانیہ قرار دیا جائے

یتیم لڑکیوں کے نکاح پر ان کا اذن ضروری ہے

(۵۲۵) بروایت ابو بکر... حضرت عمرؓ فرماتے، کہ یتیم لڑکیوں سے ان کی شادی کے وقت دریافت کر لیا کرو، اگر وہ (اپنے ہونے والے شوہر کا نام سن کر) خاموش رہ جائیں تو یہ خاموشی انکی رضا مندی ہے

یعنی نہ توقہی نکاح ہو، نہ شاہدین، صرف عورت اور مرد کا ایک اخلاق

سہا بہ ہو جائے۔ اسے کون قانونی نکاح کہلا، یہ معنی ہیں ایسی عورت کو زانیہ

قرار دینے کے! (مترجم!)

جبکہ کوئی ولی نہ ہو

(۵۲۶) بروایت امام مالک و امام شافعی... جناب عمر نے فرمایا کہ ان تین مالتوں کے بغیر کسی عورت سے نکاح نہ کیا جائے
۱۔ اس کے ولی کی اجازت سے !

۲۔ اگر ولی نہ ہو، تو اس کے خاندان میں سے کسی معتبر مرد کے اذن سے !
۳۔ اگر یہ دونوں صورتیں مفقود ہوں تو امام وقت یا اس کے چنانکے اذان سے عقد مناکحت پر درگواہ کون ہوں !
(۵۲۷) بروایت امام مالک و امام شافعی... امیر المومنین کے حضور ایک مقدم آیا، جس میں عقد مناکحت میں ایک مرد و ایک عورت (۲) گواہ تھے، آپ نے فرمایا یہی تو عقد "اخذان" (چھپ چوری کا نکاح) ہے، میں اسکی اجازت نہیں دے سکتا، اگر یہ اس طریقے کی بجائے دوسری طرح میرے سامنے آنا، تو میں دونوں (عورت و مرد) کو رجم کرا دیتا

(۵۲۸) بروایت امام شافعی... امیر المومنین نے فرمایا، کوئی نکاح ولی اور عدل عادل گواہوں کے بغیر شرعی نکاح نہیں قرار دیا جاسکتا !
یہ روایت نقل کرنے کے بعد امام شافعی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر سے جو روایت کو آپ
”جاء بن اوطاة عن عطاء بن عمر منقول ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین نے نکاح میں ایک مرد

شاہ ولی اللہ صاحب مسوئی میں فرماتے ہیں، کہ حضرت عمرؓ و بڑے انکار یوں تو عدم تکمیل شہدین پہلے لکھی (۲) مرد ہوں، لیکن — فقہا کا ”شاحدین“ میں یہ اختلاف ہے، کہ امام شافعی کے نزدیک دونوں گواہ مرد ہی ہوں اور عادل بھی ہوں (یعنی غوثی میں معروف) مگر امام ابو حنیفہ کے نزدیک اگر ایک مرد اور (۲) عورتیں ہوں تو کافی ہیں، اور مردوں کے لئے شرط عدالت بھی ضروری نہیں وہ فاسق بھی ہوں تو انکی شہادت کلاہیت کو رکھتی ہے،

مستوفی باب کا یحل نکاح المستتر (مترجم)

کے ساتھ دو عورتوں کی شہادت کی اجازت فرمادی، تو یہ روایت ”منقطع“ ہے، کیونکہ اس میں حج کے لیے دو عورتوں پر حجت قائم نہیں ہو سکتی

مسند اور عودت کا تخیلہ جبکہ دونوں کا باہم تعلق ازدواج نہ ہو (۵۲۹) بروایت امام شافعی و امام احمد امیر المومنین نے جابید کے خطبہ میں یہ بھی فرمایا، کہ جس عورت اور مرد کا باہم تعلق ازدواج نہ ہو، وہ تخیلہ نہ کریں کہ مبادا شیطان انہیں بہکا نہ دے!

(۵۳۰) بروایت ابو بکر... امیر المومنین نے فرمایا کہ کسی عورت سے اس کے تخیلہ میں اس کے محرم کے سوا دوسرا مرد اس کے ہل نہ جائے۔ عرض کیا اگر، اگر عورت کے شوہر کا بھائی ہو، فرمایا یہ (دیر) تو عورت کی موت ہے!

مسلم اور غیر مسلمہ دونوں کا یکجا حتمام کرنا (۵۳۱) بروایت بیہقی... حضرت عمرؓ سے ہیں یہ روایت ٹی ہے، کہ آپ نے ابھیڈ جراح داخل عراق، کی طرف ایک فرمان میں تحریر کیا

”مجھے جو یہ اطلاع پہنچی ہے کہ آپ کے صوبہ میں مسلمان اور غیر مسلمہ (اہل کتاب) و فطور طبقوں کی بیبیاں یکجا حتمام میں غسل کرتی ہیں، تو اس سے انہیں (مسلمات کو) منع کر دیجئے اور بحالت مجبوری ایسے وقت میں دونوں کو دریاں پر دلوں کا انتظام کرا دیجئے۔“

سنن بیہقی ہی کی دوسری روایت میں اس فرمان کے ساتھ یہ الفاظ بھی شامل ہیں، کہ

”منقطع وہ روایت ہے جسکی سند میں ایک راوی ترک ہو جائے پس اگر سند میں تلخی منروک ہے تو یہ روایت منسل ہے اور اگر تابعی سے نیچے کا راوی رہ گیا تو یہ روایت منقطع ہے (مترجم:)

۳ مترجم: حجاج بن ارطاة خلیفہ ہمدانی کی جانب سے بصرہ میں قاضی محمد بن محمد لکھتے ہیں، ہمدانی سب سے پہلے اسی (عیاہ —) نے رشوت لی، غرض ان پر جرم میں ایک پورا

صفحہ حافظہ دہی نے لکھ دیا ہے، حافظہ ہمدانی نے اعتراضات نمبر ۱۸۸۔

”جس عورت کا ایمان اللہ اور آخرت پر ہے، اس کے لئے یہ شایاں نہیں، کہ ایک دوسری عورت کی طرف اسکی برہمنگی میں دیکھے، الا بامر مجبوری صرف مومنات میں ایک دوسری کی طرف!“

آزاد اور غلام (مرد و زن) بھہ دو صنف کی تزدوج کا جواز اور نتیجہ۔
(۵۳۲) بروایت ابو بکر... امیر المومنین فرماتے ہیں، کہ آزاد عورت کا غلام سے نکاح — اور غلام عورت کی آزاد مرد سے مناکحت سے (ان) دونوں کا نصف نصف آزاد قرار پاتا ہے

(مترجم: یہ تنصیف عملاً بقیۃ نصف کے حق غلامی کو بھی ہے اگر کرے گی)

کنیزوں سے مناکحت کی ممانعت

(۵۳۳) بروایت ابو بکر... حضرت فاروق نے آزادوں کو باندیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے منع فرما دیا

آزاد غیر مسلم سے مناکحت پر تفریق

(۵۳۴) بروایت ابو بکر... حضرت حذیفۃ الہامی (عابن رائن) نے ایک یہودی

عورت سے نکاح کر لیا اسکی اطلاع پر امیر المومنین نے حذیفہ کی طرف تحریری حکم علیحدگی بھیجا حذیفہ نے جواب میں لکھا کہ

— ان كانت حراماً اگر یہ نکاح حرام ہے تو میں اسے طہور

خلیۃ سبیلھا کردوں ؟

امیر المومنین نے دوسرے فرمان میں یہ لکھوایا، کہ

— فی لا اذعم انھا حرام میں اسے حرام نہیں سمجھتا، مگر مجھے یہ اندیشہ

ولکنی اخاف ان یغفلوا ہے کہ مسلمان عورتیں اسے اپنی حق تلفی سمجھ کر

المومنات منھن — خفا ہونا شروع کر دیں گی

شرح روایت نمبر (۵۳۴)

(۵۳۵) بروایت امام ابو حنیفہ... حضرت خلیفۃ الیہانی نے (مائیں میں) ایک بیوی عورت سے نکاح کر لیا۔ امیر المومنین نے انہیں اس سے علیحدگی کا فرماں بھیجا، تو خلیفہ نے جواب میں عرض کیا، کیا کتا بیتہ عورت سے نکاح حرام ہے؟ حضرت عمر نے جواب میں فرمایا

احزم علیہ ان لا	اے خلیفہ! میں آپ کو تاکید کرتا ہوں کہ
تضع کتابی حتی تغنی	میرا یہ فرمان اٹھ سے رکھنے سے قبل اس عورت
سبیلہا فانی اخاف ان	کو خود سے طہوعہ کر دیجئے؛ مجھے خطرہ ہے،
یقتدی بک المسامون	کہ آپ کے دیکھا دیجی دوسرے مسلمان بھی
فیختاروا النساء اهل	ذی عورتوں کو ان کے حسن و جمال کی وجہ سے
الذامۃ لجمالهن	(مسلمان عورتوں پر) ترجیح دینا شروع نہ کر
وکفی بذلک ختۃ	دیر، اور مسلمان عورتوں کے لئے یہ فتنہ
لنساء المسلمین	روکنا ہی چاہیے

ملک یمین (غلام و کنین) میں دونوں ماں بیٹی کا معاملہ مقاربت
(۵۳۶) بروایت ابوبکر... امیر المومنین سے مسئلہ دریافت کیا گیا۔ کہ اگر کنیز یا
میں باندی بھی ملک میں ہو، اور اس باندی کی بیٹی بھی، تب دونوں کی مقاربت کا حکم مسئلہ ہے؟
حضرت عمر نے فرمایا، کہ میں ان دونوں کی مقاربت کی اجازت نہیں دے سکتا،

(۵۳۷) بروایت ابوبکر... امیر المومنین سے ایک صاحب نے یہ فتویٰ دریافت کیا کہ
”کنیز اور اس کی بیٹی دونوں میری ملکیت میں ہیں، اور مجھے دونوں سے رغبت ہے، کیا میں ان
کے ساتھ مقاربت کر سکتا ہوں؟“

حضرت عمر نے فرمایا قرآن مجید کی ایک آیت اس کے جواز میں ہے، اور دوسری حرمت میں

سہ دروازہ سورہ مؤمنوں کی آیت کا ٹکڑا! (لا ما ملکت ایمانکم) (۷۳: ۶) کہ
تمہاری کنیز یا تم پر حلال ہیں اس آیت کے مطابق کنیز اور اس کی بیٹی دونوں اسی نوع میں
آسکتی ہیں اسی لئے حضرت عمر نے جواز پر اشارہ فرمایا (ترجمہ)

مگر میں اس فعل کے قریب نہیں جاسکتا

سُحُ ۱۵ ولی اشفقنا تے ہیں اس پر امام بیغوی نے اعتراض کیا ہے کہ امیر المومنین کا یہ فرمانا محل نظر ہے (یعنی مذکورۃ الصدق) بلکہ (سورۃ نساء کی آیت) جمع بین الاختین (۲ اور ماں اور بیٹی جی اسی حکم میں ہیں) سے مقصود تحریم ہے۔۔۔ اور ”ما مملکت ایما ککم“ (۲۳: ۶) سے مطلوب مومنین کی ستائش ہے کہ اُسے اپنی بیویوں اور کنیزوں کے سوا کسی اور طرف آنکھ بھی نہیں اٹھاتے۔۔۔ اس لئے یہاں طَلَتْ و حرمت و دفوں سے بحث نہیں۔۔۔ (انتہی قل البیغوی)

شاہ صاحب کا ارشاد: ”اصل بات ہے کہ آیت ”ان تجمعوا بین الاختین“ (۲۴: ۲) سے تحریم بطریق قیاس ثابت ہوتا ہے۔ ورنہ ”وہ“ حقیقی بہنوں کی ایک گھر میں بود و باش کیونکر حرام ہو سکتی ہے حرمت تو صرف دونوں کے ایک مرد کے ساتھ نکاح میں ہے۔“ اسی طرح آیت: ”ما مملکت ایما ککم“ (۲۳: ۶) سے قلیل (طَلَتْ) بطریق عموم ہے ”اُسی طرح آیت: ”والذین ہم یفرو وجہہم حافظون“ (الاعلیٰ ازواجہم) و ما مملکت ایما ککم۔ (۲۳: ۶) مومنین اپنے سترے نگہداشت میں کبھی کوتاہی نہیں کرتے۔ بجز اپنی حکومت یا کنیزوں کے) سے پس حضرت عمرؓ نے ان تجمعوا بین الاختین (۲۴: ۲) سے قیاس طلی کا یہ ارادہ فرمایا، کہ ”کنیز یا اور بنتی دونوں سے مقاربت حرام ہے“ یعنی انہیں ایک کے نکاح میں مت رکھو اور آیت ”والذین ہم یفرو وجہہم حافظون“ (الامام مملکت ایما ککم“ (۲۳: ۶) سے معلوم ہوا، کہ کنیزوں سے وطی جائز ہے، واللہ اعلم“ شوہر اپنے ضرائط سے زیادہ کا مستحق نہیں

(۵۳۸) بروایت ابوبکر۔۔۔ امیر المومنین نے فرمایا، کہ نکاح کے موقع پر عورت سے جو شرط قرار پاجائے، اسکی پابندی (رد پر) لازم ہے۔۔۔ (اس وقت) عبدالرحمن بن غفم نے عرض کیا کہ اگر ہم اُس وطن کو چھوڑ دے جوں جہاں کسی عورت کے ساتھ عقد کر گیا ہے اور اسے اپنے ہمراہ لانا معتبر ہو تب و فرمایا، بوقت نکاح جو شرائط ہوں ان پر عمل واجب ہے!

(مترجم: ایہ صحت غیر وطن میں پیش آسکتی ہے، ہر دور اور ملک میں پر ویسی لوگ جہاں اترے

لے در حرمت: سورۃ نساء کا ٹکڑا ۱-۲۰ ”ان تجمعوا بین الاختین“ (۲۴: ۲)۔ ”کہ تم دو حقیقی بہنوں کو ایک ساتھ عقد میں مت رکھو۔۔۔“ اس کو نبی جی اسی آیت میں منسوب ہیں، اس لئے حضورؐ نے حرمت پر اٹھارہ قولاً تحریر

نکاح کر لیا، جب تک رہے، میں بیوی بنے رہے، اولاد ہوئی اس سے وہی سلوک پدروی رہا۔
 لیکن چونہی اس خطبے تک اقامت کی منزل درپیش ہوئی بیوی اور بچوں کو لاوارث
 چھوڑ کر چلے گئے۔ البتہ اگر عقد نکاح پر یہ شرط درمیان آگئی ہو، تو ایک بات بھی ہے ورنہ
 ناروا محض ہے اور بھلا امیر المؤمنین کا فتویٰ ہے)

شوہر خود پر عائد کردہ شرائط کا پابند ہے

(۵۱۰۹) بروایت بیہقی۔۔ ایک صاحب نے عقد نکاح میں خود پر یہ شرط لازم کر لی کہ
 وہ اس (بی بی) کو خود سے علیحدہ نہیں کریں گے۔ مگر شوہر اسے پورا نہ کر سکے، یہ مقدمہ حضرت عمر
 کے حضور آیا، تو آپ نے فرمایا: ”المرأة مع زوجها“۔ بیوی کو اپنے شوہر کے ہمراہ یکجا
 رہنے کا حق ہے

(مترجم: فیصلہ کی نوعیت روایت نمبر (۵۳۹) پر بھی حاوی ہے اگرچہ شرط نہ کی جائے: انا

بصورت شرط!)

مہاجرہ بی بی سے بدوی کے نکاح میں ممانعت

(۵۴۰) بروایت ابوبکر۔۔۔ زید بن وہب فرماتے ہیں، امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ
 تحریری علم بھیجا کہ کوئی بدوی کس مہاجرہ بی بی کو اپنے نکاح میں نہ لے، مبادا کسی وقت شوہر کی
 ہجرت کا ثواب اس صورت میں تلف کر دے کہ اسے اپنے وطن ہی لے جائے
 سن ۱۵ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں فقہاء کی دو توجہ ہیں

۱۔ امام الراعی، امام احمد و امام اسحاق (رحمۃ اللہ علیہم) اسے نکاح سے مطلقاً
 منع فرماتے ہیں

۲۔ امام ابو حنیفہ و امام شافعی کا فتویٰ ہے کہ اگر عجمی اگر اپنے وطن کو نہ چاہے
 تو مہاجرہ بیوی کو طلاق دے دے

شاہ صاحب فرماتے ہیں قول الذکر (نمبر ۱:) حضرت عمر کی روایت کے مطابق زیار

ذمیع ہے

غلام اور کنیہ کے قواعد از دواج اور عدت

(۵۴۱) بروایت امام شافعی ... امیر المؤمنین عمرؓ نے فتویٰ دیا کہ موفلام ایک سے زائد عورتوں کے ساتھ (ایک وقت) نکاح کرکے — اور اسکی طلاق (تین نہیں) صرف دو ہیں — اور کنیر کی عدت دو مہر ہیں (تین نہیں) اور اگر وہ کنیرؓ ناچواریت سے متزاہی رہتی ہو، تو اس کی عدت زیادہ سے زیادہ دو مہینے اور کم از کم ڈیڑھ ماہ ہے

(۵۴۲) بروایت ابو یوسف ... اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر متفق ہیں، کہ کوئی عظام بیک وقت دو سے زائد بیویاں نکاح میں نہ رکھے

(مترجم: مولف رسالہ دشاہ صاحب) کا شمار روایت نمبر (۵۴۲) ذکر کر لے یہ

ہے، کہ اس مسئلہ میں حضرت عمرؓ صاحب کرم سے منفرد ہیں (خاتم) :

(۵۴۳) بروایت امام مالک و امام شافعی ... ابن المستیثب اور سلیمان بن یسید سے مروی ہے، کہ جب رضی اللہ تعالیٰ نے اپنی زوجہ (مسماۃ) طلیعہ اسدیہ کو طلاق دی تو اس نے دوران عدت میں ایک اور مرد سے عقد کر لیا حضرت عمرؓ کو اطلاع ہوئی تو آپؓ نے اس عورت اور نئے ضمیر پر تعزیر فرماتے کے بعد فتویٰ دیا، کہ

۱۔ جو عورت اپنی عدت میں نکاح (ثانی) کر لے، اس زن اور اس کے شوہر دونوں میں تفریق واجب ہے۔ اور یہ بھی دیکھا جائے کہ اگر دونوں کی مقاربت نہیں ہوئی، تو جب یہ عورت اپنی پہلی عدت ختم کیے، اس وقت اگر یہی مرد (جس سے اس نے دوسرا نکاح کر لیا تھا) اسے خطبہ کرے تو وہ دونوں کا نکاح جائز ہے

ب۔ اور اگر ان دونوں نے مقاربت کر لی ہے تو یہ عورت تفریق کے بعد اس (شوہر ثانی سے) حاصل شدہ طلاق کے بعد اپنی عدت پوری کرے، مگر اب یہ شوہر (ثانی) کبھی بھی اس عورت سے عقد نہیں کر سکتا ! (یعنی "لا یجتمعان ابداً")

ابن المستیثب فرماتے ہیں کہ اگر شوہر ثانی نے اس عورت سے مقاربت کر لی ہے تو اس پر ہر واجبہ اس مقاربت ہی کی وجہ سے !

امام بیہقی سے امام شافعیؒ "قول تھیم" میں روایت کرتے ہیں "لا یجتمعان ابداً" (اب یہ ضمیر ثانی) کبھی بھی اس عورت سے عقد نہیں کر سکتا۔ لیکن بعد میں (یعنی قول جدید میں)

امام شافعی نے اس فتویٰ سے رجوع کر لیا ہے

مگر ابو سفیان ثوری اپنی جامع میں فرماتے ہیں، کہ آخر میں حضرت عمرؓ نے بھی ”لا یجہد علیٰ ابداً“ سے رجوع فرمایا

ولیٰ پر نکاح کے وقت عورت کی ستر پوشی واجب ہے

(۵۴۴) بروایت امام مالک ... ایک شخص نے اپنی ہمشیرہ کے لئے ایک صاحب سے خط لکھ کر دے دیے یہ بھی بتا دیا کہ وہ (اسکی ہمشیرہ) .. ہیں یہی طوط ہو چکی ہے حضرت عمرؓ نے یہ سنا تو اس کے بھائی کا مضروب فرمایا دینا بالظہر وایت دیکر سزا دینا چاہا اور فرمایا، کہ آپ کو ایسی خبر بتانے کی کیا ضرورت تھی!

عقد زانیہ

(۵۴۵) بروایت ابو بکر ... ایک شخص نے اپنی دختر کا عقد کر دیا مگر اس عورت نے اپنے شوہر سے کہا مجھے ڈر ہے کہ میری وجہ سے آپ کی خفت نہ ہو، کیونکہ مجھ سے زنا کا ارتکاب ہو چکا ہے آخر یہ معاملہ امیر المومنین حضرت عمرؓ کے حضور پیش ہوا، تو آپ نے فرمایا کیا اس نے تو یہ نہیں کی؟ اس شخص نے کہا، تو یہ تو اس نے کر لی ہے، فرمایا، تب اس سے نکاح جائز ہے

شش اولیٰ اللہ فرماتے ہیں جو حضرت نکاح زانیہ کو جائز قرار دیتے ہیں ان کے سامنے حضرت عمرؓ کا یہ فیصلہ ہے، لیکن یہ تمسک بجائے خود عمل نظر ہے کیونکہ ممکن ہے کہ اس کا زنا بئینہ ثابت نہ ہوا ہو اور نہ اس کے موجودہ شوہر ہی نے اسے اس ارتکاب میں ہر وقت دیکھا ہو، پس امر عورت کی یہ حالت ہوشیہ رہی جس سے اصل میں برأت پائی گئی

ابو یحییٰ حالت اس فانیہ کی ہے جو بعد میں تاب ہو گئی ہو، پس حضرت عمرؓ کے جواز فتویٰ کا مکمل علمائے نجد میں عقد کے خلاف ہے

اور دوسری روایت جس میں زانیہ کے عقد کی نفی آئی ہے تو اس کا منشاء زانیہ غیر تائبہ ہے لیکن جس کسی نے توہر کر لی، بطابق حدیث ”التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ“

دیکھا سے تو یہ کہنے والا باوجود عیسا سے ایسا بلکا ہو گیا، اگر تو اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں؟

لے کر میں کہتا ہوں کہ لازم کا اقوال سب سے بڑھتی ہے، جیسا کہ بعض ایک اور غلام (رفیق احمد زانیہ) دونوں نے پیش روایت خاص کے ذکر کیا، اور مولیٰ اللہ علیہ وسلم نے اس (دونوں) کو عیب لکھا (ترجمہ) علامہ یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت منقول ہے (ترجمہ)

پوشیدہ نکاح

(۵۲۰) بروایت ابوبکر... ایک شخص خفیہ نکاح کر کے اپنی بیوی کے گھر آئے جانے لگے ہمسایہ نے انہیں دیکھا، تو اسے غضب ہوا، تنزیہ امیر المومنین عمر فاروق کے پاس پہنچا، اس ہمسائے نے اصل واقعہ عرض کر دیا، حضرت عمر نے دعا علیہ سے پوچھا، تو اس نے بیان میں کہا:

”میں نے اس عورت کے ساتھ ایک معمولی حقہ ہر کے عوض میں عقد کر لیا ہے مگر میں نے اسے ظاہر نہیں کیا“ حضرت عمر نے فرمایا اور نکاح کے گواہ ۹ عرض کیا گواہ عورت ہی کے اقربا میں سے ہیں نے فرمایا، کہ ”اطلاع کرنے والے کو حد قذف سے مستثنیٰ کیا جائے“ اور ان سے فرمایا، کہ انہیں نکاح ضرور کیا کرو اور عورتوں کی عصمت کا خیال رکھو!

مسنون تقریبات پر اظہار خوشی میں شور و شغب کا جواز (۵۲۱) بروایت ابوبکر... ابن سیرین فرماتے ہیں، مجھ سے روایت بیان کی گئی، کہ امیر المومنین... اگر کسی گھر سے شور و شغب ہوتا ہو، سنتے تو اسے مہیوب سمجھتے، لیکن اگر یہ شور تقریب و نیمہ یا عقد کے موقع پر ہوتا سنتے تو درگزر فرمادیتے

دعوت طعام میں منع تفاخر

(۵۲۲) بروایت بغوی... (روایت کی گئی ہے کہ امیر المومنین عمر اور حضرت عثمان (ہر دو حضرات) ایک دعوت طعام میں شرکت کرنے کے بعد واپس تشریف لے آئے، تو حضرت عمر نے فرمایا، کاش! میں شریک طعام نہ ہوتا! امیر المومنین عثمان نے عرض کیا یہ جملہ آپ نے کیا فرمایا، ارشاد ہوا، مجھے خطر ہے کہ یہ دعوت فوراً کئے نہ کی گئی ہو!

تقلیل صبر

(۵۲۳) بروایت ابوبکر... امیر المومنین نے فرمایا، کہ ہر میں صباغہ (زیادت) نہ کرو، اگر کثیر (زیادت) ہر میں دنیا کی بھلائی یا اس پر تقویٰ کی بنیاد ہوتی، تو تم سب سے زیادہ اس کا پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے، حالانکہ سختی نے اپنی صاحبزادیوں کے عہد اور خود اپنے عہد کے ہر (۱۲) اوقیہ سے زیادہ مقرر نہ فرماتے

لے اوقیہ کا وزن و تفصیل کتاب الزکوٰۃ لمرکز ۳۲۲ کے متعلقہ نوٹ میں ملاحظہ فرمائیے

تقلیل مہر سے تکفیر مہر کی طرف رجوع

(۵۵) بروایت ابو بکر۔۔۔ امیر المومنین... نے (۳) ہزار تک مہر کی اجازت فرمادی

(۵۶) بروایت امام شافعی۔۔۔ مجاہد سیرین سے مروی ہے کہ ایک صاحب جن کا

نام شعث (ابن قیس) ہے، ایک دوست کے ساتھ شامل ہونے لگے اتفاق سے انکی نظر

اپنے دوست کی اہلیہ پر پڑ گئی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد اس بی بی کے شوہر نے ایک سفر میں

انتقال کیا تو شعث۔۔۔ نے ان سے درخواست عقد کی، بی بی نے کہا میرے ہر میں بشرط

ہے کہ میں قدر میں متعین کروں! شعث نے اسے منظور کر لیا، لیکن ابھی تک بی بی نے مہر کی

تعیین نہیں کی تھی کہ شعث نے انہیں طلاق دے دی۔ اب انہوں نے اس سے مہر کا دریا

کیا، تو بی بی شعث سے ان غلاموں میں سے دو غلام طلب کئے، جو انہیں اپنے والد کے ترکہ

میں ملے تھے، شعث نے کہا، ان دونوں کے مایوسہ کچھ اور لے لو ابی بی نے انکار کیا

اور مقدمہ امیر المومنین کے حضور پیش ہوا

شعث نے بیان میں عرض کیا، اے امیر المومنین! اس معاملہ میں مجھ سے تین غرض

ہوئیں

(۱) جب میں نے انہیں پہلی مرتبہ دیکھا، کہ انکی محبت میرے دل میں بس گئی۔ حنوت

میر نے فرمایا یہ امر تمہارے قلوب سے باہر تھا

(۲) پھر میں نے ان سے عقد کر لیا اس شرط پر کہ جو میرے خود تو گیز کر میں!

(۳) میں نے انہیں طلاق دے دی ان کے ہر متعین کرنے سے قبل

امیر المومنین نے اپنے فیصلہ میں فرمایا کہ ”یہ مسلمان عورت ہے“

امیر المومنین کی اس تحدید کا مقصد وہ روایت ہے جس میں ایک بی بی نے حنوت عمر بقیعہ کیلئے

ہوئے یہ آیت پڑی، ”وَأَتِمُّوا حُدُودَ قَنَاطَرِ الْا“ (اے مرد! تم اپنی عورتوں کو

اسکی ہر میں ایک غناء بھی نہ دو تو جائز ہے) تو حنوت عمر نے اس بی بی اور اس کے علم کی

تحسین پر ڈایں اذاعتاف فرمایا، کہ ”کل احد افقد من عمر جعی النساء“

(ہر شخص عمر سے بڑھ کر فقیہ ہو سکتا ہے جی جی کو عمر بھی!)

امام شافعی اس جگہ (بہر سلطان محبت ہے عیضاً۔ امرأة من المسلمين) کی توجیہ میں فرماتے ہیں کہ مسلمان عورتوں کے ہر کے برابر اس کا ہر ہونا چاہیئے

(مترجم، یعنی اس بی بی کے طبقہ کی عورتوں کے ہر کے مساوی)

(۵۵۳) ایضاً بروایت ابوبکر (از ابن سیرین) امیر المؤمنین نے اشعث

(مذکور در نمبر ۵۵۱) سے فرمایا کہ بالضرور اسکی رضا مندی کا خیال رکھو

(۵۵۳) وایضاً بروایت ابوبکر . . ابن سیرین سے یہ الفاظ بھی مروی ہیں، امیر المؤمنین

نے اشعث سے فرمایا کہ اس بی بی کا ہر اس عورت کے خاندان کی دوسری عورتوں کے مساوی ہے (یعنی ہر مثل)

(۵۵۴) بروایت امام مالک و امام شافعی . . . امیر المؤمنین نے فرمایا جو بی بی عقد کے بعد

مرد و عورت تخلیہ کر لیں مرد کے ذمہ ہوا جب ہو جاتا ہے

مشن ۱۶ ولی اللہ فرماتے ہیں امام شافعی کا ”مذہب قییم“ میں حضنت عمر کے اسی قول پر فتویٰ تھا اور وہ فرماتے کہ حضرت عمرؓ سے زیادہ کتاب اللہ کو سمجھتے تھے جس (قرآن مجید) کے مطابق یہ امر بعید نہیں کہ آئیے — لا جناح علیکم ان طلقتم النساء ما لم تمسوهن — (۲: ۲۳۷) اگر تم عقد کے بعد عورتوں سے کس کے بغیر ہی انہیں طلاق نہ دو تم پر کوئی گناہ عائد نہیں ہوتا) اگر مرد نے کس اور تخلیہ سے قبل طلاق کا ارادہ کر لیا ہو، تو بھی اس پر مرد واجب ہے

اس کے بعد امام شافعی نے ”مذہب جدید“ میں رجوع کرتے ہوئے فرمایا کہ بغیر

کس مرد پر ہر کامل واجب نہیں ہوتا

مشن ۱۶ ولی اللہ فرماتے ہیں لیکن میرے نزدیک ظاہر آئیے (مذکورہ — معاملہ

تمسوهن — (۲: ۲۳۷) اور فتویٰ امیر المؤمنین میں بایں صورت تطبیق ممکن ہے کہ اس معاملہ میں اگر مرد یہ بیان نہ کریں غے اس کے ساتھ کس نہیں کیا تو فیصلہ ظاہر کتاب اللہ پر ہوگا اگرچہ عورت اس (مرد) کے خلاف ہے — لیکن اگر دونوں میں خلوت صحیح ہو چکی ہے تو عورت کے قسم کھانے کی صورت میں اس کے حق میں فیصلہ دیا جائے گا — ورنہ حضنت صحیحہ نہ ہونے

کی صورت میں مرد کی قسم کا یقین کیا جائے گا، اور بظاہر اور حضرت عمر کے فتویٰ کے یہی معنی ہیں

مسائل طلاق

تطبيقات ثلاثه کا ایک طلاق شمار ہونا

(۵۵۵) بروایت امام شافعی ... ابن عباس نے حضرت عبداللہ (ابن عباس) سے دریافت کیا، ”کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عبد اللہ بن عباس اور زینب کے ابتدائی تین سال تک تین طلاق کا شمار ایک ہی طلاق ہوتا تھا؟“ ابن عباس نے فرمایا، ہاں! ایک ہی شمار ہوتا تھا

(۵۵۶) بروایت مسلم ... ابن عباس فرماتے ہیں، کہ عبد ربیع سال پناہ اور زمانہ طلاق اور خلافت عمر کے دو ابتدائی سال تک تین طلاق ایک ہی شمار ہوتیں۔ اس کے بعد حضرت عمر نے فرمان جاری کر دیا، کہ لوگوں کو جس کام میں رخصت و سہولت تھی، انہوں نے یہی عملت ہیں اگر اس سہولت کا دوازدہ غورمند کر دیا ہے

(مترجم ! کہ طلاق درجوع — پھر طلاق درجوع — ای طرح، مردوں نے اپنا یہ مشغلہ ہی بنا لیا ہے، اب اگر کسی نے ایسا کیا (یعنی تین طلاق بیک وقت کہہ دی تو بہرہ انہیں تین طلاق ہی شمار کر کے کیاں بھی میں قطعی جہدائی کر دوں گے)

شش اولی اللہ کا نقض !

فرماتے ہیں، اس روایت میں بعد از نکاح ہیں، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین طلاق کو ایک طلاق شمار فرمایا حتیٰ کہ آنحضرت وفات پاب ہو گئے، اور وحی کا سلسلہ ختم ہو گیا تو اب یہ نسخہ کیسا؟ — اس سلسلہ امام بخاریوں محاکمہ فرماتے ہیں، کہ اس سلسلہ میں علماء کے تین گروہ ہیں

۱۔ مثلاً اگر کسی مرد نے اپنی عورت سے مندرجہ ذیل تین طلاق کہہ دیں، کہ

انیت طالق انیت طالق انیت طالق (تین مرتبہ مگر بیک وقت)

اور مرد کا ارادہ ہر ایک مرتبہ زبان سے یہ الفاظ نکالنے میں اسی طرح کا وقوع طلاق ہے تو یہ طلاق تین ہی ہو گئیں (مسترجم: اور محدث اس پر حرام ہو گئی)

اور اگر ضمیر نے نزدیک کو کسی طرح اِنْتِ طَالِقِ اِنْتِ طَالِقِ اِنْتِ طَالِقِ —
نوبت پہ نوبت تین ہی مرتبہ کہا، مگر اس کا منشا صرف نفس طلاق کی تاکید ہے (تعدد نہیں) تو یہ طلاق تین نہیں ہوئیں بلکہ ایک ہی ہے، جیسا کہ رسول اللہ کے جہد میں معمول تھا، کہ تین مرتبہ (طلاق) کبھی کیوں تصدیق کی جاتی ہے، کہ اصل میں ان کا ارادہ ایک ہی طلاق کا ہے۔
لیکن جب حضرت عمرؓ نے عورتوں کی بے قدری اس حد تک دیکھی تو آپ نے تین کو تین (طلاق) ہی قرار دے دیا

ب۔ مرد کا کلمہ طلاق عین بار نوبت پہ نوبت دوہرانے کی بجائے ان انگوٹوں میں کہہ دینا کہ: ”میں نے تجھے عین طالقیں دیں“ تو حضرت ابن عباسؓ کے اصحاب اسے ایک ہی طلاق محسوب کرتے ہیں۔ لیکن امیر المومنین عمر فاروقؓ اور مجبور اس مینہ طلاق کو تین طلاق شمار کرتے ہیں

ج۔ مرد کا صورت سے یہ کہہ دینا کہ: ”اِنْتِ بَقِیْتُ“ تو مجھ سے بالکل ایک طرف ہو گئی۔ تو ابجد میں حضرت عمرؓ اسے بھی ایک ہی طلاق محسوب کرتے مگر جب وہ لوگوں نے اس کا استعمال عام شروع کر دیا، تو حضرت عمرؓ نے اسے بھی تین ہی طلاق محسوب فرمایا،
شاہ ولی اللہ کا حکم کہ

لیکن میرے نزدیک اس کی توجیہ یہ ہے کہ اصلاً خداوندی: ”الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ“ (طلاق دو ہی جگہ ہے) کی دُعا تو جہید ہو سکتی ہیں

۱۔ اگر مرد ایک ہی جگہ میں یہ کہے، کہ میں نے تجھے تین طالقیں دیں، تو یہ ایک طلاق ہے، کیونکہ مرد نے ایک ہی مرتبہ کہا ہے

۲۔ اور اگر مرد ایک ہی سانس میں مگر نوبت پہ نوبت کہے کہ میں نے تجھے طلاق دیا، میں نے تجھے طلاق دی، میں نے تجھے طلاق دی،۔۔۔ یہ صورت بظاہر تو ایک ہی طلاق کی سی ہے، لیکن اس کا مفہوم عین طالقیں ہو گئی

پس زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں لوگوں پر نہ توصیف طلاق کی اس قسم کی
نراکتیں متکشف ہوئیں اور نہ کسی صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کی تمیز و
سوال ہی کیا، اس لئے عام طور پر بعد رسالت مآب میں عوام صورت اول ہی کو سمجھ سکے کہ کسی
صورت میں بھی عقد تین زبان سے نکسے وہ ایک ہی محسوب ہوگا۔ مترجم) اور اسی طرح زمانہ صدیقی میں
لوگوں کا خیال رہا

اب حضرت عمر کا دور شروع ہوا، اور صورت مسئلہ میں اس قسم کی تفریق و تمیز کا خیال
دامتگیر ہوا، تو حضرت عمر نے دوسری صورت پر فتویٰ دیا

کہ جو حالت و طرز میں بھی مد طلاق میں تین کا عدد زبان سے نکلائے تین ہی محسوب کیا جائے گا مترجم

اور اپنے فتویٰ کو اس قدر واضح طور پر صاف کر دیا کہ اس میں کوئی مشتبہ ہی نہ چھوڑا

اسی طرح کئی اور مسائل میں بھی ایسے ہی نظائر پائے جاتے ہیں، جیسا کہ ہم نے (مقلد
شاہ صاحب سے) اس کی وضاحت کی ہے۔ از انجملہ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اہل اولاد کی بیع جائز قرار دی اور حضرت ابو بکر نے بھی ایسا ہی کیا مگر حضرت عمر
نے اس کی انہی فرمادی

طلاق "بثّہ" نہ

نہ مترجم: لفظ "بثّہ" عرف طلاق ہی کا ایک عنوان ہے اور اس کی تعریف یہ ہے
"الک عن یحییٰ بن سعید عن ابی بکر بن حزم ان عمر بن عبدالعزیز
قال: "البثّہ ما یقول الناس فیہا" قال ابو یوسف قلت لکذا کان
ابان بن عثمان یجعلہا واحداً! فقال عمر بن عبدالعزیز لو
کان الطلاق القاماً ایقت "البثّہ" منہ شیء من قال البثّہ
فقد ردی غایۃ انقصوئی... ابو بکر بن حزم گفت ہر آئینہ عمر بن عبدالعزیز
پر سید کلف بثّہ! ہے گویند وہاں وہاں؟

گفت ابو بکر بن حزم، پس گفتم اے اہل حق! ان میں سے فرمواں ایک طلاق!
(بثّہ۔ غیر بکثرت)

(۵۵۷) بروایت امام شافعی... محمود فاروقی میں مطلب بن حنبل نے اپنی بیوی کو (لفظ) بَیْئَہ کہہ کر طلاق دے دی اور بعد میں از خود امیر المومنین کی خدمت میں حاضر ہو کر (افسوس) ظاہر کیا، حضرت عمرؓ نے فرمایا، ”آخر تمہیں کس چیز نے اس پر آمادہ کیا؟“

پس گفت عمر بن عبد العزیز اگر طلاق ہزار بار دوسے باقی نحمدہ اشعہ لفظ بَیْئَہ او
آں چیزہ را کہ لفظ بَیْئَہ گفت پس ہر آئینہ قصد کردہ حد آخر

لفظ بَیْئَہ کا مفہوم؟

”مالك عن ابن شهاب ان مروان بن الحكم كان يقضي في الذی
يطلق امرأته ”البَيَّئَةُ“ انها ثلاث تطليقات... مروان
بن الحكم رباب شخصہ کے طلاق و از ن خود را بلفظ ”بَیْئَہ“ کہہ دیں کہ ”بَیْئَہ طلاق است
مترجم: (شاہ ولی اللہ صاحب) گوید امام شافعی تعقب کردہ است اندر ا
بعثت مرفوعہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلفظ ”بَیْئَہ“ از نیت استفسار کردند
(مترجم رسالہ الودیعی) : ہم چنان عمروں الخطاب چنانکہ در روایت نمبر صافی الیاب
(دوسرے آدم) و بیگ طلاق حکم فرمودند (مصحف شرح صحابہ امام مالک از شاہ ولی اللہ محدث
دہلوی باب البَیْئَہ و الخلیۃ و المہرتیۃ)

شاہ صاحب نے میں حدیث مرفوعہ کی طرف اشارہ کیا ہے اسی باب میں موطا امام مالک
کہہ دوسری ضوع (علا) بنام ”المستوی“ میں اسحقل فرمایا ہے یعنی ”ان دکانہن
عبد یزید طلق امرأته البَیْئَہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ
ما احدثت الا واحدة فقال دکانہ واللہ ما احدثت الا واحدة فردھا
الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وطلقھا الثانية فی زمن عمر
والثالثة فی زمن عثمان (دکان بن عبد یزید نے اپنی بیوی کو طلاق بَیْئَہ کہہ دی، اور
ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور آیا تو آنحضرت نے فرمایا، بخدا! میں تو یہ سمجھتا ہوں
کہ تمہاری نیت ایک ہی طلاق کی تھی؟ کہ نہ عرض کیا، یا رسول اللہ! مجھ کو میری نیت
میں ایک ہی طلاق تھی! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طبعہ مت کرو! اور اُس نے ایسا ہی
کیا، لہذا نہ دوسری طلاق محمد بن عمر بن اوس تیسری اسے محمد عثمان میں دی (مترجم)

مطلب نے عرض کیا کہ یہ لفظ میری زبان سے نکل ہی گیا !

امیر المؤمنین نے اہمیت تلاوت فرمائی

وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا لَمْ يَفْعَلُوا لَآتَيْنَهُم مِّنْ لَّدُنِّي فَسَلَامٌ (۷۹: ۴)

یو عطلون بہ لکان خیبر آتم عمل پیرا ہوتے تو یہ ان کے لئے بھلائی اور

واشد تنہینا (۷۹: ۴) اثبات قدم کا سبب ہوتا

اور (دوبارہ) سائل سے فرمایا، کہ آنسو تمہیں کس چیز نے اسپر آمادہ کیا ! اس نے عرض

کیا کہ ”یہ لفظ میری زبان سے نکل ہی گیا !“

امیر المؤمنین نے فرمایا لفظ بختہ میں ایک ہی طلاق ہے تم اپنی بیوی کو اپنے گھر

میں رہنے دو !

(۵۵۸) بروایت امام شافعی... قبیہ بنی زریق کے ایک شخص نے اپنی اہلیہ کو طلاق

بختہ کہہ دی، یہ معاملہ حضرت عمرؓ کے پاس آیا، تو آپ نے مروے پوچھا کہ اس لفظ (بختہ) سے

تمہارا ارشاد؟ (ایک طلاق تھی یا تین؟) سائل نے کہا اگر اس لفظ سے طلاق قطعی واقع ہو گئی ہے

تو اب میں حرام کا خواہاں نہیں ہوں، عورتیں اور بھی ہیں اس پر امیر المؤمنین نے اس سے

حلف لیا

امام شافعی فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ حضرت عمرؓ نے اس شخص سے حلف لینے کے

بعد اسکی بیوی کو اس کے ہاں واپس سمجھا دیا۔ کیونکہ اس شخص کا یہ کہنا کہ ”یہ لفظ میری

زبان سے نکل ہی گیا“ بحسب روایت نمبر ۵۵۹ (یعنی اسکی زبان سے بذاتیت طلاق احد سے یہ

لفظ نکل گیا۔ اسپر حضرت عمرؓ کا آئیہ مذکورہ (وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا بِرِضَا دُكِّي) (روایت نمبر ۵۵۹)

کہ اگر اسکی نیت بھی طلاق ہی سے ہوتی جیسا کہ سائل کے اس قول سے ثابت ہوتا ہے، کہ اسکی

یہ نیت نہ تھی مگر۔۔۔ یہ لفظ زبان سے نکل ہی گیا“ تو بحسب آئیہ (وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا

يُوعِظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَّكُمْ) (۷۹: ۴) یہ سائل کے لئے بہتر ہو گیا۔ کیونکہ لفظ بختہ

ایک جدید لفظ تھا، پس جب سائل نے امیر المؤمنین سے یہ عرض کیا کہ اس کا ارادہ اگر تھا بھی

تو ایک طلاق سے زائد نہ تھا۔ اور حضرت عمرؓ نے ایک طلاق اس کے ذمے ڈال کر

اس کا شمار ایک ہی فرمایا

مفقود الخبر شوہر کی زوجہ کی عدت

(۵۵۹) بروایت امام مالک ... حضرت عمرؓ نے فرمایا، کہ جس عورت کا شوہر لاپتہ (مفقود الخبر) ہو جائے۔ حتیٰ کہ اس کی زندگی اور موت دونوں میں سے عورت کو کوئی علم و اطلاع نہ ہو۔ پس ایسی عورت پورے چار سال تک شوہر کا انتظار کرے اور اس کے بعد پھر، ماہ۔۔۔ ۱۰ دن عدت پوری کرے (یعنی شوہر متوفی کی عدت)

امام مالک فرماتے ہیں —

بعض علما نے حضرت عمرؓ کے اس فتویٰ پر اعتراض کیا ہے، کہ اگر مفقود الخبر شوہر کی بیوی نے اس کی عدم موجودگی میں کسی اور شخص کے ساتھ عقد کر لیا، اور اس عقد کے بعد پہلا شوہر بھی واپس آگیا، تو اس خاوند کو اختیار ہے کہ یا وہ اپنا دیا ہوا مہر واپس کر لے، یا اپنی بیوی!

(۵۶۰) بروایت امام مالک، ... امیر المومنینؓ نے فرمایا، اگر شوہر غائب ہے اور اس نے پرہیز ہی سے زوجہ کو طلاق بھیج دی مگر بعد میں شوہر نے رجوع کی دوسری اطلاع بھی بیوی کو کر دیا ہے، مگر!

۱۔ طلاق کی اطلاع بیوی کو مل گئی

(اور)

ب۔ رجوع کی اطلاع انہیں ملی

حتیٰ کہ اس بی بی نے دوسرا عقد کر لیا، جس کے بعد شوہر واول لوٹ آیا اگرچہ ابھی تک شوہر ثانی سے اس کی مقاببت ہوئی ہے یا نہیں — مگر!

— اب یہ عورت پہلے شوہر کے انہیں لوٹ سکتی!

مفقود الخبر شوہر پر حضرت عثمانؓ کا فتویٰ

(۵۶۱) بروایت ابو بکر ... حضرت عمرؓ اور جناب عثمانؓ دونوں کا فتویٰ ہے کہ۔

مفقود الخبر شوہر کی بیوی چار سال انتظار کے بعد چار ماہ اور دس دن عدت پوری کرنے سے

دوسرے مرد سے عقد کر سکتی ہے

(۵۶۲) بروایت ابو بکر... جناب عمر اور حضرت عثمان دونوں کا یہ بھی فتویٰ ہے، کہ اگر پہلا شوہر اسکی تزویج ثانیہ کے بعد لوٹ آئے تو اسے (شوہر اقل کو) اختیار رہے کہ اپنا دیا ہوا ہر واپس لے یا اپنی بیوی کو!

(۵۶۳) بروایت ابو بکر... حضرت عمر سے فتویٰ دریافت کیا گیا، کہ اگر شوہر غائب کی موت کی اطلاع کے بعد اسکی بیوی نے دوسرے عقد کر لیا، اور بعد میں وہ شوہر سلامت واپس آ پہنچا، تب؟

فرمایا، اسے دونوں میں سے صرف ایک امر کا حق حاصل ہے، ہر یا بیوی

مفقود الخبر شوہر پر حضرت علی کا فتویٰ

ایسی عورت کو شوہر ثانی سے (بما استعمل کے بالعوض) ہر دوا کر ان میں تفریق کیجئے

پھر یہ بنی عدت مطلقہ (تین ہر) پوری کرنے کے بعد شوہر اول سے تجدید نکاح کر لے

امام شافعی اپنے ”قول حمید“ میں امام مالک کے اس فتویٰ سے مختلف ہو کر فرماتے

ہیں، کہ ایک ہی روایت کی بنا پر دو مختلف صورتیں کیسے فرار دی جائیں!

مشن اولی اللہ فرماتے ہیں

شریعت میں مفقود الخبر کی دو حیثیتیں ہیں

۱۔ کہ جب اُس نے ایسی حالت (عورت کو لاوارث چھوڑ دینے میں) میں عورت

کے نان و نفقہ کا خیال نہ رکھا، جو کہ بحسب آیت ”فامسکوهن بمهرثہن“ (۵۳:۱۲)

اسپر نان و نفقہ ضروری تھا: ورنہ یہ ارشاد (قرآنی) تھا کہ — ”أو تسامح باحسان“

(۷۲۹:۲) کے مطابق انہیں آبرو کے ساتھ طلاق دے دو — پس جب شوہر ”تسامح

باحسان“ سے قاصر رہ گیا، تو شریعت ایسی مظلوم عورت کی اسی طرح وکیل ہے جس طرح غلام

مقروض کے قرض خواہ کا قاضی وکیل ہے (اور شریعت نے اسی صورت کی حمایت کو کہ اسے حق و عیا)

شوہر کے مفقود انجیر ہونے کی قاہری تاثیر یہ ہے کہ وہ چکا ہے اور ہم ظاہر والی
چڑھ کر لگانے کے مکلف ہیں

پس! پہلی صورت میں امام مالک عین صواب پر ہیں، کہ مفقود انجیر مرد اور اسکی بیوی کے
درمیان تفریق کا وہی انداز ہے جو طلاق و ہندہ اور اسکی زوجہ کے مابین ہے، انکرمین حالت وہ
(شوہر) اس عدت کے بغیر رجوع نہیں کر سکتا جو عدت شدہ شوہر والی بی بی کے لئے مقرر ہے
بائیں وجہ کہ ایسا (غائب) شوہر بمنزل میت کے ہے، جسکی نظیر میں مجنون اور مرد مغلس کی
بیوی کی تفریق کا فتویٰ موجود ہے

(مترجم) جس کے جنون اور افلاس کی وجہ سے بیوی کے حقوق زوجیت (۱) اور نان و

نفقہ ادا نہ ہونے کی صورت میں تفریق پر فتویٰ موجود ہے)

ب۔ دوسری صورت یہ ہے کہ جب بیوی کو اپنے شوہر کی خیرو فوات مل گئی، اور
اس نے انقضائے عدت کے بعد دوسرے عقد کر لیا، جس کے بعد پہلا شوہر بھی واپس لوٹ
آیا، چونکہ اسکی خیرو فوات غلط تھی، اس لئے یہ زوجہ اسکے عقد میں جا سکتی ہے، اور عورت کا
یہ دعویٰ کہ اس کا شوہر مرجع ہے خارج کر دیا جائے گا

یہی سبب حضرت عمر کا حکم ایک مجتہد کے اس فتویٰ پر مبنی ہے، جس کے حسب واقع
دو مختلف پہلو ہوں

ایک امام مالک کے اس فتویٰ کی توثیق ہے کہ ایسی حالت میں ایسے مرد اور عورت دونوں
میں تفریق ہی رہے گی

دوسری صورت امام شافعی کے اس فتویٰ پر ہے کہ حضرت عمر کے فتویٰ کے مطابق
اگر ایسا شوہر اپنا ہر لینا چاہے تو اُسے دوا دیا جائے، اور اگر یہ مرد اپنی بیوی کو اپنے گھر میں رکھنا
چاہے تو یہ بھی اس کا حق ہے اور وہ اُسے واپس کر دی جائے

جب شوہر اپنی بیوی سے یہ کہہ دے کہ تحریر میری والدہ کی مانند ہو؟
(۵۶۴) بروایت امام مالک... جہد غلطی میں ایک صاحب نے اپنی منگیتر سے قبل
(۱۸۷۲) فرمایا کہ اگر میرا عقد تمہارے ساتھ ہو جائے تو تہاری تحریر میرے لئے میری

کی نظر ہے۔ امیر المومنین کے حضور یہ معاملہ پیش ہوا، تو آپ نے اس عروسے فرمایا، کہ اب آپ اس بی بی سے بغیر اس کے عقد نہیں کر سکتے، کہ پہلے آپ کفار کا گھار ادا فرمائیں حائض کی عدت

(۵۶۶) بروایت امام مالک ... امیر المومنین نے فرمایا، اگر طلاق کے بعد عورت کو ایک یا دو (گھر، ماہواری) گزرنے کے بعد تیسری ماہواری نہیں آئی، تو اب اسے عدت کے طور پر (۹) ماہ اور انتظار کرنے ہوں گے، اور اگر اس مدت کے اندر (اس کا) عمل ظاہر ہو گیا، تو اسکی عدت وضع محل تک ہے (خاکس وقت بھی یہ موقعہ آ جائے)۔ ورنہ پوچھ

لے مترجم لفظ طہر بھست کے معنی ہیں، اور عربی میں یہ کنایہ طلاق "انت علی کظہر اُتی" ہے، طلاق کے معاملہ میں اس قسم کے الفاظ جاہلیت میں عروج تھے اور اس پر (نکاح) سے ان میں طہر طلاق (بائن) قرار پاتی، مگر اسلام نے اس کے بالخصوص کفار سے بہت ہٹا کر دیا (اور فرمایا)

والذین یظاہرون من
نساءہم ثم یعودون
لما قالوا فتنعیر
رقبة من قبل ان
یتماسا ذلکم
توعظون بہ واللہ بما
تعملون خبیر
فمن لم یجد فصیام
شہرین متتابعین من
قبل ان یتماسا
(اے مومنو!) جو لوگ تم میں سے اپنی بیویوں سے
بہار کر بیٹھتے ہیں اور اس کے بعد وہ مرد بچر
تعلقات فتنہ و اوج ظلم کرنا پسند کرتے ہیں
تو یہ عورتیں اتنی بے وقعت نہیں بلکہ رجوع
قبل وہ مرد ایک غلام آزاد کر لیں
یہ تمہیں آئندہ عبرت کے لئے بطور نصیحت کہا جاتا
ہے، اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے ماخوذ ہے
مگر جو بیمار غلام آزاد کر کے فی وسعت سے
جھورے، نہ سہی، وہ مسلسل (۲) ماہ تک روزہ
سے رہے (نہ رجوع کر سکتا ہے)

فمن لم یستطع فاطعام
ستین مسکیناً ... (۵۶۷-۵۶۸)
اور اگر وہ روزہ دہی کی توفیق سے بھی محروم
ہے تو یہ بھی نہ سہی، وہ (۴۰) مسکینوں کو کھانا ہی کھاتا
جسے ماہ پر ۱۰۰

(۹) ماہ گزارنے کے بعد (یعنی کی آخری مدت ۴ (دو محبت) از سر نو تین ماہ کی عدت پوری کرے جس کے بعد اس کے لئے عقد حلال ہے

مطلقہ ایک یا دو طلاق کے بعد شوہر اول سے کب عقد کر سکتی ہے ؟

(۵۶۷) بروایت امام مالک ... امیر المؤمنین نے فرمایا کہ اگر کسی عورت کو اس کا شوہر ایک — یا — دو طلاق کہہ کر اس سے ازدواجی تعلقات منقطع کرے، اور وہ (بی بی) انقطاع عدت کے بعد اپنا دوسرا عقد کر لے، مگر یہ (شوہر ثانی) وفات یا ب ہو گیا یا اس نے اُسے طلاق ہی کہہ دی، تو اب یہ (بی بی) اپنے پہلے شوہر سے پھر عقد کر سکتی ہے، اُس (دوسری طلاق یا دوسری عدت) کی وجہ سے جس ایک (یا جن دونوں) کو اس کے شوہر نے استعمال نہیں کیا !
(مگر دوسرے مرد سے نکاح و مقاربت کے بغیر نہیں، محترم)

اُمّ الولد

(۵۶۸) بروایت امام مالک ... حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جب باندی اپنے مالک سے صاحب اولاد ہو جائے، تو اب نہ اُسے فروخت کیا جائے اور نہ اُسے ہمہ میں دیا جائے اور نہ وہ ترکہ ہی میں تقسیم کی جائے، بلکہ اُس کا یہ مالک اُسے اپنے گھرای میں رکھے اور جب مالک انتقال کر جائے، تو یہ کنیز آزاد ہے
غلام کی تعذیب اسکو آزاد کرنا ہے

(۵۶۹) بروایت امام مالک ... حضرت عمرؓ کے حضور ایک کنیز اپنا بھلا بھلا چہرہ دیکر فریادی ہوئی کہ اس کے مالک نے اُسے آگ سے جلا دیا ہے اور امیر المؤمنین نے مالک کے صرف اسی ظلم پر اُسے آزاد کر دیا

مشن ۱۱۰ ولی اللہ فرماتے ہیں، حضرت عمرؓ کے اس فیصلہ کی نظیر حدیث (مرفوعہ) میں ملتی ہے جیسکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام کو جس کا نام ”سندر“ ہے، اُسے اس وجہ سے آزاد کر دیا کہ اس کے مالک (دہلیز نامی) نے اس غلام کو قصہ میں آکر ختی کر دیا تھا
(یہ واقعہ اصحاب ابن حجر حیلہ (۳) نمبر (۳۵۱۰) میں منقول ہے : مترجم :)

حضرت عمرؓ کے اس فتویٰ میں دو وجہوں سے مقتولیت ہے، کیونکہ غلام کی (۱) حیثیت میں

۱۔ وہ غلام ہونے کی وجہ سے بیک بھی ہے

ب۔ وہ ایک نفس (انسان) بھی ہے

پس اگر اقسا نے اپنے غلام پر ایسا ظلم کیا، جس میں وہ اس احترام نفس کی حد سے تجاوز کر گیا جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے مقرر فرمایا ہے، تب غلام کے نفس ہونے کی وجہ غالب ہوگی اور اس کے مال ہونے کی حیثیت نظر انداز! اور اس پر ظلم ہونے کی وجہ سے اس کے مالک کے ذمے دیت واجب ہوگی (اس ظلم کی وجہ سے جس دیت کے بالمعوض اُسے وہی غلام آزاد کرنا ہوگا جیسے اس مالک) نے ظلم کیا ہے، یہیں سبب کہ یہ عتق (آزادی دینا بصورت دیت) اس مال کا عوض ہوگا جسکی وجہ سے شریعت نے مالک کو اپنے غلام کا حق ملکیت عطا فرمایا، جیسے کہ شریعت نے انسان کو قصاص کے عوض میں دیت کی اجازت بخشی ہے۔

(۵۰۰) بروایت امام ابو حنیفہ ... اگر زوج کو وفات شوہر کی اطلاع اچھی اور عورت نے

(بعد انقضائے عتق) عقد ثانی کر لیا (لیکن حقیقت میں وہ اطلاع غلط تھی) اور شوہر بسبب موت واپس

آپہنچا، تب شوہر اقل غت رہے کہ

۱۔ کہ وہ دوبارہ اپنی بیوی کو اپنے گھر پر لے جائے

(یا)

ب۔ اپنا ہر بیوی سے واپس کر لے

بخیر طلاق باندی کی بیع ناجائز ہے

(۵۰۱) بروایت امام محمد بن الحسن (صاحب امام ابو حنیفہ در مصطلحہ خود) ... آق جس

کنیز سے عقارت کر چکا ہے محض فروخت کرنے ہی سے اسکی طلاق نہیں ہو سکتی ہے

یہ فتویٰ ہے حضرت تھراور جناب آمل و ابن حنفیہ اور سعد بن ابی وقاص و عبد اللہ کا (کلمہ

اصحاب رسول اللہ صلعم مترجم)

۱۵ دیکھنا تفسیر کی لذت کہ جو اس نے کہا

میں نے یہ جانتا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے (مترجم)

عدت مطلقہ کی آخری حد !

(۵۰۱) بروایت امام ابو حنیفہ — امیر المومنین کے حضور ایک بی بی یہ استفسار لے کر حاضر ہوئیں کہ میرے شوہر نے مجھے طلاق کہہ دی، مگر اسی مدت (زمانہ عدت) میں جب میں تیسرے طہر کے بعد غسل طہارت کے لئے پیراں اتار کر غسل نہیں بیٹھ سکی تھی تو میرا شوہر آپہنچا اور قبل اسکے کہ میں بدن پر پانی ڈالوں اس نے مجھے کہا کہ — میں نے تیرے ساتھ رجوع کیا! (پس اے امیر المومنین فتویٰ دیجئے ۹)

اس وقت حضرت عبداللہ بن مسعود بھی تشریف فرما تھے امیر المومنین نے آپ سے مسئلہ دریافت فرمایا، انہوں نے کہا، اے امیر المومنین! یہ شخص ہنوز اس کے رجوع کا مستحق ہے، کیونکہ جب تک (تیسرا طہر منقضي ہو نہ پر) اس بی بی کے لئے نماز حلال نہیں ہوئی تب تک اسے پرستور حائض ہی تسلیم کرنا چاہئے گا!

یہ سنا کر حضرت عمرؓ نے فرمایا، میرا بھی یہی فتویٰ ہے — اور اُسے اپنے شوہر کے ہاں جانے کی اجازت مرحمت فرمادی — اس کے بعد ابن مسعود سے فرمایا آپ تو عمرؓ ہیں (کنہیہ مملوۃ علیہا)۔ یہ الفاظ ہیں اور کیف بمعنی قوت کے ہیں نکرار دوسرا علم کا ظرف مستعمل نہ تھا، مترجم)

طلاق رجعی کے بعد جبکہ عورت کو رجوع کی اطلاع نہ ہو (۵۰۲) بروایت امام ابو حنیفہ — ایک صاحب کنف نامی اپنی بیوی کو طلاق کہہ کر کہیں چلے گئے اور کچھ عرصہ بعد رجوع کا اعلان کو کے سپر گواہ بھی مقرر کر لئے، لیکن عورت کو اس رجوع کا علم نہ ہوا حتیٰ کہ اس عورت نے عقد ثانی کر لیا، اُدھر وہ بناؤ سنگھا کر رہی تھی اور ادھر اس کے شوہر کنف امیر المومنین کے حضور حاضر ہوئے، آپ نے اس بستی کے یہ قول کی طرف فرمان بھیجا، کہ اگر شوہر ثانی نے اس عورت سے مقاربت نہ کی ہو، تو یہ عورت اسے (شوہر اول کی) واپس لانا ہی چاہئے، اور نہ انہیں — مگر واپسی کا موقعہ ختم ہو چکا تھا، کیونکہ قنات ہو چکی تھی اور یہ قول نہ واقعہ کی اطلاع امیر المومنین سے کر دی،

(اوپر کی روایت: محمد و ابن ابیہیم (مخفی) سے مروی ہے — اور ۱)

یہی روایت — ایک سند (حماد عن الغضی) سے حضرت علیؑ کے فتویٰ میں بھی دی ہے، آپ نے یہ فرمایا کہ اگر مرد نے طلاق کے بعد عدت کے اندر ہی گواہوں کے سامنے رجوع کر لیا مگر وہ عورت کو ختم عدت سے قبل اپنے رجوع کی اطلاع نہ کر سکا حتیٰ کہ اس عدت نے دور سر عقد کر لیا۔ تو شوہر شرابی سے اس عورت کی تفریق کرادی جائے۔ مگر!

۱۔ شوہر شرابی کو مقاربت کے باوجود عورت کا ہر ادا کرنا ہوگا

ب۔ اور عورت کو اس مقاربت کی وجہ سے عدت بھی کرنا ہوگی

زوجہ سے ترک مفارقت کا مسئلہ

(۵۴۳) بروایت امام ابو حنیفہ... ایک عورت نے امیر المومنین... کے حضور درخواست پیش کی کہ اس کا شوہر اس کے ساتھ مقاربت کرتا ہی نہیں؟ آپ نے فرمایا۔ ایک سال تک اور انتظار کرو، عورت پورا سال گزار کر حاضر ہوئی، کہ اسکی تو اب بھی وہی حالت ہے! — امیر المومنین نے عورت کو خیار (اختیار) دے دیا (اس حالت میں تم اپنے نفس کی مختار ہو!) عورت نے عرض کیا، اب میں اس کے عقد میں رہنا نہیں چاہتی، اسے حضرت عمرؓ نے دونوں میں تفریق کر دی، اور اسے طلاق پائن (قابل رجوع) قرار دیا

آزاد کردہ باندی، جس کے ساتھ آقاؐ نے مقاربت نہیں کی

(۵۴۴) بروایت ابوبکر... حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر آقاؐ نے ایسی کنیز کو آزاد کر دیا جس سے اس کے مالک نے مقاربت نہیں کی، تو باندی مختار ہے کہ آزادوی ملنے کے بعد اس آقاؐ کے تعلق (مقاربت) رکھے یا نہ رکھے

منع عزل

(عزل ہے خروج سنی سے قبل احوال... تاکہ عمل نہ رہ جائے، وغیرہ: منہج)

(۵۴۵) بروایت ابوبکر... حضرت ابوبکرؓ اور جناب عمرؓ (ہردو) مسلمانوں کو عزل سے

منع فرماتے اور فصل کی ہدایت دیتے (یعنی جس امر میں غل و واجب ہو جاتا ہے)

استبراء کو کم از کم صرف ایک طہور تک ہے

(مسئلہ —؟ نے یا غنیمت یا غریب کنیز آئی، اسکی عدت اول کا معاملہ کیا ہے؟

اور اصطلاح میں اسے استبراء کہا جاتا ہے)

(۵۷۷) و نیز در نمبر (۵۷۹) بروایت ابو یزید کھیل فرماتے ہیں، میں نے امام زہری (ابن یزید) سے عرض کیا، آپ کو معلوم ہی ہے کہ ایسی کنیز کا استبراء (زمانہ عدت) حضرت عمر و ابن مسعود اور عثمان بن عفان کے نزدیک صرف ایک ہی طہر تھا! — لیکن امیر معاویہ کا فتویٰ ہمیر (۶) طہر کا ہے! یہ شکر زہری نے فرمایا، ان حضرات کے ساتھ عبادہ بن صامت بھی متفق ہیں

(۵۷۷) بروایت ابو یزید... حضرت عبدالرحمن بن عوف نے نبی ایک کنیز کو قبل از استبراء فروخت کر دیا۔ اور دوسرے آقا کے ہاں اس (باندی) کا عمل ظاہر ہونے پر آگیا، مالک نے یہ مقدمہ امیر المومنین عمر کے حضور پیش کیا۔ ابن عوف نے جواب طلبی پر اعتراف مقاربت کر لیا، حضرت عمر نے انکی اس مسئلہ سے ناواقفیت پر متنبہ کرتے ہوئے فرمایا، کہ اے عبدالرحمن! ابتداء سے قبل بیع کنیز کے مسئلہ سے آپ کو تو ناواقف نہ ہونا چاہیے تھا! اسی کنیز کے وضع حمل کے بعد مولود کے متعلق دوسرا قضیہ پیش ہوا، اب حضرت عمر نے قیافہ شناس کی لئے کے مطابق یہ بچہ حضرت عبدالرحمن کے سر ڈالا!

لعان

(مال و مایہ ۹) —

”بدانکہ اگر شخص مرد اجنبی یا زین اجنبیہ یا بڑا نسبت کند حلی او مالی از نساء حلال نیست“

۱۔ اگر مقدوف (جسہ لازم ماند کیا گیا) اقرار کرد از حد خلاص شد
۲۔ و اگر قاذف (چهار گواہ بر نیت او رد قاذف) (الزام ماند کندہ) از حد خلاص شد

۳۔ و اگر مقدوف اقرار نہ کرد و چار گواہ ہم قائم نشدند و واجب شد بر قاذف
مصدق کہ بہشت تازیاد است
و اگر شخص زن خود یا بڑا نسبت کند یا عمل یا ولد او را از خود نفی نمود (یعنی شوہر او زن) از چار عمل خالی نیست

۴۔ اگر مقدوفہ (نہ چار گواہ) اقرار کرد یا قاذف چار گواہ بر نیت او رد (یعنی شوہر)

جہ قذف از قذف برخواست

۳ - و اگر لعان کرو نیز از حد قذف خلاص یافت (یعنی شوہر)

۴ - و اگر از لعان ہم باز ایستاد حد قذف کہ ہشتاد و تازیانہ است واجب

شد نزدیک جمہور

پس لعان نام گواہی ہائے چند است مقرون بقسم کہ زواج بسبب

آں از موجب قذف خلاص ہے خود (مصحف شریف موصیایا باللعان)

اور یہ مسئلہ مذکور ہے قرآن کریم میں بایں الفاظ !

وَالَّذِينَ يُمِونُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ

يَكُنْ لَهُمْ شَهَادَاتُ إِلَّا الْقَسَمُ

فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ

شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ أَنَّهُ لَحْنٌ

الْبَصَادِقِينَ وَالْخَاسِئِينَ

لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ

الْكَاذِبِينَ وَيَدْرُغُنَا

الْعَذَابُ إِنْ قَسَمُوا أَرْبَعُ

شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مِنَ

الْخَاسِئَةِ إِنْ تَضَلَّ عَنَّا

إِنْ كَانَ مِنَ الْبَصَادِقِينَ (۲۴: ۷۲-۷۳)

مکتہ — !

عجیب معاملہ ہے کہ کتاب اللہ نے اس کے بعد کچھ نہیں بتایا کہ ان دونوں (زن و شوہر)

کے آئندہ تعلق پر کیا کیجیے یعنی وہ آپس میں متعلق رہیں یا ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جائیں ؟

تو اسے سنت نے بیان کیا، یعنی !

ان رجلاً لعن

نہد رسول اللہ میں ایک مرد نے اپنی

امراء متقی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 جوہرے لسان کیا اور اس کے نیچے سے
 اپنے نسب کی نفی کی، لسان کے بعد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم بینہما ملحق
 الولد بالمرأۃ (مواضع مختلفہ باطنیہ) کے سر ڈال دیا

اور سنت رسول اللہ ہی کے شارح اس خلفائے راشدین: پس! محبت حدیث میں!

ع چیت یازان طریقت بعد ازین تدبیر ما (مترجم)

(۵۷۸) بروایت ابو بکر... امیر المومنین — نے فرمایا، کہ لسان کے بعد شوہر و زن

دونوں میں تفریق کرادی جائے

استبراء کنیز

(۵۷۹) (شرح حیدر دربارہ استبراء کنیز و یک بار در نمبر ۵۷۹، گزشتہ) بروایت

ابو بکر... نُسْر کی فتح میں جو حصہ ابو موسیٰ (اشعری) کے ماتحت ہوئی، بہت سی عورتیں
 مسلمانوں کے قبضہ میں آگئیں، ان سے "ملق حضرت ابو موسیٰ نے امیر المومنین سے دریافت
 کیا تو حضرت عمر نے تحریری فرمان بھیجا، کہ

"جب تک ان کا وضع حمل نہ ہو جائے کوئی مسلمان (بچہ حصہ کی) باندی کے ساتھ

مقاربت نہ کرے، مبادا کہ افراہدہ اس دونوں کی صلب سے ایک ہی مولود

کا ہو جو!"

استحقاق نسب

(۵۸۰) (وایضا در بارہ کنیز) بروایت ابو بکر... امیر المومنین نے فرمایا

(دے مرد) عورتوں کی حفاظت کر دینا کہ وہ گریں مولود کا نسب اسی سے کر دینا

کے گھر میں وہ پیدا ہوا، اور اس سے نکلا و کنیز و آقا دونوں کی کجائی سے تھا

(۵۸۱) بروایت ابو بکر... حضرت عمر نے فرمایا کہ جس مرد نے کسی مولود کو اپنی صلب سے

بتایا، اب اس کے انکار کی گنجائش نہیں، (یعنی وہ اس کی اولاد دینا شمار ہوگا)

عقیدین اور اس کی توجہ میں تفریق (عین یعنی نامرد)

(۵۸۲) بروایت ابو بکر... امیر المومنین حضرت عمر کے حضور مقدمہ پیش ہوا کہ ایک خواجہ سرا نے عقد کر لیا ہے مگر عورت سے اپنا یہ عیب پوشیدہ رکھا، آپ نے ان دونوں میں تفریق کر دی عقد میں بیٹا بھی ولی بن سکتا ہے

(۵۸۳) بروایت ابو بکر... ایک بی بی جس کا کوئی ولی نہ تھا، اس نے عقد کا ارادہ کر لیا اور اپنے فرزند سے کہا کہ وہی اس کے عقد میں ولی کی نہایت ادا کر دے، مگر لڑکا انکار کے بعد دریافت فستویٰ کے لئے حضرت عمر کے پاس حاضر ہوا، آپ نے فرمایا تم ولی بن جاؤ، بخلائے پاک! جس کے ہاتھ میں عمر کی جان ہے، اگر تم نہ بتاؤ، ہشام (یعنی امیر المومنین کی والدہ) مجھے یہ فرمائیں، کہیں ان کے عقد میں ان کا ولی بن جاؤں تو میں بھی انکار نہ کرتا۔ یہ سنا کے بعد وہ لڑکا اپنی والدہ کے کھاج میں اس کا ولی بن گیا،

پرچہ

(۵۸۴) بروایت ابو بکر... امیر المومنین نے فرمایا، اے مسلمانو! عورتوں کو بے پردگی سے بچائے رکھو، کہ جو بچی انہیں دیکھ لے، وہاں شک نصیب ہو جائے (ان کے نفس میں غرور و حس پیدا ہو گیا) وہ گھر سے باہر نکل کر گشت کرنے پر مائل ہوئیں (ادوفستوں نے انہیں گھیر لیا: مترجم)

بسیک مجلس تطلیقات ثلاثہ پر تہذیر

(۵۸۵) بروایت ابو بکر... حضرت عمر کے پاس چپ کوئی ایسا مقدمہ آتا، کہ شوہر نے ایک بی بی (۳) میں طلاق فرادیں، تو آپ مرد کو سزا دے کر میاں بیوی میں تفریق کر دیتے

بطور مذاق طلاق کا وقوع ہو جانا

(۵۸۶) بروایت ابو بکر... مدینہ منورہ میں ایک شخص رہتا تھا، بڑا یادہ گو، اس نے اپنی ایک کو ایک ہزار طلاق کہہ دی، اس کا مقدمہ امیر المومنین کے حضور آیا۔ سرونے بیان میں کہا کہ میں نے مذاق میں ایسا کیا، حضرت عمر نے اس کے سر پر ہتھکڑی لگا کر میاں بیوی میں تفریق فرادی دینوالے کی طلاق

(۵۸۷) بروایت ابو بکر... عمرو بن العاص نے فرماتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نام پہنچا کہ ایک گھریلو فرماں میں مرقوم تھا، کہ دنیا دار اس گھریلو سے طلاق بازی کرے، تو

مجنون کا ولی اس بی بی کو طلاق دے کر ظاہر کر دے

(۵۸۸) بروایت ابوبکر... محمود بن شعیب... اپنے جڑ سے روایت کرتے ہیں، میں نے حضرت عمر فاروق سے (تقریری) مسئلہ دریافت کیا، کہ ”شوہر مجنون ہو گیا ہے، اور خطرہ ہے کہ وہ اپنی بیوی کو ہلاک کر دے؟“ آپ نے جواب میں کہا، کہ ”... ایسی ایک سائل تک اُس (مجنون) کا معالجہ کیا جائے“

تغییر و فتویٰ حد قبول شہادت زن

(۵۸۹) بروایت ابوبکر... حضرت عمر نے حالتِ شکر میں دی گئی طلاق پر عورتوں کی شہادت کو جائز رکھا

در معاملہ یکے از کنایات طلاق

(۵۹۰) بروایت ابوبکر... حضرت عبداللہ بن مسعود کے حضور ایک سائل عرض گزار ہوا کہ ”میں نے تو اپنی بیوی کو یکہ دیا ہے، کہ تیری کسی تیری گردن پر ہے! (حَبْلُكَ عَلَى غَاوِ بِلَكِ!)، اب؟“ جناب ابن مسعود نے امیر المومنین عمرؓ کے تحریری فتویٰ دریافت کیا، آپ نے کہا، کہ اس شخص کو مومہ حج میں میرے پاس وہیں بھیج دیجئے گا، جب وہ حضورِ مآثرؐ ہوا، تو آپ نے اسے حضرت علیؓ کے پاس بجا دیا، امیر المومنین علیؓ بن ابی طالب نے اُس سے فرمایا، ”میں تجھے قسم ہے کہ دریافت کرتا ہوں، کہ اس جملہ سے تیرا مشا کیا تھا؟“ سائل نے عرض کیا، ”میرا مشا تو طلاق ہی تھا!“ یہ سنا کہ حضرت علیؓ نے دونوں کے درمیان تفریق کر دی یہ روایت نمبر (۶۳۷) پر بروایت امام شافعی ایک زائد جملہ کے ساتھ مروی ہے

زبردستی کی طلاق کا نتیجہ! ”طلاق المکروہ“

(۵۹۱) بروایت ابوبکر... حضرت عمرؓ نے عبید بن ربیعہ کے لئے (امروہ سے طلاق لینا) کہا

کو جائز نہیں رکھا

قرابتِ خاصہ میں جمع منکوحات

(۵۹۲) بروایت ابو بکر... محمد فاروقی میں ایک شخص نے اپنی زوجہ کی وجہ دگی میں اس کی حقیقی ہمیشہ کی لڑکی سے عقد کر لیا... حضرت عمرؓ نے اس مرد کو تعزیر فرمانے کے بعد اس دوسری منکوحہ میں تفریق کرا دی

(۵۹۳) بروایت ابو بکر... حضرت عمرؓ کے عہد میں ایک ظالم نے کسی کنیز کے ساتھ ازکا بز زنا کیا، جو حاملہ ہو گئی اور دونوں نے اعتراف بھی کر لیا، امیر المومنین نے دونوں کو چیلہ کی سزا دینے کے بعد فرمایا کہ تم ایک دوسرے سے طلاق کر لو، جو ظالم نے انکار کر دیا

مباشرت

(۵۹۴) بروایت ابو بکر... مدینہ منورہ میں عراق کا ایک وفد آئرا، اور حضرت عمرؓ سے ملاقات کی پہلے آپ نے ان کا وطن دریافت کیا، پھر فرمایا:

انہوں نے دریافت کیا کہ محمدت کے ایام میں مباشرت کے بارے میں کیا مسئلہ ہے؟ فرمایا:

جب سے میں نے یہ مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، اس دن کے بعد آج کے سوا کسی نے مجھ سے یہ دریافت نہ کیا،

— اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ”ما فوقی الا ذار منہ نہیں!“

رضاعۃ العکبر

(۵۹۵) بروایت ابو بکر... حضرت عمرؓ نے فرمایا، کہ زمانہ رضاعت کے دودھ چھوڑنے کے بعد پھر دودھ پلوانے سے حرمت قائم نہیں ہوتی

(مترجم: یعنی رضاعت کی مدت کے بعد اگر بچے کو کسی دوسری عورت نے دیا یا لے کر لیا ہو، دودھ پلا دیا ہے، تو اس سے حرمت پیدا نہیں ہوگی)

(اور حرمت یعنی وہ معاملات ہیں، جو حقیقی یا رضاعی ہیں بھائیوں میں بصورت منع ازدواجیت) — — — استحقاقی ترکہ کے ہوتے ہیں)

۱۔ بہر اختلاف مشہور مدت رضاعت کسی کے نزدیک ۲-۳ سال اور کسی کے نزدیک ۳-۴ برس ہے تو اس مسلک پر جو شخص گامزن ہو، یہ اس مدت کے بعد مکالمہ ہے، مترجم

متعہ بمسادی زنا ہے

(۵۹۶) بروایت ابو بکر۔۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا، اگر مجھے بروقت اطلاع مل جائے کہ کسی نے متعہ کیا ہے تو میں دونوں کو رجم کر دوں۔

(۵۹۷) بروایت ابو بکر۔۔ سعید ابن مسیبؓ فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ عمر کو جزائے خیر دے اگر وہ متعہ سے منع نہ فرماتے، تو زنا کا بازار گرم ہو جاتا

حلالہ۔

(مترجم: ایک مرتبہ طلاق کامل ہو جانے کے بعد عقد ثانی کر لیا، مگر اتفاق وقت سے دوسرے شوہر نے بھی اُسے طلاق دے دی، اب یہ بی بی، اُس پہلے شوہر کے عقد میں پھر آ سکتی ہے یہ تو مسنون طریقہ تحلیل تھا۔ لیکن نفعہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے نظر یہ صورت تحلیل بھی تھی کہ مبادا مطلقہ کسی سے عقد ثانی بشرط طلاق کر لے، ورنہ ایک عورت کے بعد اس (دوسرے مرد) سے بحسب شرط طلاق مانع کر کے (بعد از عدت) پھر اپنے پہلے شوہر سے عقد پڑائے، تو یہ ”حلالہ“ ہے، سہرا حدیث مرفوعہ میں بھی نصت کی گئی ہے، اور۔۔۔) :

(۵۹۸) بروایت ابو بکر۔۔ حضرت عمرؓ نے (بھی) فرمایا، کہ اگر میرے پاس حلالہ باز (مرد)

عورت) لائے گئے تو میں دونوں کو رجم کرادوں گا

آخر الاجلین

(مترجم:۔۔ زین مطلقہ کی ایک قسم طلاق یہ ہے، کہ بی بی محل سے ہے اور میں نے اُسے طلاق فرمادی، یا بیوی محل سے ہے اور اُس کا شوہر طہر اجل ہو گیا (وضع ہے کہ مطلقہ کی عدت (۳) ماہوں، بیوہ کی عدت $\frac{4}{3}$ (۴) ماہ اور زین حاملہ جب بھی محل سے خارج ہو جائے اس کی عدت ختم ہے)

پس! اختلاف اس میں ہے، کہ زین حاملہ کی عدت وضع محل سے پوری ہو گئی اگرچہ وہ مدت طلاق کے بعد یا وفات شوہر سے بعد ایک لمحہ ہی کیوں نہ ہو، یا دوسری صورت میں اُسے (۳) ماہ عدت مطلقہ۔۔۔ یا $\frac{4}{3}$ (۴) ماہ عدت بیوہ بسر کرتا ہو گئے اور اس مسئلہ

میں حضرت عمرؓ نے دوسرے اہل علم سے تبادلہ خیالات کیا یعنی :

(۵۹۹) بروایت ابو بکر... (اس معاملہ میں) حضرت عمرؓ نے جناب علیؓ اور زیدؓ بن ثابتؓ سے مشورہ کیا، تو زیدؓ نے فرمایا، کہ مجھ کو وضع حمل کے ساتھ ہی اسکی عدت پوری ہوگئی، مگر امیر المؤمنین علیؓ نے اس سے اختلاف کرتے ہوئے فرمایا، کہ ایسی عورت (یعنی) کی عدت بھی ۴۰ (یا ۳۰) روز ہی ہے، زیدؓ نے علیؓ سے فرمایا، کہ اگر ایسی عورت کا وضع حمل ۴۰ (یا ۳۰) روز کے بعد ہوا (۱۰۰) روز ہو تب ؟ حضرت علیؓ نے فرمایا، آخراً جلیں ! (یعنی دونوں عدتوں میں جو طبعی الملت ہو !)

دونوں حضرات کا یہ مکالمہ سننے کے بعد حضرت عمرؓ نے فرمایا، کہ حاملہ عورت جس وقت وضع حمل کرے، اگرچہ اس کے شوہر کی فحش ابھی پلنگ ہی پر پڑی ہو اور بعد میں نہ لے جائی گئی ہو اس عورت کی عدت پوری ہوگئی

(۶۰۰) بروایت ابو بکر... حضرت عبداللہؓ نے عمرؓ کے والد گرامی امیر المؤمنین کا یہ فتویٰ ہمیشہ بیان فرمایا کرتے کہ متوفی شوہر کی مطلقہ کی عدت وضع حمل تک پوری ہو جاتی ہے اگرچہ اس کے وضع حمل کے وقت شوہر کی فحش ابھی پلنگ ہی پر کیوں نہ رکھی ہو

زین نیک نہاد — — — زمان دراز کا دین میں درجہ

(۶۰۱) بروایت ابو بکر... حضرت عمرؓ نے فرمایا، کہ

۱۔ ایمان باللہ کے بعد مرد (یا عید) کو جو نعمتیں میسر آسکتی ہیں، ان میں سب سے

بڑی نعمت وہ نیک نہاد بیوی ہے جس کا بدل دنیا کی کوئی بھلائی اور نیک نہیں

ہو سکتی

ب۔ (اور اس کے خلاف) اختیار کفر کے بعد مرد (یا عید) کے لئے سب سے بڑا

عذاب وہ بدخلق بیوی ہے جسکی زبان قہقہہ کی طرح چلتی ہے، (اچکے بعد فرمایا کہ !)

ان عورتوں کے دو طبقہ ہیں

۱۔ ایک طبقہ اس قدر مقتدمہ کہ کوئی دولت ان کا بدل نہیں ہو سکتی

۲۔ دوسرے وہ اس حد تک عذاب جان کر بے بہا سے بے بہا قدیر ہے کہ بھی ان سے

کو خواہی حال ہے

دو حقیقی بہنوں کا ایک شوہر

(۴۰۲) بروایت ابو بکر... قبیلہ بنی تیم میں ایک شخص نے جاہلیت میں بیک وقت دو حقیقی بہنوں سے عقد کر رکھا تھا۔ اور اسلام لانے کے بعد بھی اُس نے دونوں کو گھر میں بند رکھنے دیا۔ جب حضرت عمرؓ نے زام خلافت میں بحالی اور اس کا مقدمہ پیش ہوا، تو امیر المومنینؓ نے حکم دیا کہ دونوں میں سے کسی ایک کو رکھو اور دوسری کو علیحدہ کر دو، ورنہ تمہاری گردن اڑا دوں گا عورت کو تخیید و طلاق کے بعد اسکی طرف سے تین اور ایک طلاق کی تاثیر (۴۰۳) بروایت ابو بکر... امیر المومنینؓ کے حضور ایک شخص اپنا یہ مقدمہ لایا کہ اُس نے اپنی زوجہ کو اختیار طلاق سے دیا ہے، اور اُس عورت نے خود پر (۳) طلاق کہہ دی ہیں؟ حضرت عمرؓ نے یہ مسئلہ عبداللہ بن مسعودؓ سے دریافت کیا، انہوں نے عرض کیا، کہ یہ ایک طلاق ہوگی، اور شوہر کو اب بھی رجوع کا اختیار ہے، یہ سنکر امیر المومنینؓ نے فرمایا، ہاں! میری بھی بیوی رائے ہے

(۴۰۴) بروایت ابو بکر... ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مسئلہ دریافت کیا کہ میں نے اپنی زوجہ کو حق طلاق تفویض کر دیا، تو اُس نے خود پر (۳) طلاق کہہ دی ہیں؟ آپؓ نے فرمایا، یہ تین نہیں ایک ہی طلاق ہے پھر یہ شخص امیر المومنینؓ عمرؓ کے حضور ہی مسئلہ لایا تو آپؓ نے بھی ابن مسعودؓ کی تصدیق فرمائی

(۴۰۵) بروایت ابو بکر... حضرت زاذانؓ فرماتے ہیں، امیر المومنینؓ علیؓ ابن ابی طالبؓ کی مجلس میں کئی حضرات جمع تھے، آپؓ سے مسئلہ دریافت ہوا کہ اگر شوہر بیوی کو حق طلاق تفویض کرے؟ آپؓ نے فرمایا، ایک مرتبہ امیر المومنینؓ عمرؓ نے مجھ سے یہی مسئلہ معلوم کرنا چاہا، تو میں نے عرض کیا کہ

۱۔ اس صورت میں اگر وہ (عورت) اپنے نفس کو اختیار کر لے، تو ایک طلاق نہ بائسہ (قطعی) ہوگی

ب۔ اور اگر وہ (عورت) اپنے شوہر کو اختیار کر لے تو ایک طلاق مگر جی ہوگی اور

شوہر کو حق زوجیت بدستور حاصل ہوگا !

(حضرت علی فرماتے ہیں) یہ سنکر خابِ عمر نے فرمایا، اے علی ! بلکہ !

۱۔ اگر وہ شوہر کو اختیار کر لے تو طلاقِ رجعی بھی نہ ہوگی، (اور وہ بدستور (بغیر شلہ

یک طلاق، اس کے حق میں ہے گی)

ب۔ اور اگر وہ اپنے نفس کو اختیار کر لے تب ایک طلاق ہوگی، مگر رجعی ہوگی

اور شوہر کو حق زوجیت بدستور حاصل ہے گا

(جناب علی فرماتے ہیں) ہر چند مجھے اس فتویٰ سے اختلاف تھا، مگر امیر المومنین (عمر)

کی متابعت کی پابندی سے بھی مجھے سفر نہ تھا۔ اب مجھے خلافت تفویض ہوئی اور مسائل

میرے سامنے لائے گئے، تو میں نے اس مسئلہ میں اپنے اس فتویٰ پر عمل کیا، جو عہدِ اروق

میں میرے سامنے تھا، حضرت علی یہاں تک پہنچے تھے، کہ ایک صاحب نے عرض کیا، اے

امیر المومنین ! ان مسائل میں (بھی) آپ کا حضرت عمر سے متفق رائے ہونا بہتر ہے اختلاف

فتوئی سے ! یہ سنکر حضرت علی ہنس دیئے۔ اور فرمایا،

اے امیر المومنین (عمر) نے ہی سوالِ نمیدین ثابت سے بھی دریافت کرایا، مگر انہوں

نے یہ فرمایا، کہ

۱۔ اگر وہ (عورت) اپنے نفس کو اختیار کر لے، تو تین طلاق ہوگی

ب۔ اور اگر وہ اپنے شوہر کو اختیار کر لے تو ایک طلاق ہوگی، مگر یہ طلاق بائن

سمجھیے، اور (غیر رجعی) ہوگی

”انت طالق“ سے مراد

(۶۰۶) بروایت امام ابوحنیفہ۔۔ عہدِ اروق میں جبکہ حضرت عروہ بن مغیرہ امیر

کوفہ تھے آپ کے پاس ایک مقدمہ آیا، جس میں شوہر نے اپنی زوجہ کو ”انت طالق البتہ“

کہہ کر مصیبت میں ڈال دیا، عروہ نے یہ مسئلہ قاضی شریع (متعینہ کوفہ) سے حل کرانا چاہا، تو

قاضی صاحب نے جواب میں فرمایا کہ

۱۔ اس لفظ کی تعبیر میں حضرت عمر ایک طلاق قرار دیتے ہیں اور شوہر کا اس

عورت پر حق زوجیت تسلیم کرتے ہیں

ب۔ لیکن حضرت علیؑ اسی نطق سے تین طلاق مراد لیتے ہیں

یہ سنکر عروہ نے قاضی شریح سے عرض کیا، آپ اپنا فتویٰ ارشاد فرمائیے؟

قاضی صاحب نے جواب دیا، میں نے دو حضرات کا فتویٰ تو آپ کو بتا دیا ہے!

مگر حضرت عروہ بدستور مصر ہے اور انہیں قسم ہے کہ اصرار کیا، آخر شریح نے فرمایا کہ

”میں اس لفظ کا مفہوم ایک طلاق سمجھتا ہوں اور ”بثتہ“ کو نیا

لفظ سمجھ کر اس پر حکم لگانے میں مجھے توقف ہے“

”ہاں! اس کے شوہر سے دریافت کیا جائے، اگر اسکی نیت اس

کلمہ سے (۳) طلاق کی ہے، تو ایسا ہی تسلیم کرنا ہوگا، اور اگر اسکی نیت

ایک طلاق کی تھی تو ایک گریبان نہیں بلکہ قابلِ ربوع طلاق سمجھی جائے گی“

بصورتِ تخییر زوجہ سے یہ لفظ کہنا کہ ”امرک بیدک“ (مجھے اپنا اختیار ہے)

(۲۰۷) بروایت ابو بکر۔۔ حضرت عمر اور جناب ابن مسعودؓ ہر دو اصحاب کا فتویٰ ہے

کہ لفظ ”امرک بیدک“ اور۔۔ (لفظ) ”اختاری“ دونوں یکساں ہیں

مجھے اپنا اختیار ہے۔۔۔۔۔ ایضاً

سلبِ تخییر

(۲۰۸) بروایت ابو بکر۔۔ امیر المؤمنین اور جناب عثمان ابن عفان دونوں کا

فتویٰ ہے کہ جس مجلس میں شوہر نے زوجہ کو حق طلاق تفویض کیا ہے اگر اُنہی مجلس میں اس

(زوجہ) نے تفویض کا استعمال طلاق کی کسی صورت میں نہیں کیا، حتیٰ کہ اس کا شوہر اس مجلس

سے ہٹ گیا، تو اب اس عورت سے یہ حق تخییر سلب ہو گیا اور اس کا شوہر بدستور حق

طلاق پر قابض رہا

(۲۰۹) بروایت ابو بکر۔۔ حضرت عمرؓ نے طلاقِ بثتہ کو ایک ہی شمار فرمایا، اور

شوہر کا حق زوجیت قائم رکھا

کی ایک عورت سے عقد کر لیا، یہ دونوں غیر مسلم تھے، آخر بی بی مشرف باسلام ہو گئیں، اس اطلاع پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ یا تو اسلام لے آئیے، ورنہ مومنہ اور غیر مسلم زنی و شوہر کو کفر میں ملوث کرتے ہوئے، مومنہ خاںسام لانے سے انکار کر دیا اور امیر المومنین نے اس زنی کو عبادہ سے طہیدہ کر دیا

اقتدار و حجت کی نفی کذب ہے

(۶۱۹) بروایت ابو بکر... حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ عادی خندہ مروا کر یہ کہہ دے کہ اسکی بیوی انہیں ہے، تو یہ بھی کذب ہے

عورت کا استحفاظ و حجت

(۶۲۱) بروایت ابو بکر... حضرت عمرؓ اور ابو الدرداء اور معاذ و ہرستہ حضرات کا فتویٰ ہے کہ عورت ایک یا دو طلاق لینے کے بعد اپنے بقیہ حق کے بالعوض (اگر ایک طلاق ہے تو دو باقی رہ گئیں اور دو ہیں تو ایک!) پھر اپنے اگلی شوہر کے پاس جاسکتی ہے تاخیر واجب کرنے والے کلمات میں ایک طلاق بھی ہے

(۶۲۲) بروایت ابو بکر... امیر المومنین نے فرمایا، کہ (۴) کلمے قصداً زبان پر آئیں یا از راہ مذاق و تمسخر مگر اپنا اثر واجب کر دیتے ہیں

غلام سے کہنا کہ تو آزاد ہے

بیوی سے کہنا کہ تجھے طلاق ہے

جس عورت کا جو ولی ہو، وہ اسکی ہابث یہ کہہ دے کہ میں نے مثلاً ہندہ کا نکاح آپ سے

یا آپ کے فداں عزیز سے کر دیا

کوئی نذر مان لینا

خُلع

(مترجم: طلاق کے عوض میں بیوی کی طرف سے شوہر کو کچھ مال (جس پر مرد راضی ہو سکے) دیکر

طلاق حاصل کرنا خلع ہے اور ایسی عورت کی یہ طلاق بائنہ قطع ہے)

بدن زبان بیوی سے خلع اور خلع سلطان کے بغیر بھی جائز تھا اور اس کا معاوضہ

(۲۲۳) بروایت ابوبکر... ایک صاحب اپنی بد زبان بیوی کا مقدمہ امیر المومنین کے حضور لائے آپ نے اس سے خلع کا حکم صادر فرمادیا

(۲۲۴) بروایت ابوبکر... یہاں بیوی آپس میں خلع کرنے کے بعد امیر المومنین کے حضور تصدیق کے لئے حاضر ہوئے، آپ نے فرمایا خلع کے لئے سلطان وقت کی تصدیق ضروری نہیں، (۲۲۵) بروایت ابوبکر... امیر المومنین حضرت عمر خلع کو اس قدر ناپسند فرماتے کہ آپ نے ایک شخص سے فرمایا، خلع میں اپنی عورت کی ہینڈھیوں کے ماسوا اس کے بدن کی پوشاک تک بھی لے لیجیے

شوہر (زن) مطلقہ کے نفقہ و مکنتی دونوں میں کسی کا مکلف نہیں (۵۲۶) بروایت ابوبکر... امیر المومنین نے فرمایا، کہ کسی عورت کے اس مطالبہ پر کہ اس کے نفقہ و مکنتی کا ذمہ دار اس کا شوہر ہے اُسے یہ حق دلانے میں ہم کتاب اور اپنے نئی کی سنت ترک نہیں کر سکتے،

اگر مطلقہ عدت میں دوسرا عقد کر لے تو اسکی سزا (۲۲۷) بروایت ابوبکر... امام شعبی فرماتے ہیں، حضرت عمرؓ مروی ہے کہ اگر کسی مرد نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور اُس نے عدت ہی میں دوسرے مرد سے عقد کر لیا، تو اسپر یہ پابندیاں عائد ہوں گی !

۱۔ عورت اور اس کے شوہر ثانی میں تفریق

۲۔ عورت ایک عدت شوہر اول کی پوری کرے

۳۔ دوسری " " ثانی " " "

جیسا کہ ظاہر ثبت قیس کے وہ تو طلاق پر مذکور ہے کہ جب ان کے شوہر نے انہیں طلاق بھیج دی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو شوہر کے گھر سے ہٹا کر ابن ابی کثوم کے ہاں رکھنا حکم دیا، مگر ایک مکان کے ہاں ان کے عزیز و اقارب کی آمد و رفت زیادہ رہی، اس شکایت کی وجہ سے آنحضرت (ظاہر ثبت قیس) کو یہاں سے منتقل کرادیا۔

۳۵۸
مسن نسائی کتاب الطلاق باب النفقة فی خروج المبتوتین میتانی عدتہا کما کانت بائنا و المأدۃ
مترجمہ

- ۴ - دوسرے شوہر سے ہر وصول کر کے بیت المال میں داخل کیا جائے
- ۵ - ہر دودعت پوری ہونے کے بعد دوسرے شوہر سے اس عورت کا کبھی

عقد نہ ہو

۶ - شوہر ازل اگر چاہے تو اس عورت سے عقد کر سکتا ہے

کنیز کا استبراء

(۴۲۸) بروایت ابو بکر... امیر المومنین نے فرمایا، اگر آقا نے باندی سے مفارقت کر لی بعد میں آقا کا انتقال ہو گیا تب کنیز کے حمل ظاہر ہونے یا نہ ہونے کا انتظار کرنے کے بعد اس سے عقد کیا جائے

عتبین شوہر ایک سال تک علاج کرائے

(۴۲۹) بروایت ابو بکر... حضرت عمر نے عتبین کو ایک سال تک معالجہ کی اجازت دی، اس کے بعد اگر وہ صحت یاب نہ ہو، تو شوہر وزن میں توفیق کا حکم صادر فرمایا

عدت میں حج نے لے جانا منع ہے

(۴۳۰) بروایت ابو بکر... امیر المومنین نے ایسی عورتوں کو (مقام پیدا) سے واپس لوٹا دیا جو حج کے لئے جا رہی تھیں، اور ان کے شوہر بھی ابھی انتقال کر چکے تھے (یعنی ہنوز زمانہ عدت ختم نہ ہوا تھا)

بیوہ اپنی عدت شوہر کے گھر میں گزارے

(۴۳۱) بروایت ابو بکر... امیر المومنین عمر اور حضرت ابن مسعود (ہردو حضرات) نے فرمایا، کہ عورت اگر شوہر کے گھر میں ہے اور وہ بیوہ ہو گئی ہے تو اپنی عدت وہ اُسی گھر میں پوری کرے

(۴۳۲) بروایت امام شافعی... (روایتے مشتق پر مضمون نمبر: ۵۹۱) ریاض الشاف

ایں انصاف یعنی کہ حضرت عمر نے سائل سے فرمایا، میں تجھے اس گھر کے رب کی قسم دیتا ہوں۔۔۔ اور۔۔۔ سائل نے عرض کیا، کہ اگر آپ مجھے اس قسم کے سوا کوئی اور قسم دیتے تو میں بھی سچی بات کا اعتراف نہ کرتا

(۶۳۷) بروایت امام شافعی ... امیر المومنین نے فرمایا: کرائیگا کے بعد اگر شوہر (۴)

نا تک انتظار کرے، تو یہ ایک طلاق واقع ہوگی اور مرد کو عدت کے اندر نہ جوع کا اختیار

(۶۳۸) (مشقل برضون نمبر: ۵۸۱: ۵) بروایت امام شافعی ... امیر المومنین عمر نے قبیلہ

بنی زہرہ کے ایک معزز شخص سے دریافت کرایا، کہ زمانہ جاہلیت میں ناجائز اولاد کی توریث کس طرح

متعین ہوتی؟۔ مسؤل نے جواب میں عرض کیا، اُس دور میں تو عجیب حالت تھی کہ نطفہ کسی کا ہے،

— اور — تولید کہیں ہو رہی ہے! حضرت عمر نے فرمایا: آپ نے صحیح کہا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ

علیہ وسلم کا فیصلہ یہ ہے، کہ جس کے گھر میں تولید ہوئی ہے اولاد اسکی سمجھی جائے گی! (بخاری حدیث

رفع "الولد لفلان")

رضاعة العکبر

(۶۳۹) بروایت امام مالک و امام شافعی ... امیر المومنین عمر کے حضور ایک شخص

فریادی ہوا، کہ میں نے اپنی کنیز سے مقاربت کر لی، اور میری بیوی نے (یہ دیکھ کر) اُسے اپنا دودھ

پلا کر مجھے متنبہ کیا، کہ "آپ اس باندی سے مقاربت نہ کرنا، میں نے اُسے اپنا دودھ پلا دیا

ہے!" آپ نے فرمایا، جائیے! بیوی کو سزنش کیجئے اور کنیز سے مقاربت! میں مضائقہ

دیکھئے رضاعت تو صغیر کی فحرم ہے (یعنی زائد رضاعت میں نہ کہ دودھ چھڑانے کی مدت معتد

کے بعد: مترجم:)

باپ کی "خاص" — باندی سے فرزند مقاربت نہ کرے

(۶۴۰) بروایت امام مالک ... امیر المومنین عمر نے اپنی ایک باندی اپنے فرزند کو فحشا

کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے اسے برہنگی میں دیکھ لیا ہے تم اس سے نفس (مقاربت) نہ کرنا،

— اسپر امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ اگر باپ نے کسی عورت کی شرمگاہ بھی دیکھ لی

ہے تو یہ عورت اُس کے فرزندوں پر حرام ہوگی!

گرم امام شافعی اس سے حرمت کے قائل نہیں

اور امام بیہقی فرماتے ہیں کہ اس قسم کے الفاظ جن میں کشف مراد ہو جماع کے مترادف

ہیں، کیونکہ سرفاکی بولی میں جماع کی تعبیر اسی قسم کے کنایات سے ہوتی ہے

اہل کتاب کا ذبیحہ (اگر جائز ہے تو ان کی عورتوں سے نکاح بھی جائز ہے: ترجمہ:)

(۶۴۱) بروایت بیہقی... ایک عامل نے حضرت عمر کی خدمت میں عریضہ لکھا "اے

امیر المومنین! اس خط میں ہم سے پہلے جو لوگ آباد ہیں، ان میں ایک طبقہ سامری کہلاتا ہے

یہ نسبت (انوار) کے روز عبادت کرتے ہیں، قورات پڑھتے ہیں، اور قیامت پر ان کا ایمان

ہے کیا ان کے ہاتھ کا ذبیحہ ہمارے لئے حلال ہے؟" آپ نے (تخریری) جواب میں فرمایا "یہ

لوگ اہل کتاب ہیں اور ان کا ذبیحہ ہمارے لئے حلال ہے!"

مگر نصاریٰ بنو تغلب کے ذبیحہ کی ممانعت

(۶۴۲) بروایت امام شافعی... امیر المومنین عمر نے فرمایا، "قبیلہ بنو تغلب کے

نصاریٰ اہل کتاب ہیں ہی نہیں، اس لئے ان کا ذبیحہ ہمارے لئے حلال نہیں سوہ! راسلام

نہ لائے تو میں ان کی گردن اڑا دوں گا

حرمت متعہ

(۶۴۳) بروایت امام مالک و امام شافعی... ایک عورت جس کے والدین مجوسی تھے

مگر اسکی ولادت و تربیت عرب میں ہوئی تھی، ربیعہ ابن امیہ نے اس عورت سے متعہ کیا جب وہ حاملہ ہو

گئی، تب فولد بنت یحکم کو معلوم ہوا اور اس نے حضرت عمر کو تمام واقعہ کی اطلاع دی، امیر المومنین شہتہی

دولت کدہ سے باہر تشریف لے آئے غصہ میں بھرے ہوئے تھے، اور فرمایا، اگر مجھے بروقت اطلاع ہو

جاتی تو میں اسے رجم کرا دیتا

ح (نمبر ۲) — اور نمبر (۱) بروایت نمبر (۵۹۸) میں ۴

(۶۴۴) بروایت امام شافعی... ایک صاحب نے اپنی زوجہ کو تین طلاق دے کر

اس کا قطعہ پاک کر دیا، مطلقہ کی سہیلیوں میں سے ایک دلاؤ کو علم تھا، کہ سید نبوی کے صدر

بروازے پر ایک سیکن اعرابی پڑا رہتا ہے، اس عورت نے اعرابی سے کہا، کہ اگر تم اس شرط پر ایک

عورت سے نکاح کرنا چاہو کہ ایک شب بسر کرنے کے بعد اسے طلاق دے دو، تو میں یہ انتظام کرا

سکتی ہوں، اعرابی نے اسے تسلیم کر لیا، اور نکاح ہو گیا، لیکن اس منکوحہ نے اعرابی کو تاکید کر دی کہ صبح

کے وقت یہ لوگ تجھے صرار کر گئے، مگر تم مجھے طلاق نہ دینا، پھر تہمدی کف نہنت کی میں ذمہ دار ہوں

اس وقت تم اپنا معاملہ امیر المومنین کے حضور لے جانا، آخر یہی ہوگا کہ صبح کے وقت اُدھر وہ لوگ آگئے: اُدھر یہ عورت بھی پہنچ گئی۔ اس نے ان سے کہا: تم ہی لوگ، اسے لپٹے ہمراہ لائے تھے تم ہی اس سے طلاق مانگو! اگر اعلیٰ نے طلاق دینے سے انکار کر دیا، اور معاملہ حضرت عمر کے حضور پہنچا، امیر المومنین نے بھی اعرابی سے فرمایا، تم اپنی بیوی کو طلاق نہ دینا، اور اگر یہ لوگ تمہیں دھوکے میں ڈالیں تو تم میرے پاس آنا، اس کے بعد اس زن دلا کہ بکا کر تعزیر کی۔ یہ اعرابی کبھی صبح کے وقت اور کبھی شام کے قریب ابک ریشمی چادر اوڑھ کر امیر المومنین کے پاس آتا تو حضرت عمر اسے دیکھ کر یہ دُعا دیتے کہ

لَا تَحْدِلْهُ الَّذِي كَسَاكَ يَا ذَا الرِّقْعَتَيْنِ حُدَّةً تَقْدُو فِيهَا وَتُرَوِّحُ
(اے بوسیدہ لباس پہنے والا! کس کا شکر ہے جس نے تجھے ریشمی چادر پہنا دی جس میں
تو اپنی سسے سے کرتا ہے اور اپنی شام — اور اسی طرح اس چادر میں اپنی شام
اور سسے گزارتا ہے)

احرام میں نکاح باطل ہے

(۶۴۵) بروایت امام شافعی... حضرت علی اور جناب عمرو بنوں کا فتویٰ ہے، کہ محرم حالت احرام میں نہ اپنا نکاح کرے نہ کسی اور کا نکاح پڑھائے، اگر اُس نے ایسا کیا تو یہ نکاح باطل ہوگا،

زن مجنونہ یا مبرورہ سے نادانستگی میں عقد و مفارقت
(۶۴۶) بروایت امام مالک و امام شافعی... امیر المومنین نے فرمایا، کہ جو شخص کسی ایسی عورت سے (نادانستگی میں) نکاح کرے، ہو دیوانی ہے یا اُسے بڑی بیماری ہے حتیٰ کہ اُس نے مفارقت بھی کر لی ہے (اور اب وہ اسے طلاق دینا چاہتا ہے)، تو یہ شوہر اس کا پورا ہجرہ کر دے مگر عورت کا دل بھی اپنے پاس سے اُس مرد کو اُس ہر ہی کے برابر تاوان ادا کرے

تعلیم قرآنی پر وظائف — شرفاء و صحابہ کی معیشت کا انتظام
(۶۴۸) بروایت بیہقی... حضرت عمر نے اپنے ماتحت عمال کو فرمان بھیجا کہ لوگوں کے لئے قرآن مجید پڑھانے والے مسلم مقرر کر کے بیت المال سے ان کے وظیفے مقرر کر دو

بعض عاملوں نے جواب میں عرض کیا کہ وظیفہ کے لالچ سے خواندہ و ناخواندہ ہر ایک شخص تعلیم القرآن شروع کرنے گا، امیر المومنین نے ارقام فرمایا (نہ سہی) ایسے لوگوں کے وظائف ان کی شرافت و صحبت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی وجہ سے جاری کر دو۔

صغیر السن غلام کو آزاد کرنے کی بجائے اسکی بلوغت کا انتظار

(۶۴۹) بروایت امام ابو حنیفہ ... اسود نے انیسے غلام کو آزاد کیا، جو صغیر السن بچہ تھا، اور اس غلام میں اسود کے بھائی بھی شریک تھے، امیر المومنین نے فرمایا کہ اسے بالغ ہونے دو، اس کے بعد باہمی مشورہ سے نواہ اُسے آزاد کر دیجئے خواہ ملکیت میں رکھیے جب باندی نے فریب سے خود کو حترہ بتا کر عقد کر لیا

(۶۵۰) بروایت امام مالک ... ایک باندی نے آزاد کو یہ فریب دے کر اُس سے عقد کر لیا کہ وہ بھی حترہ ہے، اور بچے سے بچے ایک بچہ بھی پیدا ہو گیا، تب حقیقت منکشف ہوئی کہ یہ کنیز ہے اور معاملہ حضرت عمر (یا جناب عثمان) یا دونوں میں سے کسی ایک کے حضور لایا گیا فیصلہ ارشاد ہوا کہ عورت اس بچے کے عوض میں شوہر کو ایک غلام اپنی طرف سے پیش کرے

بیوہ عورت کی قبل از وقت ولادت پر

(۶۵۱) بروایت امام مالک ... ایک بی بی نے بیوہ ہونے سے پہلے عقد پوری کر لینے کے بعد عقد ثانی کر لیا، مگر ہنوز پہلے ہی منقضی ہوئے تھے، کہ اُس کے بطن سے صحیح الاعضاء بچہ تولد ہوا، جس نے سب کو حیرت میں ڈال دیا، اور معاملہ امیر المومنین حضرت عمر کے حضور پیش ہوا، آپ نے اُن معمر بی بیوں کو بلایا جو مسلمان ہو چکی تھیں اور انہوں نے جاہلیت کا زمانہ بھی دیکھا تھا، اور حضرت عمر نے ان سے اس معاملہ پر رائے طلب فرمائی

ان میں سے ایک بی بی نے عرض کیا، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس بی بی کے بطن میں پہلے شوہر سے نطفہ قرار پایا ہی تھا، کہ اُس غریب کو موت آگئی، اور یہ بد نصیب اسپر خون کے آنسو بہانے بیٹھ گئی جس سے نطفہ بے خس ہو گیا۔ آپ اس نے دوسرا

عقد کر لیا! اسے پھر راحت نصیب ہوئی اور وہی نطفہ پھر سرسرا اٹھا۔ یہ شکر حضرت عمرؓ نے اُس بی بی کی تصدیق فرمانے کے بعد شوہر اور زوجہ دونوں میں تفریق کر دی، لڑکا پہلے شوہر سے منسوب فرما دیا، اور ان سے فرمایا، امید ہے کہ تم دونوں سے مجھے اچھی اطلاع ہی پہنچے گی!

قیافہ پر نسب کا مدار

(۴۵۲) بروایت امام مالک... حضرت عمرؓ کا معمول تھا، کہ اگر اسلام لانے کے بعد کوئی شخص اپنے عہد جاہلیت کی اولاد کو خود سے منسوب کرتا، تو اُس اولاد کو مدعی ہی سے منسوب کرتے

— آخر آپ کے سامنے ایک لڑکے کے معاملہ میں جاہلیت کے (۲) مدعی آئے، امیر المؤمنین نے قیافہ شناس سے پوچھا، تو اُس نے لڑکے کو دونوں کی اولاد بتایا، اس پر حضرت عمرؓ نے اُسے دُور لگا کر ایک طرف کر دیا، اور اب غلام کی والدہ کو بلایا، اُس نے عرض کیا، کہ ان دونوں میں سے یہ صاحب (بچے انہاں ہر دو کس) میرے ہاں آتے رہے، حتیٰ کہ انہوں نے گمان کر لیا کہ میں محل سے ہوں، اور اس کے بعد آنا بند کر دیا۔ جس کے بعد مجھے ماہواری ہو گئی، اور اب یہ دوسرے صاحب آئے لگے ان سے بھی میرا ویسا ہی لگاؤ تھا، مگر میں لڑکے کو ز خود دونوں میں کسی ایک سے منسوب نہیں کر سکتی!

یہ شکر قیافہ شناس نے فوشی سے تکبیر کہی۔ اور امیر المؤمنین نے لڑکے سے فرمایا، کہ تم ان دونوں میں جسے پسند کرو، اُس کے ہاں چلے جاؤ!
الولد للفصل والمنش (مولود کا نسب فراش پر منحصر ہے)

(۴۵۳) بروایت امام مالک... امیر المؤمنین عمرؓ بن الخطابؓ نے فرمایا، عجیب حالت ہے ان لوگوں کی، کنیزوں سے منقارت کرتے ہوئے اندیشہ تولید سے عزل کرتے ہیں، میرے سامنے اگر ایسا معاملہ آیا جس میں کنیز کا مالک منقارت کا اعتراف کر لے، تو ایسی کنیز کے بچے کا نسب میں اُس کے مالک سے ملحق کر دوں گا

اب تم عزل کر دیا نہ کرو۔ اس فتویٰ کا ماخذ یہ حدیث مرفوع ہے،

وعن عائشة قالت كل عتبة
بن ابی وقاص عبد الی الغیبه
سعد بن ابی وقاص ان ابن
ولیده زمعة منی افا قبضه
الیك !
فلما كان عام الفتح
اخذہ سعد فقال انه
ابن اخي اوقال عبد بن
زمعة اخي !
فتساووا الى رسول الله
صلی الله علیه وسلم فقال سعد یا
رسول الله ان اخي كان عبدًا لثقیف
وقال عبد بن زمعة اخي وابن
ولیده ابی ولد علی فراشه
فقال رسول الله حر لك
یا عبد بن زمعة الولد للفراش
والعاهر لحجر ثم قال لیسوا
بلیت زمعة احتججی منه لما
رأی من شبهة یعتبه فما رأها
حتى لقی الله
وبخاری کتاب الفرائض باب
الولد للفراش حرة كانت امة
(مترجم)

(مروریت ام المؤمنین حضرت عائشہ)
عتبہ نے اپنے بڑا و حقیقی حضرت سعد بن ابی
وقاص کو وصیت کی کہ زمعہ کی کنیز کے بطن
جو بچہ متولد ہو۔ وہ میری صاحب سے ہے، ہم ایک
قبضہ کر لیں، (اور عتبہ کا انتقال ہو گیا) (یہ
واحد کر کا تھا) فتح مکہ میں حضرت سعد نے
اس بچہ کو پکڑ لیا، تو زمعہ کے فرزند حقیقی جناب
عبد نے ان سے وہ ایک مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ تو
میرے باپ (زمعہ) کی صاحب سے اور میرا بیٹا ہے
معاذ رسول اللہ کے حضور پہنچا، اور دونوں نے
اپنا اپنا ماجرا عرض کیا، (مگر تو عتبہ کے گھر میں ہوا تھا)
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا، کہ مولود کا نسب میری
باپ سے ملتی ہوگا، جس کے بستر پر اس کی ولادت
ہوئی ۱ الولد للفراش تم ہو،
اس کے بعد رسول اللہ نے عبد سے فرمایا کہ اے عبد بن
زمعہ، مولود اسی کی اولاد ہے جس کے ساتھ اس کی ماں
رہیں ہیں راہو! اور شخص اس (زمعہ) میں
سے محروم ہے، وہ اس مولود سے محروم ہے
اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے المؤمنین سے فرمایا
کہ اس کی شبیہ عتبہ سے ملتی ملتی ہے تم اس پر درگزر
اس کے بعد اس نے کسی المؤمنین کو نہ دیکھا۔

احکام ریاست

(مشعل پر (۱۵) روایات از نمبر (۶۵۴) - (۶۵۵) - (۶۵۶)

انفصال مقدمات

(۶۵۴) پر: اجت و اذقطنی... امیر المومنین محمد بن الخطاب نے حضرت ابو موسیٰ راہل
بصرہ کی طرف مقدمہ ذیل تحریری فرمان بھیجا (جس میں ریاست اور انفصال مقدمات کے قوانین
وضوابط درج تھے) ارقام فرمایا کہ

”انفصال مقدمات از روئے شریعت فریضہ محکم اور سنت واجب الاتباع ہے
پس اسے ذہن نشین کر لیجئے کہ

۱۔ جب آپ کے پاس مقدمہ آئے ہو یا کسی اس معاملہ میں آپ کسی نتیجہ پر پہنچ
جائیں، نفاذ حکم میں تاخیر نہ ہونا چاہیئے، اس کا بھی خیال رہے کہ ایسے موقع پر پہلے گفتگو
نظم مند نہیں ہوتی

۲۔ دوران سماعت میں اہل معاملہ کے ساتھ خود اوائلی میں بھی باہم مواسات و
سوخات قائم رکھیے، عدل میں اور حقوق مجلس ہر ایک پہلو سے کسی کو خود پر گد کا موقع نہ
دیجئے، مساوات و ربطہ آپ کے عدل سے مایوس ہو جائے، اور آبرو مند لوگ آپ کی
جانب سے ظلم کا انتظار نہ شروع کریں

۳۔ دعویٰ کرنے کے بعد دعوت دعویٰ مدعی کے ذمہ ہے، ورنہ مدعا علیہ پر قسم ہے
فرد قیام میں مصالحت کی کوشش

۴۔ مسلمانوں کے درمیان صلح کو ناجائز ہے، مگر وہ صلح نہیں جس میں حرام کو حلال اور
حلال کو حرام کا درجہ دے دیا جائے
نظر ثانی

۵۔ کسی مقدمہ میں آج آپ نے ایک فیصلہ فرما دیا ہے مگر آپ ہی کو اس فیصلہ
میں غلطی کا احساس ہوا، تو اس فیصلہ سے رجوع کر لینا آپ کے منصب کے منافی نہیں

ہمیشہ اور ہر حال میں حق کی تلاش جاری رکھئے، کیونکہ حق کو کبھی زوال نہیں اور اس کی طرف لوٹنا بہتر ہے ناحق میں پڑے رہنے سے کتاب و سنت اور اس کے نظائر

(۶) اگر ایسا معاملہ درپیش ہے جس کے فیصلہ میں کتاب و سنت سے مدد نہیں مل سکتی تو اس کے نظائر و امثال کی تلاش کیجئے، اور جب ان اشتباہ و نظائر پر توجہ ہو تو ان میں جو حصہ آپ کے علم میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ قریب اور حق سے مشابہ تر ہو، اس پر اعتناء کیجئے

مدعی کی ذمہ داری

(۷) یارِ ثبوت مدعی کے ذمہ رکھیے۔ اگر وہ ثبوت پیش کر دے، تو اس کا حق اسے مل جائے ورنہ مدعا علیہ کے حق میں فیصلہ کیجئے، یہ طریقہ انصاف بہت بہتر اور اقرب الی الصواب ہے

قانون شہادت

(۸) مسلمانوں میں بھی صداقت و ثقاہت کے اعتبار سے ایک دوسرے پر درجہ ہیں، لیکن جن اشخاص کو اس قسم کی سزائیں مل چکی ہیں۔ ان کی شہادت ناقابل قبول ہے

۱۔ ”مجہود“

ب۔ ”شاذ و کاذب“ جس نے کبھی جھوٹی شہادت دی ہے

ج۔ غصبِ حقوق و غصبِ تولیت میں متہم افراد

انصاف ظاہر حال پر مدعا سے خفا یا اسے تعلق نہیں

(۹) پوشیدہ امور کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے، اور بریت صرف ظاہری

بیانات و شہادت پر منحصر ہے

اہل معاملہ کو تکلیف و اضطراب میں ڈالنے سے بچتے رہنے، اور فتنہ پرداز لوگوں سے ہوشیار رہنے، ایسا امور کی تکمیل پر اللہ تعالیٰ اجر و عطا فرماتا ہے کیونکہ جو کوئی اپنے اور ذاتِ خداوندی کے درمیانی واسطہ کو غلو صیئت کے ساتھ نہالے، اگرچہ خود اس کی

فہم کو اس میں خطرہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسکی ذات اور ان تمام معاملات کی حفاظت کرتا ہے جو اس کے اور عوام کے درمیان جاری ہوں، بخلاف اس شخص کے جو تصنع اور قریب سے لوگوں کو خوش رکھنے کی ایسی سعی کرتا ہے جس کی غلطی اللہ تعالیٰ پر واضح ہے آخر ایسے شخص کو خداوند عالم قلیل و رسوا کرتا ہے

پس :

آپ خود اپنے نفس کا محاسبہ کیجئے کہ آپ کو اللہ کی طرف سے اجر و ثواب الکی رزاقیت پر بھروسہ اور اس کے خزانے بائے رحمت کی کہاں تک امید ہے۔ — والسلام علیک !
فصل مقدمہ انت صراف امیر کا منصب ہے

(۴۵۵۱) بروایت بنوئی... امیر المومنین نے ابو موسیٰ اشعری کی طرف یہ بھی لکھا، کہ ”امیر کے سوا کوئی شخص مقدمات کی سماعت نہ کرے، اس لئے کہ امیر کے ساتھ سیاست کا وہ دیر بھی ہے جس کے خوف سے اللہ پریشاں اور جھوٹے گواہ لرز جاتے ہیں“

(۴۵۵۲) بروایت بنوئی... اور امیر المومنین عمر بن الخطاب نے حضرت عبدالقدوس بن مسعود کی طرف یہ فرمان بھیجا، ”سنا گیا ہے کہ آپ مقدمات فیصلہ فرماتے تھے، حالانکہ آپ کو امیر نہیں بنایا گیا؟ آپ نے جواب میں لکھا ”آپ کو صحیحہ کلام ملے ہے“ حضرت عمر نے فرمان بھیجا ”آپ یہ کام اسی کے لئے رہتے دیکھئے جو اس کے ضرر اور منفعہ و دونوں کو برداشت کر سکتا ہے“ (حضرت ابوسعود کا اس وقت منصب صرف تعلیم تھا ماشاء اللہ دیکھئے)

۱۔ اصل روایت میں اس لفظ کے بعد تہی میں چند الفاظ و کلمات کی شرح و تفصیل ہے جسے حق الوصی ترجمہ میں سمجھایا گیا ہے : مترجم :

۲۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک فصل مقدمات امرائے حکومت ہی کو تھے اور حضرت عمر نے بھی ابھی تک قضاء کا تقرر نہ فرمایا تھا، اس کا مزید ثبوت اصل عبارت میں لفظ ”امیر“ کا اطلاق ہے : مترجم :

۳۔ حضرت ابوسعود کو امیر المومنین عمر نے کوفہ میں عوام کی دینی تعلیم کے لئے مقرر فرمایا تھا۔
وَسَيَرَهُ عُمَرُ إِلَى الْكُوفَةِ لِيُعَلِّمَهُمَ مَوَدِّ دِينِهِمْ وَبِعَثَ عَمَّارًا مِيثْرًا۔ (اصحابہ و صحابہ)
مگر ابھی ابھی ابوسعود قحب ہے موفیٰ شیل نے، ابوسعود کو کافری کو ذکس طرح کہہ دیا! (انصار حق جلد ۲)

(۶۵۰) بروایت بغوی ... اور امیر المؤمنین نے ابو موسیٰ کے نام فرمان میں یہ بھی لکھا ”مبادا! فیصلہ خصومات کے وقت آپ ابن امور میں کسی سے متاخر ہوں یعنی فیض، غضب، قلق، ایذا رسانی سے۔ اور اگر عدالت میں فریقین میں سے کوئی ایک دوسرے کو نبایا بلا کہے تو اس کو بروقت سزا دیجئے“

فیصلہ پر نظر ثانی امیر کا حق ہے

(۶۵۸) بروایت بغوی۔ اور امیر المؤمنین نے حضرت ابو موسیٰ کے نام فرمان میں یہ بھی لکھا ”کسی مقدمہ میں فیصلہ کے بعد اگر آپ کو پہلے فیصلہ میں غلطی نظر آئے تو اس کے بدلے میں آپ کو ذرا تامل نہ چاہیئے، کیونکہ صداقت اسی ابدی اور لازوال حقیقت ہے کہ اُسے کوئی شے ضرر نہیں پہنچا سکتی، اور صداقت کی طرف رجوع کرنا بہتر ہے باطل پر عالم رہنے سے“

اسپر امام بغوی فرماتے ہیں یہ رجوع اس وقت کے لئے ہے جب امیر یہ سمجھے کہ اس کا سابق فیصلہ کتاب یا سنت یا جماع کے خلاف ہے لیکن جب اس نے یاں طور فیصلہ کیا، کہ کتاب و سنت اور جماع اس فیصلہ پر موافق و مخالف کوئی اثر نہیں ڈال سکتے یعنی اگر مؤلف اپنے اجتہاد سے وہ فیصلہ کیا تھا، اور اب اُسے پہلے فیصلہ کی غلطی اپنے دوسری مرتبہ کے اجتہاد سے معلوم ہو رہی ہے تب وہ حاکم اپنا پہلا فیصلہ نہ بدلے

حضرت عمرؓ کی مجلس مشاورت

(۶۵۹) بروایت امام بغوی ... حضرت عمرؓ کی مجلس مشاورت میں قاری قرآن بھی تھے جو جوان بھی تھے اور بوڑھے لوگ بھی، اکثر اوقات امیر المؤمنین ان لوگوں سے فرمایا کرتے کہ ”جو انوں کا مشورہ دینے میں کمی تامل نہ ہونا چاہیئے، کیونکہ علم و فراست کا تعلق سن سے سال سے نہیں یہ اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے، وہ جس کے لئے چاہتا ہے اس کا سینہ قبول علم کے لئے کھول دیتا ہے“

عہد رسالت اور زمانہ مابعد کا فرق

(۶۶۱) بروایت یحییٰ... حضرت عمرؓ نے فرمایا: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمدیاد میں لوگوں پر وحی کی حد سے بھی مبالغہ کیا جاتا تھا مگر اب ہم وحی و رسالت دونوں سے محروم ہو چکے ہیں اس لئے اب عوام و خواص کے اعمال ظاہر پر حکم لگایا جاسکتا ہے پس میں کسی کا کردار بہتر ہو گا وہ عدالت و سیاست سے بری رہے گا، اور وہ ہمارا معتد ہو گا اس کے پوشیدہ امور سے ہمارا تعلق نہیں، ان کا کام سہل اندر تعالیٰ کے ذمہ ہے“

”البتہ جو شخص اپنے بڑے چلن سے ہلکے سا غصہ پریش ہو گا اس کے لئے ہلکے ہاں امن نہیں، وہ لاکھ کہے کہ حق حقیقت میں پاک و امن ہوں مگر ہم سے ایسا نہ دیر گئے“

کذب شہادت ہمیشہ کے لئے مردود شہادت بننا دیتی ہے

(۶۶۲) بروایت یحییٰ... (تافون شہادت بحسب روایت نمبر ۶۵۵)

امیر المومنین حضرت عمرؓ کی عدالت میں مغیرہ بن شعبہ پر یمن اشخاص نے جھوٹی شہادت دی، اور ان ہر تنہ کو حضرت عمرؓ نے رجوع کو یہ کہنے کے لئے آما وہ کیا، انکو (حضرت) نے تو آپ کی ہدایت پر عمل کر لیا، مگر ابو بکرہ (ضیع بن راث) اپنی بات پر پڑھ رہے، امیر المومنین نے انہیں فرمایا کہ اگر تم نے رجوع نہ کیا تو آئندہ تم سدا کے لئے ناقابل قبول شہادت قرار پاؤ گے، اور اگر آج تم اس شہادت سے رجوع کر لو، تو تم پر آئندہ کوئی جرم و قذر و بیدارہ قبول شہادت نہ ہوگی مگر ابو بکرہ اپنی بات پر اصرار کر رہے اور حضرت عمرؓ نے ان کی شہادت کو مردود قرار دے دیا

عدالت میں قاضی کی تعریف کو نا منع ہے

(۶۶۳) بروایت امام مالک... امیر المومنین حضرت عمرؓ کی عدالت میں ایک عہدہ پریش ہوا، فریقین میں ایک فریق مسلمان تھا دوسری جانب یہودی، حضرت عمرؓ نے فیصلہ یہودی کے حق میں دیا، اس پر وہ کہہ اٹھا: ”واللہ! آپ نے یہ فیصلہ حق کے مطابق صادر فرمایا ہے“ امیر المومنین نے یہودی کو وہ مارتے ہوئے پوچھا: ”تم نے یہ کیسے جتنا کہ میرا فیصلہ حقیقت کے مطابق ہے؟“ یہودی نے جواب دیا: ”ہم نے تورات میں پڑھا ہے کہ جسے بھی کوئی شخص دیا انت و امانت کے ساتھ فیصلہ کرنا چاہیے اس

کے دائیں ایک فرشتہ اور بائیں جانب دوسرا فرشتہ موجود رہتا ہے جو حق کے لئے اس کے معاون اور غلطی سے روکے رکھنے میں اس کے مددگار ہوتے ہیں، لیکن جو بھی کوئی حاکم فیصلہ کرتے ہوئے خود کو دیانت و امانت سے بچا کر حقیقت کے خلاف حکم سنانے پر عامل ہوتا ہے، یہ دونوں فرشتے اُسے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔

کذب شہادت پر امید کو مقدمہ کی تفتیش پر دھدایت

(۶۶۴) ایضاً سلسلہ قانون شہادت (بحسب نمبر: ۱۶۴/۶۵۷)

بروایت امام مالک... امیر المومنین حضرت عمر کی خدمت میں ایک عراقی عرض گزار ہوا کہ ”میں عراق کے ایک نئے فتنے کی خبر لایا ہوں جس میں دن بدن ترقی ہو رہی ہے“ امیر المومنین نے فرمایا ”وہ کیا ہے؟“ عراقی نے عرض کیا ”عراق کی سرزمین میں بھوٹی شہادت عام ہو گئی ہے! حضرت عمر نے فرمایا ”واقعی؟“ عراقی نے عرض کیا ”اے امیر المومنین! بیشک یہ علوت عراق میں عام ہو گئی ہے“ تب امیر المومنین نے فرمایا ”اسلامی قانون میں کسی شخص کے ساتھ بے انصافی نہیں کی جاسکتی؟“

مدعی اور متہم دونوں کی شہادت محدود ہے

(۶۶۵) بروایت امام مالک... حضرت عمر نے فرمایا۔ مدعی اور متہم دونوں کی شہادت

ناقابل قبول ہے

عدالت فاروقی کے فیصلے

جس کام میں کسی کا ضرر نہ ہو اس میں رکاوٹ ظلم ہے

(۶۶۶) بروایت امام مالک... حضرت عبدالرحمن بن عوف اور یحییٰ مازنی دونوں

کی اراضی قریب قریب تھی مازنی کے باغیچے میں سے عبدالرحمن کی ملکیت میں ایک چشمہ نکلی ہو کر نکلتی تھی، انہوں نے چاہا کہ مازنی کے دادا کے باغیچے میں سے نالی پات کر لینی اراضی میں اس کا رخ بدل دیں، مگر مازنی کے دادا نے انہیں روک دیا یہ مقدمہ حضرت عمر کے پاس آیا، اور امیر المومنین نے عبدالرحمن کے حق میں فیصلہ صادر فرمایا

مشن اے علی اللہ فرماتے ہیں۔ حضرت عمر کا یہ فیصلہ اس علت پر مبنی تھا کہ وہ کام جس میں کسی کا ضرر نہ ہو اس میں ناکاوٹ ڈالنا انصاف سے بعید ہے، اور جس میں کسی کا ضرر ہو، اس میں اسے وہ حق دلوانا دشمنی ہے۔

دو گنی سزا

(۶۶۶) بروایت امام مالک... ایک صاحب معاملہ عبدالرحمن بن عاتب سے روایت ہے۔ ”کہ میرے والد (عاتب) کا غلام قبیلہ مزینہ کی ایک اونٹنی چڑھایا جسے مالکوں نے ذبح کر کے ختم کر دیا، اور یہ معاملہ امیر المؤمنین حضرت عمر کی عدالت میں آیا، آپ نے کثیر بن اہصت کو حکم کر دیا، کہ اس غلام کے ہاتھ کٹوا دیئے جائیں، مگر پھر فرمایا ”اے کثیر! قدا توقف کرو میں اس سزا میں کچھ اور اضافہ کرنا چاہتا ہوں“، اونٹ کا مالک عدالت میں حاضر تھا، حضرت عمر نے اس سے اونٹنی کی قیمت دریافت فرمائی تو اس نے عرض کیا غن نے چار سو درہم میں خریدی تھی، امیر المؤمنین نے عاتب کو حکم دیا، کہ وہ مرنفی (مالک ناف) کو (دو چاند) آٹھ سو درہم ادا کرے۔“

مشن اے علی اللہ اس فیصلہ پر امام مالک کا فتویٰ نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ ”قیمت میں یہ اضافہ مالکوں کے لئے گھریز (سزا) تھی جس پر بہت سی مرفوع حدیثیں موجود ہیں“

امام مالک کا فتویٰ

”امام مالک فرماتے ہیں۔ گرد و گنی قیمت دلوانے میں ہمارا فتویٰ نہیں ہے۔“

ہیبہ کے مسائل

(۶۶۷) بروایت امام مالک... فرمایا امیر المؤمنین نے!

”ہن لوگوں کا عجیب عالم ہے بوزندگی میں اپنے فرزندوں کے لئے ہیبہ متعین کر کے بعد ہی مال پر اپنا ہی قبضہ رکھتے ہیں، کہ اگر ان کا فرزند ان کے سامنے وفات پا جائے۔ ہنہ... کہہ گا، گھلاٹھ... اسے کہیں نے اس کے لئے ہیبہ کیا ہی کب تھا؟ تاکہ اس

مال پر اپنا قبضہ بدستور قائم رکھیں، لیکن اگر خود ان پر موت وارو ہونے لگے، تو انہیں یہ کہنے کا موقعہ رہے، کہ یہ تو ہم نے اپنے فرزندوں کے لئے حبیبہ کر دیا ہے ”ذائقہ میں منت مری“ گنجے ان کے اس فریب سے غرض نہیں، میں تو فیصلہ اصل حقیقت کے مطابق کر دیتا، یعنی اگر کسی نے اپنے فرزند کے لئے (حبیبہ) کر دیا ہے، تو مجھے قبضہ سے بحث نہیں ہے، حبیبہ اس کے حقدار کو دلوادوں گا“

۶ (۲۷۹) بروایت امام مالک ۱۰۰۰ میرا لونہیں نے فرمایا

(ا) جو شخص اپنے قرابت دار کے لئے کسی حبیبہ کا اعلان کرے

(ب) اور جو شخص بطور صدقہ حبیبہ کا تذکرہ کرے، تو ان دونوں صورتوں میں وہ

اپنے حبیبوں کو اپنی طرف لوٹنا نہیں سکتے

(ج) اگر جو شخص صحت بدینیت ثواب (حبیبہ) کرے، ”اوتھو راست بر حبیبہ خود و جمع

کند دریاں وقتے کر راضی نہا شد“ (از مصنفی بابا لرحمہ فی الخبیۃ والحبیۃ بشرط الثواب)

(۲۷۹) بروایت امام مالک ۱۰۰ ایک نو عمر غسانی بلند و بالا قامت، اور مالدار یہ بھی

پورا ایاغ نہ ہوا تھا، اور اس کے ورثا اس کے سب شام میں تھے یہ تنہا مدینہ منورہ میں

مقیم تھا اور یہاں اسکی صرف ایک عہدہ ہشیرہ تھیں، حضرت عمر سے دریافت کیا گیا کہ

یہ غسانی اپنے بعد اپنے ملک کی وصیت کسی کے لئے کر سکتا ہے؟ حضرت عمر نے فرمایا ”وہ

اپنی اسی بہن کے نام وصیت کر دے، اس بنی بنی کا نام ام عمرو بن سلیم الزرقی ہے اور اس

غسانی کی ملکیت ایک وہ کنواں ہے جو بیڑجہم کے نام سے موسوم ہے جب یہ کنواں فروخت

کیا گیا تو تیس ہزار روپے اسکی قیمت ملی

۱۔ معلوم ہوتا ہے کہ غسانی کے جو ہشتاد و شام میں تھے وہ بہت ذور کے رطلتے دار

تھے ورنہ قرطبہ و مشعلہ کے کہنے پچھے، خواہ وہ شام میں ہو یا فلسطین میں، بعید کے لئے

شمس سے زیادہ کی وصیت نہیں ہوتی،

(ماشیع بجانب مولا ناسیہ عمر بن عبد اللہ، ندوی نقی، ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور)

مدعا علیہ کی ملکیت بحصہ رسدی مدعیوں کا حق ہے
 (۶۷۰) بروایت امام مالک۔۔ قبیلہ جہینہ کا ایک شخص موسم حج میں حاجیوں
 سے قبل مکہ معظمہ آکر گرد و نواح کی تمام سواریوں کا حق سواری خرید لیتا جس سے حاجیوں
 کو اس سے بہت زیادہ کرایہ ادا کرنا پڑتا، یہ شخص بتوں اسی طرح کرتا رہا، مگر آخر میں خود ہی
 مفلس ہو گیا، اور لوگوں نے اس پر اپنے اپنے قرضے کی ناشیں دائر کر دیں، یہ مقدّمات
 حضرت عمر کے حضور آئے، تو آپ نے اس کا نام سن کر فرمایا ”ہاں! ہاں! اسیفع!“
 قبیلہ جہینہ کا وہ۔۔ بشخص! بڑا شاطر ہے! بظاہر یہ دکھاتا رہا، کہ دین پناہ
 سب سے پہلے حج کے لئے مکہ معظمہ حاضر ہو جاتے ہیں مگر مقصد یہ تھا کہ حاجیوں پر ہاتھ
 صاف کریں۔“

امیر المومنین نے دعویٰ داروں کو حکم دیا کہ سب کے سب حج کے وقت آجائیں
 میں اسکی تمام ملک بحصہ رسدی تقسیم کر دوں گا۔“

مترجم! یہ روایت نمبر ۶۸۵: ص ۴۵، پر بعنوان ”مال مفلس کی تقسیم“
 اس کے قرض خواہوں میں ”مفصل گذر چکی ہے۔“

کتاب الحدود

مشمول بر روایات از نمبر ۴۱ تا ۴۴ (۱۹۴۲)

سزائے مرتد

(۴۱) بروایت امام مالک ... حضرت ابوالکشی اشعری (عامل بصرہ) کا ایک قاصد امیلو مبین کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا کہ اپنی سر زمین کا کوئی عجیب واقعہ ہو، تو سنائیے؟ قاصد نے عرض کیا: اے امیلو مبین! ابھی ابھی ایک شخص مرتد ہو گیا، قاصد یہاں تک پہنچا تھا، کہ حضرت عمرؓ نے گھبرا کر پوچھا

”تم لوگوں نے اس کے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟“ قاصد نے عرض کیا: ہم نے اُنکی گردن اڑا دی! امیلو مبین نے ہا فسوس فرمایا: ارے ایسی سزا! تم نے اُسے حراست میں رکھا ہوتا! اُسے کھانا دیا ہوتا اور اُس سے توبہ کے لئے کہا ہوتا! شاید وہ پھر اسلام میں لوٹ آتا! اس کے بعد حضرت عمرؓ نے کہا: اللہم افرانی لہم احضر ولہم آمرو ولہم ارض اذ بلغنی! (یا اللہ! تو گوہر رہیو! کہ نہ تو میں اس کے قتل میں شریک ہوں، نہ اُس کے قتل کا میں نے حکم دیا، اور نہ اُس کے قتل کی خبر سن کر مجھے خوشی ہوئی!)“

زنا کی سزا

(۴۲) بروایت امام مالک ... حضرت عمرؓ نے فرمایا، قرآن مجید کے حکم کے مطابق زنا پر رجم واجب ہے جبکہ!

- ۱۔ زنا کرنے والے (مرد و یا عورت) شادی شدہ ہوں
- ۲۔ ان کے خلاف شہادت مل سکے،
- ۳۔ اور اگر عورت ہے تو اُس کا جرم زنا اُس کے عمل سے بھی ثابت ہو سکتا ہے، یا یہ کہ
- ۴۔ ۱ شہادت و عمل کے مسموم زانی یا زانیہ از خود اعتراف جرم کر لیں،

آیت دجہر منسوخ التلاوة

(۳۷۶) بروایت امام مالک ۔۔ امیر المومنین حضرت عمرؓ نے وفات کے موقع پر یہ نصیحت بھی فرمائی کہ ”مبادا تم لوگ رحیم زانی سے دست کش ہو جاؤ، اور کوئی شخص یہ زبان فراموشی شروع کر دے، کہ قرآن مجید میں زانی پر دو حدیں (مترجم: جلد۔ اور۔) تو ہیں نہیں (مترجم: یعنی ۷۰ ہکھڑوٹن مرنائی کے لئے صرف ایک ہی حد یعنی جلد ہے) مگر یہ حد بھی نہایت غلط سمجھو اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ کہیں گے کہ قرآن مجید میں عمر بن الخطابؓ نے اپنی طرف سے یہ زیادتی کر رکھی ہے۔ تو میں (مسند درج ذیل تسمیع التذات) آیت ضرور قرآن میں داخل کر دیتا **ثَالِثُ الشَّيْخِ وَالشَّيْخَةُ اِذَا زَنَبَا فَاَرْجَمُوهُمَا الْبَتَّةَ**۔ کیونکہ ہم لوگ اوائل میں یہ آیت قرآن میں تلاوت کرتے رہے“

(۶۷) بروایت امام مالک... چنانچہ حضرت عمرؓ کے حضور ایک شامی مرد آیا، اور اس نے اپنی بیوی کے متعلق بایں الفاظ شکایت زبانی کہہ "میں نے خود اسے ایک مرد کے ساتھ مبتلا دیکھا ہے" حضرت عمرؓ نے اسکی شکایت پر ابو وقار الیثیؓ کو اسکی بیوی کے پاس تحقیق کے لئے بھیجا یہ وہاں پہنچے، تو اُس وقت اُس کے پاس اور بہنیاں بھی جمع تھیں ابو وقار نے شامی کی بیوی کو حضرت عمرؓ کا حکم سنایا، اور کہا "صرف تمہارے شوہر کے بیان پر تم پر حد جاری نہ ہوگی" اُس کے بروا بھی واقد اسے سمجھانے رہے، کہ تم خوب سوچو کہ جواب دو! حضرت واقدا کھٹایہ تھا کہ بی بی از کتاب زنا سے اٹھا کر لے، مگر شامی کی بیوی نے بلا کم و کاست اپنے جرم کا اعتراف کر لیا، جب حضرت عمرؓ کی خدمت میں یہ اطلاع ہوئی تو آپؓ نے اُسے رجم کرا دیا

زنا بالجبر کی سزا بھی رجم ہی ہے؟

(۶۷۵) بروایت امام مالک ایک غلام جو بیت المال کے غلاموں پر نگران تھا اُس نے ایک باندی سے زنا کیا، اس جرم پر حضرت عمرؓ نے اُسے چٹکد کی سزا دی، اور شہر سے بدر کر دیا، مگر باندی کو اس لئے سزا نہ دی کہ غلام نے اُس سے جبراً زنا کیا تھا۔
غیو مدخولہ باندی کی حد زنا پچاس درہم ہے

(۶۷۶) بروایت امام مالک امیر المؤمنین حضرت فاروق نے عبداللہ بن ابی سرحہ کو

حکم دیا، اگر قریش کی جن جن باندیوں نے از نکاح زنا کی ہے، انہیں (۵۰)۔ (۵۰) کوڑے (جس کا شمار ہے) عید اللہ نے اسی طرح تعمیل فرمان کیا،

افتراء پر حد

(۶۷۷) بروایت امام مالک... عید اللہ بن عامر (ابن ربیعہ الغنوی) سے روایت ہے
”میں نے حضرت عمر اور جناب عثمان اور دیگر کئی اصحاب عدالت کو دیکھا کہ عام افتراء پر (جوزنا کے متعلق نہ ہو) چالیس درے سے زیادہ کسی کو سزا نہ دیتے تھے“

لفظ زنا کے محض تذکرہ پر حد حذف

(۶۷۸) بروایت امام مالک... ایک بی بی عمرہ بنت عبدالرحمن نام فرماتی ہیں ”دو شخص آپس میں ایک دوسرے کو گالی گلوچ دینے پر اُتر آئے، ایک نے کہا، کہ ”میرے ماں اور باپ دونوں کا دامن زنا سے پاک ہے، یہ معاملہ حضرت عمر کے پاس آیا، تو آپ نے دوسرے اہل اللہ سے مشورہ طلب کیا، ایک مشیر نے عرض کیا ”اے ابی المومنین! اس نے اپنے ہی والدین کی تو تعریف کی ہے، اس میں کیا مضائقہ ہے! مگر دوسرے مشیر نے کہا ”نہیں صاحب! اگر اُسے اپنے ماں باپ کی تعریف ہی کرنا تھی، تو کسی اور جہت سے بھی کر سکتا تھا، آخر حضرت عمر نے اُسے اسٹی دتے سزا دی“

لے مترجم، انسانی کروار کے باب میں اس روایت کا عنوان نہایت لطیف ہے (یہ روایت شاہ ولی اللہ صاحب نے مصنفی شرح سنن ابن عباس فرمائی ہے) در باب التعریف، (۲۵ ص ۱۴۹) یعنی در باب الزام زنا۔ اور۔ در بارہ تذکرہ نفی زنا۔ اور۔ در بیان تذکرہ زنا۔ اور۔ در صورت ذکر زنا بر زبان بہ نیت طعن مترجم عرض گزار ہے کہ بیات ذرا سی تھی، مگر وہ ماں باپ کے لئے لفظ زنا زبان پر لانا، اگرچہ ان کی پاک دامنی ثابت کرنے کے لئے سہی، حضرت عمر بن الخطاب نے اسے بھی حد قذف کا مستوجب سمجھا، دوستو! یہ ”امن نو واردان باطریق“ کی تہذیب تھی۔ یا۔ آج کے تمدن اور عروج یافتہ ملکوں کا یہ حال ہے کہ سختے دالے کہنے والے

سے زیادہ ہانتے ہیں!

اور غیر مدخولہ باندی کے ساتھ ذنا پر رجم

(۶۷۹) بروایت امام مالک . . . ایک صاحب اپنی بیوی کی مملوکہ باندی کو سفر میں ہمراہ لے گئے، اور اس سے چامحت کر بیٹھے، واپسی پر اُن کی اہلیہ کو معلوم ہوا، تو اُس نے امیر المومنین سے (اپنے شوہر کی) شکایت کر دی، جس پر آپ نے مرد کو طلب کر کے حد رجم کا فرما صادر فرما دیا، مرد نے عرض کیا، ”اے امیر المومنین! یہ جاریہ (باندی) تو میری بیوی نے مجھے ہبہ کر دی تھی“ آخر بی بی طلب ہوئیں، اور انہوں نے اپنے شوہر کا دعویٰ تسلیم کر لیا (تسائی جان بخشی ہوئی)

حَد السَّرَقَةِ

غیر محفوظ شے کے سرقہ پر قطع ید نہیں
(۶۸۰) (بروایت امام مالک) عبداللہ بن عمرو الحضری اپنے غلام کو گرفتار کر کے امیر المومنین فاروق اعظم کے حضور لے آئے کہ ”اس غلام نے سرقہ کیا ہے، آپ اس کا ہاتھ کٹوا دیجئے،“ حضرت عمر نے دریافت فرمایا کہ ”اس نے کیا چُرا لیا ہے؟“ عرض کیا ”میری بیوی کا آئینہ اس نے چُرا لیا ہے جسکی قیمت ساٹھ (۶۰) درہم ہے“ امیر المومنین نے فرمایا، ”اسے چھوڑ دیجئے، یہ آپ کا خادم ہے، اس نے اگر آپ کی چوری کر لی، تو دُعا مضائقہ نہیں ہے“

اے مترجم! لیکن محض خادم ہونے اور مالک کی چوری کر لینے سے حد ساقط نہیں ہو سکتی
اور نہ امیر المومنین یہ دریافت نہ فرماتے کہ ”اس نے کیا چُرا لیا ہے؟“ اصل معاملہ مال سرقتہ کی نوعیت اور اس (مال سرقتہ) کے رکھنے کی حیثیت سے متعلق ہے یعنی جبکہ کوئی شے ”محرز“ و محفوظ نہ ہو، اس کے سرقتہ پر قطع ید نہیں ہو سکتی، آقا کا مال ہوا کسی اور کا! قطع ید کا انحصار مال ”محرز“ پر ہے

شراب کشید شدہ پینے پر تعزیر

(۶۸۱) بروایت امام مالک ... امیر المومنین حضرت عمر کو ایک شخص پر مشتبہ گذرا کہ اس نے شراب (کشید شدہ) پنی رکھی ہے (اس کے منہ سے بواہر ہی تھی) آپ نے تحقیقات کا حکم فرمایا، تو ثابت ہوا کہ اس نے واقعی کشید شدہ شراب پنی لی تھی، آپ نے شرابی کو پوری حد تعزیر لگائی شرابی کی حد (۸۰) درے قانون قراویائی

(۶۸۲) بروایت امام مالک ... امیر المومنین عمار روق نے اہل اللہ سے ایک شرابی کے معاملہ میں یہ مشورہ کیا کہ اسپر کیا حد ہونا چاہیے حضرت علی بن ابی طالب نے عرض کیا ہے پورے اشی درے شرابی کو لگائے جائیں کیونکہ وہ بڑا قصور وار ہے، شراب پی کر مدہوش ہو جاتا ہے بیہوشی میں اول قول بکنا شروع کر دیتا ہے، اور اس ہدیہ میں پاکدامنوں پر افترا و قذف کے طومار باندھ دیتا ہے، حضرت عمر نے یہ مشورہ من و عن قبول فرما کر اُسے اشی درے سے سزا دوائی

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر نے شرابی کو (۴۰) درے حد لگائی (۶۸۳) بروایت بغوی ... حضرت علی فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولید بن عقبہ کو شراب پینے پر (۴۰) درے حد لگوائی، حضرت ابو بکر نے بھی اپنے عہد میں اسی جرم پر (۴۰) درے ہی رکھے، مگر حضرت عمر نے یہ سزا دو چند یعنی (۸۰) درے کر دی، حضرت علی فرماتے ہیں اگرچہ (۴۰) اور (۸۰) دونوں سنت ہی ہیں، مگر میرے نزدیک (۴۰) درے ہی بہتر ہیں

غلام پر آزاد سے نصف سزا

(۶۸۴) بروایت امام مالک ... حضرت عمر جناب عثمان بن عفان اور حضرت عبداللہ بن عمر نے ایسے غلام کے لئے جو شراب پی لے، عام لوگوں (آزادوں) سے نصف حد کا حکم جاری فرمایا

لے نبیذ و کشیدہ (مطہر) کا فرق ظاہر ہے، نیمہذا ابتدائی حالت پر نشہ آور نہیں ہوتا، گوئے کشیدہ ایک آتش ہو یا دوا آتش ہر مرتبہ نشہ آتا رہے اس لئے حد میں ہر نام و ہر نام

شراب کی کس قسم پر حد ہے

(۶۸۵) بروایت امام مالک ۱۰۰۰ میلو مینیں عرفا و قوجب شام کے دورہ پر تشریف لائے، تو اہل شام نے آپ سے اپنے صوبہ میں وبائی کیفیت کی شکایت کرتے ہوئے عرض کیا کہ ”یہاں کی وباریں ہمارا احاد و صرف فلاں قسم کی شراب پر منحصر ہے۔“ یہ سنا کر حضرت عمر نے فرمایا۔ ”تم لوگ مشہد استعمال کیا کرو؟“ شامیوں نے کہا ”شہد ہمیں موافق نہیں آتا“ اس وقت پر ایک شامی نے آگے بڑھ کر عرض کیا۔ ”اے امیر المومنین! دیکھئے! وہ قلوب سے ہے، اور اس میں شکر نہیں ہے!“ حضرت عمر نے فرمایا، ”اے آگ بھڑاؤ پھر اندازہ ہو گا“ اور آگ پر رکھنے سے جیاس کا تہائی حصہ باقی رہ گیا، حضرت عمر نے اگلی سے اس کا قوام اٹھایا تو اس میں تار بندھ گیا تھا، یہ دیکھ کر امیر المومنین نے فرمایا۔ ”یہ تو طار الاہل (اونٹ کی مالش کی دوا) کے مانند ہے اسے پینے میں مضائقہ نہیں! وہاں حضرت عبادہ بن صامت (صحابی) بھی موجود تھے، انہوں نے یہ سنا کر یہ سو گند حضرت عمر سے عرض کیا۔ ”کیا آپ نے ان کے لئے شراب حلال کر دی؟“ امیر المومنین نے فرمایا ”یا اللہ! تو گواہ رہو! کہ میں ان کے لئے وہ شے حلال نہیں کر سکتا، جسے تو نے ان پر حرام کر دیا ہے نہ وہ چیز ان پر حرام کر سکتا ہوں جو تو نے ان پر حلال کر رکھی ہے۔“

۱۔ معترجمہ نشہ آور چیزوں کی علت حرمت شکر ہے، (نام نہیں) پھر جس طرح عرب میں شراب و غیرہ کے لائقہ اور نام اور اقسام تھے، اسی طرح شراب کے بھی، تو اہل شام اس طلاء کو بھی شراب ہی سے موسوم کرتے مگر امیر المومنین کو اس کی بجائے تاثیر و علت سے فرض تھی، جسے انہوں نے اس (طلاء) سے، متفکک سمجھا اور اجازت دیدی۔ اس معاملہ میں حضرت عبادہ بن صامت اور جناب عمر دونوں کا اختلاف واقعہ تنہم جینی کی طرح ہے، کہ حضرت عمر صرف وضو کے لئے تنہم کے رد و دار تھے، مگر حضرت عمار یا مسروق و جندبہ دونوں کے لئے تنہم جائز سمجھتے (لاحظہ ہو حاشیہ روایت نمبر ۶۸۵: ۶۸۶) پس حضرت عبادہ بن صامت کے ساتھ یہ حدیث مرفوعہ تھی ”سید شرب نام من امتی الخمر یستقونہا بقیہا سما یویدون انہم یشربون النبیذ المسکر المظہوخ ویسعونہا طلاء۔“ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری امت فقیر خمر کا نام بدل کر لے پئے شراب کو دے گی یعنی وہ پئیں گے نشہ آور شے کو خمر جس کا نام طلاء رکھ لینگے، تو عبادہ نے محض لفظ طلاء کے مطابق سے یہ اعتراض کیا، اور حضرت عمر کے مد نظر یہ تھا کہ نام کچھ بھی، مگر اس میں شکر کی تاثیر نہیں ہے کیونکہ یہ تو ایسا تار و دار

۱۔ معترجمہ نشہ آور چیزوں کی علت حرمت شکر ہے، (نام نہیں) پھر جس طرح عرب میں شراب و غیرہ کے لائقہ اور نام اور اقسام تھے، اسی طرح شراب کے بھی، تو اہل شام اس طلاء کو بھی شراب ہی سے موسوم کرتے مگر امیر المومنین کو اس کی بجائے تاثیر و علت سے فرض تھی، جسے انہوں نے اس (طلاء) سے، متفکک سمجھا اور اجازت دیدی۔ اس معاملہ میں حضرت عبادہ بن صامت اور جناب عمر دونوں کا اختلاف واقعہ تنہم جینی کی طرح ہے، کہ حضرت عمر صرف وضو کے لئے تنہم کے رد و دار تھے، مگر حضرت عمار یا مسروق و جندبہ دونوں کے لئے تنہم جائز سمجھتے (لاحظہ ہو حاشیہ روایت نمبر ۶۸۵: ۶۸۶) پس حضرت عبادہ بن صامت کے ساتھ یہ حدیث مرفوعہ تھی ”سید شرب نام من امتی الخمر یستقونہا بقیہا سما یویدون انہم یشربون النبیذ المسکر المظہوخ ویسعونہا طلاء۔“ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری امت فقیر خمر کا نام بدل کر لے پئے شراب کو دے گی یعنی وہ پئیں گے نشہ آور شے کو خمر جس کا نام طلاء رکھ لینگے، تو عبادہ نے محض لفظ طلاء کے مطابق سے یہ اعتراض کیا، اور حضرت عمر کے مد نظر یہ تھا کہ نام کچھ بھی، مگر اس میں شکر کی تاثیر نہیں ہے کیونکہ یہ تو ایسا تار و دار

کتاب القصاص والذیات

مشمول برد

دشنام کی دیت زخم کی دیت کے مساوی ہے

(۶۸۶) بروایت امام بخاری... روایت کی گئی ہے، کہ حضرت ابو بکر کے سلسلے (۱) شخصوں میں گالی گلوچ ہو گیا، مگر آپ نے ان سے کوئی تعرض نہ کیا، لیکن حضرت عمر کے عہد میں یہ واقعہ پیش آیا تو آپ نے دشنام پر زخم کی دیت دلوائی

دیت میں اشرفی اور روپے میں تفریق

(۶۸۷) بروایت امام مالک... حضرت عمر نے بستیوں کے باشندوں پر دیت میں یہ قانون مقرر فرمایا، کہ اگر وہ لوگ اشرفی کی صورت میں دیت ادا کریں تو ان کی تعداد ایک ہزار دینا ہوگی، اور اگر روپوں کی شکل میں ہو، تو وہ بارہ ہزار درہم ہونگے

قتل خطا کی دیت

(۶۸۸) بروایت امام مالک... جہد فاروقی میں قبیلہ سعد (بنی ہاشم) کا ایک سوہ اپنا گھوڑا دوڑا رہا تھا، کہ اتفاق سے قبیلہ جہنیہ کے ایک شخص کے پاؤں کی انگلی پر گھوڑے کا کھڑ آپڑا اس کی انگلی ایسی پکچی، کہ مضروب کے بدن کا پورا خون اُسی راہ سے نکل گیا، اور وہ مر گیا، یہ مقدمہ امیر المومنین فاروق اعظم کے پاس آیا، آپ نے پہلے قبیلہ سعد کے چند سرکردہ اشخاص سے فرمایا ”تم ۵۰ قسمیں اٹھاؤ کہ مرحوم کی موت اس وجہ سے نہیں ہوئی؟“ مگر انہوں نے قسم کھانے سے انکار کر دیا، اب حضرت عمر نے مرحوم کے وارثوں سے فرمایا، ”تم یہ قسم کھاؤ کہ تمہارا مقتول انہی کے ضرب سے جاں بحق ہوا ہے؟“ مگر انہوں نے بھی قسم سے انکار کر دیا،

بالآخر فریقین کے انکار قسم پر امیر المومنین نے مقتول کی نصف دیت پر فیصلہ صادر فرمایا امام مالک و امام شافعی کا فتویٰ

حضرت عمر کے اس اجتہاد پر امام مالک فرماتے ہیں، کہ بعد والوں میں سے کسی نے آپ کے

اس اجتہاد پر عمل نہیں کیا، اور یہی امام شافعی نے فرمایا

شش اکہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ عدالت کے لئے قسم میں ابتداء دعا علیہ
پر ہے، لیکن حضرت عمر فریقین پر قسم ڈالتے، حالانکہ دعا علیہ پر قسم کا بار تو عین قیاس ہے لیکن عین
پر قسم کا بار اصل قیاس سے قدرے یک طرفہ ہوتا ہے، مگر یہ حضرت عمر نے قتل کی وجہ سے کہا،
اب رہا یہ امر کہ امیر المومنین نے قبیضہ سعد پر نصف دیت کا بار دے دیا، تو اس فیصلہ
نصف دیت (قیاس میں حضرت عمر کے سامنے اصل وہ حدیث ہے جو بغوی نے جریر بن عبد اللہ سے
روایت کی ہے کہ

بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دستہ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دستہ
علیہ وسلم سریتۃ	خشم (قبیلہ) کی طرف بھیجا، ان لوگوں نے فوج
الی خشم فاعتصم الناس	کو دیکھا، تو ذکر کر سہارے میں گر پڑے مسلمانوں نے
منهم را السجود فأسرع	اسے کچھ اور سنبھلا، اور انہیں قتل کر دیا، جب
فیہم القتل فبلغ ذلك النبی	رسول اللہ کے سامنے واقعہ آیا تو آپ نے تمام
صلی اللہ علیہ وسلم فامرو نصف	مقتولین کی دیت نصف نصف ان وارثوں
الحقل (الحديث)	کو دوائی

امام بغوی اس فیصلہ بغوی پر فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فیصلہ
کی دو توجہیں ہیں

- ۱۔ مقتولین کے وارثوں کی اشک شوقی، (استطابة لانیفس اہلہم)
- ۲۔ اور مسلمانوں کے لئے یہ زجر و توبیخ کہ وہ شہادت کے موقعوں پر اس طرح محبت
سے کام نہ لیں (و ذجرا للمسلمین فی ترویك التثیت عند
وقوع الشہات)

شش اکہ ولی اللہ فرماتے ہیں۔ مگر میرے نزدیک حضرت عمر کا یہ فیصلہ فریقین
کو ایک دوسرے سے صلح پر مائل رکھنا تھا، جیسا کہ امیر المومنین نے حضرت ابوعبیدہ (الجلج) کو
(ایک فران میں) تحریر فرمایا۔ کہ ”اگر کسی مقدمہ میں صحیح فیصلہ دہن میں نہ آئے تو فریقین کے درمیان

صلح کی کوشش زیادہ کیجئے

ڈاڈھ، ہنسل، اور پسلی کی دیت

(۶۸۹) بروایت امام مالک حضرت عمر نے ہی تینوں ہڈیوں کی دیت ایک ایک اونٹ ارشاد فرمائی،

امیر المؤمنین کی حرص حدیث اور شوھر کی دیت میں زوجہ کا ترکہ (۶۹۰) بروایت امام مالک امیر المؤمنین فاروق اعظم نے موسم حج میں مقام مثنیٰ

پر اعلان فرمایا کہ مسائل دیت میں جس صاحب کو کوئی حدیث رسول معلوم ہو مجھ سے بیان فرمائیے

حضرت ضحاک بن صفیان ^{الکلابی} نے جواب میں کہا، ہاں صاحب! مجھے دیت تک یہ حدیث معلوم

کتب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

علیہ وسلم ان وراثت امرأة تحریری زبان بھیجا کہ شہیم ضبائی کی زوجہ کو

اشہیم الضبائی من حیة زوجا اسکی دیت میں سے ترکہ دلایا جائے

حضرت عمرؓ نے ضحاک سے فرمایا: آپ اپنے خیمے میں تشریف لے چلے میں خود وہاں آتا ہوں

حضرت عمرؓ وہاں گئے اور اسی حدیث کے مطابق پیش آمدہ مقدمہ کا فیصلہ صادر فرمایا،

ابن شہاب راہم زہری فرماتے ہیں، اشہیم کا قتل خطا تھا مگر نہ تھا

قتل خطا کی دوسری امثال

(۶۹۱) بروایت امام مالک ایک شخص نے اپنے فرزند پر غصہ میں تلوار بوجھینیکی

تو وہ بچے کی پٹلی پڑ جائیگی جس سے اس قدر خون نکلا کہ آخر وہ مر ہی گیا حضرت سراقہ بن جہشم نے

معاذ امیر المؤمنین فاروق کی خدمت میں لے آئے، آپ نے فرمایا، وہ قاتل سے کہیں کہ ایک

بھینس! اونٹ لے کر مقام قدید پر میرا انتظار کریں (قدیر کہ وہ دین کے درمیان واقع ہے)

حضرت عمرؓ وہاں تشریف لائے، تو فرمایا، مقتول کا بھائی حاضر ہوا جب وہ حاضر ہوا، تو ان میں

سے ایک سوا اونٹ اس کے حوالے کر دیئے، اور فرمایا، کہ مقتول کا باپ جو اپنے بیٹے کا قاتل ہے

اس کے لئے بچنے کے ترکہ میں سے کچھ نہ لے گا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کہ قاتل

کو مقتول کے ترکہ میں سے کچھ نہ دیا جائے،

لے کر ہم: مالک بن عواد (ایک حکمتور) قاتل کی دیت ملے اور قاتل خطا تھا، یہی تبلیغ تھی

غفلت میں قتل کرنے کی سزائیں زیادتی

(۹۹۲) بروایت امام مالک اہل صنعا کے پانچ (یا سات) شفاخص نے ایک شخص کو اسکی غفلت میں قتل کر دیا اور حضرت عمرؓ نے سب کو قتل کی سزا دیتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ اگر تمام اہل صنعا اس قتل میں شریک ہوتے تو میں سب کو قتل کی سزا دیتا

(۹۹۳) بروایت بیہقی امیر المومنین فاروق اعظمؓ نے ایک عورت کے قتل کرنے پر تین اشخاص کو موت کی سزا (از روئے قصاص، دلوائی و رشائے مقتول سے سفارشی

(۹۹۴) بروایت امام شافعی قبیلہ یکر کے ایک شخص نے اہل حیرہ کے ایک شخص کو قتل کر دیا، حضرت عمرؓ نے فیصلہ فرمایا کہ اصل قاتل حیرہ والوں کے سپرد کر دیا جائے، وہ اس کے ساتھ جیسا سلوک چاہیں کریں اور حوالگی کے بعد حیرہ کے خنسی نائی شخص نے قاتل کو قتل کر دیا اس کے فوراً بعد اچانک حضرت عمرؓ کا دوسرا فرمان اہل حیرہ کو ملے کہ اگر قاتل کی جان ابھی تک محفوظ ہے، تو اسے قتل دیکھا جائے، ان لوگوں نے اس فرمان (ثانی) پر یہ اندازہ لگایا کہ امیر المومنین کا منشا قاتل سے دیکھنے کے لئے رہا کرنے کا تھا

حضرت عمرؓ کے اس فیصلہ پر امام شافعی اور امام محمدؓ کا منظرہ
سوال : ازاں امام شافعی، اگر حضرت عمرؓ حکم صادر فرماتے، کہ اسے قتل کر دیا اور قاتل کو مجرّد اسی حکم پر قتل کر دیا جائے، اور حضرت عمرؓ اس فتویٰ سے رجوع نہ فرماتے، تو کیا حضرت عمرؓ کا یہ فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے مقابلہ میں حجت ہو سکتا ہے؟

جواب : امام محمدؓ، حضرت عمرؓ کا فتویٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل حجت نہیں ہو سکتا

سوال : امام شافعی، (بالفرض) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ پر ایسا منقول نہ ہوتا، چواں سیر حجت ہو سکتا، بلکہ صرف حضرت عمرؓ کی فتویٰ ہوتا اور حضرت عمرؓ کا یہ حال ہے کہ وہ اپنے کسی فتویٰ سے رجوع نہیں کر سکتے مگر

حدیث کی وجہ سے جو انہیں اپنے فتویٰ کے بعد ملے ہو، آپ رجوع کر لیتے ہیں پس حضرت عمر کا اپنے سابق فتویٰ سے حدیث کی بنا پر یہ رجوع بہت مناسب ہے اس سے کہ وہ حدیث کے مقابل اپنے فتویٰ پر قائم رہیں، حالانکہ وہ اپنے فتویٰ پر بھی قائم رہتے جانتے تھے، پس آپ ہی (خطاب پر امام محمد) اپنے فتویٰ سے رجوع کر لیجئے

جواب امام محمد، شاید حضرت عمر نے وہ دوسرا حکم اس لئے بھیجا ہو کہ کسی طرح مقتول کے وارث قصاص کی بجائے دیت پر راضی ہو جائیں

سوال۔ امام شافعی، یہ بھی ہو سکتا ہے، کہ حضرت عمر نے قاتل کے قصاص کا جو حکم دیا، تو اس سے ان کا غشا قاتل کو محض خوف دلانا ہو (مترجم: تاکہ وہ دیت ادا کرنے پر آمادہ ہو جا)

جواب۔ امام محمد، حدیث میں تو یہ منقول نہیں (کہ قاتل کو قصاص کا خوف دلا کر دیت ادا کرنے پر آمادہ کیا جائے)

سوال امام شافعی، آپ جو یہ فرماتے ہیں تو یہ بھی حدیث میں نہیں ہے

قتل غلام پر قصاص نہیں بلکہ دیت ہے

(۶۹۵) بروایت امام بیہقی... ہمارے سامنے یہ روایت بیان کی گئی ہے، کہ عبادہ بن مسامت نے اپنے غلام کو قتل کر دیا، اور مقدمہ حضرت عمر کے حضور آیا، تو آپ نے اہل اللہ کی مجلس میں اسے پیش فرما دیا جس پر زید بن ثابت نے مشورہ دیا، کہ تم امیر المؤمنین کیا آپ غلام کے عوض میں اپنے بھائی (عبادہ) پر قصاص جاری فرمائیں گے؟ حضرت عمر نے اس مشورہ پر اتفاق کرتے ہوئے بجائے قصاص کے دیت پر فیصلہ صادر فرمایا

امام بیہقی یہ بھی فرماتے ہیں... ”وَوَيْشَافِي هَذَا الْقِصَّةُ“ یعنی اس واقعہ کے

یہ سنن بیہقی کی دونوں روایتیں جیسفہ مجہول (کہ بڑے قریب آتا ہے) منقول ہیں

محدثین کے اس ایسی روایت میں نقص رہا ضعف ہوتا ہے (مترجم)

متعلق ہمارے سامنے یہ روایت بھی دوہرائی گئی، کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے بھی امیر المومنین سے کہا کہ اگر عبادہ اپنے کسی غلام کو قتل کر دے تو کیا آپ غلام کے عوض میں عبادہ کو قتل کرادیں گے؟ یہ سنکر حضرت عمر فاروقؓ ہونگے

(۶۹۶) بروایت امام شافعی — (منقطعاً) و بروایت امام بیہقی (مؤصلہ)
..... حضرت ابو بکر اور حضرت عمر دونوں خلفائے کرام غلام کے قتل میں آزاد پر قصاص جاری نہ فرماتے (بلکہ صرف دیت پر اکتفا کرتے، مترجم :)

(۶۹۷) بروایت بیہقی حضرت عمر اور جناب علیؓ دونوں (حضرت) غلام کے قتل پر آزاد کے ذمہ غلام کی پوری قیمت دیت میں ڈالنے (جس قیمت میں وہ خرید لیا یا فی الوقت اس کی جس قدر قیمت ہو سکتی)

(۶۹۸) بروایت بیہقی واقعہ مدلی میں حضرت عمرؓ نے فیصلہ صادر فرمایا، کہ

لو لا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حدیث نہ سنی ہوتی کہ "باپ کے ہاتھ سے
یقول لا یقاد الالب
من ابنہ لقتلہ
آر بیتا قتل ہو جائے، تو باپ پر قصاص نہ ہوگا" تو میں مدلی پر قصاص جاری کر دیتا

پس اس قدر میں امیر المومنین نے دیت پر فیصلہ فرمایا، جو اس (مقتول بیٹے) کے وراثہ کو دی گئی، اور باپ کو اپنے بیٹے کے ترکہ سے کچھ نہ دیا گیا (ملاحظہ ہو روایت نمبر ۶۹۶) کہ یہ روایت اسی واقعہ کے متعلق ہے، مترجم)

باپ بیٹے کو قتل کرے تو اس پر قصاص نہیں بلکہ صرف دیت ہے
(۶۹۹) بروایت بیہقی ... امیر المومنین فاروق اعظمؓ فرمایا، کہ باپ کے قتل میں
کے بیٹے کے قتل پر قصاص نہیں ہے (یعنی صرف دیت ہے حرم)

شوہر بیوی کو قتل کرے تو اس پر قصاص ہے

(۷۰۰) بروایت بیہقی ... امام بخاریؒ ایک ترجمہ الباب میں فرماتے ہیں، حضرت عمرؓ

کا فتویٰ ہے کہ میان بیوی کے معاملہ میں شوہر پر قصاص واجب ہے، قتل عداور اعضا کے بعد

۱۔ روایت حقیقہ اور وصول و علقہ روایت ہے میں میں کچھ ایک ماویہ کا نام ذکر میں نہ کرتے
۲۔ حدیث رسول یا حاصل اس کے بعد ہے (مترجم)

میں ہر ایک کے بالخصوص جبکہ عہد پایا جائے

ایک غلام دوسرے غلام کو قتل کرے تو اس پر قصاص ہے
(۷۱) بروایت بیہقی غلام کے ذمہ ایک دوسرے کے قتل بالعمد یا عصباً
جسدین زخم بالعمد پر قصاص واجب ہے،
عصا سے قتل ہونے پر

(۷۲) بروایت بیہقی حضرت عمر نے فرمایا، عصا سے قتل پر قصاص اُسی صورت
میں ہو سکتا ہے جب کہ کسی ضرب سے مضموب جان نہ ہو سکے

خلفائے راشدین نے خود پر قصاص دینے سے احتراز نہیں کیا
(۷۳) بروایت بیہقی خلفائے راشدین (حضرت ابوبکر و عمر و عثمان و علی) ہر
چار انبیاء و ائمہ سے قصاص دینے پر آمادہ رہتے حالانکہ وہ اُمرائے وقت تھے لیکن لوگ ان کے احترام
قصاص نہ دیتے

(مبادا اس کا یہ مطلب سمجھ لیا جائے کہ ان میں سے ہر ایک ایسا اقدام کیا ہے، ماشاء اللہ! مترجم
حضرت عمر نے عہد رسالت کی حیثیت میں بدتغییر و فتویٰ مجلس کی تبدیلی فرمادی
(۷۴) بروایت امام طافی ... ابن شہاب و کحول اور عطار (تابعی) فرماتے ہیں، ہم نے
ایسے حضرات کو دیکھا جو آزاد و مسلم کی دیت یک صد شتر بتلاتے، لیکن حضرت عمرؓ اس میں
حسب ذیل تبدیلی فرمادی —

اعراقی پر جس کا سرمایہ نقد و زینہیں بلکہ (انہیں نقد و زینہ کی تکلیف سے معذور کیا) بخلاف

آزاد و مسلم کی دیت ! یک صد شتر

آزاد و مسلمہ // ! نصف

بستوں میں رہنے والوں پر جس کا سرمایہ نقد و زر ہے (لوٹشی نہیں

آزاد و مسلم کی دیت ! بصورت زینہ و طلا، یک جزا

نہا // درہم (نقری) بارہ جزا

آزاد و مسلمہ و عورت کی دیت نصف (از مکتبہ الصد)

بچہ جس کی والدہ کی طرف سے نکاح ہو گیا

انہوں نے یہ بھی کہا کہ سرمایہ نقد و زر نہیں (بلکہ موبیلیٹی ہے یعنی !)

آراء مسلمہ عورت کی دیت ! (۵۰) ششم

اعد فرمایا کہ ان لوگوں کو سیم و زوریت میں دینے کا مکلف نہ کیا جائے

(۷۵) بروایت امام شافعی۔۔۔ (عن امام محمد بن الحسن) امیر المومنین۔۔۔ نے بیت کی تعمیر

اس طرح فرمائی

اسلم مردانہ کی دیت جن کے پاس چاندی کے ٹکڑے ہوں دس ہزار درہم
 " " " " " " " " ایک ہزار درہم

[illegible]

پارچہ { " " " " " "

ختم

محمد ادریس خان صاحب

دو عدد

(ترجمہ: یعنی ان سوالیہ جملے جس کے پاس ہو، اُس کو سری میں کاشف نہ کیا جائے،
اختلاف صاحبین !

امام محمد فرماتے ہیں ہم تو جب موقعہ ان تمام اقسام دیت پر عمل پیرا ہیں

لیکن امام ابو حنیفہ ان میں سے صرف (۳) قسموں پر فتویٰ دیتے ہیں

(۱) شتر (۲) درنم (۳) دینار

اور امام شافعی فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے غزوہ کی دیت میں فرمایا کہ اگر دینار ہوں، تو مرد

مسلم کی دیت! ایک اخبار اگر دسیم قمری ہوں تو دس ہزار

(۷۶) برفایت امام ابو حنیفہ... امیر المومنین نے بصورت موسیٰ ویت کی تعیین یں

تقریباً مقرو فرمائی

۱۰۰۰
۱. گائے "دوسد"، اونٹ "پک" سد، بکری دو ہزار

امام محمد بن الحسن نے روایات بیان کرنے کے بعد کہ — ”حضرت عمرؓ نے مرد مسلم نکلو کی دیت

چاندی کے بارہ ہزار درہم مقرر کی " فرماتے ہیں

" اگرچہ اہل مدینہ سچ فرماتے ہیں مگر اس معاملہ میں حضرت عمر کی قیسی دیت
کو اہل مدینہ سے ہم (ابن عراق) کہیں زیادہ سمجھتے ہیں، کہ آپ نے چاندی کے
سکے مقرر کرنے کیس چیز کو مد نظر رکھا، حضرت عمر نے جو بارہ ہزار درہم مقرر کئے
توان کا وزن چھ (۶) ہے،

امام محمد بن الحسن بھی فرماتے ہیں، کہ دیت جب شتر کی صورت میں ہو تو دیت کے اذن
کی قیمت اوسط فی راس (۱۲۰) درہم ہر ہر ہند ہوگی

درہم: یعنی اس علت پر حضرت عمر نے شہریوں پر ایک حد شتر کی بولائے (۱۲) سو
درہم نفی مقرر فرمائے، جو کہ ہوتے ہیں ایک حد شتر کی قیمت میں مساوی دہن درہم
امام شافعی فرماتے ہیں، کہ میں نے امام محمد بن الحسن سے دریافت کیا، کیا آپ سلیم
کہتے ہیں کہ دیت بصورت نقد ۱۲ ہزار درہم نفی ہی ہے؟ جبکہ درہم کا وزن ۴ ہند ہو؟
امام محمد: میں اسے تسلیم نہیں کرتا

امام شافعی: کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ اس معاملہ میں اہل حجاز کی نسبت آپ کو زیادہ
علم ہے کیونکہ آپ حضرت عمر کی مقرر کردہ دیت کے اتفاق نہیں کرتے؟

امام محمد: اہل حجاز کی رائے اس معاملہ میں پسندیدہ نہیں!
امام شافعی: آپ کوئی ایسی روایت بتائیے، جو رقم دیت کی قیمن میں اصل کی حیثیت
رہتی ہو، کیونکہ آپ کے نزدیک تو حضرت عمر سے جن لوگوں نے یہ روایت کی ہے
وہ اس روایت کے منشاء کو نہیں سمجھتے!

اگر قتلِ عمد میں دیت جبکہ مقتول کا ایک وارث اپنا حق معاظم ہے
(۷۰۸) بروایت امام شافعی امیر المومنین فاروق اعظم کے سامنے قتلِ عمد کا ایک مجرم
میش ہوا، آپ نے تحقیق کے بعد اسے قتل پر عہد فرمایا۔ تب مقتول کے وارثوں
میں سے ایک صاحب نے عرض کیا، کہ میں حق مقتول میں سے اپنا حصہ قاتل کو معاف کرتا ہوں
مگر حضرت عمر نے اسے قابلِ اعتناء نہ سمجھتے ہوئے مجرم کی منزلت موت بحال ہی رکھی

حضرت عبداللہ بن مسعود وہاں تشریف فرما تھے، انہوں نے فرمایا، کہ قاتل کا نفس مقتول کے تمام وارثوں کے اختیار میں ہے، اب اگر ایک شخص اپنا حق معاف کرتا ہے، اور دوسرے معاف نہیں کرتے، تو ان کی رضا کے بغیر یہ محال ہے

(مترجم: معلوم ہوتا ہے، کہ وارثوں میں سے ایک شخص کے قصاص معاف کرنے سے مجرم کا قتل مشکل ہو جاتا ہے)

امیر المومنین نے ابی مسعود سے فرمایا، پھر کیا فیصلہ دیا جائے؟ انہوں نے فرمایا، قاتل سے مقتول کے وارثوں کو دیت دلوائی جائے، اور معاف کنندہ کی دیت اس میں سے وضع کر لی جائے۔ حضرت عمر نے فرمایا: ”مجھے اس سے اتفاق ہے“

(۷۰۹) بروایت بیہقی.... ایک شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو ہم بستری کیا اپنی بیوی کو قتل کر دیا، یہ مقدمہ امیر المومنین فاروق اعظم کے حضور آیا، اتنے ہی میں اس عورت کا ایک بھائی حاضر ہوا، اور اس نے غیرت کھا کر عرض کیا کہ میں ایسی بہن کا قصاص اور دیت دونوں میں سے کسی کے قبول کرنے کا روادار نہیں ہوں، میرا حصہ قاتل کے لئے صدقہ ہے، سپہ امیر المومنین نے بقیہ وارثوں کو دیت دلوادی، (اور اس کے بھائی کا حصہ وضع کر دیا)، اور قاتل کو سزا کر دیا (۷۱۰) بروایت بیہقی.... ایک شخص نے اپنی بیوی کے بھائی کو قتل کر دیا، مقتول کی وارثہ بھی اکیلے ہیں تھی، اس نے امیر المومنین فاروق اعظم کی عدالت میں بیان دیا کہ میں نے اپنے بھائی کا خون معاف کیا، سپہ حضرت عمر نے فرمایا کہ قاتل قتل سے بری ہو گیا۔

(مترجم: او اسی طرح دیت سے بھی کیونکہ وارث نے خون ہی معاف کر دیا تھا)

نا بالغ کے ہاتھ سے قتل عمد بھی قتل خطا ہے
(۷۱۱) بروایت بیہقی... حضرت عمر سے مروی ہے، کہ نا بالغ بچے کے ہاتھ سے قتل عمد بھی قتل خطا ہی ہے،

(مترجم: یعنی اسے قصاص جاری نہیں ہو سکتا، بلکہ اسے رویت جو مایہ ہوگی تو کیا اس کی

کچھ ملکیت ہے جس سے وہ یا اس کے ولی ادا کر سکیں؟)

سزا میں کسی عامل کی بھی رعایت نہیں

(۱۳) بروایت بیہقی امیر المومنین فاروق اعظم نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا،
 ”اے مسلمانو! میں نے اپنے عمال (حکومت) کو یہ اختیار نہیں دیا، کہ وہ بلاوجہ تہمت
 خون حلال کر لیں، اور تمہارے اموال اپنے قبضہ میں لے لیں، جس شخص کو میرے حضور کردہ حکام میں
 سے کسی پر ایسی شکایت ہو، وہ بلاخطر میرے آگے پیش کرے تاکہ میں اپنے عامل سے قصاص
 لوں“

اس لیے حضرت عمرو بن العاص جو کہ خود عامل مصر تھے، عرض گزار ہوئے
 ”اے امیر المومنین اگر کوئی عامل انتظاماً ایسا کرے، تو آپ اس پر بھی قصاص لینے لگیں؟“
 امیر المومنین نے فرمایا۔ ”سو گند بخند! جس کے اقدار میں میری جان ہے میں سرور ایسے
 عامل سے قصاص لوں گا“، ”وقد رایث النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقتص من نفسه“
 (میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنی ذات سے قصاص دیا)

ہڈیوں میں دانت کے سوا کسی ہڈی کا قصاص نہیں
 (۱۳) بروایت بیہقی حضرت عمرؓ نے فرمایا، کہ میں دانت کے سوا کسی ہڈی پر
 قصاص نہ لوں گا

مجرم قصاص میں مرجعے تو اسکی حدیت یا قصاص دونوں ساقط ہیں
 (۱۴) بروایت بیہقی حضرت عمرؓ اور جناب علیؓ دونوں کا اجتہاد یہ ہے کہ جو
 مجرم کسی قصاص (بجز قتل) میں جان سے مرجعے اس کا قصاص اور حدیت دونوں
 ساقط ہیں

قصاص و حدیت کی نوعیت مقام و وقت پر
 (۱۵) بروایت بیہقی حضرت عمرؓ نے فیصلہ فرمایا، کہ جو شخص ان تین حالتوں

۱۔ مترجم، مگر روایت خیر (۱۱) میں ڈنڈہ، نسل اور پہلی تینوں ہڈیوں کی حدیت میں
 ۲۔ امیر المومنین کا یہ ارشاد نقل ہے کہ ان میں حدیت ہے تو اسکی ”توفیق“ یوں ہوگئی ہے، کہ
 دانت میں قصاص بھی ہے، اور حدیت بھی، مگر دوسرے ان کو ان پر قصاص نہیں صرف حدیت
 ہے، اور حضرت عمرؓ کا یہ اجتہاد آپؐ سے لکھنے کے قابل ہے ورنہ پہلی کے عوض قصاص قتل کا

میں سے کسی ایک میں قتل کیا جائے، اور اسکی دیت پر فیصلہ ہو، تو ایک پوری دیت کے ساتھ ایک ثلث، تہائی، دیت کا اضافہ مقتول کے وارثوں کو اور دلایا جائے گا یعنی جبکہ

۱۔ مقتول محرم ہو (درجہ ۱)

۲۔ یہ قتل حرم میں ہو

۳۔ مقتول کو کسی حرمت والے مہمنہ میں قتل کیا جائے

غیر واضح چوٹ پر دیت

امام شافعی فرماتے ہیں، یہ روایت ہم نے امام بانک کے درس میں پڑھی کہ۔
 ”آئمۃ قدیم و جدید میں سے ہم کسی کا فتویٰ اسپر نہیں پاتے کہ ایسی چوٹ جو مضروب کے جسم پر واضح طور سے نہ دیکھی جا سکے اسپر کوئی دیت غفر کی گئی ہو، مگر حضرت عمر اور جناب عثمان کے کہ انہوں نے اسپر دیت لازم فرمادی، اور وہ بھی سیاسی مصالح کی وجہ سے دیت

ڈاڑھ اور سانس کے حود انتوں کی دیت میں تساوی

(۱۱۶) بروایت بیہقی.... امیر المومنین فاروق اعظم نے فرمایا، کہ ڈاڑھ اور سانس کے

حود انتوں کی دیت مساوی ہے مگر پہلے آپ کا فتویٰ ان دونوں قسموں میں تساوی کا نہ تھا

ہاتھ کی انگلیوں میں دیت

(۱۱۷) بروایت بیہقی.... حضرت عمر پہلے ڈاڑھ کی انگلیوں کی دیت میں تفاضل کے

قابل تھے۔ اور اسی پر فتویٰ دیتے، مگر جب آپ کو آل عمرو بن حزم کے پاس اس مسئلہ میں رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کا تحریری وثیقہ ملا، جس میں ہر ایک انگلی کی دیت دس دس، دس دس، دس دس تھی تو

امیر المومنین نے پہلے فتویٰ مجدد جو فرمایا

امام شافعی فرماتے ہیں، کہ قدحین نے آل عمرو بن حزم کے اس وثیقہ کی سند سے پہلے

کو احتراز کیا، مگر مجدد اسے تسلیم کر لیا

لے حرمت والے چھٹے (۴) میں جب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ، قمر، اور اسپر بھی

اور چند مقامات و اوقات متفرع ہو سکتے ہیں، مطلقاً مسابہ (مترجم)

میں اسے ولی اللہ فرماتے ہیں

”میں کہتا ہوں مسئلہ (دیت) میں اصل یہی دشتہ عمر و بن حرم ہے جسے حضرت عمرؓ تسلیم کیا، اور اسپر فتویٰ دیا“

عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے

(۷۱۸) بروایت امام شافعی.... حضرت عمرؓ اور جناب علیؓ ابن ابی طالب دونوں

کا اسپر فتویٰ ہے کہ عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے

مجوسی کی دیت اور یہودی و نصرائی کی دیت میں تفاوت

(۷۱۹) بروایت امام شافعی... حضرت عمرؓ نے یہودی اور نصرائی دونوں کی دیت (۲)

ہزار درہم، اور مجوسی کی دیت (۸) سو درہم پر فیصلہ صادر فرمایا .

غلام کی دیت اسکی قیمت خریداری کے مساوی ہے

(۷۲۰) بروایت امام شافعی.... حضرت عمرؓ اور جناب علیؓ ہر دو سے روایت ہے کہ:

غلام کی دیت اسکا، اصل قیمت کے مساوی ہے

(یعنی حسن قیمت میں وہ خرید لیا، اتنی قیمت، اور اگر وہ خادم زاد غلام ہے، تو عرف و

صفات کے مطابق اسکی قیمت کا اندازہ کیا جائے، مترجم)

(۷۲۱) بروایت بیہقی.... امیر المومنین عمرؓ نے حضرت صفیہؓ (جنت علیہا مطلب کہ جناب

زبیر بن العوام کی والدہ ماجدہ — اور امیر المومنین علیؓ ابن ابی طالب ابن علیہا مطلب کی چھوٹی بیوی) کے

غلاموں کے مقدمہ میں فیصلہ فرمایا، کہ ان غلاموں کے ترکہ میں حضرت زبیرؓ شریک ہیں، مگر

ان کی دیت کی ادائیگی صرف حضرت علیؓ کے ذمہ ہے

(مترجم یعنی دیت کی ادائیگی کا تنہا مال والوں پر یا رہیں یہ صرف جرم کے مصائب ہی ادا کر چکے)

لے موجودہ دور کے مصائب یا موت عورتوں کو ہر بات میں مردوں کے دوش بدوش رکھنا چاہیے

ہیں، اسپر ہیبت گھبراہٹ ہے کہ آخر عورت کی دیت نصف ہونا یہ معنی؟ میں کہتا ہوں، قرآن

دیکھئے، جس میں دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی شہادت کے مساوی ہے! اب شوق سے

جو پوچھئے فرمائیے! (مترجم)

دیت کی ادائیگی یا قسط

(۷۲۲) بروایت بیہقی ... حضرت عمرؓ نے دیت کی ادائیگی یکمشت کی بجائے تین سال

یا قسط تقسیم فرمادی

جنین کی دیت

(۷۲۳) بروایت امام شافعی ... ملاحظہ ہو حدیث حمل میں اماکن جغہ نمبر ۷۷۱

(۷۲۴) بروایت بیہقی ... حضرت عمرؓ ایک عورت پر چلے، وہ اس قدر ڈری، کہ

دہشت سے اس کا حل ساقط ہو گیا، اس پر حضرت عمرؓ نے بیت المال سے ایک غلام آنا کر دیا

ایک غلام کی قیمت

(۷۲۵) بروایت بیہقی ... حضرت عمرؓ نے ایک صحیح الاعضاء غلام کی قیمت (۵۰)

نوبت مقرر کیے

غیر معلوم قاتل کا طریق فیصلہ

(۷۲۶) بروایت امام شافعی ... جہد حضرت عمرؓ میں ایک مقتول کی نعش موضع خیران

اور وڈاعہ کے درمیان پائی گئی، امیلو مینین نے حکم دیا، کہ دونوں مقامات کا فاصلہ دیکھا جائے

جس موضع کا فاصلہ نعش کے محل وقوع سے قریب ہو اس قریب (۵۰) مرد میرے سامنے

تکہ مضطرب میں میٹھ کھجائیں، یہاں امیلو مینین نے انہیں حکم دیا، کہ بیت اللہ کے مقام حجر

(حطیم کب) میں کھڑے ہو کر سب لوگ نوبت برنوبت پر قسم دیں، کہ تم میں سے کسی نے قتل

ہو نہیں کیا، انہوں نے تعمیل کی، مگر اسپر بھی حضرت عمرؓ نے ان پر دیت ادا کرنے کا بار ڈال دیا

اسپر اہل قبیلہ نے عرض کیا، کہ ”نہ تو ہماری قسم کا اعتبار کیا گیا، اور نہ ہمارے مولیٰ کی

مخوفہ ہو سکے؟“ حضرت عمرؓ نے فرمایا: ”میرا فیصلہ یہی ہے!“ (۷۲۷) بروایت

امام شافعی، امیلو مینین نے ان سے یہ بھی فرمایا، کہ تمہاری قسم نے تمہیں قصاص سے بچا

لیا، اور دیت کا مطلب یہ ہے، کہ مرد مسلم کا قتل رائگان (باطل) نہیں جاسکتا

امام شافعی یہ روایت بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں، کہ ”یہ روایت باعتبار

سند ضعیف ہے، جس میں ایک راوی حارث بن اعور ہے اور وہ کتاب ہے“

امام شافعی یہ بھی فرماتے ہیں، کہ میں نے موضع خیران اور موضع وداحتہ کے دسترس سفر کئے، اور ہمشہ ان لوگوں سے حضرت عمر کے عہد کے اس واقعہ کا حال دریافت کیا مگر انہوں نے یہی جواب دیا، کہ ہماری بستی میں یہ حادثہ ہوا ہی نہیں،

امام شافعی فرماتے ہیں، حالانکہ اہل عرب و قحاح کے یاد رکھنے میں نہایت قوی تھا ہیں، (مترجم: یا میں ہر حضرت عمر کا فیصلہ، پانچ اعزاز ہے، جیسا کہ فرمایا، حقیقت ایمان کہ دماء کم ولا بطل دم امراء مسلمہ)

مقتول کی دیت میں وراثت کا ترکہ

(۲۸) بروایت امام شافعی.... امیر المومنین دیت کو مقتول کے ورثاء میں تقسیم

کرتے ہوئے زوجہ مقتول کو محرم رکھتے، مگر جب آپ کو ضحاک بن سفیان کی یہ روایت ملی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشیم ضبائی کی زوجہ کو اشیم کی دیت سے حرک دیا تو امیر المومنین نے پہلے سابقہ فیصلوں سے رجوع فرمایا

جادوگر واجب القتل ہے۔

(۲۹) بروایت امام شافعی.... ایک صاحب بجانہ نامی فرماتے ہیں، امیر المومنین

خاروق اعظم نے تحریری فرمان صادر فرمایا، کہ جادوگر مرد اور عورت جہاں بھی پائے جائیں انہیں قتل کر دیا جائے،

بجانہ (ممدوح) فرماتے ہیں، ہم لوگوں نے اس فرمان کے مطابق تین جادو

گروں کو قتل کیا

باب تقسیم اموال

از اقسام مال غنیمت و اموال فی صدقات

منحائب امام وقت (ریاست)

مشتمل پر (۸) روایات از نمبر (۳۰) تا — (۴۹)

تمام ہسکاٹے جنگ غنیمت کے مستحق ہیں

(۴۳۰) بروایت امام شافعی اہل کوفہ نے اپنے امیر کی معیت میں اہل بصرہ کی امانت کی جس میں بصرہ والوں کو فتح ہوئی، امیر المومنین فاروق اعظم نے تحریری فرمان بھیجا، کہ اموال غنیمت کے حقدار وہ تمام اہل لشکر ہیں جو اس لڑائی میں شریک تھے

(مترجم: چونکہ موجودہ دور میں تمام عسکری تنخواہ دار ہیں، بدینہ وجہ اسلامی قانون کے

مطابق ان کا ایسے اموال میں کوئی حصہ نہ ہوگا یہ حصہ اسی حالت میں ہو سکتا ہے جبکہ لشکر کی

تنخواہ دار نہ ہوں)

وہ بھی شہر کاٹے جنگ میں، جو کسی وجہ سے پچھڑ گئے مگر اپنے شہداء کی

تدفین تک آپہنچے

اور حضرت سعد بن ابی وقاص (سہ سالہ لشکر) کی طرف سے امیر المومنین فاروق

اعظم نے تحریری فرمان بھیجا، کہ غنیمت میں ہر کس لشکر کی کو شریک کرو، جو شہداء کی تدفین سے قبل وہاں پہنچ گیا ہو،

امام شافعی نے اس روایت کی تضعیف بھی فرمائی ہے (لیکن یہ مضمون دوسرے شواہد

سے ثابت ہے، مترجم:)

(۴۳۱) بروایت امام شافعی و امام بخاری (وغیرہ) حضرت عباس (بن علی علیہ السلام) اور جابر

علی (بن ابی طالب) دونوں حضرات امیر المومنین عمر فاروق کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ اموال

بنو نضیر جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فے (غنیمت نہیں) ہونے کی وجہ سے لپٹے کے
خاص فرما رکھا تھا، دونوں اصحاب (حضرت عباس و علی) رسول اللہ کے قرابت دار ہونے کی وجہ
سے ان اموال کے لئے اپنا مطالبہ پیش کریں،

امیر المؤمنین نے ان کا سوال منکر فرمایا۔ ”یہ وہ اموال ہیں جو جنگ کے بغیر (بصورتِ فے)
حاصل ہوئے، اور جو اہل اس طرح حاصل ہوں وہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق
اور آنحضرتؐ نے ایسا ہی عمل فرمایا، ان کی آمدنی میں سے (یعنی اراضی و باغات کی آمدنی) رسول خدا
اپنے تمام اہل و عیال کو سال بھر کا نفقہ عنایت فرماتے، اس کے بعد جو کچھ پس انداز ہوتا، اس کے
اسلمہ اور دوسرے سامان حرب کا اندوختہ فرماتے، تاکہ (بروقت) جہاد فی سبیل اللہ میں کام
آئیں، یہ حدیث طویل ہے،

(اور بخاری کتب الجہاد باب فرض الخمس میں منقول ہے، اگر اصل مآخذ بخاری) میں یہ مآخذ
پڑھ لیا جائے تو گوہر ثنائیت حاصل ہوگی! فَهَلْ مِنْ مَّنْكَ كَرَمٌ (ترجمہ:)

سلبِ قتیل میں تخمیں

۱ مترجم: صورت مسئلہ یہ ہے کہ جنگ میں غیر مسلم مقتول کا جو سامان (اسلحہ وغیرہ) نکلا
لاحق ہے اس میں امام کا خمس (۱/۵) ہے یا نہیں؟ روایت مذکورۃ مصدر غر غنیمت و
کے ہر دو قسم جو مکہ مقابل لشکر کا سامان ہے اور اس میں رسولؐ اور اس کے نائب کا خمس
(۱/۵) بھی ہے، بدین وجہ اس میں قول کا بحث آگئی،

امام شافعی فرماتے ہیں۔ ”میرے پاس ایک صاحب آئے اور سلبِ قتیل میں انہوں
نے مجھ سے یہ معاملہ کیا، کہ

امیر المؤمنین عمرؓ نے فرمایا کہ۔ ”ہم سلبِ قتیل میں خمس نہیں دیتے مگر جب براہین
عازبہ (صحابی) کو پیش قیمت (سلبِ قتیل) حاصل ہوگا تو حضرت عمرؓ نے اس میں سے
۱/۵ (خمس) لے لیا“

امام شافعی کا جواب! (جو وہ وہی حل پر مشتمل ہے) فرمایا،

۱۔ حضرت عمرؓ کا سلب... براہین عازبہ میں ہے خمس لینا ہمارا مسلم رعایا

سے نہیں،

۲۔ اور اگر ایسے تسلیم کر ہی لیا جائے، تو ظاہر ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ضامہ ابی ہاشم) سے تو یہی ثابت ہے، کہ آپ نے سلبِ قتیل کے کبھی غم نہیں لیا، جسکی بنا پر ہمارے لئے ترکِ عمل جائز نہیں۔ اور یہ بھی ثابت ہے، کہ رسول اللہ نے ہمیشہ قیمتِ آدم کو قیمتِ سلب میں کوئی اختیار دیا نہیں رکھا اور حضرت سعد بن ابی وقاص (صحابی) نے بھی سلبِ قتیل کا فیصلہ قاتل ہی کے حق میں دیا۔ اور وہ ہمیشہ قیمت ہی کیوں نہ ہو

ش ۱۰۰ ولی اللہ فرماتے ہیں۔ میں کہتا ہوں۔ اس روایت کا مفاد یہ ہے، کہ سلبِ قتیل غم سے مستثنیٰ ہے، لیکن جبکہ وہ ہمیشہ قیمت ہو تب اس پر بھی غم سبب ہو سکتا ہے مگر اس معاملہ میں حضرت عمر کا یہ استثناء کہ آپ نے فرار لوہن عازب کے حاصل کردہ سلبِ قتیل میں سے اس کا غم (۱/۲) لے لیا، تو یہ حضرت عمر کا اجتہاد ہے۔

۱۔ مترجم: مسئلہ ابی ہاشم میں حضرت عمر کا وہ فرمان ہے جو فقیر فتویٰ کی نگاہ سے غلط ہے، لہذا اس سے

بچھا جاسکتا ہے، خصوصاً اگر ابی ہاشم کے حاصل کردہ سلب میں بدیں و چغیس نہ رکھنا کہ یہ سامان ہمیشہ قیمت ہے، اور سنت نبوی سے اس کے خلاف یہ منقول ہونا، کہ سلبِ قتیل غم سے بڑی ہے، بظاہر نازک مرحلہ بھی، مگر مصالحِ مکار و زمان کا جو دستور قرآن مجید سے لے کر افعالِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چلا آرہا ہے، اس کے ہوتے چھوٹے اس میں کوئی اشکال نہیں،

قرآن مجید سے: مثلاً قرآن کریم میں پانی سے وضو کا وجوب مگر بعض جہود میں نجس کی رعایت

اسی طرح صومِ رمضان میں بعض تکالیف پر قضا کے (روزہ)

حدیث سے: احوالِ منین کی تقسیم میں بعض افراد غزوہ کو بعض پر ترجیح

اجتہادات کا ذکر ہے: (۱) تعلیقات شفاء کا طعنی باقی قرار دینا (۲) ایک شتر کے قتل

پر نو سو تیرے (۱) سلق کا قطع (۲) اور علی اس روئے کے دو چند قیمت (طحاوی نمبر ۶۶۶)

(ج) دھنم پر زخم کی دیت (بعایت نمبر ۶۰۶)

شہنشاہ ولی اللہ فرماتے ہیں، اس روایت سے یہ مستفاد ہوتا ہے، کہ شلب پر تھمیس نہیں، اور یہ صرف قاتل کا حق ہے، مگر جب وہ دُشلب معمول عام سے زیادہ برہنہ ہو، قیمت ہو، تب تھمیس امام بھی جائز ہے۔ اب رہی یہ بحث کہ آخر اس میں استثناء کیوں تسلیم کر لیا جائے۔ تو یہ حضرت عمر کے فتاوات سے ہے، واللہ اعلم مال غنیمت میں سوار (عسکری) اور پیادہ سپاہی کا حصہ

(۷۳۱) بروایت امام محمد بن الحسن (صاحب، امام ابو حنیفہ، صاحب کتاب الوطار) ... جو حضرت عمر نے اپنے عہد خلافت میں حضرت منذر بن ابوعصہ کو جیش مصر پر سپہ سالار بنا کر بھیجا، فتح کے بعد انہوں نے غنیمت میں جس قدر مال حاصل کیا، اسکی تقسیم میں سوار (سپاہی) کو دو حصہ اور پیادہ (عسکری) کو ایک حصہ (تقسیم میں) حصے کر حضرت عمر کو اطلاع کر دی، چیر امیر المومنین نے بھی انکی تقسیم پر اظہار رضامندی فرمایا

مسئلہ زیر بحث میں آئمہ احناف کا اختلاف اجتہاد امام محمد بن الحسن فرماتے ہیں، میں اور ابو یوسف تو اسی پر فتویٰ دیتے ہیں مگر امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں، کہ ہم اجتہاد عمر سے افہام نہیں کرتے بلکہ سوار (عسکری) کے (۳) حصہ ہیں اور فتویٰ یہ ہے بایں وجہ کہ ایک حصہ سوار کا، اور دو حصہ اس کے گھوڑے کا حصہ لیکن بعد میں بروایت امام ابو یوسف امام ابو حنیفہ نے حضرت عمر ہی کے اجتہاد پر مباد فرمادیا، جس سے سوار کا ایک حصہ، اور سواری کا ایک حصہ تسلیم کر لیا۔ اس کے بعد قاضی ابو یوسف نے فرمایا،

اور اسی احادیث بکثرت پائی جاتی ہیں، جن سے ثابت ہوتا ہے کہ سوار کے دو حصے اور پیادہ سپاہی کا ایک حصہ ہے، یہ روایات موثق ہیں، اور (بقول قاضی ابو یوسف) عامہ (احناف) کے بروا دوسرے (اہل مساک) کا عمل بھی ایسی پر ہے

تقسیم غنائم در عہد رسالت مآب و زمانہ ہائے خلفائے اربعہ (۷۳۲) بروایت قاضی ابو یوسف ... عہد رسول اللہ اور خلفائے اربعہ کے زمانوں میں غنائم کی تقسیم بایں صورت تھی، کہ اموال کے پانچ حصے کئے جاتے، جو حسب ذیل طریقہ بہ

تقسیم کے بہانے

بہادر سالٹ	حصہ اول	حصہ دوم	حصہ سوئم	حصہ چارم	حصہ پنجم
برمانہ ابو بکرؓ	اللہ و اس کے رسولؐ کی قربت اور ان کی سوا	بیانی کے لیے	مساکین کے لیے	مسافروں کے لیے	
" عمرؓ	—	—	"	"	"
" عثمانؓ	—	—	"	"	"
" علیؓ	—	—	"	"	"

خمس رسول اہل بیت کے لئے

(۴۳۳) بروایت امام قاضی ابویوسف ... حضرت عبداللہ بن عباس (ابہاشمی) فرماتے ہیں امیر المؤمنین عمر فاروقؓ نے مجھے فرمایا کہ تم اپنے حصہ کے خمس سے اپنے خاندان کی بیواؤں کے عقداور قرضداروں کا قرض ادا کر لیا کرو، مگر میں نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ آپ یہ حصہ ستم ہیں دے دیا کیجئے (ہم جیسے چاہیں اسے صرف کریں) مگر انہوں نے یہ منظور کیا نہ ہم ہی نے ان کا معذورہ تسلیم کیا

ذوی القربی کا حصہ عبداللہ حضرت علیؓ میں

(۴۳۴) بروایت قاضی ابویوسف ... امام ابو جعفر (امام محمد باقر بن علی بن حسین بن علیؓ) کی خدمت میں ایک صاحب محمد بن اسحاق نے عرض کیا کہ "حضرت علیؓ کی اپنے عہد میں خمس اہل بیت پر کیا لئے تھی؟" انہوں نے فرمایا "حضرت علیؓ کی لئے یہی تھی کہ خمس اہل بیت خود انہی کو دیا جائے لیکن آپ کو حضرت ابو بکر و عمر کی مخالفت کرنا نا پسند تھی۔"

عہد عمرؓ میں ذوی القربی کا حصہ اہل بیت کو دیا جانا

(۴۳۵) بروایت قاضی ابویوسف ... حضرت علیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا "یا رسول اللہ اہل بیت کے خمس کی قبولیت ابھی سے مجھے تفویض فرما دیجئے تاکہ جناب کے بعد کوئی اس معاملہ میں ہم سے متنازع نہ کر بیٹھے۔" رسول اللہؐ نے اس پر ہوا و فرما کہ مجھے اس کی

میں مترجم: لیکن روایت فقیر (۴۳۵) میں یہ قول ہے کہ قربت اور ان کی سوا کا حصہ

حضرت عمرؓ نے جناب علیؓ کو دینا مسترد کر دیا۔

تقسیم پر متعین فرمایا، اسی طرح ابو بکر نے میری ولایت قائم رکھی، اسی طرح عمر نے، مگر حضرت عمر کی زندگی کے آخری سال میں ایک مرتبہ بیمار ہوا، تو آپ نے بحسب دستور ہمارے حصہ کا خمس غنیمہ رکھوا کر مجھے طلب فرمایا کہ میں اُسے اٹھا لوں، مگر میں نے عرض کیا، کہ اے مال اہل بیت کو تو مال کی ضرورت نہیں۔ اور مسلمان ضرورت مند ہیں۔ اس لئے آپ یہ مال اپنی کو تقسیم فرمادیجئے (اور ایسے ہی ہوا)، مگر دوسرے روز عباس بن عبد المطلب نے مجھے فرمایا، کہ ”اے علی! کل تم نے ہمیں اُس شے سے محروم کر دیا ہے، جواب میں قیامت تک نہ ملے گی“ حضرت علی فرماتے ہیں، کہ واقعی حضرت عمر کے بعد کبھی کسی نے ہمیں خمس نہیں دیا!

(مترجم: اور یہ اشارہ فقط حضرت عثمان کے عہد خلافت کی طرف ہے)

(۷۳۶) بروایت قاضی ابویوسف ایک شخص جن کا نام مجدہ ہے۔ انہوں نے حضرت عبد بن عباس کی طرف لکھا، کہ ”اے ابوالقرنی! میں ”ذوی القربی“ سے کیا غش ہے؟“۔ ابن عباس نے (مجدہ حمادی) کو جواب میں فرمایا: ”ذوی القربی ہم ہی لوگ ہیں اور حضرت عمر نے اپنے عہد امت میں مجھے فرمایا، کہ ”میں تمہارے حصہ خمس میں سے تمہاری بیواؤں کا حقد و قرضداروں کا قرض اور ضرورت مندوں کو ان کے کام کے لئے خادمہ ملا دیا کروں تمہیں منلو ہے؟“ مگر میں نے اسے منظرہ کر دیا۔“

عمر بن عبد العزیز خلیفہ اموی نے سہم رسول اور سہم ذوالقربیٰ بنوہاشم

کے لئے معین کر دئے

(۷۳۷) بروایت قاضی ابویوسف حضرت عمر بن عبد العزیز خلیفہ اموی نے اپنے عہد

میں سہم رسول اور سہم ذوالقربیٰ دونوں بنو ہاشم کے لئے معین کروئے،

قاضی ابویوسف فرماتے ہیں امام ابوحنیفہ اور اکثر فقہانے فرمایا، کہ یہ دونوں حصہ (سہم رسول و سہم ذوالقربیٰ) بھی امام وقت کو اسی طرح تقسیم کرنے چاہئیں جس طرح حضرت ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم نے تقسیم کئے (مترجم: یعنی بنو ہاشم کو نہ دینے چاہئیں، ملاحظہ ہو روایت نمبر: ۱۰۷۳۲)

امام شافعی کا دلچسپ معاذضہ

اس پر امام شافعی فرماتے ہیں، بعض حضرات کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے قزابت و دلدوں کا خمس میں کوئی حصہ نہیں اس روایت کی بناء پر جو ابن عیینہ سے لگتی ہے یعنی

— محمد بن اسماعیل راوی ہیں کہ میں نے امام محمد باقر (ابو جعفر) بن علی بن ابی طالب سے دریافت کیا

کہ حضرت علی نے خمس میں بسم ذوالقرنیٰ پر کیا طریقہ اختیار فرمایا؟ امام محمد باقر نے فرمایا کہ آپ بھی حضرت

ابو جعفر کو اس کے مسلک ہی پر رہے، کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف نہ کرنے کو ناپسند فرماتے تھے،

ابن عیینہ کی روایت پر امام شافعی کا اعتراض

”شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں گویا بسم ذوالقرنیٰ بالاجماع ساقط ہو چکا ہے،“

امام شافعی فرماتے ہیں — ”میں اس کا یہ جواب دوں گا

”کیا آپ کو یہ علم ہے کہ حضرت ابو بکر نے یہی غنیمت خراج و عید دونوں میں برابر تقسیم فرمائی؟

تو اس شخص نے بھی یہی قول کی تصدیق کی

پھر میں نے کہا، کہا آپ کو یہ بھی علم ہے کہ حضرت عمر نے اپنے دور میں نہ صرف عید کو حق غنیمت

سے محروم فرمایا، بلکہ آزادوں میں بھی مساوات نہ رہنے دی یعنی کسی کو کم اور کسی کو زیادہ حصہ دیا؟

”اور یہی غنیمت حضرت علی نے اپنے عہد میں دوام پر مساویانہ طریق سے تقسیم فرمائی؟ معترض

نے جواب میں کہا، اے حکم ایسے ہی ہوا،“

امام شافعی فرماتے ہیں

”اور یہ کہوں گا — آپ کو یہ بھی علم ہے، حضرت عمر کا فتویٰ تھا کہ اہل اولاد کو کو فروخت نہ

کیا جائے، مروج یعنی غلام عورت جو صاحب اولاد ہے، اسے بیچ دینا اور اس کے بچے کو پاس رکھ لینا، محض

علی کا فتویٰ، اس کے خلاف تھا، (مروج و بیوا حضرت علی کثیر بن ابی جراح سے اس پر تفریق ہائز سمجھئے) معترض نے

اسے بھی تسلیم کر لیا،

امام شافعی فرماتے ہیں پھر میں معترض سے یہ کہوں گا !

”آپ اس معاملہ میں کیا فرماتے ہیں کہ سجد کے ترکہ کے معاملہ میں حضرت علی نے جناب ابو بکر

کے خلاف فتویٰ دیا؟

اس کے بعد امام شافعی نے اپنے سلسلہ سے یہی روایت ابن فضال میں معترض کے بیان کی

— ”اخیر ناعن جعفر بن امام شافعی فرماتے ہیں کہ امام جعفر صادق

محمد بن ابیہ ان حسناً روایت کی، اپنے والد گرامی امام محمد باقر سے تپ
 وحسیناً و ابن عباس نے اپنے والد عالی قدر جناب امام علی بن حسینؑ
 وعبد اللہ بن جعفر کو حسن اور حسین اور ابن عباس و عبد اللہؑ
 سألوا علیاً نصیبہم جعفر سبیل کر حضرت علی سے عرض کیا کہ تمہیں
 من الخُمس فقال هو ہزار حصہ ہمیں عنایت فرمایا جائے حضرت علی نے
 لظہر حق ولکنی محارب جواب دیا بے شک تم اس مستحق ہو، مگر میں غریب
 معاویۃ فان شئتم ترکتم معاویہ کے ساتھ جنگ کرنے کو ہوں، اگر تمہیں گوارا
 حقہم فیمہ ہو، تو اس سال اپنا اپنا حصہ نہ لو

امام شافعی فرماتے ہیں، جب اس روایت کا تذکرہ میں نے عبد العزیز بن محمد سے کیا تو انہوں نے
 فرمایا کہ ”ہاں! ہاں! امام جعفر صادقؑ نے اسی طرح یہ روایت بیان فرمائی ہے“

اس کے بعد امام شافعی بیسے معترض کے لئے فرماتے ہیں ”پس آپ ہی فرمائیے کہ امام
 جعفر صادقؑ راویوں میں اعراف اور اوثق ہیں یا ابن اسحاق؟“ معترض کو قیلم کرنا ہی پڑے گا، کہ
 ابن اسحاق کے مقابل میں امام جعفر اوثق و اعراف ہیں!

اس پر امام شافعی نے اسی سلسلہ میں ایک اور روایت بسلسلہ عبد الرحمن بن ابی لعلی بیان کی
 (عبد الرحمن فرماتے ہیں) ”میں حضرت علیؑ کی خدمت میں اجماع زیت کے پاس حاضر ہوا، اور عرض کیا۔
 ”آپ پر میرے ماں اور باپ نثار! ابو بکرؓ نے اہل بیت کے حق خمس میں آپ لوگوں کے ساتھ
 کیا معاملہ کیا؟“

حضرت علیؑ نے فرمایا، ”ابو بکر رحمت اللہ علیہ! ان کے عدد میں ال غنیمت آیا ہی نہیں، اور
 اس کے سوا اہل بیت کے جو حقوق تھے انہیں وہ پوری طرح ادا فرماتے تھے“

اسی طرح عمرؓ نے ہمارے دوسرے حصوں کے ساتھ خاتمہ میں اہل بیت کی حوائج میں کمی کو تاہی

سید عبد العزیز بن محمد امام شافعی کے استاد اور امام جعفر صادقؑ بن امام محمد باقر کے
 شاگرد ہیں (تہذیب التجارب ۶۵ نمبر ۶۷) : ترجمہ

نہ فرمائی۔ حقیقی کہ سنوس ادا ہوا (نہا ہوا) و خارس سے جس وقت اموال غنیمت لئے تو میں بھی حاضر ہوا، عمر نے مجھے فرمایا، اسے اعلیٰ تمام مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے بھائی ہیں، اور اس وقت مسلمان بڑی مصیبت میں ہیں، اگر آپ اس وقت گوارا کر سکیں، کہ اپنا حصہ نہ لیں تو میں نے بھی مسلمانوں پر اپنی تقسیم کردوں اور جب پھر مال لئے تو میں آج کا حصہ بھی آپ کے ذکر کروں۔ حضرت عباس بن عبد المطلب بھی وہاں آگئے تھے، انہوں نے حضرت عمر کے جواب میں فرمایا: آپ کو ہمارے حق پر طبع نہ کرنا چاہیئے۔

”اس پر حضرت علیؑ نے اپنے ہم بزرگوار حضرت عباس سے فرمایا: آپ ایسا نہ کہیئے بلکہ ابلیہیت سے زیادہ کس پر یہ حق عائد ہوتا ہے، کہ وہ امیر المومنین (حضرت عمرؓ) کے فرمان کی تعمیل اور مسلمانوں کی خیر خواہی کو؟“ (حضرت علیؑ فرماتے ہیں) مگر اسی سال حضرت عمرؓ کا انتقال ہو گیا اور اس دوران میں کہیں سے مال غنیمت بھی نہ آیا جو ہمیں دیا جاتا۔

امام شافعی فرماتے ہیں

”اور یہی روایت مطر (نام ہادی) وغیرہ سے اس طرح منقول ہے، امیر المومنین نے حضرت علیؑ سے فرمایا، بے شک تمہیں آپ کا حق ہے، مگر میرے علم کے مطابق اگر یہ مال زیادہ ہو تو پورا مال نہ لیا جائے بلکہ کم (اور اس میں سے کچھ حصہ مسلمانوں کی موت کے لئے رہے، مترجم) اس لئے اگر آپ کو آج یہ صورت گوارا ہو تو میں مناسب حصہ (خس میں سے) حوالہ کروں؟“ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ ہمیں یہ منظور نہیں، اور حضرت عمرؓ نے پورا حصہ (خس) دینے سے انکار کر دیا۔

امام شافعی نے بھی روایت (نجد حواری کی روایت) بھیہتی کے حوالہ سے نقل کرنے کے بعد

فرمایا ہے

”اگر ایسا معترض یہ کہے کہ شحین (حضرت ابوبکر و حضرت عمرؓ) سے متفقہ فتویٰ نہ ہوتے ہوئے کیوں تو تسلیم کر لیا جائے کہ ”ذی القربیٰ“ کا حصہ بھی اوروں میں تقسیم کر دیا جائے؟“

میں (امام شافعی) جواب دوں گا، کہ یہ بات وہی شخص کہہ سکتا ہے جس کا اپنا دامن علم سے

خالی ہو (مترجم: امام شافعی کا نشانہ یہ ہے کہ ان ہر دو حضرات (ابوبکر و عمرؓ) نے ہم ذی القربیٰ ان کے حوالہ کیا)۔ حقیقی کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں غنیمت میں بہت زیادہ اموال آنا شروع ہو گئے۔ البتہ (بقول شافعی)

اختلاف اس میں ہے کہ مسدود کے بعد میں تکثیر و مطلق ہو گئی، تب :

— امام شافعی : (معترض سے فرماتے ہیں : اور معترض سے آپ کی روایات امام محمد بن یحییٰ صاحب امام ابو حنیفہ ہیں : جیسا کہ کتاب الاثر میں مذکور ہے) آپ نے کچھ لیا ہے کہ علمائے گذشتہ اور حال دونوں مطلقاً لایکجا مذہب ہے کہ جب کوئی حکم قرآن میں خصوصاً مذکور ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس حکم کی وضاحت اپنے قول یا عمل سے فرمادی ہو، تو کیا ایسے حکم کے بعد ہم مستغنی نہیں ؟ کہ کسی اور سے آپ کے متعلق سوال نہ کریں ؟ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کا اتباع اہل علم پر واجب فرمادیا ہے ؟ — پس اس کے سوا اس (معترض) کے لئے اور چارہ کیا ہے کہ وہ چارے ۱۰ اب ہر اہل اسلام فرماتے

وایضاً از امام شافعی : اس کے بعد میں یہ کہوں گا کہ جب ہم فقہی ائمہ قرنی قرآن مجید کی روایتوں سے ثابت ہے، مگر وہ احادیث رسول اللہ نے بھی اپنے ارشاد و عمل دونوں سے اس طرح فرمادیا ہے کہ دنیا کا کوئی اور محدث اس سے زیادہ اثبت نہیں، اور جس (نہایت) کا وجود ان (۲) روایوں سے ثابت ہوتا ہے

اولاً - ان ثقہ راویوں کی روایات سے میں میں !

۱۔ ان کے روایات متصل السند میں (متعلق نہیں)

۲۔ ان راویوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب ہونے کی بنا پر

(مترجم : اور اسی شوق پر سند ماہ الزمان کا تعلق ہے)

مثلاً ان میں شہری ہیں، (محمد بن مسلم) ... ابن الشہاب) کہ رسول اللہ کے نبیال سے ہیں

ابن العسجد (سعید) ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کے نبیال ہیں

چشمہ بن مسلم ہیں، کہ درمیانی نسل سے نبی پاک کے دینی علم ہوتے ہیں (تذکرۃ الفقہ ۲)

(مترجم : بیحد میرے علم میں مدعیان فضل و عہد مناف ائمہ شافعی ہیں کاتب

نسل و حاجت کے ساتھ) باب روایت میں بھی برتر ہے،

ثانیاً - ان روایات (نمبر ۱ و ۲) کے ساتھ حضرات بھی یہ روایت بیان فرماتے ہیں

جنہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص شرفِ قربت حاصل ہے یعنی حضرت علی (علیہ السلام)

یہی روایت نمبر ۷۳۸ کے شروع میں لکیر شدہ الفاظ۔۔۔ محمد بن اسحاق راوی ہیں کہ میرے

امام محمد یا قزلباشی (ابو جعفر) بن علی بن حسین بن علی سے دریافت کیا کہ حضرت علی نے خمس میں سہم ذوی القربی

پر کیا طریقہ اختیار فرمایا؟ امام محمد باقر نے فرمایا، کہ آپ بھی حضرت ابو بکر و عمر کے مسلک پر رہے

کیونکہ حضرت علی شیعین کا خلاف کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

”پس جب حضرت علی ہی نے یہ فرمادیا کہ۔۔۔ مجھے عمر اور عثمان دونوں نے اپنے اپنے عہد میں

سہم ذوی القربی دینے سے انکار کر دیا، درآنحالیکہ حضرت علی اور بنو عباس قربت میں یکتہ ہی ہیں

اور عمر و عثمان دونوں نے بنو عباس کو ان کا سہم دے دیا۔ اور اگر معتزض اسے بھی تسلیم کر لے، تب

میں کہوں گا، کہ!

”پس قربت رسول میں وہی لوگ شامل ہیں، جنہیں بنو عباس لطلب ہونے کا فخر ہے، اور ان سب

کو شیعین نے سہم الرسول سے حصہ دیا،“

امام شافعی فرماتے ہیں سنت جب بھی قرآن کی تثبیت کرے گی۔ اسی دونوں میں کبھی باہم معاوضہ

نہ ہوگا۔

ش ۱۰۱ ولی اللہ فرماتے ہیں یہ ہیں فریقین کے دلائل جن پر غور ضروری ہے

لیکن میرے (شاہِ احباب) نزدیک اس تعارض کی توجیہ یہ ہے، کہ

۱۔ حضرت عمر کے نزدیک سہم ذوی القربی مسلم ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے بعد بھی اس کا دیا جانا ثابت ہے۔ مگر حضرت عمرؓ سہم کو اپنے (خمس) پورا دیا

کرنا یا نہ کرنا امام وقت کے مصالح اجتہاد پر منحصر سمجھتے تھے، جیسا کہ قاضی ابویوسف

نے (اسی روایت نمبر ۷۳۷ میں) فرمایا، اور بیہقی وغیرہ نے اسے ابن عباس

سے روایت کیا،

ب۔ اور یہ کہ!

امام شافعی کے پاس خود کوئی ایسی صریح حدیث نہیں جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ

۱۔ ان لکیر شدہ الفاظ میں بعض نقطہ کتاب اللام سے مقابلہ کرنے پر اضافہ کیجئے (مترجم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد خلائے اربعہ نے یہ سہم انہیں (ذوی القربیٰ) کو، پورا عنایت فرمایا ہو،

ج۔ اور یہ کہ !

قاضی ابو یوسف کے ہاں بھی کوئی ایسی نص مریخ موجود نہیں، جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ حضرت ابو بکر و عمر نے یہ سہم (ذوی القربیٰ) پورا سا قسط کر دیا ہو۔ کیونکہ ابو یوسف کی روایت (نمبر ۷۳۷) میں کلیبی — (محمد بن سائب) اہل الحدیث کے نزدیک بغیر شک و شبہ ضعیف ہے

اور ان دونوں روایتوں میں تطبیق یوں کی جاسکتی ہے کہ اپنی اپنی جگہ یہ دونوں امر صحیح ہیں

۱۔ ذوی القربیٰ کا سہم ہونا

ب۔ مگر مسلمانوں کی ضرورت کے وقت ذوی القربیٰ سے تحریک کرنا کہ وہ اس سہم سے دست بردار ہو جائیں

عراق کی مفتوحہ اراضی پر منع تقسیم

(۷۳۸) بروایت قاضی ابو یوسف ... عراق کی مفتوحہ اراضی کی تقسیم کے متعلق امیر المومنین

فاروق اعظم نے حضرت سعد بن ابی وقاص مائل عراق کی طرف مندرجہ ذیل تحریری فرمان لکھا

”اے سعد بن ابی وقاص !

آپ کا خط اس بابے میں پہنچا، کہ مسلمان آپ سے عراق کی غنیمت تقسیم کر نیچے تو اُٹھیں
ہیں! پس جس وقت آپ کو میرا خط ملے، آپ تمام اموال منقولہ مسلمانوں میں تقسیم
کر دیجئے،

اراضی اور فہرہیں سرکاری تحویل میں

”مگر زمینیں اور نہریں تقسیم نہ کیجئے بلکہ انہیں خاصہ میں رہنے دیجئے، تاکہ وہ بعد میں
آنے والے مسلمانوں کے لئے بن حضرت کا عطیہ ہو سکیں، کیونکہ آج اگر یہ غیر منقولہ
(اراضی اور نہریں) بھی تقسیم کر دیئے گئے تو آئندہ آنے والی قوم کے لئے کچھ باقی
نہ رہے گا“

تبلیغ اسلام

”اے سعد !

”میں نے حکم دے چکا ہوں، کہ جس غیر مسلم سے ملاقات کا موقع ملے، اُسے اسلام کی دعوت دیجئے“

تازہ واردان اسلام کا حصہ

”اور میں آپ سے یہ بھی کہہ چکا ہوں، کہ ہمارے ساتھ لڑائی کرنے کے بغیر کو شخص اسلام لے آئے، اُسے مجھ ہی کے ہاں وہی حقوق حاصل ہیں جو دوسرے مسلمانوں کو ہیں پس اموال غنیمت میں سے انہیں بھی حصہ دیجئے، اور اسلام کے جو حقوق پہلوں کے ذمہ ہیں وہی ان نو واردان کے اور بھی عائد ہیں“

”لیکن جن حضرات نے ہمارے ساتھ ادھر جنگ کی، مگر ادھر انہیں شکست ہو گئی اور وہ مسلمان ہو گئے، ان کے اسلام میں تو شبہ نہیں مگر اس موقعہ (جہاد) پر جو اموال مسلمانوں کو حاصل ہوا ہو، اُس میں ایسے مسلمان حضرات کا حصہ نہ ہوگا۔“

”اے سعد ! یہ میرا حکم ہے اور محمد ہے آپ کے لئے۔“

لیکن اس فرمان سے قبل حضرت عمرؓ نے مجمع عام میں بحث و تمحیص کے بعد فیصلہ کیا (۱۰۳ھ) روایت ابو یوسف امیر المومنین عمر فاروق کے پاس جب سعد بن ابی وقاص (عالم عراق) کا وفد حاضر ہوا تو آپ نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مجلس مشاورت میں فرمایا کہ

”اے مسلمان! اب حکومت کے شعبے متعین کئے جائیں ! کیونکہ حضرت عمرؓ اب تک اموال غنیمت شہرہ کے پیادوں پر کر و نہ کے لئے مساوی تقسیم کرتے تھے، مگر وہ ان فتوحات عراق پر جب مسلمانوں کے ہاتھ اموال غنیمت بکثرت آ گئے، تو آپ نے اپنے سابقہ انداز تقسیم میں مصلحت وقت تسلیم کر کے ہوتے تساوی کی بجائے تفاضل کا ارادہ کر لیا۔ اور صحابہ کرام نے بھی بخوشی و رغبت اس انداز میں رضی اللہ عنہ سے اتفاق کر لیا

مگر امیر المومنین نے فتوح عراق میں رضی اللہ عنہ سے اتفاق کر لیا اور قمرانی تو صحابہ کرام نے

رضی اللہ عنہم اس کے بھی تقسیم ہی کر دینے کا مشورہ دیا

مگر امیر المؤمنین اس پر متفق نہ تھے، فرمایا

فكيف بمن ياتي من المسلمين آخر اصحابنا ولا يحضر يومنا، جو ہمارے بعد آئیگے

فيعبدون الارض بدو مجہد وہ دیکھیں گے، کہ تمام اراضی اور مالک مغزوہ

قد قسمت وورثت عن الابرار تقسیم کئے جا چکے ہیں

وختیرت ما هذا ابرار! پس میری رائے اراضی کی تقسیم پر نہیں

منع تقسیم اراضی پر ابن عوف کا اعتراض

حضرت عبدالرحمن بن عوف کھڑے ہوئے، اور فرمایا

”کیا یہ اراضی اور ان کے غیر مسلم مالک اللہ نے ہمیں فتح میں نہیں دیئے؟“

امیر المؤمنین نے فرمایا،

”اے عبدالرحمن! یہ بات ہی ہے جو آپ فرماتے ہیں، مگر میری رائے ان اراضی کی تقسیم سے متفق

نہیں (کہہ) جس دیکھ رہا ہوں: اب میرے بعد کوئی ایسا شہر فتح نہ ہوگا جس سے مسلمانوں

کو اتنا نفع حاصل ہو۔ جتنا اب تک ہو چکا ہے۔۔۔ بلکہ آئندہ فتح ہوئے والے علاقے مسلمانوں

پر اور بھی بڑا ثابت ہوئے“

پس اگر شام و عراق کی اراضی اور یا مشندے موجودہ مسلمانوں پر تقسیم کئے گئے

تو آئندہ اسلامی سرحدوں کی حفاظت کے لئے کہاں سے مال آئے گا؟ اور آج کے بعد

فتح ہونے والے شہروں سے غیر مسلم تیراؤں کی کفالت کیونکر کرنا جاسکے گی؟“

اس موقع پر شام و عراق کے محو پر پڑنے والے پھر صر ہوئے کہ انہیں یہ اراضی اور ان کے

باشندے بصورت غلام تقسیم کر دی دیئے جائیں بلکہ انہوں نے یہاں تک کہہ دیا،

کہ ”ولا نقف! افر الله علينا يا سبي فتن على قوم لم يعصوا ولا هم يشهدوا“

وایماناء ہم نے ہمیں محض وارثہ امیر المؤمنین! ہماری تلواروں کے ذریعے جو ان اللہ نے ہمیں عنایت،

رایا ہے، آپ کو اسکی کوئی بھی عیب نہ برتنا چاہیے، میں لوگوں کی صفائی کے لئے جو اس وقت موجود ہی نہیں

ان لوگوں کی اولاد کے لئے جو آئندہ آنے والے ہیں!

امیر المومنین نے فرمایا

”میری تو یہی رائے ہے جو میں پیش کر چکا ہوں“

اس موقع پر امیر المومنین سے درخواست کی گئی کہ ”پھر آپ جابر بن اوفین سے مشورہ فرمائیجئے“ اور حضرات تشریف لے آئے، مگر ان میں بھی دو رائے ہو گئیں

تقسیم پر	منع تقسیم پر
حضرت عبدالرحمن بن عوف	حضرت عثمان و علی اور طلحہ و امیر المومنین

لیکن اب بھی کوئی فیصلہ نہ ہو سکا، آخر یہ طے ہوا کہ انصار مدینہ میں سے دستبردار اور اشراف و محضرت کو طلب کیا جائے

پس قبیلہ اوس اور قبیلہ خزرج کے پانچ، پانچ بزرگوں کو بٹلایا گیا (اور امیر المومنین نے سندرجہ ذیل تفسیر ارشاد فرمائی)

بعد شنائے باری تعالیٰ :

”میں نے آپ حضرات کو اس لئے زحمت دی ہے تاکہ آپ لوگ، اُس امانت کی ادائیگی میں میری اعانت فرمائیں، جو آپ لوگوں کی اصلاح کے لئے ہے، اپنے سر ڈال رہی ہے آخر میں بھی تو آپ حضرات کی طرح جماعت کا ایک فرد ہوں“

”بے شک! آپ حضرات حق پر ہیں، اور حق کا اعتراف فرماتے ہیں، نہ مجھے اس کا ملال ہے کہ زیر بحث تجویز میں کیا میرا مخالف ہے، نہ اپنے نفع کو کسی نے میری موافقت فرمائی نہ میری مزید، مراد کہ آپ حضرات بلا وجہ میری رائے پر صواب و فساد میں بلکہ آپ کے سامنے اللہ کی کتاب موجود ہے جو نا حق بالحق ہے، سو گند بگڑا، اس معاملہ میں میرا کوئی ذاتی مفاد نہیں بلکہ مقصد حق کی طرف رجوع کرنا ہے“

امیر المومنین نے یہاں تک فرمایا تھا، کہ آوازیں آنے لگیں، ”اے امیر المومنین! ہمیں تسلیم ہے کہ آپ جو کچھ کرنا چاہتے ہیں، وہ بالکل مناسب ہے“ مگر حضرت عمرؓ نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا

”آپ حضرات نے یہ بھی سنا جو دعا میرے ہاتھ بعض دوستوں نے فرمایا، کہ میں اس وقت

ان کے حقوق پر تصرف کر رہا ہوں، حالانکہ میں اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتا ہوں، کہ کسی پر ظلم کروں اور اُس کے حق میں دست اندازی کروں، سو گندہ بچند! اگر میں نے ایسا کیا ہے تو میں قتی ہوں!

”بلکہ منیع تقسیم اراضی میں میری مصلحت یہ ہے کہ اب ارض کسری (از ایران تا عراق و شام) میں کوئی ایسی جگہ نہیں رہی جیسے ہمیں فتح کرنا ہو! اللہ تعالیٰ کے احکام کا کہاں تک اعتراف کیجئے، جس نے ہمیں اُن کی زمین اُن کے باشندوں سمیت ہمارے قبضہ میں کر دی“

اس فتح کا مال منقولہ میں نے شمس بخاری کراہی میں تقسیم کر دیا ہے اور اس شمس کو بھی اس کے مصرف پر خرچ کر دیا ہے

عراق کی اراضی اور غیر مسلم باشندے تقسیم نکردن ریاست کا استحکام ہے مگر میں مناسب سمجھتا ہوں، کہ ان علاقوں کی اراضی و اموال کے آتش پرست باشندوں کی پاس (بد سنور) پہنچے دی جائے، جس میں مسلمانوں کے کئی فائدے ہیں،

۱۔ اراضی پر خراج (لگان) وصول ہوگا

ب۔ غیر مسلم رعایا سے جزیہ

” “

اور یہ دونوں قسم کے حاصل!

۱۔ جنگوں کے کام آئیں گے

ب۔ بیت المال میں جمع ہونے سے موجودہ مسلمانوں کی اولاد کی محنت ان سے ہو سکے گی

ج۔ آجکے بعد مسلمانوں کو جو ضرورتیں درپیش ہوں گی، اُن میں مدد حاصل ہوگی۔

امیر المومنین نے اپنی تقریر میں یہ بھی فرمایا، کہ

موجودہ مقتومہ شہروں کی دشمنوں کی حفاظت کے لئے فوجی پولیوں کی ضرورت ہے

یہ شام کا وسیع علاقہ ہے، یہ جزیرہ ہے کوفہ ہے، مصر ہے، جن کے تحفظ کے لئے

ہر مقام میں فوجی چھاونی قائم کرنا ہمیں ہم پر مددگار پانی کی طرح خرچ ہوتا ہے، آج اگر یہ

اراضی (عراق) اور اس کے غیر مسلم باشندوں کو (غلام بنکر) آپس میں تقسیم کر لیا گیا، تو یہ مصارف کہاں سے پورے کئے جائیں گے؟

منظوری

یہ شکر حاضرین بکار اٹھے، بے شک آپ صحیح فرماتے ہیں کہ اگر مفتوحہ علاقوں کے لئے چھاؤنی قائم نہ کی گئیں تو ان کے مفروضہ کا فریاد شدہ پھر جمع ہو کر انہیں ہم سے واپس لینے کی کوشش کریں گے! اے امیر المومنین! ہمیں آپ کی رائے سے اتفاق ہے

اراضی کی پیمائش

امیر المومنین نے فرمایا،

آپ لوگ مجھ سے متفق ہو گئے ہیں تو ایک ایسے صاحب کا انتخاب کیجیے، جو صلاحیت کے ساتھ اراضی کی پیمائش کے طریقہ میں بھی ماہر ہو اور جو غیر مسلموں کے بلکان و جزیرہ مقرر کرنے میں انصاف کی حدوں سے نہ گزر جائے

— اور حاضرین نے حضرت عثمان بن حنیف کا نام پیش کرتے ہوئے عرض کیا، اے امیر المومنین! یہ عثمان — مرد دانا اور پرانے تجربہ کار ہیں، یہ اس سے زیادہ مشکل کام بھی سونپا جاسکتے ہیں، آخر امیر المومنین نے ان کو عراق کی گرواوری پر نامزد فرماتے ہوئے تاکید فرمائی کہ اراضی کی مساحت کیجیے

۱۔ قاضی ابویوسف (صاحب روایت نمبر ۷۲) نے کتاب الخراج میں لکھا ہے کہ حضرت عثمان نے اس تحقیق و جست کے ساتھ پیمائش کی، جس طرح قیمتی کپڑا ناپا جاتا ہے، حضرت نے پیمائش کا پیمانہ خود اپنے دست مبارک سے تیار کر کے دیا، کئی مہینہ تک جیسے اہتمام اور باج کے ساتھ پیمائش کا کام جاری رہا، کل رقبہ طول میں (۳۷۵) اور عرض میں (۲۴۰) یعنی کل کسر (۹۰۰۰۰) میل کسٹر ٹھہرا، اور پہاڑ، صحرا اور نہروں کو چھوڑ کر قابل زراعت زمین (۳) کروڑ (۶۰) لاکھ جریب ٹھہری، خاندان شاہی کی جاگیر، آتش کدوں کے اوقات! لاواؤں، مفروضوں اور باغیوں کی جائداد، وہ زمین جو لوگوں کی تیاری اور درستی اور (تیس مایہ بر ص ۲۸)

ڈاک کے مصارف کے لئے مخصوص تھیں، دریا بڑو، جنگل ان تمام زمینوں کو حضرت عمرؓ نے خالص قرار دیکر ان کی آمدنی جسکی تعداد سالانہ (۷۰۰) لاکھ تھی رفاہ عام کے کاموں کے لئے وقف مخصوص کر دی، کبھی کبھی کسی شخص کو اسلحا کی کوششوں کے صلے میں جاگیر ہلاکی جاتی، تو ابھی زمینوں سے کی جاتی بلکہ یہ زمین کسی حال میں خراج یا عشرے مستثنیٰ نہیں ہوتی تھیں باقی زمین قبضہ داروں کو دے دی گئی اور حسب ذیل نگران مقرر کیا گیا

۱۰۔ درہم سالانہ	۵۔ انگر	۱۱۔ جریمہ	۱۲۔ درہم سالانہ	۱۳۔ جریمہ	۱۴۔ درہم سالانہ
۱۵۔ جریمہ	۱۶۔ جریمہ	۱۷۔ جریمہ	۱۸۔ جریمہ	۱۹۔ جریمہ	۲۰۔ جریمہ
۲۱۔ جریمہ	۲۲۔ جریمہ	۲۳۔ جریمہ	۲۴۔ جریمہ	۲۵۔ جریمہ	۲۶۔ جریمہ
۲۷۔ جریمہ	۲۸۔ جریمہ	۲۹۔ جریمہ	۳۰۔ جریمہ	۳۱۔ جریمہ	۳۲۔ جریمہ
۳۳۔ جریمہ	۳۴۔ جریمہ	۳۵۔ جریمہ	۳۶۔ جریمہ	۳۷۔ جریمہ	۳۸۔ جریمہ
۳۹۔ جریمہ	۴۰۔ جریمہ	۴۱۔ جریمہ	۴۲۔ جریمہ	۴۳۔ جریمہ	۴۴۔ جریمہ
۴۵۔ جریمہ	۴۶۔ جریمہ	۴۷۔ جریمہ	۴۸۔ جریمہ	۴۹۔ جریمہ	۵۰۔ جریمہ

بعض بعض جگہ زمین کی بیاقت کے اعتبار سے اس شرح میں تفاوت بھی ہوا

گہروں فی جریمہ ۴، درہم سالانہ

۵۔ جریمہ ۶، درہم سالانہ

افتادہ زمین بشرطیکہ قابل زراعت ہو (۲) جریمہ پر ایک درہم مقرر ہوا

اسی طرح کل عراق کا حراج ۷۰۰۰۰ (۸) کروڑ (۶۰) لاکھ شہرا

چونکہ پیمائش کے بہتم مختلف بیاقت کے تھے، اس لئے تشخصیں جمع میں بھی فرق رہا،

تاہم جہاں جس قدر جمع مقرر کی گئی اس سے زیادہ مالکان نے ادائیگی کے لئے چھوڑ

دیا گیا،

حضرت عمرؓ کو ذہنی دھایا کا اس قدر خیال تھا، کہ دونوں افسروں کو بٹھا کر کہا، کہ تم نے

تشخصیں جمع میں کتنی حق تو نہیں کی، عثمان نے کہا، کہ نہیں بلکہ اسی قدر اور گھٹا کر ہے۔

(مترجم: دوسرے صاحب کا نام حضرت حذیفۃ الیمانی ہے اور دونوں اکابر صحابہ

سے ہیں)

(الف اروق مولانا شبلی در علوان

عراق کا ہندوستان)

حضرت عمر کی وفات سے ایک سال قبل عراق کا لنگان

آپ کی وفات سے ایک سال قبل سواد (عراق) کے ایک سالہ لنگان کی رقم حسینیٰ بنی تھی،

ایک لاکھ ————— درہم

اور اُس وقت درہم کا نرخ ————— سادوی یک درہم اور ۲۱۰ (دوق) (کیونکہ اُس

درہم کا وزن ایک شقال تھا) ^۱

(۳۴۰) بروایت ابو یوسف اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے مؤمنین

سب نے متفق ہو کر امیر المومنین عمر فاروق سے استدعا کی، کہ آپ ملک شام کی اراضی و مملوک کی

تقسیم اسی طرح فرمادیں، جس طرح رسول اللہ نے خیمہ کی اراضی و باغات تقسیم فرمادیئے تھے،

اور اس معاملہ میں حضرت زبیر (بن العوام) و جناب بلال بن رباح ان لوگوں کے پیش پیش تھے

حضرت عمر نے (ان سے) فرمایا، اگر میں آپ لوگوں کی خواہش پر یہ سر زمین اور اس کے باشندے

(بحسب روایت نمبر: ۳۹) تقسیم کروں تو اس کا مطلب یہ ہے، کہ میں اپنے بعد میں آنے والے طبقہ

(سلیس) کے لئے کوئی شے باقی نہ رہنے دوں! اس موقع پر امیر المومنین نے یہ دعا کی — یا اللہ

مجھے بلال اور اُس کے ہم نواؤں کے فتنہ سے محفوظ رکھو! اور امیر المومنین نے شام کے دینی

طبقہ کو اُن کے مقام پر اُسی طرح آیا اور بندھ دیا، جو مسلمانوں کو جزیرہ آ کر کرتے ہے،

اس واقعہ کے بعد عمواُس (خط شام) میں طاعون پھیل گئی (۳۰) میں یہ شہر مسلمان

نہ (مترجم: وزن فی دوق و ایک) — سادوی تقریباً (۶) دوق

۱۱ شقال ۱۱ (۳) ماشہ (۴) ۱۱

پس ۲۱۰ دوق کا وزن (۶۰) مثلاً یعنی (۲:۱ ماشہ)

ایک درہم پوزن شقال (۴) ماشہ (۴) دوق

* میزان فی درہم (۶) ماشہ (۴) دوق

(مستند از کتاب تاریخ الامم و الملوک فی الامم العربیہ و الملک شمس مؤلف مفتی محمد شفیع

دارالمعلوم دیوبند)

طعن اہل بھگت: تو مسلمانوں کو خیال گندہ، کہ ہم پر یہ دن حضرت عمر کی انس — بددعا کا نتیجہ ہے۔
(۲۱) بروایت ابو یوسف (روایت نمبر: ۱۰۴۰ کے بعد!) الغرض اس:

تنازع میں ڈڈا رہا تھا، دن گذر گئے، آخری روز امیر المومنین نے فرمایا
”اے مسلمانو! مجھے قرآن مجید میں سے اپنے اس خیال کی دلیل مل گئی ہے (کہ جو مال فلاحت
مسلمانوں کا حصہ ہے اس میں سے بعد میں آنے والوں کو بھی مد نظر رکھا جائے، مترجم:)

مستحقین نے کے طبقاً عن طبق (۲) مورویں

مورد اقل صرف رسول اللہ صعم ہیں، فرمایا،

وَمَا آفَاءَ اللَّهِ عَلَىٰ رَسُولِهِمْ تمہاری ترک و تار کے بغیر اللہ تعالیٰ نے جو
نِعْمًا وَجَعَلَ عَلَيْهِمْ مِنْ خَيْلٍ وَكَلَا اموال اپنے رسول کو عنایت فرمائے تو اللہ نے
رُكُوبٍ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَسْتَطِيعُ اپنے رسولوں میں سے جس کے چاہا اسے ان
عَلَىٰ مَا يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ اموال پر مستطیع فرمادیا، اور اللہ تعالیٰ ہر شے
شَيْءٍ قَدِيرٌ (۵: ۹۶) پر قادر ہے،

اس موقع پر امیر المومنین نے بنو نضیر کا واقعہ بیان فرمایا، کہ کس طرح انہوں نے مصیبت
نہ خود اپنے سروٹ لی، اور فرمایا، کہ یہ آیت ہر ایسی مفتوحہ جیستی ہے، جو اسی طرح مسلمانوں کے
قبضہ میں آئے،

بھرنہ پایا !

مورد دوم، بشمولیت مہاجرین

”لیکن! اللہ نے صرف اسی پر اکتفا نہیں فرمایا، کہ ایسے اموال میں رسول ہی کا حصہ ہے،
بلکہ ان اموال میں مہاجرین کو بھی حصہ دار بنایا گیا، جنہوں نے حمہ رسالت میں شرف ہجرت
حاصل کیا“

اور یہ اموال ان لوگوں کے لئے بھی ہیں

وہ آیت —

وَمَا آفَاءَ اللَّهِ عَلَىٰ رَسُولِهِ اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جو اموال کفار

من اهل القرى قلته
وللرسول ولذی القربی
والیتامی والمساکین
وابن السبیل اکیلا
یکون ذؤلة بین
الاعنیاء منکم وما
اتاکم الرسول فخذوه
وما نهاکم عنه فانتهوا
واتقوا الله ان الله
شدید العقاب (۷: ۵۹)

ترک و تاز کے صدقہ میں عنایت فرمائے ہیں
ان میں مندرجہ ذیل حصہ دار ہیں (۱) اللہ راز
اس کا رسول (۲) ذوی القربی (۳) یتیم
(۴) مسکین (۵) مسافروں کے زائر (۶) یتیم
اس وجہ سے ہے، کہ مبادا دولت صرف مالداروں
ہی کے درمیان نہ گھومتی رہے۔
(اور اے مسلمانو!) رسول جو کچھ تمہیں دے
اُسے قبول کر لو اور جس سے وہ لاکھ روک لے
بھس سے تم بھی ہٹ جاؤ، اور اللہ سے ڈرتے ہو
واقعی اللہ تعالیٰ سخت عذاب کرنے والا ہے

اور ذرا توقف کے بعد امیر المؤمنین نے یہ آیت تلاوت فرمائی

”للفقراء المهاجرین
الذین اخرجوا من
دیارهم واموالهم
یبتغون فضلا من
الله ورضوانا ونصرہ
الله ورسوله اولئک
هم الصادقون“ (۸: ۵۹)

” (اموال مذکورۃ الصدق) ان ضرورت مند ہاجرین
و کلمہ کے لئے بھی ہیں، جو اپنے گھروں سے نکال
دیئے گئے، اور ان کے اموال ضبط کر لئے گئے
ان لوگوں کی ہجرت کا مقصد فضل خداوندی کی
تلاش اور اسکی رضامندی کی جستجو ہے اور انکا
چمن اللہ اور اس کے رسول کی اعانت ہے، یہ
(ہاجرین) اپنے معاملات جس سادہ کے عادی ہیں

مزد سوم شمولیت انصار

اس کے بعد امیر المؤمنین نے فرمایا

”لیکن خداوند عالم نے اعطائے فنائم میں صرف ہاجرین اولئک ہی تک تحدید پر
اکتفا نہیں رکھا، بلکہ اہل مدینہ (انصار) کو بھی اپنی مستحقین میں شامل فرمادیا“

اور اس پر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی

وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ
وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ
يَحْتَوْنَ مِنْ هَاجِرٍ
الْيَهُودِ وَالنَّحْبِ
فِي صَدَقَاتِهِمْ حَاجَةً
مِمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ
عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ
خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوَقِّعْ
شَهْرَ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ
الْمُفْلِحُونَ (۵۹ : ۶۰)

(اور یہ اموال غنیمت ان لوگوں کے لئے بھی ہیں)
جو ان ہاجرین کے لئے پہلے ایمان لائے اور اپنے
گھروں ہی میں بستے رہے (اہل مدینہ) (پھر انہوں
نے محبت نہایت ہی ان لوگوں کے ساتھ جو ہجرت کر کے
ان کے ہاں آئے تھے — اور انہوں نے کبھی اپنے
اپنے دلوں میں کسک پیدا نہیں ہونے دی کہ ان
ہاجرین کی اعانت مای کیوں کی جاتی ہے بلکہ خود
بہتر ہے) وہ بطریق مسخود پر ہاجرین کو ترجیح
دیتے ہیں، اگرچہ خود کہتے ہیں زمین مال کیوں نہیں
اور خود حق بن کر ہوسے بچا گیا دی لوگ ظالم یا بھوکے

یہ آیت تلاوت کرنے کے بعد امیر المومنین نے فرمایا کہ —

”اس آیت میں صرف انصار ہی کی طرف سے ہاجرین (اولئین) کی معونت اور فائدہ
میں سے ان کی اعانت کے متعلق فائز حکم ہے“

مورد چہارم : وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ

لیکن اللہ تعالیٰ نے اعطائے غنائم میں صرف ہاجرین کو اور انصار مدینہ ہی پر ہر
بہت رکھا، بلکہ ان دونوں کے بعد آنے والوں کا حصہ بھی ان اموال میں انفرادی طور پر ہونے والی غنائم
ان فاتحین کو عراق کے حاصل کردہ غنائم میں — وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ
— (۵۹ : ۶۰) کا حصہ بھی ہے“

اور امیر المومنین نے یہ آیت شامل فرمائی

وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ
بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ
رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا
وَلِأَخْوَانِنَا الَّذِينَ

اور یہ اموال غنیمت ان لوگوں کے لئے بھی ہیں
جو لوگ ان (موجودہ مسلمانوں) بوقت نزول آئے،
کے بعد آئے، جو زبانِ قتال سے باہر ہو رہے ہیں کہ
اللہ پروردگار! ہماری گنہگاروں کو اور ان

سَبِقُونَا بِالْإِيمَانِ لوگوں کے گنہ گار بھی جو ہم سے پہلے دنیا میں لائے صحابہؓ
وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا
غُلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا ایمان میں یہاں سے سفر آخرت، اختیار کر گئے،
رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُوفٌ خداوند! مبادا ہمارے قلوب میں سابقین
رَحِيمٌ (۵۹: ۴۰) کے متعلق ذمہ برار کینہا بہرے پائے، اے اللہ تعالیٰ
تو بخاروت و رحیم ہے!

(آخری فیصلہ)

آیت (ذکورہ) تلاوت کرنے کے بعد امیر المومنین نے آخری فیصلہ ان الفاظ میں

ارشاد فرمایا

”فَكَانَتْ هَذِهِ عَامَةً پس (اس آیت کے مطابق) ان اموال (غنائم)،
لِمَنْ جَاءَ بَعْدَهُمْ ان لوگوں کا حصہ بھی ہے، جو آج کے بعد آنے
فَقَدْ صَارَ هَذَا الْغَنَى والے ہیں، اور حقیقت یہی ہے، بہت کچھ کوئی وجہ نہیں
بَيْنَ هَؤُلَاءِ جَمِيعًا کہ ہم یہ اموال جو دین ہی میں تقسیم کر کے انہیں
فَكَيْفَ نَقْتُمُهُ لَهُمْ ختم کر دیں، اور بعد میں لائے والوں کو ان میں سے
وَنَدَّعٍ مَنْ تَخَلَّفَ بِغَيْرِ قِسْمٍ“ کچھ نہ لے،“

انام نہ ہری (راوی اثر) فرماتے ہیں، بالآخر حضرت عمرؓ نے سواد عراق کی اراضی اور وہاں
کے غیر مسلم باشندوں پر کوئی تقسیم عائد نہ فرمائی، بلکہ اراضی پر لگان — اور باشندوں
(غیر مسلم) پر جزیہ عائد فرمادیا

(قاضی ابویوسف کی رائے)

فرماتے ہیں

حضرت عمرؓ نے سواد عراق کی اراضی اور غیر مسلم عایا کی منع تقسیم میں قرآن مجید
سے جو استدلال فرمایا، تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی بروقت معونت اور اس میں تمام
مسلمانوں کی بھلائی مضرت تھی، کیونکہ اس زمین پر لگان اور باشندوں پر ٹیکس مسلمانوں کے
لئے اس قدر ہی منافع تھا، اگر امیر المومنین یہ انتظام نہ فرماتے، تو ظاہر ہے کہ یہ تمام اموال

(امامی و رعایا) فائین کے درمیان تقسیم ہو کر ختم ہو جاتے جس کے نتیجہ میں نہ تو اس وقت کے مغتوحہ علاقوں کی سرحدیں محفوظ ہو سکتیں، نہ اسلامی لشکر کی کوجہاد کے لفظیاد کیا جاسکتا، حتیٰ کہ اگر ان شہروں کے شکست خوردہ مغرور (کافر) دوبارہ اپنے علاقوں پر حملہ آور ہوتے، تو مسلمانوں کی طرف سے ان کی مدافعت کی کوئی تدبیر نہ بن پاتی — یہ حضرت عمرؓ کی خیر ظلی کا اثر ہے، اور اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کا جزا قہودان ہے (منہوم عبارت قاضی ابویوسف)

(امام شافعی کا فتوے)

فرماتے ہیں

”سند یحذیل (۳) قسم کے مغتوحہ علاقے (الدور والارضون) تمام مسلمانوں کے لئے وقف ہیں

”وَقْتُ الْمُسْلِمِينَ“

۱۔ مغتوحہ علاقے امدان کا غلہ (بیت المال میں) جمع کیا جائے

”يُسْتَعْلُ غَلْتَهَا“ لے

۲۔ جو علاقہ ان کے شرک باشندے از خود چھوڑ کر واپس سے نکل جائیں

”مَا تَرَكَ مِنْ بِلَادِ اَهْلِ الشَّرْكِ هَكَذَا“

۱۔ مترجم: رسالہ ”در مذہب فاروقی اعظم“ مولف (امام ولی اللہ دہلوی) نے مختلف نادر سے رقب فرمایا ہے، از نجلہ کتاب لام ہے جس کے روایات آپؐ الٹنی کے نقل فرمائی ہیں راقم مزجم کو سب سے پہلے اسی روایت میں متشابہ ہوا، جو اصل کتاب الام پر رسالہ عرض کرنے سے واقعی متشابہ ہی نکلا! مثلاً ہی الفاظ ”يُسْتَعْلُ غَلْتَهَا فِي كُلِّ عَامٍ“ ہیں مگر کتاب الام میں: ”يُسْتَعْلُ وَيُقَسَّمُ لَامِامِ غَلْتَهَا فِي كُلِّ عَامٍ“ ہیں، اس پر یہ شبہ تقویت حاصل کرتا گیا، کہ مبادا اور روایات میں بھی اسی قسم کی تحریف ہو، تب بعض اور شبہات پر کتاب القلم کو دیکھنا پڑا۔ کاش کسی طرح پھر ہی — کتاب اپنے اپنے افادہ پر عرض کی جاسکتی، لیکن ح کیں سے اب بتائے دوام اساق!

۳۰۔ قاتلین کی رضا سے اپنے حصہ سے دست بردار شدہ اٹاک جیسا کہ (فتح منین میں)

قبیلہ ہواژن کے اسیروں سے قاتلین نے دست برداری کے دی
 ”ادشی استطاب انفس من ظہر علیہ یغیل و رکاب فترکوه“

فرماتے ہیں (امام شافعی) (مذکورۃ الصدر دفعہ ۳) کی تائید میں

”جیسا کہ حضرت ہریر بن عبد اللہ (الجعلی صابی) کی روایت میں ہے، کہ حضرت عمرؓ نے مجھے سوادِ عراق میں سے جو علاقہ دیا تھا، بعد میں اس کا معاوضہ (قیمت) مجھے کر مجھ سے واپس لے لیا، تو ہریر۔۔۔ کی یہ روایت اسی (مذکورۃ الصدر روایت) کے مشابہ ہے، جس میں امیر المؤمنینؓ نے فرمایا، کہ۔۔۔ اگر میں تقسیم کنندگان کے سامنے جوابدہ نہ ہوتا، تو میں تقسیم کردہ اراضی کسی سے واپس نہ لیتا۔ اور۔۔۔ ممکن ہے، کہ حضرت عمرؓ نے صلح اور جنگ دونوں صورتوں سے حاصل کردہ علاقے پہلے تقسیم فرما دیئے ہوں، مگر بعد میں!

ا۔ صلح سے حاصل کردہ (ملائے)۔۔۔ (مسلمانوں سے) بلا معاوضہ واپس لے لئے ہوں

ب۔ اور جنگ سے فتح کردہ۔۔۔ (مسلمانوں سے) معاوضہ کے کر لیا ہے ہوں،

ش ۱۷ ولی اللہ کی رائے

”مالک عراق پر فارس اور روم کے جو بادشاہ تسلط تھے، وہ یہیں کے یا خندول کے زمین کا لگان وصول کرتے تھے، مگر ان باشندوں کا سواد (نک عراق و شام) کی اراضی پر جلدی قبضہ تھا،

لے تفصیل میں حکایت از زائد المعاد (ایچ ایم) جلد اول فصل وقدم وفد ہواژن علی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔۔۔۔۔ وسألوہ ان یمن علیہم بالسی والاموال

فقال ان منی ثرون وان احب الحدیث الی احدکم الخ

”فتح تبیین کے بعد اس نوع کے مفتہ جہازوں سے قبیلہ ہواژن کا ایک وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اُس نے درخواست کی کہ ہمارے اسیر اور اسلحہ و انکار فرما دیجئے

انہم نے فرمایا، تم دیکھ لے ہو، کہ میرے ہمارے لوگ بھی ہیں (میں ان سے مشاورت کے بعد کچھ

کر سکوں گا) اور میرے نزدیک سب سے بہتر یہ ہے نہ صداقت سچہ (مترجم)

اس وجہ سے یہ اراضی ان باشندوں کی "موروثی" ہو چکی تھی

لیکن جب مسلمانوں نے فارس و روم کے بادشاہوں کو یہاں سے بھٹکا دیا، تو اب ان علاقوں کی رعایا کے "ڈوگروہ" ہو گئے

۱۔ ایک گروہ جس نے اپنے بادشاہ کی مرضی | بیلند اپنی اراضی پر بدستور قابض رکھا گیا
کے خلاف مسلمانوں سے صلح کر لی | اور ان سے معمولی لگان لیا گیا

ب۔ دوسرا گروہ جس نے اپنے اپنے بادشاہ پر | اس طبقہ کی اراضی حضرت عمرؓ غنیمت کر کے
کی حمایت میں مسلمانوں سے جنگ لڑی | مسلمان فاتحین میں تقسیم کر دی

حضرت عمرؓ نے اس موقع پر اسی مناسبت کی وجہ سے آیہ تہ تلاوت فرمائی

لیکن ان ایمان سواد میں ایسے باشندے کم تھے جو اپنے بادشاہوں کی حمایت میں مسلمان حملہ آوروں کے بالمقابل مقابلہ کرتے تھے۔ مگر جن باشندوں نے یہ ارتکاب کیا، ان کی اراضی غنیمت کے حصہ میں آجانیے کی وجہ سے پہلے تو تقسیم کر دی گئی، لیکن بعد میں حضرت عمرؓ کو خیال گذر کہ یہ اراضی آنے والے مسلمانوں کے منافع کی غرض سے وقف کر دینا چاہیے۔

اے ایمان نفاذ وقف ان معنوں میں نہیں کہ وہ پھر کبھی بھی واگزار نہ ہو سکے جیسا کہ "وقف"

معطلہ کا مسئلہ ہے (مترجم)۔

تو حضرت عمرؓ نے ان مسلمانوں سے (جن کو آؤ یہ اراضی تقسیم کر دی گئی تھی) فرمایا کہ وہ اپنا اپنا حصہ واپس کر دیں جسے بعض نے ناپسند کیا، اور ایسے اشخاص کو معاوضہ دے کر وہ اراضی ان سے واگزار کر لی گئی۔

(رشاد صاحب فرماتے ہیں) "اگر قاضی ابو یوسف کی توجیہ تسلیم کر لی جائے، تو اس کے مطابق ہمیں سواد عراق و شام کو مال غنیمت کی بجائے تسلیم کرتے ہوئے ماننا پڑے گا کہ صحابہ کرامؓ نے اجماع اور حدیث نبویؐ کے مطابق اس علاقہ کی اراضی کو "ایہ" و اعلموا انما غنیمت من شئہ
فلن نلہ خمسہ وللرسول ولذی القربی ولذی السائلی والمساکین وابن السبیل" (۱۱۷:۸)

نے مترجم: "اے ہم! میں تم کو اس کا حکم دیتا ہوں کہ اس کا حصہ چار حصوں میں تقسیم ہوگا، اس کے حصہ دار یہ افراد ہیں۔
خمسہ، ذی القربی، ذی السائلی، المساکین، شافری" (مترجم)

کے عموم سے خاص کر لیا، کیونکہ قاضی ابو یوسف کے زبیرہ، میلان (برس ۱۶۶۱) - ز سلطنت (۱۸۱۲) کا تقاضا فارس مردم کے قبوضہ علاقوں پر مسلمانوں کے تسلط سے انہی جنوں کے مقابلہ ہو سکتا ہے۔

امام شافعی کی رائے اور علاقوں کے متعلق :

۱۔ جو علاقے مسلمانوں نے کسی نژادی کے بغیر حاصل کئے (من غیر ایچا خیل ولا داکاب) تو یہ علاقے وقف ہیں، اور ان کی آمدنی مسلمانوں کی فوجی چاہنیوں کے لئے جمع ہوگی، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مندرجہ ذیل احادیث میں ضرورت کے لئے وقف فرمادیں

۱۔ خیبر کا نصف حصہ جو نژادی کے بغیر فتح ہوا

ب۔ بنو نضیر (یہود - یمن) کی تمام اہلک و عیال

ج۔ فدک

ب۔ اگر جو علاقے نژادی سے فتح ہوئے، وہ غنائم کے درمیان تقسیم ہونگے جبکہ خیبر کا دوسرا نصف حصہ جو مفتانہ سے فتح ہوا تھا، (اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم فرمادیا)

(شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں) ہمارا یہ بیان امام مالک و امام شافعی ہر دو حضرات کی

اس ظاہر روایت (در نمبر ۴۱۱) پر ہے کہ

(۴۱۱) بروایت امام شافعی

قباں عمر لولا آخر	حضرت عمرؓ فرمایا کہ اگر مجھے بعد میں آنے والے
المسلمین ما فتحت	مسلمانوں کی ضروریات کا احساس نہ ہوتا
مدینۃ الاقسامتہا	تو میں ہر مفتوحہ شہر کو اس طرح تقسیم دیتا جس طرح
كما قسم رسول اللہ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر تقسیم
صلی اللہ علیہ وسلم خیبر	فرمادیا

یہ ترجمہ ان احوال پر تقسیم کا اصل محمد امام وقت کے مصالح پر ہے جس میں شکستہ دینیہ (۱۶۶۱)

میں تحریر کیا گیا ہے، تاہم یہ تقسیم تقاضا پر ہے

شرح حدیث عربی مسئلہ — !

ج ہنوز چاہیے وسعت میرے بیان کے لئے :

— امام ابو القیم نراتے ہیں —

۱۶۶۔ وكذلك جرى في فتوح مصر — اور یہی دستور (منع تقسیم اراضی) مستورد مصر

والعراق وارض فارس سائر عراق و سرزمین فارس بلکہ ان تمام ممالک میں قائم رہا جو

البلاد التي فتحت عنوة لا تقسم بلکہ سبے حاصل ہوئے، کہ خفائے راشدین میں سے

منها الخلفاء الراشدين قریبہ دائرہ کسی نے ایک سبب تک کی اراضی ہی منقسم نہ فرمائی

ولا يصح ان يقال انه — اور یہ بھی غلط ہے، کہ حضرت عمرؓ نے قاتین (عراق،

استطاب نفوسهم و کی رضا سے وہاں کی اراضی دے دیا تو تقسیم نہ فرمایا

وقضاهم برضاهم فانهم نہیں! نہیں! وہ لوگ (مدعیان حقوق) تو ایسے

قد تارعو في ذلك سے متنازع ملک کرنے سے باز نہ آئے، لیکن حضرت عمرؓ

وهو يابى عليهم نہ صرف انکار پر مہتر تھے (بلکہ) انکے لئے بدعت کا

وحما على بلال و (اور اسی بدعت کے نتیجہ میں اس میں حالتوں میں مل گئی

اصحابه رضوانه عنهم جیسا کہ روایت نمبر (۲۰) میں گذرا ہے

— وكان الذي راه وفعله — میں (ابو القیم) کہتا ہوں، حضرت عمرؓ نے اس معاملہ

عين الصواب ومحض میں جو انداز اختیار فرمایا، اس میں وہ عین صواب پر

التوفيق اذ لو قسمت تھے، اور ان کا یہ اقدام توفیق خداوندی پر تھا، در نہ تو

لتوارثها ورثة اولئك محلل بعد انک ہو گئی تھی) آہ! اگر یہ سرزمین اور

واقاربهم فكانت القرية یا شند بے منقسم ہو جاتے، تو خضہ، جو جانا، آخر

والبلد تصير الى امرأة وارثوں میں منتقل ہوتے ہوئے ایسے مواقع آجائے، کہ ایک

واحدة اوصى صغير بھلا سبب پر یا تو کوئی بیوہ یا قاصر رہ جاتی یا ایک طفل

وللقاتلة لاشي بايديهم فکا یتیم جو قاتلہ و جنگ میں سناٹوں کی کوئی نصرت نہ

وقد اهلك اعظم الفسار والکبر کر سکتے، یہ صورت حال لافوں کے کڑے نقصان پہنچا

۴۶۶

وهذا هو الذي خلق عمر
رضي الله عنه منه فوق قمر^{الله}
سبحانه لتترك قسمة^{الارض}
وجعلها وقف على لمقاتلة
تجبري عليهم فيها حتى يغزو
سبا آخر المسلمين وظهور
بركة راي ويمتد على
الاسلام واهله

ووافق جمهور الأمة
واختلفوا في كيفية
القضاء بالقسمة

۱- نظامی مذهب الامام
نحمدہ وحمداً للہ و
اکثر نصوصہ علی ان
الامام محبت و فیما تجتہ
مصلحتہ لا تجتہ شہوۃ

۱- فان كان الاصلم
نلمسلمين قسما
۲- وان كان الاصلم
ان يقفها على
جامعهم وقفها

٣- وان كان الاسلام
قائمة البعض وقف
البعض

۱۔ حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ کے پیش نظر یہی نقطہ تھا جو انہوں نے عراق کو تقسیم نہ کیا، اور اللہ نے انہی بہت جلد ہادیؓ کی بجائے آپؐ صرف جہاد کے لئے وقف فرما دیں حتیٰ کہ دنیا کا آخری مسلمان بھی جہاد کے وقت اسی عراق کے وقت سے آٹھ ورسہ حاصل کر سکے، پس حضرت عمرؓ کی اس بات، رائے اور آپؐ کی یہ کہنت مسلمانوں اور عیسائیوں پر عمل کرنے والے مستغنیف ہونے

۔۔۔ امیر المومنین کی اس رائے سے تمام ائمہ نے اتفاق فرمایا ہے، البتہ اس رائے کی کیفیت میں اختلاف ہے۔

۱۔ امام احمد رحمہ اللہ کے اکثر فتاویٰ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے نزدیک امام مصالح وقت کی بنا پر غنتار ہے۔
۲۔ اپنے نفس کی شیفت کی وجہ سے

۱۔ کوہ جنگ سے حاصل کردہ خیر مشقور اموال کو وقف للمسلمین کر دے

۲۔ اسے بھی اختیار ہے اگر مصلحت تقسیم میں دیکھے تو تقسیم کر دے، اور اگر مصلحت وقف بہ المال میں ہے تو ایسا کر دے

۳ اور اہم کو یہ بھی اختیار ہے کہ ایسی مفتوحہ اراضی میں جتنا حصہ چاہے تقسیم کرے، اور جب قدر چاہے اس میں سے وقف کر دے۔

2000

فان رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل الاقسام اثلا

۱۔ فانه قسم ارض قريظة والنضير وترك قسمة مكة

۳۔ وقسم بعض خيبر وترك بعضها لما يوبه من مصالح المسلمين

ب۔ وروى جماعة الله رواية تيز انها تصير وقعا بنفس الظهور والاستيلاء عليه

من غير ان ينشق الامام وقفا وهو مذاهب امام مالك رحمته وعند رواية ثالثة

ج۔ انه يقسمها بين الفاتحين كما يقسم بينهم المتقول الا ان يتركوا حقوقهم منها وهو مذهب امام الشافعي رحمه

د۔ وقال ابو حنيفة رحمه الله الامام يختير بين القسمة

وبين ان يقرر اربابها فيما بالخارج وبين ان يحل بينهم وينفذ اليها اقواما آخرين يضرب عليهم الخراج

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بنی قریظہ

۱۔ بنی نضیر کی اور ہوا ضعیف اور پاشندوں پر تقسیم

۳۔ و قسّم بعض خیبر و ترک بعضہا لما یوبہ من مصالح المسلمین

ب۔ و روایتی جماعتی اللہ روایتی تیز انها تصیر وقعا بنفس الظهور والاستيلاء عليه

من غیر ان ینشق الامام وقفا و هو مذہب امام مالک رحمۃ اللہ علیہ و عند روایتی ثالثہ

ج۔ انه یقسمہا بین الفاتحین کما یقسم بینہم المتقول الا ان یتروکوا حقوقہم منها و هو مذہب امام الشافعی رحمۃ اللہ علیہ

د۔ و قال ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ الامام یختیر بین القسمة و بین ان یتقرر اربابہا فيما بالخارج و بین ان یحل بینہم

و ینفذ الیہا اقواما اخرین یضرب علیہم الخراج

۱۔ ایسی سرزمین پر تقسیم جائز ہوئے ! (۳۲) وہاں کی زمین وقف ہوا باشندوں کو، سپہ سالار ملک کو اور راجا کی زمین

مذکورہ (۳۳) ان باشندوں کو دیا وطن کر کے کسی اور قوم کو وہاں آباد کیا جائے اور ان سے ٹیکس لینا اور وصول کر کے

ولیس هذا الذی نعل عمر بنی
 اللہ عنہ بخلاف القرآن فان
 الارض ليست دخلت فی الغنائم
 املا فہ بتخمس مہا وقسمہا ولہذا
 قال عمر انہا غیر مال و
 یدل علیہ ان ایاحہ الغنائم
 لم تکن بغیر هذا الامتیل ہو
 خصا اخصا کما قال منی اللہ یدل
 فی الحدیث علی صحۃ واحلت لی
 الغنائم ولم تحل لاصدقابی
 وقد احل اللہ سبحانہ الارض
 التي کانت یایدی الکفار
 لمن قبلنا من اتباع المرسل
 اذا استولوا علیہا عنوة
 کما احلہا القوم
 موسیٰ فلہذا قال
 موسیٰ لقومہ یا
 قوم ادخلوا الارض
 المقدسة التي
 کتب اللہ لکم ولا تمردوا
 علی ادبارکم فتقلبوا
 خاسرین (۲۲: ۵)
 فموسیٰ وقومہ قاتلوا

(ابن القسیم کی آخری رائے)

حضرت عمرؓ نے سواہر اہل حق پر جو فیصلہ صادر فرمایا، یہ
 قرآن مجید کے خلاف نہ تھا، کیونکہ زمین ابن قسائم
 میں محسوب نہیں، جو عند اللہ قابل تقسیم ہوں
 اسی لئے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ "ارضی احوال
 متقسمہ ہے نہیں" (انہا غیر الاموال)۔ اور
 غنیمت صرف امت محمدیہ کے لئے حلال ہے، جیسا
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متفق علیہ
 حدیث ہے، اگر قلمیت جو حجر سے پتھر کسی کے لئے حلال
 نہ تھی، وہ میری امت کے لئے حلال ہو گئی۔

اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کی سرزمین ہم سے پہلے
 ان لوگوں کے لئے حلال کر دی جو رسول کے متبع ہوئے
 جبکہ ان میں سے ایک قوم قتادہ کے بعد اس زمین
 پر قابض ہوئی۔

جیسا کہ بنی اسرائیل کا واقعہ ہے، اللہ تعالیٰ نے
 فرمایا جب: حضرت موسیٰ نے اپنی قوم سے
 کہا کہ اے میری قوم! تم اس ارض مقدس میں داخل
 مقدس بنی بیت المقدس یا کوہ طور اور اسکی وادیاں یا یک
 خام — (فصل از تفسیر کیس) — (مترجم) داخل
 ہو جاؤ، جس کا وعدہ اللہ نے تمہارے ساتھ کر رکھا ہے
 — اور دیکھو! مبادا تم دشمنوں سے ڈر کر پھر لوٹ
 جاؤ! اسی حالت میں تم ملز سفوحان میں رہو گے۔
 پس! حضرت موسیٰ نے اپنی قوم کے ساتھ
 (پیشہ برحق ۷۶)

(۷۲۲) بروایت امام شافعی... حضرت جریر بن عبد اللہ فرماتے ہیں: "ایک مومن نے فرمایا: اگر میں تقسیم کنندہ ہونے کی وجہ سے باز پرس کا مکلف نہ ہوتا، تو تقسیم شدہ اموال میں کوئی تہدیل نہ کرتا۔"

العقار واستولوا	مل کر عقار سے متاثر کیا، اور جب ان کا بے عین
علیٰ دیار حم و اموالہم	اور ان کے اموال پر تقاضا ہو گئے تو حقوق ادا
فجمعوا الغنائم	انہوں نے ایک جا کے رکھ دیا تاکہ اُسے آگ
فزلت النار من السوار	چاٹے (اور اس وقت تک یہ سنت تھی)
فأعلتھا وسكنوا	شعلہ نارا آیا جو اس مال کو چاٹ گیا۔
الارض والديار	محموقہ اراضی اور بستیاں؛ ان پر حرام
ولم تحرم عليهم فعلم	نہ تھیں (اور وہ ان میں آباد ہو گئے)
انہا ليست من الغنائم	اس آیت سے معلوم ہوا کہ غیر منقولہ املاک
وانہا لله ببودثها من	واموال غیبت ہی نہیں؛ بلکہ وہ اللہ تعالیٰ ہی
يغضو (و زاد المعاد ج ۱ ق ۱ فصل	و غیبت ہے، کیجئے وہ چاہے کچھ اُچسکا
وقيد البيان الصحيح في ذكر	وارث (نہ کہ مالک) بنا دیتا ہے،
سرية خلاص بن الوليد الى فوجهم)	(از زاد المعاد — ابن اہم.....)

لے حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ہیں، قبیلہ بنی لکھ کے فرزند ہیں، یحییٰ بن یحییٰ (اور اس روایت (۷۲۲) کا تفصیل امام ابن حزم لکھی ہے کہ کانت یجوزہ ریح القاس يوم القادسية فيجعل لهم حرج السواد فاشدوا سنين، او ثلاثا، فوجدوا من يأسر على امرين المخطاب ومن مع جرير ومن عبد الله، فقال لهم: يا جرير لعل ان قاسم مسئول فكنت علي ما جعل لك واداري الناس قد كانوا فاداري ان تزود علي: ففعل جرير ذلك (الحمل جلد ۵ ص ۱۷۷) نمبر ۷۱۳ (۷۲۳)۔ (نورہ قادسیہ میں عرف قبیلہ بنی لکھ کے فرقہ تمام لکھ کو اکٹھا کرتے تھے، یہیں وہ اس قبیلہ کے لوگوں کو عراق کی مشغولہ املاک کا لہو لہو سپرد (۲) یا (۳) سال تک قابض رہے، اسلئے میں حضرت جریر بن یاسر اور حضرت جریر بن عبد اللہ بن ابی اسود بن ابی اسود کے حضور وہاں کی صورت پر تشریف فرما ہوئے، حضرت جریر نے جواب دیا: اگر میں تقسیم کنندہ ہوں گی، وجہ سے باز پرس کا مکلف نہ ہوتا، تو تقسیم شدہ اموال میں کوئی تہدیل نہ کرتا۔ اے جریر! آپ لوگوں کی تعداد زیادہ ہو گئی ہے، میری تعداد کم ہے، نہ کہ آپ یہ اس حق پر کھنکھاتے ہیں، فرمادیں، اور حضرت جریر نے جو حق والیس نے دیا (مترجم)

- امام شافعی فرماتے ہیں، حضرت عمر کی یہ روایت مستحسن ہے ان اموال پر جو مقاتلہ

حاصل ہوئے (یعنی غنیمت) کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرف وای اموال (یعنی یہی)
تقسیم فرمائے، بل لڑائی سے دستیاب ہوئے (جیسا کہ ۲۶۵ - ۲۶۶) "خیبر کا دوسرا نصف حصہ گندہ"
مصالح زمان و مکان سے تغیر فتویٰ

(ایضاً: ہم شافعی، لیکن حضرت عمر اور محمد بن جعفر نے یہ حصہ لڑ زمان و مکان کے مطابق ان
اموال کو) جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت ہونے کی وجہ سے قابل تقسیم قرار دیا تھا، فوجی
چھادنیوں، اسلوحات اور سامانِ رسد کے لئے "خزانہ" کرنا شروع کر دیا "فہذہ الخزانۃ
یتعین حملہا علی الفتوح وجعلہ خزانۃ للغزاة عُدۃ للسلح والکراخ"
(اموال غنائم میں ہر وہ مسلم کا حق ہے

(۷۴۳) بروایت امام شافعی... امیل المؤمنین نے فرمایا "ان اموال (مزار) غنائم وئے
میں ہر ایک (مسلمان) کا حق ہے اگرچہ ہر فرد امت تک اس میں پہنچا سکوں یا نہ پہنچا سکوں۔
بجز غلام اور باندیوں کے"

(مترجم: غلام۔ اس لئے محرم مجھے لگے کہ اگلی جگہ ان کے مالکوں کا مال ہے)

(۷۴۴) بروایت امام شافعی... حضرت عمر نے فرمایا، اگر میں کچھ دن اور زندہ رہا تو سوچ
جھیر کے محلہ منہو کے چرواہے تک ان اموال (غنائم) میں اپنا حق لینے کے لئے میرے پاس
آئیں گے،

امام شافعی اس (نمبر ۷۴۴) کی شرح میں فرماتے ہیں، حضرت عمر کے اس قول کا منہم
یہ ہے کہ اموال نے صدقات میں تمام بل مزدودہ (شرکائے جنگ) کا حق ہے۔ لیکن مجھے (امام
شافعی کو) اہل علم سے یہ سنتی "حفظ ہے کہ" "عوام کو اموال نے" میں کچھ نہ دیا جائے"
میں اہل دلی اللہ فرماتے ہیں، "تقسیم اموال (غنائم) میں (بہت سے) غنیمتیں

لے جھیر "بروزن درم موشے است غری منہو کے یوم (از منہو اویب)
لے منہو: محلہ جھیر (مذکور)

{ (ترجمہ)

۵۔ اور جب عام تقسیم ہو، اور میں بھی اس زمرہ میں آسکوں تو مجھ پر سد

اموال منقولہ کی تقسیم میں استعمال

(۴۷) بروایت امام شافعی ... جب (مدینہ منورہ میں) سواد عراق سے اموال منقولہ پہنچا، تو خزانہ دار نے حضرت عمر سے عرض کیا، اگر ارشاد ہو، تو میں اسے خزانہ میں جمع کر دوں؟ فرمایا: ”بر بکعبہ! میں ہرگز ایسے حق نہ ہونے دوں گا، بلکہ یتیم کر کے رہوں گا۔“ اور حکم دیا، کہ ”یہ مال مسجدیں رکھ کر چرے سے ڈھانگ دیا جائے“ شب بھر جاہر و انصار اسپر چکی داری کرتے رہے،

صبح ہوئی اور امیر المومنین۔ تشریف لائے، اسی وقت حضرت عباس بن عبد المطلب۔ و حضرت عبد الرحمن بن عوف (دونوں ایک دوسرے کے ہاتھ پچھے ہوئے) داخل مسجد ہوئے، جب انبار سے پردہ ہٹایا گیا، تو دیکھنے والے حیران تھے، انہوں نے اس سے قبل یہ چیزیں دیکھی ہی نہ تھیں، اس میں سونے کی بنی ہوئی چیزیں تھیں، یا قوت تھے، زہب و اور موتی تھے، کہ ان کی چمک سے آنکھیں خیر ہوئی جاتی تھیں اور رشتہ منظر ایک کو ابھار دیتا تھا۔ مگر حضرت عمر ایک طرف کھڑے ہوئے آنسو بہا رہے تھے، عباس (یا ابن عوف) نے امیر المومنین سے عرض کیا،

اے امیر المومنین! یہ وقت رونے کا ہے یا شکر و مسرت کا؟

فرمایا: ”واللہ! اس وقت آپ کی اور میری حالت مختلف ہے۔ میں اس لئے روتا ہوں کہ جب کبھی کسی قوم میں یہ دولت اس فراوانی سے آئی، وہ آپس میں ایک دوسرے کی دشمن بن گئی۔ اور اس کے بعد حضرت عمر نے رو بہ قبیلہ ہو کر دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا عرض کی

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اِنْ اَکُوْنَ مُسْتَدْرِجًا فَاِنِّیْ اَسْمَعُكَ

خداوند! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں خود کو بلاکت کی طرف لے جاؤں

تَقُوْلُ ”سَنَسْتَدْرِجُکَ مِنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ“ (۶۸: ۶۴)

میں نے سن لیا ہے (قرآن مجید کی اس آیت کو کہ) ”ہم جلدی ہی تم کو اس بلاکت کی طرف لے جائیں گے جس کے

تصور سے بھی وہ ناواقف ہیں

(اجتہاد کے تقسیم)

اب تقسیم شروع ہوئی، سب پہلے آپ نے از خود حضرت عمرؓ کو بخش کر دیا، وہ حاضر تھے

گئے، انہیں شہنشاہ کسریٰ کے نکاح عطا فرما کر ارشاد ہوا: ابھی بیچنے پر سراقہ کی کلاٹیاں بڑی نازک اور بالوں سے گتھی ہوئی تھیں، پھر فرمایا اے سراقہ! تجھے بلند کرو اور انہوں نے پاؤں بلند افتد کبیر کہا، پھر فرمایا، اے سراقہ! یہ بھی کہو، ”الحمد لله الذی سلّیہما من کسریٰ بن ہرمصر والیسہما سراقۃ بن جحشم اعرابیٰ من بنی مدلج (قابل ستائش ہے وہ دو عالمین جس نے یکنگن دشمن شاہ کسریٰ بن ہرمصر کے ہاتھوں سے ان کو اکر قبیلہ بنی مدلج کے بدو سراقہ کو چھو لے، اور حضرت سراقہ۔۔۔ انہیں دیکھ دیکھ کر اپنے جامے میں پھونکے نہ سمانے

اس کے بعد امیر المومنین نے سپہ سالار قاتح عراقی حضرت سعدؓ کی تعریف میں فرمایا ”کس قدر اہم ہے وہ شخص جو انہیں بول محفوظ یہاں تک لے آیا“ اسپر حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا۔ ”اے امیر المومنین! میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں، کہ ایسے امانت دار اُسی وقت تک اپنے فرض امانت کا پاس رکھیں گے جب تک آپ بحیثیت امیر دینا ندری کے ساتھ ان کے حقوق ادا فرماتے رہیں گے، اگر آپ ان میں خورد برد شروع کر دیجئے تو وہ بھی ان میں تصرف سے باز نہ رہیں گے“ یہ سن کر حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ ”بے شک! آپ نے سچ فرمایا اور تمام اموال تقسیم فرما کر لوگوں کو رخصت کیا،

امام شافعی یہ واقعہ نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں، شہنشاہ کسریٰ کے یکنگن امیر المومنین کے سراقہ کو عطا کرنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیش گوئی پوری ہو گئی جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ کی کلاٹی پر نظر ڈالتے ہوئے اُن سے فرمایا، ”اے سراقہ! وہ وقت آج بھی میرے سامنے ہے، کہ تم نے ان کلاٹیوں میں کسریٰ کے کنگن پہن رکھے ہیں۔“

۱۔ مقدم: اس پیشین گوئی کا عمل فتح مکہ کی غوغا عام کا وہ دوبارہ ہے جبکہ حضرت سراقہ اپنے نام کا معانی نام لے کر حاضر ہوئے، اور نبی الرحمتہ نے انہیں دیکھ کر فرمایا، ”اے سراقہ! یوم وفایہ و امانتہ!“ تم گھبراؤ نہیں، یہ تو ایفائے عہد و امانت کا دن ہے

اموال المسلمین میں مصیبت زدہ طبقہ کی معونت

(۴۸)، بروایت امام شافعی... ایک قحط زدہ علاقہ کا پیراق فہ مدینہ منورہ میں آٹھرا جنہ کی معونت امیر المؤمنین عمر فاروق اس وقت تک فرماتے رہے جب تک کہ ان کے علاقہ سے مینہ برسنے کی خبر نہ آئی۔ اب وہ لوگ اپنے وطن جانے لگے، تو امیر المؤمنین انہیں رخصت کرنے کے لئے سواری پر بیٹھ کر تشریف لائے، یہ لوگ اپنا اپنا سامان بارکش جانوروں پر لاد رہے تھے، حضرت عمر کی آنکھوں میں پانی بھرا آیا، یہ دیکھ کر اہل بیت اقلہ میں سے بنی حارث (بن خضہ) کے ایک صاحب نے آپ سے عرض کیا: "اہل قافلہ کو آپ سے کوئی شکایت نہیں! آخر آپ کسی باندی کے بطن سے تونہ تھے؟" امیر المؤمنین نے فرمایا، آپ نے ایسا کیوں کہا، آپ لوگوں پر جو کچھ میں نے خرچ کیا ہے، یہ مال میرا یا میرے باپ خطاب کا نہ تھا، بلکہ اللہ عزوجل کا مال تھا!"

مستقل وظیفہ خواروں کا مسحیل

(۴۹)، بروایت امام شافعی... (آخر) امیر المؤمنین نے ایک ایسا مسیحیل مدون کیا، جس میں ان حضرات کے نام درج کرنا تھے، جن کے نام بیت المال کے متقل مالی وظائف جاری رہنے چاہئیں اور اس کے لئے بھی آپ نے اپنے ارباب شوریٰ سے مشورہ طلب فرمایا کہ اس مسیحیل کی ابتدائی محضات کے نام سے ہو، عرض ہوا پہلے تو اپنے قرابت داروں کے نام ترتیب رشتہ کے لحاظ سے لکھوائیے، یہ مسکند امیر المؤمنین نے فرمایا، اگر یہی ترتیب ہے، تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت داروں سے شروع کرنا چاہیئے۔

(۵۰)، بروایت امام شافعی... (یعنی باضافہ نمبر ۴۹)، اور آپ نے بواشتم سے ابتدا فرمائی!

لے اس سکہ میں امام شافعی نے یہ بحث کی ہے کہ - جن لوگوں پر عقد حلول ہے ان پر اس مال سے

میں سے خرچ کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ اسکے لئے کتب الاثم جلد چہارم باب "اعطاء النسا والذبح" (۱۸۴) دیکھنا چاہیئے (مترجم) لے حضرت عمر کی قرابت دارانہ سوائے اس حد تک جذبہ محبت کے خارج ہے

کہ سہ بر بات میں انہیں کی خوشی کا راہ خیال | ہر کام سے غرض ہے انہیں کی رضا گئے
ہر نفع نے انہیں کی طلب کا دیا پیام | ہر ساز نے انہیں کی سوائے صدا گئے

بایں ہمہ مگر اسے معلوم سب سے جو کچھ ہے جو پھر بھی مدعا
اب نہ سے دل کی بات کہیں بجائے بان سے ہم! مترجم

شجره ۱ از تیردا — ۱۸ —

شجره ۱ - از مالک بن نصر بن کنا بن ندرک -

مالک

ب - از مالک بن نصر

ج - از عبد مناف بن قصى بن كلاب

قمر (۱)

غالب (۲)

لوق (۳)

تیم (۴)

کعب (۵)

حرف (۶)

عالم (۷)

حرف (۸)

سهم (۹)

سهم (۱۰)

سهم (۱۱)

سهم (۱۲)

سهم (۱۳)

نمره (۱۴)

تیم (۱۵)

کلایب (۱۶)

سراج (۱۷)

سراج (۱۸)

سراج (۱۹)

سراج (۲۰)

سراج (۲۱)

سراج (۲۲)

سراج (۲۳)

سراج (۲۴)

افراد و وظائف در شجره جات (۱- ب- ج)

۲۷	ابا یسقی	۲۷	سیده خدیجه (ام یونسین)	۲۷	عبد مناف (بن زهره)
۵۰	ابوسفیان	خ		۱۳	عدی
۲۵	ابوطالب	د	خویند	۴	عوف (بن لونی)
۲۰	ابوقبیده	ذ	ربیع	۲۳	عوف (بن عبد)
۳۹	ابومغرو	ص	زراح	۲	غالب
۲۲	اسد (بن عبد العزی)	س	زهره	۱	فهر
۲۳	اسد (بن فاشم)	ع	سهم	۱۹	قحقی
سیده آمنه		۷	عامر	۵	کعب
۲۹	آبیب	۳۲	عبد	۱۲	کلاب
تیمیم (بن غالب)	۲	عبد الله (درد رسول الله صلعم)	۲۸	ل	لونی
تیمیم (بن فزوه)	۱۵	عبد الرحمن (بن عوف)	۲۲	م	مغزوم
جراح	۱۷	عبد الوار	۲۲	م	مزه
حج	۱۲	عبد شمس	۲۷	مطلب	۳۵
حارث (بن زهره)	۲۸	عبد المطلب	۳۷	ن	نوفل (بن جبرئیل)
حارث (بن عبد المطلب)	۲۲	عبد العزی	۳۱	و	وہیب
حارث	۸	عبد مناف (بن قحقی)	۲۱	۵	ہشتم
					ہشتم
					(در ترتیب مترجم)

(۷۵۱) بروایت امام شافعی ... جب حضرت عمرؓ نے وظائف کا مسجل (رجسٹر) مدون فرمانے کا حکم دیا۔ تو محتر سے فرمایا کہ ”سر لوح ہاشمی حضرات کے نام لکھیے، کیونکہ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حق تقدم بخشا اور اس وقت میں بھی حاضر تھا، البتہ ہاشمی (نمبر ۳۶)، اور مطلبی (نمبر ۳۷) میں بس کے اعتبار سے تقدم تاخر فرمایا، پس امیر المومنین نے ابتدا ہاشمی اہل وظائف سے کی تاکہ بعد مطلبی خاندان لکھوائے، اور اس وقت جو عطیہ دیئے گئے، وہ قبیلہ کے سردار کے حوالے کر اچھے بنو ہاشم اور بنو مطلب کے بعد قبیلہ عبد شمس (نمبر ۳۷) اور بنو نوفل (نمبر ۳۸) دونوں کا تقابلی سامنے آیا، اور ان کے مورث عبد شمس (نمبر ۳۷) و نوفل (نمبر ۳۸) دونوں عبد مناف (نمبر ۲۱) کے فرزند تھے، مگر چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ سیدہ آمنہ (نمبر ۳۹) عبد مناف (نمبر ۲۱) کی صلب سے ہیں، یہیں ذوجہت امیر المومنین نے قبیلہ عبد شمس (نمبر ۳۷) کو بنو نوفل (نمبر ۳۸) پر حق تقدم بخشا

اور اولاد عبد العزیٰ (۲۳) — اور عبد الدار (۲۲) کا مرحلہ آیا، تو امیر المومنین نے بنو سعد

(۲۴) کی ان دو وجہوں سے ان کو بنو عبد الدار (۲۲) پر مقدم رکھا

۱۔ بنو سعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مصاہرت بوجہ ام المومنین سیدہ خدیجہ (۲۶) ہے

جو اسد (۲۴) بن عبد العزیٰ (۲۳) کی پوتی ہیں

ب۔ مطہیین اسی قبیلہ میں ہیں

(مترجم: جنہوں نے جاہلیت میں باہم ایک دوسرے خاندان کی نصرت و یاری کا معاہدہ

کرتے ہوئے قدرح آب میں لاتھ ڈبوئے اور: نبی ترہاتھوں کے کعبہ کا سبغ فرض و کعبہ

عہد کیا، وہ لوگ مطہیین کہئے

لہ حلف المطہیین بنو عیذا، اند، شمو ابہ لاندارا سبنو عبد مناف اخذ

ما فی ابیدی بنی عبد الدار من المحجاة والرفادة واللواء والسقایة وابت

بنو سیدانہ عقد کل قوم علی امرہم حلفاً موكذا علی ان لا یتخاذاوا شکر

خلطوا اطیایا فخصوا ابیدیہم فیہا و تعادوا ثم مسحوا الکعبۃ بایدیہم

توکید افسقوا المطہیین و تعادوا یتو عبد الدار و حلفاءہا حلفاً آخر موكذا

فسموا الاحلاف وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم من المطہیین (شہابی الارب)

(یعنی جناب ام المومنین خدیجہ (۲۶)، بنت خویلد (۲۵) بن اسد بن عبدالمطلب (۲۳) بن قصی بن کلاب — اور کلاب اپنی تیم (۱۵) کے بھائی ہیں
 ام المومنین نے بنو تیم (۱۵) کی اور خوییاں بھی بیان فرمائیں
 اور بنو مخزوم (۱۶) کے نام بنو تیم (۱۵) کے بعد لکھوائے
 اور اب (۳) ایسے قبیلوں کا معاملہ پیش ہوا (جس میں ایک (قبیلہ: مدی: ۱۲)
 سے توجہ حضرت عمر کا تعلق ہے یعنی بنو سہم (۱۱) بنو جح (۱۲) بنو عدی (۱۳) بنو کعب (تب
 حاضرین شوری میں سے ایک صاحب نے مشورۃً عرض کیا کہ اے ام المومنین ان میں آپ اپنے
 نام سے ابتدا کیجئے

فرمایا، میں اپنا نام اپنے موقع پر لکھواؤں گا، یوں جب فہور اسلام ہوا، اُس وقت
 بنو سہم (۱۱) اور بنو عدی (۱۳) (عائدان حضرت عمر) کا معاملہ واحد تھا، ابنت اب ازمر نو
 آپ لوگ پہلے بنو جح (۱۲) اور بنو سہم (۱۱) کے تقدم تاخر کا فیصلہ کیجئے، اس موقع پر
 ام المومنین نے بنو جح کی بعض خوییاں بیان فرمائیں۔ اور بنو جح کو تقدم رکھنے کے بعد بنو
 سہم اور بنو عدی کا کھاتہ اسی طرح مشترک لکھوا دیا جس طرح کہ فہور اسلام تک دو کیجاتے
 — اور آخر میں آپ نے اپنا اسم گرامی لکھوایا، اور اس موقع پر یاد از بلند تکبیر پڑھنے کے
 بعد دعا عرض کی۔

”الحمد لله الذی اوصل الی حظی من رسول الله“

(صد بار شکر اٹھا، اے العالمین! جس نے رسول اللہ کی برکت سے مجھے اس فریضہ مبارک دے دیا،

بحسب ارشاد امام شافعی یعنی: اس روایت کے بعض راوی فرماتے ہیں
 کہ جب فہرست یہاں تک پہنچ گئی، تو حضرت ابو عبیدہ (۱۵) سے ضبط نہ ہو سکا
 انہوں نے ام المومنین سے شکایت کیا، اے صاحب! آپ نے تو سب کو مجھ پر حق تقدم
 بخش دیا، مگر میں!

ام المومنین نے فرمایا، اے ابو عبیدہ! پھر تو یہ تھا کہ آپ بھی میری طرح ضبط و تحمل
 سے کام لیں! — یاد رہے کہ آپ اپنے قبیلہ سے ملے کہ لیجئے، ان میں جو شخص آپ کو نو پر تقدم

کر دے، مجھے اس میں انکار نہ ہوگا، اور اگر آپ یہ چاہیں کہ میں اور میرے اہل قبیلہ (بنو عدی) آپ کو ہم سب سے مقدم رکھنا منظور کر لیں تو اس میں بھی تامل نہیں! کچھ نگ عدی (۱۳) کے دو فرزند تھے جرّاح (۱۷) انکی صلب سے حضرت ابو عبیدہ ہیں: زرارح (۱۸) اور ان کی صلب امیر المؤمنین حضرت عمو مروّقی ہیں)

اور جب بنو حارث (۸) بن فہر کا معاملہ پیش ہوا، تو ابو معاویہ نے انہیں بنو عبد شمس (۱۳) اور بنو اسد بن عبد العزیٰ (۲۳) پر مقدم رکھنا چاہا، مگر امیر المؤمنین نے فیصلہ فرمایا کہ بنو حارث (۸) کو ان دونوں (۲۱) و (۲۳) کے وسط میں لکھا جائے۔

— لیکن خلیفہ ہمدی (عباسی) کے عہد میں جب بنو ہبسم (۱۱) و بنو عدی (۱۳) کا آپس میں اختلاف ہو گیا، تو ہمدی نے یہ فیصلہ کیا، کہ بنو عدی (قبیلہ حضرت عمر) کو بنو ہبسم (۱۱) اور بنو نجح (۱۲) دونوں پر مقدم رکھا جائے
امام شافعی فرماتے ہیں

اور اس فرد و قائف میں قریش کے نام درج کرنے کے بعد دوسرے تمام قبائل عرب سے قبل انصار مدینہ کے نام لکھوئے، ان کی رین میں اولویت و اولیت اور منزلت کی وجہ سے

فرماتے ہیں امام شافعی کہ تمام بنی آدم بلا استثناء اللہ تعالیٰ کے غلام ہیں — مگر ان میں اولیٰ و اعلیٰ وہ ہستی ہے جسے خداوند عالم نے اپنی رسالت کے لئے منتخب فرمایا اور وہ حامل و ولایت (نبوت) ہیں تو تمام بنی نوع بشر میں ہتمیں یعنی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم!

(۵۲) بروایت امام شافعی امیر المؤمنین — نے فرمایا، آیت صدقات (جس میں سچیت صدقہ کے (۸) اقسام کا ذکر ہے) کے افراد میں جس فرد (قسم) پر بھی صدقہ خرچ کر دو، جائز ہے

(مترجم تقسیم افراد شامہ کی بجائے ایک ہی نوع یا (۷) قسموں پر بھجوتے رسی،) مگر امام شافعی نے اس روایت کو از خود ضعیف فرمادیا، اس سلسلہ روایت کے (۲) بموجب کی وجہ سے کہ (۱۱) عطا — اور — حضرت عمر کے درمیان کا واسطہ منقطع ہے (۲) لیث غیر قوی ہے (اللہ تعالیٰ

مصارف صدقات میں نبی اور اتنی کسی کے از خود مقرر کردہ مصارف پر رخصتی نہ ہونے کی وجہ سے بنفسہ (۸) اقسام معین فرمائیے

ش ۱۰ اولی اللہ فرماتے ہیں، انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر کہ اللہ تعالیٰ نے صدقات کے آٹھ مصارف معین فرمادیئے، اس کا یہ فشا نہیں، کہ لو قی تقسیم صدقہ ان (۹) قسموں پر بیکصد صدقہ تقسیم کیا جائے، بلکہ مقصد یہ ہے، کہ صدقہ (۸) قسم پر شروع ہے (مترجم: ش اولی اللہ صاحب کا یہ غلط الاحوج فالاحوج کے مطابق ہے اگر یہ حق ہے، اگر (۸) اقسام کی بجائے (۹) انواع زیادہ معتقر ہیں، تو (۸) و ان حصہ بھی انہیں تقسیم کر دیجئے۔ سنی کہ اگر صرف ایک ہی نوع کو از حد مختار ہے تو اس کا اپنا حصہ اور بقیہ (۹) حصے بھی اسی پر تقسیم کر دیئے جائیں)

اموال فقہ و صدقات کے مصارف مختلف ہیں

(۵۳) بروایت امام شافعی — یحییٰ بن عبدالقدیر مالک نے اپنے والد (عبدالقدیر) سے دریافت کیا، کہ حضرت عمر اور جناب عثمان جو اونٹ غالیوں کی سواری میں کام لاتے، وہ کیسے جمع کئے گئے؟ عبدالقدیر نے فرمایا، بیشتر امیر معاویہ اور حضرت عمرو بن العاص نے جزیہ میں وصول کردہ صدقہ

لے مترجم: یہ حدیث سنن ابوداؤد میں ابی الفاطم میں منقول ہے جو اصل رسالہ میں ہیں
(... عن زیاد بن الحارث الصدائی قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبايعته فاتاه رجل فقال اعطني من الصدقة فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ امر بمرض بحکم نبی ولا غیرہ فالصدقات حتی حکم فیہا و فخرنا ثمانیۃ اجزاء فان کنت من تلك الاجزاء اعطیتک حقیق)

(زیاد — فرماتے ہیں میں نے آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کی اور اپنے لئے صدقہ کے ٹکڑے مانگے، نبی نے فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ کی تحقیق صدقہ کے معاملہ میں نبی اور غیر نبی کسی کی تمکیم پر رخصتی نہیں ہوا، یہاں تک کہ اس قدر تک تحقیق کے (۸) افراد متعین فرمادیئے (لے زیاد) اگر آپ میں ان افراد میں سے ہوں تو میری آپ کو آپ کا حق ملنا کر سکتا ہوں

خسوفت میں بھیجے تھے!

امام شافعی (اس روایت پر احتجاجاً) فرماتے ہیں کہ اہل فتنے کا صدقہ کے اموال میں کوئی حق نہیں۔

(ترجم: یعنی جب نے وقت میں سے ان کا حصہ لے جانا ہے، تو صدقات میں نہیں کچھ نہ دینا چاہئے)

شش ۱۵ ولی اللہ فرماتے ہیں لیکن امام شافعی کا یہ احتجاج "من وجہ قابل اعتراض ہے! یعنی جب کہ خود امام شافعی ہی سے یہ روایت منقول ہے کہ "جناب عدی بن حاتم نے اپنی قوم کی طرف سے حضرت ابو بکر صدیق کے حضور صدقہ کے تین سواونٹ پیش کئے، جن میں سے تیس (۳) اونٹ خلیفۃ السلین نے حضرت عدی کو عنایت کرتے ہوئے فرمایا۔ اے عدی! آپ اپنی قوم میں سے طبع بہادروں اور فرمانبرداروں کی فوج بنا کر حضرت خالد (بن ولید) کی سپہا ہادی بنا رہیے۔" سپر جناب عدی (تقریباً) ایک ہزار اونٹوں کا لشکر لے کر حضرت خالد کی خدمت میں حاضر ہوئے، جس لشکر نے جنگوں میں نمایاں حصہ لیا۔

(ایضاً از شاہ صاحب) پھر امام شافعی مذکورہ روایت کی تاویل میں فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر نے عدی بن حاتم کو یہ (۳۰۰ مسختہ) صدقہ کی ایک شق "مؤلفۃ القلوب" (قرآن مجید میں صدقہ کے آٹھ مصارف میں سے ایک مصرف مؤلفۃ القلوب کا حصہ ہے مترجم:) میں سے عنایت فرمائے، کیونکہ عدی کی قوم کو پہلے سے بھی بطور اعانت صدقات دیئے جاتے تھے "لیکن میرے (شاہ ولی اللہ صاحب) کے نزدیک حضرت ابو بکر صدیق نے اس موقع پر یہ مال جناب عدی کو استحقاق صدقہ کی بجائے ان کو غزوہ میں شمولیت کی وجہ سے دیا تھا، جو آئیہ صدقہ کی ایک اور شق "فی سبیل اللہ" کے مطابق ہے، (اور قرآن مجید میں صدقات کے آٹھ مصارف میں ایک شق "فی سبیل اللہ" بھی ہے: مترجم)

بروایت امام شافعی... خلیفہ عبدالملک (اسی نے اپنے ماتحت) عامل پر اس کو حکم دیا کہ مدینہ منورہ میں قحط پڑ گیا ہے، وہاں کے باغیچوں کی اعانت کے لئے ایک لاکھ درہم ان میں

نے مترجم یہ روایت (مترجم) لکھنؤ میں لکھی ہے، اور ایڑی میں حضرت عمر فاروق کی کتب کا اس روایت سے کوئی تعلق نہیں ملے (یہ روایت) نمبر ۱ کے مستند فکر دی گئی ہے۔

تقسیم کروں مگر جس وقت یہ مال مدینہ پہنچا، تو اہل شہر نے یہ کہہ کر قبول کرنے سے انکار کر دیا کہ ”آپ ہمیں مالداروں کی میل کھانا چاہتے ہیں، ہمارے لئے صدقہ جائز نہیں، ہم یہ مال ہرگز قبول نہ کریں گے“ جب عبدالملک کو اطلاع ہوئی تو اس نے یہ مال واپس لے لیا ہوئے کہا۔ ”مسلمانوں میں ایسے ہرگز یہ لوگ ہمیشہ پیٹھ پر دیں گے“

امام شافعی فرماتے ہیں، میں نے سعید بن ہند سے پوچھا کہ اہل مدینہ میں سے جن حضرات نے اس گفتگو میں حصہ لیا وہ کون کون تھے؟ سعید نے کہا۔ ”ان میں پیشرو سعید بن الشیب تھے ابو بکر بن عبد اللہ بن عمر تھے، فادرج بن زید تھے، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر تھے، اور یہ تمام حضرات! امام شافعی فرماتے ہیں، ان حضرات کا لایصلح لانا کہتے کا یہ مطلب ہے کہ ہم فوجی ہونے کی وجہ سے تحقیق کرنے سے ہیں، اس لئے اس مال صدقہ میں ہمارا حق نہیں، اور کسی کا خاص حق غیر مستحقین کی طرف منتقل نہیں ہو سکتا“

(اس انکار پر شاہ ولی اللہ کی رائے)

مگر اہل مدینہ نے یہ مال دو وجہوں سے واپس فرمایا
 ۱۔ ان کی اعانت فقر و محتاجی کے عنوان سے کی گئی نہ کہ ان کے فوجی ہونے کی وجہ سے
 ۲۔ وہ اموی خلیفہ کی قیادت میں غزوات میں شریک ہونا نہ چاہتے تھے

مجوس پر جزیہ

(۵۴) بروایت امام مالک ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علاقہ بحرین کے مجوس پر جزیہ عائد فرمایا، اور حضرت عمر کے عہد میں فارس فتح ہوا، تو آپ نے بھی وہاں کے مجوس پر اور جب حضرت عثمان کے دور میں سوڈان (مصر) فتح ہوا، تو آپ نے بھی وہاں کے مجوس پر جزیہ عائد فرمایا،

مجوس کے ساتھ اہل کتاب کا سا برتاؤ

(۵۵) بروایت امام مالک ... امیر المومنین عمر بن الخطاب نے ارباب خودئی سے پوچھا

”وہ عجمیوں و عجمان گرفت ہوئے از ہر کہ قہے از سعاد استند“ (شاہ ولی اللہ)

مصطفیٰ شہر مطہر اب اخذ الجزیۃ من المجوس (حرم)

مجھے علم نہیں کہ جو جس کے ساتھ کس اعانہ سے معاملہ کیا جائے؟" اس پر حضرت عبدالرحمن بن عوف نے فرمایا

اشھد لسمعت رسول اللہ ﷺ میں شہادت دیتا ہوں اس امر کی، جس نے
صلی اللہ علیہ وسلم یقول سمعوا رسول اللہ ﷺ سے سنا (فرمایا) کہ جو جس کے
لہم سقۃ اہل الکتاب ساتھ دوسرے اہل کتاب کا سامانہ کرو!

(۱۵۷) بروایت امام مالک... حضرت عمر نے جزیرہ کے یہ حدود متعین فرمائے

۱۔ جن لوگوں کے پاس سونا یا زیلہ ہے ان پر یا فی کس (۴۴) دینار ساواہ (۲۰ سونے کا سکہ ہے)

ب۔ " " " " " چاندی " " " " " (۲۰) درہم ساواہ (کچاندی کا سکہ ہے)
پس ایشاد کہ اگر سرکاری کارندہ مل کی بستیوں میں آئیں تو یہ لوگ (۳) روز تک انکی ضیافت
بھی کریں

(خوف : ۱ : اہل شام ہیں۔ اور "ب" اہل عراق)

بیت المال کے ناکارہ اموال کا طریق استعمال

(۱۵۷) بروایت امام مالک... امیر المؤمنین... سے اطلاع کی گئی کہ بیت المال میں

ایک اونٹنی اندھی ہو گئی ہے؟ فرمایا کسی غریب عیالدار کو دے دیجئے، وہ اسے بیچ کر منفعت
حاصل کرے گا! عرض ہوا، یہ اونٹنی اندھیہا پہلکی وجہ سے نہ تو قطار میں چل سکتی ہے، اور نہ
زمین پر گردن ہموار کر چھڑی سکتی ہے! فرمایا، یہ صدقات سے ہے، باجزیرہ میں آئی ہے؟
عرض ہوا، جو یہ کی میں آئی ہے! ایشاد ہوا! سو گند بھدا! آپ لوگوں کی نیت اسے ذبح کرنے
کی معلوم ہوتی ہے! عرض ہوا، مگر اس پر جزیرہ کا داغ بھی ہے! اور آپ نے اسے ذبح کر دیا
آپ نے اہمات المؤمنین کے لئے (۹) بڑے طباق (بیت المال) میں بھیج کر رکھ تھے اور

لہ از مصنف باب اخذ الخیرۃ من الجوس

۱۔ اہمات المؤمنین میں سے خوف بہودہ طرہ کی بگٹی اور حضرت زینب بنت خویمہ رسول کریم ﷺ
علیکم السلام کی زندگی میں وفات پائی ہوئیں، اور فقیر (۹) اہمات... حضرت عمرؓ کے بعد خلافت میں جلیقہ پڑا
موجود تھیں، یعنی (۱) حضرت سودہ (۲) حضرت عائشہ (۳) حضرت ام سلمہ (۴) حضرت زینب بنت
جحش (۵) حضرت جویریہ (۶) حضرت ام حبیبہ (۷) حضرت صفیہ بنت علی (۸) حضرت محبوبہ (۹)
حضرت صفیہ بنت امیر المؤمنین عمرؓ کا خطاب (دینی ائدہ قتال جنہم) مترجم

جب میمروں یا از قسم ماکولات دوسری، شاید کا تحفہ پیش کرنا ہوتا، تو اہل طہار، اس اہانت کے حضور پیش کرتے، اس تقسیم میں بھی حضرت عمر کا ایک معمول تھا، کہ اپنی صاحبزادی جناب المؤمنین حضرت حفصہ کا حصہ آخر میں لگاتے کہ اگر مقدار میں کمی رہ جائے، تو آپ کے حصہ میں جو! — اس وقت غنی کا گوشت اسی دستور کے مطابق اہانت المؤمنین کے حضور بھیجنے کے بعد جس قدر بچ گیا وہ جاہلین اور انصار کو ایک جافر مگر تقسیم کر دیا،

شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں، اس روایت سے امام شافعی کا استدلال یہ ہے کہ حضرت عمر جزیرہ اور صدقہ دونوں قسم کے پولیشی پر علیحدہ علیحدہ قسم کا داغ دلاتے،
محصول چنگی کی تعیین

(۷۵۸) بروایت امام مالک... امیر المؤمنین نے نبلی (غیر مسلم سوداگران غلہ) کے لئے

محصول میں یہ تخفیف فرمادی

۱۔ تیسوں اور دو تینوں میں نصف محصول یا یعنی عشر (۱۰٪) کی بجائے نصف عشر

(۱۰٪)

ب۔ مسور، لوبیا، ماش، (اور اس قسم کے وہ غلہ جو پکانے جاتے ہیں) میں پورا عشر (۱۰٪)

۱۔ مترجم: ابوہریرہ (تجارت پر محصول حضرت عمر کے اوقیات سے ہے، اور اس محصول پر تکب مواقع تخفیف و تخییر بھی آپ ہی کے فتا رات سے) (ولیکن اکثر الناس لا یصلون^(۷۵۹) مصالح کے مطابق قدرت کرنے جو تعلق پر جزیرہ المضاعف (دوگن) کر دیا۔ و اما ما ذکر مالک بن انس من الابل فان عمر بن الخطاب لم یخذ الابل فی جزیرہ علما^(۷۶۰) الا من بنی ثقلب فان اضعف علیہم صدقہ فحصل ذلک جزیرہم.....

موطا امام محمد باب الجزیرۃ بحسب التمریز مولانا علی بن ابی طالب (منقول از قطعی امجدی) اور علامہ محمد شاہ (اور ملک بن انس سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے جزیرہ تعلق کسی اور سے جویر میں نہیں لے اور ان جزیرہ تعلق سے دو جزیرہ وصول کیا) اگر شریعت میں یہ تجاویز نہ ہوتی، تو اسوہ کسب اب تک پٹ جلی جلی — اور امیر المؤمنین عمر بن الخطاب کا اقتدار حضرت عمر بن عبد العزیز سے بھی کیا — عمر بن عبد العزیز نے عامل خود کو سخت کہہ کر بگھڑ دیا تو زابلہ پس گیا زانچے سے گردا گرد نہیں از قہلات — از ہر بیست و تیار، ایک و تیار ۱۰۰۰۰ (صحتی باب ما یؤخذ من تجارات اهل الذمۃ — تریب فارسی خواہد اشد صحت:)

حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں، امیر المؤمنین کا اس رعایت سے غنا یہ تھا کہ مدینہ کی منڈی میں اطراف سے غلہ کثرت سے آئے،

(۱۶۱) بروایت امام مالک... حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں، محمد فاروقی میں جناب عبداللہ (بن متہ بن مسعود) کی ماتحتی میں مدینہ کے بازار میں میں بھی چوکی وصول کرنے پر مقرر تھا۔ اس وقت ہم بنطیوں سے ۱۰ (عشر) وصول کرتے، اور حبیب بن شہاب (ذہری) سے یہ تحقیق کی گئی کہ اس سے (۱۰) کیوں لیا گیا؟ تو آپ نے فرمایا، ”بنطیوں سے قبل از اسلام ہی اہل مدینہ ۱۰ (عشر) وصول ہی لیتے، جب حضرت عمر کا زمانہ آیا تو آپ نے بھی اُسے یہ قدر قائم کیا (محریم: غالباً یہ مضمون روایت (۱۶۲)؛ امیر المؤمنین کے قول حمد کے متعلق ہے، اور

تخفیف (۱۰) کی بجائے (۱۰)؛ آپ نے بعد میں اختیار فرمایا ہوا، جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

خلیفہ اموی کی تائید سے واضح ہوتا ہے، جو روایت نمبر (۵۸) کے حاشیہ پر نقل ہوا،

امام وقت کے لئے صدقہ ناجائز تھے

(۱۶۱) بروایت امام مالک و امام شافعی... امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب کے پاس ایک صاحب دودھ لائے، جب بچہ کی کر آپ نے اہل بیت فرمانے کے بعد پوچھا ”یہ دودھ تم کہاں سے لائے ہو؟“ عرض کیا فلاں — چشمہ پر صدقہ کے اونٹ جمع تھے، اور چرواہے ان کا دودھ دودھ پیتے تھے، اس میں سے مجھے بھی انہوں نے دے دیا، یہ سننے ہی حضرت عمر نے حلق میں انگلی اٹھا کر دودھ قے کر دیا

امام شافعی فرماتے ہیں، ”عالم و امیر کے لئے صدقہ ناجائز ہے“

کتاب الفرائض

مشتمل بر (۳۰) روایات از نمبر ۷۶۲ — آ — (۷۹۲)

(۷۶۲) بروایت سحن داری حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا اے مسلمانو! جس طرح تم مطالب قرآنی کا علم ایک دوسرے سے حاصل کرتے ہو، اسی طرح یہ علوم ثلاثہ بھی سیکھو!

۱ - فرائض — (علم ترک)

ب - معنی و مصداق قرآن

ج - سنت رسول اللہ صلی علیہ وسلم

لے ترجمہ: اصل روایت میں لفظ "الحسن" ہے جسے کچھ کے کچھ معنی دے کر حقیقت سے بے دخل کر دیا گیا ہے بلکہ (وفی حدیث عمر) تعلّموا السنّة والفرائض والحسن کے افعال و القرآن وفی روایت تعلّموا الحسن فی القرآن کے افعال میں یہ روایت تعلّموا الفقه العربیہ یا عربیہ وقال الا زهری معناه تعلّموا الفقه العربی فی القرآن واعرفوا معانیہ لقولہ تعالٰی وتعرفتم فی الحن المقولہ (۳۲، ۳۷) اسی معناه وفقہہ — والذہبیۃ فی غریب الحدیث لابن الاثیر الجزری (معلومہ —) حدیث عمر میں ہے کہ اے مسلمانو! تم سنت، اور فرائض اور سنت کو اسی طرح سیکھو جس طرح قرآن تم نے سیکھا، دوسری روایت میں ہے کہ تم نحن سیکھو یعنی قرآن سیکھو جیسا کہ قرآنی میں ارشاد ہے، کہ اے نبی تاکر تو انہیں آیت کے معانی اور مصداق پہنچا دے

لے سنت کے معنی: — والاصل فیہا الطریقۃ والسیرۃ ولذا اطلقت فی الشرع فانما یزاد بہا ما امر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتنفی عنہ من تدبیر الیہ تولا و فعلا ما العربینطق بہ الکتاب العربی ولہذا یقال فی احادیث الشرع الکتاب السنۃ علی القرآن والحديث (الذہبیۃ — لابن الاثیر الجزری) حدیث کے معنی ارشاد ہوئے (بقیہ ص ۲۹۱)

فرائض پر احاطہ علوم دین سے

(۷۳) ایضاً بروایت سنن داری... امیر المومنین نے فرمایا، اے مسلمانو! علم فرائض تعلیم حاصل کرو۔ وہ علوم دین ہی کی ایک شاخ ہے۔
(۷۴) بروایت بیہقی... حضرت عمرؓ نے خطبہ جاہلیہ میں فرمایا، کہ علم فرائض کے لئے (حضرت) زید بن ثابتؓ کی شاگردی اختیار کرو۔

ش ۱۸ دل اللہ فرماتے ہیں۔ حضرت عمرؓ کا یہ اشارہ (جناب) زید بن ثابتؓ کے لئے امیر المومنین کے کمالِ فراست پر مبنی ہے، کیونکہ فرائض کی تقسیم (عددی) صحابہ کرام میں صرف حضرت زید بن ثابتؓ سے منقول ہے۔ اور مدینہ منورہ کے نادلوں میں جو بعنوان ”ابو الزناد“۔ از۔ فارح بن زید۔ از زید بن ثابتؓ منقول ہے تو اس میں تمام راوی مدنی ہیں، جیسا کہ امام مالکؒ نے اسے (تعلیقاً) مستخرج فرمایا۔

بیہقی کا ذکر کہ جبکہ شوہر اور بیوی کے والدین (۳) وارث ہوں۔
(۷۵) بروایت داری... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا، امیر المومنین عمرؓ نے خطبہ حل مسائل میں جو راہ اختیار فرماتے، ہم سب اس راہ کو آسان سمجھ کر اس پر گامزن ہوتے۔
پس حضرت عمرؓ نے ایسی فوت شدہ بیوی جس کے یہ (مستند جذیل) وارث ہوں

ہیں۔ اور شرع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے نبی و امرو (مرؤۃ، فواءہ) بالفاظ خود، یا نقل، یا تکرار اور وفوی میں کتاب العویز نے نقل نہ فرمایا، ہوا اسی مناسبت سے دوئل شرعیہ میں ”کتابہ“ و ”سنت“ کہا جاتا ہے جس کے معنی قرآن و حدیث کے ہیں۔

— از مترجم: را یہ معاملہ کہ ”عہدہ اوامرو فواہی میں کتاب العویز نے نقل نہ فرمایا ہو“ اسکی توجیہ میں اگر میں قرآن کے بعد حدیث کو ہمیشہ کروں گا، تو اندیشہ ہے کہ آپؐ اچھے سے برہم ہو جائینگے، اس لئے میں ادب و سادگی منتظر ہوں، کہ آپؐ اسکی توجیہ میں کیا فرماتے ہیں؟

۵ درمختارہ را بکشا کہ هیچ از فائزہ نکشود
گرت بلور بود و از سخن ایں بود ما بگفتیم

۱۔ شوہر	۳ روپے	مشائخہ ترکہ میں
۲۔ والدہ	۲	(۶) روپے ہوں
۳۔ والد	۱	ارضا درخشاں

(۶۹) بروایت داری.... ایضاً از حضرت عہدائے مہدی مسعود۔ حضرت عمر نے فرمایا، اگر

شوہر کا ترکہ ہے، اور مندرجہ ذیل حادث، تو صورت تقسیم یہ ہوگی

۱۔ بیوی	۳ روپے	مشائخہ ترکہ میں
۲۔ والدہ	۳	(۱۱) روپے ہوں
۳۔ والد	۱	

(۶۹) ایضاً بروایت داری.... امیر المومنین۔ اور حضرت ابن مسعود و زید ہر سہ حضرات

مندرجہ ذیل افراد کو ترکہ نہ فرماتے تھے (بیوی، والدہ، حقیقی و اختیائی برادر)۔ حضرت عمر فرماتے، باپ نے ان (اختیائی بھائیوں) میں اضافہ ہی تو کیا ہے!

دادا کا حصہ باپ کے مساوی ہے

(۶۹) ایضاً بروایت داری و صحیح بخاری۔ حضرت ابو بکر صدیق نے بھی دادا کا حصہ باپ

کے برابر مقرر کیا، (ترجم: مولفہ رسالہ۔ شاہ ولی اللہ کا غشیابہ روایت بیان کرنے سے روایات نمبر ۲۴۱) کی قوت ہے)

حلال۔ اور دوسرے زائد حقیقی بھائی

(۶۹) بروایت داری... حضرت عمر نے مندرجہ ذیل افراد کے حصے میں یہ وثیقہ لکھوایا

یعنی اگر ب کا ترکہ ہے اور ورثا میں (ب کا) دادا : ا : اور : ب کے (۲) یا زیادہ بھائی : ج :- : د : وغیرہ ہیں تب!

۱۔ دادا	۴ روپے	مشائخہ ترکہ میں
ج۔ بھائی	۸ روپے	(۱۱) روپے ہوں

اور اگر اجم :- : و : دال : کے ساتھ اور بھائی ہیں تو بی (۸) روپے ان میں تقسیم

ہوں گے،

دادا کے حصہ کی تفسیح

(۲۶۱) بروایت داری جب حضرت عمر کو زخمی کر دیا گیا تو آپ نے وفیقہ مذکور

(در نمبر ۷۹۰) سے دادا کا حصہ قلمزنی کرنے کے بعد ارباب شورشی سے فرمایا

”آپ حضرت کو اطلاع ہے کہ میں نے دادا کو ذوی الفروض قرار دیا تھا، لیکن آخری

اختیار آپ حضرات کو ہے، اگر آپ لوگ چاہیں تو دادا کو ترکہ میں مجبوجوب الارث

رہنے دیں یا ذوی الفروض میں سے“

اس پر حضرت عثمان بن عفان نے عرض کیا: ”اگر ہم آپ کے پہلے ارشاد پر عمل کریں تو

اس میں بھی حرج نہیں، اور اگر ہم جناب ابو بکر (کہ صاحب ارث تھے) کے فتویٰ پر عمل پیرا ہیں

تو اس میں بھی مضائقہ نہیں (مترجم: حضرت ابو بکر کا یہ فتویٰ نمبر ۷۸۰: میں نقل ہوا ہے)“

حادی - اور - ثانی کا حصہ

(۷۲) بروایت داری ... غلیفۃ المسلمین حضرت ابو بکر کے حضور ایک عورت حاضر

ہو کر عرض گزار ہوئی: ”اے صاحب! میں ایک متوفیہ کی (دادی یا) (ربہ) شک راوی ہوں

اور مجھے اطلاع ملی ہے کہ میں اس ... کے ترکہ کی حقدار ہوں آپ کا کیا فتویٰ ہے؟ غلیفۃ المسلمین

نے فرمایا، اس مسئلہ میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ نہیں سنا، مگر اسی روز جب حضرت

ابو بکر نے نماز فجر پڑھا تو آپ نے شرکائے معلوقہ سے دریافت فرمایا کہ اگر اس مسئلہ میں کسی صاحب

نے آنحضرت معلوات اللہ علیہ کی زبان مبارک سے کوئی حکم سنا ہو تو مطلع کیا جائے؟ اس پر حضرت غیروہ

بن شعبہ نے عرض کیا، میں نے آنحضرت سے سنا کہ آپ نے ہذہ کا حصہ (ترک میں سے) ۱/۲ (دس) متعین

فرمایا۔ جناب ابو بکر نے فرمایا یہ تو ایک شہادت ہے اے دوستو! کیا کسی اور صاحب

نے بھی یہ حدیث سنی ہے؟ حضرت عمر بن سلمہ نے عرض کیا، غیروہ نے سچ فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے ہذہ کا پانچواں حصہ مقرر فرمایا۔۔۔

اور محمد فاروقی میں یہی مسئلہ آپ کے حضور پیش ہوا تو امیر المومنین حضرت عمر نے بھی یہی

فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ میں کچھ نہیں سنا، اور حضرت ابو بکر کی طرح آپ نے

بھی ارباب شورشی سے وہی سوال کیا، تب ماحدوسی نے حضرت ابو بکر - د - جناب غیروہ -

اور حضرت محمد بن مسلمہ کا پورا واقعہ (مذکورۃ المصدر) عرض کیا

اس کے بعد امیر المومنین عمر بن الخطاب نے فرمایا، کہ جلاہ یا جدیؓ (دادا یا دادی) دونوں میں سے اگر ایک موجود ہو تو اس کا حصہ (۱/۲) (سُدس) ہے اور اگر دونوں موجود ہیں تو ہر ایک (۱/۴) دونوں میں مساوی مساوی! (تقسیم کر کے) ترکہ دیا جائے،

کلام

(۷۳) بروایت دارمی... خلیفۃ السالین حضرت ابو بکر صدیق سے سوال کیا گیا۔
(قرآن مجید کے) لفظ کلام کے منطوق کون کون افراد ہیں؟ فرمایا میں اسکی تفسیر اپنی طرف سے کر رہا ہوں اگر صواب ہو، تو اللہ تعالیٰ کے انعامات سے ہے، اور اگر خطا ہو تو یہ میری نفسی غلطی ہے جس میں شیطان کا دخل ہے،

کلام ”وہ شخص ہے جس کا باپ اور بیٹا دونوں نہ ہوں“

اسی لفظ (کلام) کی تفسیر امیر المومنین عمر فاروق سے دریافت ہوئی تو آپ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے شرم کرتا ہوں کہ اپنے پیشرو (حضرت ابوبکر) کے خلاف کہوں
ذوی الفروض کے فقہان پر ذوی الارحام کا حق

(۷۴) بروایت دارمی... حضرت ابن الدلاء صحابی کے انتقال پر ان کے ذوی الفروض میں سے کوئی وارث نہ تھا، امیر المومنین عمر بن الخطاب نے متوفی ممدوح کا ترکہ ان کے اموات کے حوالے کر دیا

(۷۵) بروایت دارمی... حضرت عمر کے اجتہادات میں ایک میت کے غیر ذوی الفروض میں اس طرح تقسیم ترکہ فرمایا گیا

متوفی کی ماں کا حقیقی چچا ۲ روپے { جبکہ (۶) روپے ہوں
کا حقیقی ماموں ۲ ”

(۷۶) بروایت دارمی... امیر المومنین حضرت عمر نے مندرجہ ذیل اقداد میں تقسیم ترکہ فرمائی

متوفی کی حنا ۲ روپے { جبکہ (۶) روپے ہوں
” ” ” ۲ ”

(۷۷) بروایت دارمی ... جب حضرت عمر کے عہد میں، مقام، عوااس پر مسلمان طاعون سے شہید ہو گئے، اور اس مقام میں یہ ملوث و با سب سے پہلے اسی مقام ہوا (جوا) تو آپ نے ان کے ترکہ کا فیصلہ دیا فرمایا کہ وہ غرض میں جو لوگ اس کی طرف سے یکساں وارث ہوں ان کی نسبت قرابت کی وجہ سے سب کو مساوی حصہ دیا جائے اور جو لوگ باپ کی طرف سے وارث ہوں تو یہ پہلوں سے زیادہ مستحق ہیں

غیر مسلمہ کا ترکہ غیر مسلمہ کے لئے

(۷۸) بروایت دارمی ... عہد فاروقی میں حضرت محمد بن اشعث کی پچوہمی نے (بین) میں عیلت کی، اور متوقیہ یہودی مذہب پر تھیں، امیر المومنین سے ان کے ترکہ کا دریافت ہوا، تو آپ نے فرمایا کہ اس کے ہم مذہب میں سے جو رشتہ دین اس کے قریبی ہوں، وہی اس کے ترکہ کے وارث ہیں (مسلم قرابت دارعروم وارث ہے: مترجم)

(۷۹) بروایت دارمی ... امیر المومنین نے فرمایا کہ نہ تو مسلمان اپنے مشرک قرابت دار کے ترکہ کا وارث ہو سکتا ہے نہ مشرک اپنے مسلمان رشتہ دار کا وارث ہو سکتا ہے

(۸۰) بروایت دارمی ... حضرت ابو بکر اور حضرت عمر دونوں فرماتے ہیں کہ مختلف ملت کے افراد ایک دوسرے کے ترکہ کے حقدار نہیں ہو سکتے اور نہ وہ شخص کسی جائز وارث کو منوع الارث قرار دے سکتا ہے، جو خود ناجائز طور پر وارث ہونے کا الزام لگا کر دے

مستحقین ترکہ

(۸۱) بروایت دارمی ... حضرت عمر اور حضرت علی اور حضرت زید (اور غیاث حضرت عباس) — بھی، تمام حضرات کا فتویٰ ہے کہ اگر ماں اور باپ دونوں کی طرف سے وارث موجود ہوں، تو دوسرے اقسام اقارب کے بالمقابل وہی ترکہ کے مستحق ہوں گے

اموال دیت کی تقسیم و رثا میں ترکہ کے مانند ہے

(۸۲) بروایت دارمی ... حضرات ثلاثہ (جناب عمرو بن ولید) کا حقیقہ فتویٰ ہے کہ دیت (خطا و حمد پر وہ صنف) اور ترکہ (درود و نوح) کی تو ریش یکساں ہے (مترجم) افراد دیت کے وارث ہیں وہی افراد ترکہ کے مستحق ہیں

(۷۸۵) بروایت داری ... امیر المومنین نے فرمایا، کہ قتل میرا خطا (میرا دھم) کی دیت کا

واحد قائل نہیں ہو سکتا، (مترجم، جیسا کہ روایت نمبر) میں گفتہ

غیر معلوم فرد کو تو نہ کہ کے لئے شہادت دینا ضروری ہے

(۷۸۶) بروایت داری ... حضرت عمر نے قاضی شریح (درکونہ) کی طرف اپنے فرمان میں

یہی لکھوایا، کہ بڑا کلم سنی میں اپنے وطن سے اٹھا کر لیا گیا ہو وہ بالغ ہو کر واپس آئے، اور

ثبوت میں اپنی سفر سنی کی بوسیہ پوشاک بھی پیش کرے تو شہادت کے بغیر وہ اپنے موٹ

کے ترکہ کا حقدار نہیں ہو سکتا

(۷۸۷) بروایت داری ... امیر المومنین نے فرمایا، الفاظ ”صدقہ“ اور ”حق“ دبا

سے نکلے، ہی ان کا نف ڈھو گیا،

(مترجم: حق یعنی غلام آزاد کرتا اور حق کا تعلق ترکہ سے ہی ہے یعنی آزاد کردہ غلام

کا تمام مال اس نے مالک کا جوگا جس کے لئے مصطلح لفظ ”وہ“ ہے)

شس ۴۱ وئی افند فرماتے ہیں، کہ ان دونوں الفاظ کا اطلاق (اپنے اپنے مورد پر پوری

طرح موثر ہوگا نہ یہ کہ زبان سے کہنے کے بعد انہیں پھر واپس لے لیا جائے،

غلام کی ولا

(۷۸۸) بروایت داری ... حضرت عمر نے فرمایا، کہ آزاد مرد کو نیز سے — اور غلام

مردن آزاد سے نکاح کرنے، تو ان دونوں کا مولود نصف آزاد ہوگا،

(۷۸۹) ایضاً بروایت داری ... امیر المومنین عمر، جناب علی اور حضرت زید (بن

ثابت) برسرہ اصحاب فرماتے ہیں کہ آزاد کردہ غلام کا مال اصل مالک کے ان ورثاء کا حق

ہے جو مالک کے قریبی ذوی الفروض سے ہوں، باستثنائے آزاد کنندہ کی بیوی کے، آزاد

عورت ایسے غلام کے مال کی حقدار ہے، جسے وہ خود آزاد کرے یا غلام سے مکاتبہ کرے

(مکاتبہ بمعنی غلام سے آزادی کی شرط ہے، مگر جب تک ایسا غلام خود پر عائد کردہ

شرائط کی تکمیل نہ کرے بدستور اپنے مالک کی ملکیت ہے — (مترجم)

(۷۹۰) وایضاً بروایت داری ... امیر المومنین عمر، جناب علی اور حضرت زید (بن ثابت)

در مسائل متفرق

مشتمل بر (۶۵) روایات از نمبر ۴۹۴ — تا — ۴۹۵

(۴۹۴) بروایت امام مالک

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله صلى الله عليه وسلم نے فرمایا کہ جو

وسلم قال لا يجمع معان عرب میں اسلام کے ساتھ کسی اور ملت کا

دينان في جزيرة العرب اجتماع نہا ہے

اور امیر المؤمنین عمر فاروق نے اپنے عہد میں جب اس حدیث کی مصلحت پر غور فرمایا، تو

آپ کو اس کی معنویت پر تسکین خاطر ہو گئی کہ واقعی جزیرہ عرب میں اسلام کے ساتھ

کسی اور ملت کا اجتماع نہ چاہیے

امام مالک فرماتے ہیں

اب حضرت عمر نے تجران وفدک اور تحیر ہر متقلات کے یہودیوں کو جلا وطن کر دیا

البتہ!

۱۔ یہود خیر کو بلا معاوضہ چیزے ملک بدر کر دیا

ب۔ " فدک کو ان کے حصہ (نصف) کی اراضی و باغات کا زریعہ مندرجہ ذیل

صورت میں پورا دیا، کچھ سونا، کچھ چاندی، بقیہ (دیں) اوتھ اور ان کے پلا

و ٹیکل اور باندھنے کی رشتیاں (ان تمام اجناس کو قیمت میں محسوب کر دیا)

امیر المؤمنین نے ان (ارباب فدک) کے ساتھ یہ خصوصیت اس لئے برتی، کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں انکی اراضی و باغات پر نصف بٹائی کے بالواسطہ برقرار رکھا تھا

شہر مکہ پر مدینۃ النبی کی بوتوری

(۴۹۵) بروایت امام مالک... سفر نگہ میں ایک منزل میں حضرت عمر کے غلام (جناب)

سالم حضرت عبداللہ بن عباس الخزدی کے پاس گئے، اس وقت ان کے سامنے بیوی رکھی تھی

جناب سالم نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ یہ نبیذ تو امیر المؤمنین کو بھی مرغوب ہے جس پر ابن عباسؓ نے ایک قدح بھر کر حضرت عمرؓ کی خدمت میں پیش کیا، آپ نے پیچھے ہٹے ہوئے فرمایا، بہت خوش ذاتقتہ ہے اور اس میں سے کچھ اپنے دائیں طرف ایک صاحب کو عنایت فرمادی

حضرت عبداللہ واپس جا رہے تھے کہ امیر المؤمنین نے انہیں لوٹا کر دریافت فرمایا: کیا ہے آپ تکہ (معتقلہ) کو مدینہ (منورہ) پر فضیلت دیتے ہیں؟ عبداللہ نے عرض کیا: — ”جی ہاں! میں نے اتنا تو ضرور کہا ہے، کہ ”تکہ معتقلہ میں اللہ کا حرم ہے، وہ نامحرم ہے اور اس میں خدا کا گھر ہے“ امیر المؤمنین نے فرمایا، میں آپ سے دہاں کے حرم اور بیت اللہ کے متعلق دریافت نہیں کرتا، بلکہ یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں، کیا (واقعی) ”آپ تکہ کو مدینہ پر فضیلت دیتے ہیں؟“ حضرت عبداللہ نے پھر وہی عرض کیا: — ”جی ہاں! میں نے اتنا تو ضرور کہا ہے کہ ”تکہ معتقلہ میں اللہ کا حرم ہے، وہ نامحرم ہے، اور اس میں خدا کا گھر ہے“ یہ سن کر حضرت عمرؓ نے بھی اپنے وہی الفاظ ارشاد فرمائے، کہ ”میں تو دریافت کرتا ہوں کیا (واقعی) آپ تکہ کو مدینہ پر فضیلت دیتے ہیں؟“ اور اس کے بعد امیر المؤمنین اس مقام سے آگے بڑھے

(مترجم: اس گفتگو میں حضرت عمرؓ کے مد نظر یہ تھا، کہ تکہ معتقلہ کے مقامات عبادت سے

قطع نظر شہر پر مدینہ النبی کو فضیلت حاصل ہے۔ واللہ اعلم!)

وباء ذیۃ سرزمین

(۹۹۴) بروایت امام مالک (روایت نمبر ۸) کے حاشیہ پر متن و ترجمہ (دوہا منقول ہیں)

(۹۹۵) ایضاً بروایت امام مالک ... حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں، کہ جناب ابن عباسؓ

کی روایت (در بادۃ و باوزدہ سرزمین) سنکر امیر المؤمنین تمام لوگوں کے ہمراہ (مقام

رکبہ سے) واپس مدینہ تشریف لے آئے،

(۹۹۸) بروایت امام مالک ... امیر المؤمنین عمرؓ نے فرمایا، کہ (خطہٴ حجاز کے) رکبہ کا ایک

گھر مجھے ملک شام کے دس گھروں سے زیادہ محبوب ہے

امام مالک فرماتے ہیں، حضرت عمر کا یہ ارشاد اس بنا پر ہے کہ خطہ شام و ہما کی آماجگاہ بن رہا تھا، اور عجاڑوں و بائی اموات کا خطرہ کم ہے جس سے زندگی میں کچھ نہ کچھ بچا ہو سکتی ہے (۷۹۹) ایضاً بروایت امام مالک امیر المؤمنین — سے اس آیت کے معنی کے لئے عرض کیا گیا

واذاخذ دَبْلُکَ مِنْ بَنِي
آدَمَ مِنْ ظَهْرِهِمْ
ذَرِيتِهِمْ وَاشْهَدْهُمْ عَلَى
انْفُسِهِمُ السَّبْتَ يَوْمَ تَكْمَلُ
تَالْوَابِلُ اِشْهَدْنَا اَنْ
تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنَا
كُنَّا مِنْ هَذَا غَافِلِينَ (۷۹۷)

یاد کیجئے وہ ساعت! جب آپ کے رب نے
تخلیقِ آدم کے بعد اس کی پشت سے اولادِ آدم
کی رُو میں حاضر فرما کر ان سے فرمایا "کیا میں تمہارا
پروردگار نہیں؟" سب رُوحوں نے اقرار کر لیا
پس ہم (اللہ) نے خود ہر ابنِ آدم کو اس کے
نفس پر گواہ بنا لیا کہ مبادا وہ قیامت کے روز
اس سے اپنی بے خبری کا اظہار نہ کر کے لگیں!

حضرت عمر نے فرمایا، ہاں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے اس آیت کے معنی دریافت کیے تو فرماتے ہیں!

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
خَلَقَ آدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ
بِیَمِينِهِ فَاسْتَحْجَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّتَهُ
فَقَالَ خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ
وَيَعْمَلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ يَعْمَلُونَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ خلق
آدم کے بعد خداوند تبارک و تعالیٰ نے آدم کی پشت
پر پناہ دیاں ہاتھ مس فرمایا، اور اس پر ان کی
ذریعت کا بے شمار — حصہ نظر آیا، خدا تعالیٰ
نے فرمایا، یہ لوگ میں نے جنت کے لئے خلق
کئے ہیں، اس لئے کہ ان کے اعمال ہی نیچے ہو

سے مترجم، جب من ظہورہم ذریتہم — کے الفاظ حدیث میں آیت لے ہیں، تو ہم لوگ اس خطہ
کیوں چوک اٹھتے ہیں؟ اگر مجھے یہ سچا مانا دشوار ہے تو!

سے
گوشش کن پند لے پسر از ہر دُنیا عنتم غور
نعمت چوں در حدیثی کہ کردانی دار گوش!

ثم مسح ظهره پھر اللہ پاک نے حضرت آدم کی پشت سے دست
فاستخرج منه مبارک کس فرمایا اور پھیلکی طرح انکی ذریت کا بے شمار
ذرية فقال خلقت طبقہ نظر آئے گا، اللہ تعالیٰ فرمایا، انہیں میں نے
هو كرام النار وبعمل دوزخ کے لئے خلق فرمایا، کیونکہ یہ بے نصیب کام تھا
اهل النار يعملون ایسے کریں گے

اس موقع پر !

فقال رجل يا رسول الله فقيم العبد ایک شخص نے عرض کیا اے خدا کے رسول !
فضال رسول الله صلى الله عليه وسلم توفیق عمل کا محرک کیا ہے ؟ — فرمایا : اللہ تعالیٰ
ان الله تبارك وتعالى اذا خلق العبد عے جنت کا حقدار سمجھتا ہے، اُسے ویسے ہی انعام
للجنة استعمل رجل اهل الجنة حتى کی توفیق فرما دیتا ہے، جسکے وہ جنت کا حقدار
يموت على عمل من اعمال اهل الجنة پایا جاتا ہے

فبعد خلد به الجنة اسی طرح اہل النار کا مدد نہ ہے !

و اذا خلق العبد للنار
استعمله رجل اهل النار حتى
يموت على عمل من اعمال
النار فبعد خلد به النار

(۸۰۰) بروایت امام ابو حنیفہ اہل المؤمنین نے جاہلیہ (وارج کہ معظمہ) کے خلیفہ
ہیں (یہ بھی) فرمایا،

ان الله يضل من يشاء ويهدي من يشاء } جمع میں غیر مسلم
جو شخص گمراہ ہونا چاہے اور جو کوئی ہدایت یاب ہونا پسند کرے اللہ کسی ہی توفیق دیتا ہے { بھی ہو جوتھے
ایک مجوسی نے قریب کے ساتھیوں سے پوچھا، "اہل المؤمنین کیا فرما رہے ہیں ؟ کسی کان
نے اسی ارشاد کا اعادہ فرما دیا، لا صاحب لہ کہا "اللہ تعالیٰ کا عدل یہ گوارا نہیں کر سکتا کہ وہ از
خود کسی کو گمراہ کرے ! حضرت حمزہ نے لاہب کا اعتراض مستکر فرمایا، "آخر تجھے بھی تو اللہ تعالیٰ نے

مگر اہل کبھی دیا ہے، — سو گندہ ایچندہ، اگر تو ذی نہ ہوتا، کو تیری اس گستاخی پر میں تجھے سخت سزا دلاتا،
(۸۰۱) بروایت امام ابو القاسم الطائی (در کتاب الحجۃ فی بیان الحجۃ ... بحسب روایت نبرہ)
باضافہ — ! — اللہ تعالیٰ نے جس وقت عالم کو مخلوق فرمایا، اس میں ایک طبقہ جنت کا مستوجب تھا،
اُس نے ویسا ہی عمل بھی کیا، دوسرا طبقہ دوزخ کا مستوجب تھا، اُس نے اسی قسم کا چلن پکڑا، جو جس
منزل کے قابل تھا۔ اسی پر جلاہ پیمائو

راوی (حضرت عبداللہ بن عمار) فرماتے ہیں، اہل المؤمنین کا خطبہ شکر جب لوگ واپس لے لے
تو کسی شخص نے نقد پر گرفت کو کرنا گوار نہ کیا !

ذم الراى

(۸۰۲) وابضاً بروایت امام ابو القاسم اہل المؤمنین حضرت عمرؓ نے خطبہ میں فرمایا،
لے مسلمانو !

”اصحاب الراى دشمنانِ سنت ہیں ان کا (مجرد) اپنی رائے پر تکیہ نہیں دہر ہے
کہ حدیث انہیں حفظ نہیں ہو سکتی، اس لئے وہ حدیث سے بھاگتے ہیں۔ لیکن
جب اس سے کوئی مسئلہ پوچھا جائے تو شرم میں ڈوب کر اپنی برتری قائم رکھنے کے
لاج میں یہ تو ان کی زبان پر آتا نہیں، کہ ہم اس سلسلے سے ناواقف ہیں، اس لئے
سنت کی بجائے اپنی رائے سے فتویٰ ارشاد فرما دیتے ہیں وہ خود کو گمراہ سمجھتے ہی
گمراہ دوسروں کو بھی لے ڈوبے !

میں اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضہ اختیار میں عمر کی جان ہے، کہ جب
تک اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو رائے محض کے متبع بننے کا پورا سامان فراہم نہ
فرمایا، نہ تو رسالہ کتاب صلوات اللہ علیہ صحت فرما ہونے اور نہ وحی کا سلسلہ ہی

لے مترجم: اصل لفظ ”لخصر بک عنقک“ (یعنی میں تیری گردن اُٹا دیتا) ہے لیکن ظاہر
ہے کہ ہجرم واجب قتل نہ تھا، اس لئے اہل المؤمنین کا یہ فرمانا عام عادت کے مطابق ہے،
لے اسنبیل بن محمد اسنبیل بن محمد۔ براہِ علم۔ التبیان الطلیحی الحنفی۔ (تہذیب التہذیب)

منقطع ہوا۔ (آپ لوگ غور تو کیجئے کہ) اگر دین میں ملنے ہی کا وحشل ہوتا تو وہ تو

میں خفت (جس کا معنی) پر سح کا حکم تو اسے کی طرف ہوتا،

(اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سح خفت کا حکم اوپر کے حصہ میں فرمایا ہے: مترجم)

پس! اے مسلمانو! ایسے بد فہم فلاسفہ سے خود کو محفوظ رکھو!

نا توانی با جماعت یار یا شش

(۸۰۳) وایضاً بروایت امام ابو القاسم۔۔۔ اور امیر المومنین۔۔۔ لے جا بیہ کے خطبہ

میں یہ بھی فرمایا کہ ”حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے

من اراد بجنبوۃ الجنة جو شخص جنت کا مشاخی ہے، اے جماعت سے

فعلیہ بالجماعت فان مل کر رہنا چاہیئے ورنہ اس کا تہار ہنا ہے

الشیطان مع الفذ شیطان کے ساتھ لگا دے گا

(اصحاب لغت نے ”بجنبوۃ الجنة“ کے معنی ”وسط جنت“ ”الفذ“ کے معنی

تنہائی لکے ہیں)

قرآن کلام اللہ القدیم ہے (حادث نہیں)

(۸۰۴) وایضاً بروایت امام ابو القاسم۔۔۔ حضرت عمر نے بر سر منبر فرمایا کہ یہ قرآن

اللہ ہی کا کلام ہے

(۸۰۵) وایضاً بروایت امام ابو القاسم۔۔۔ امیر المومنین — کے حضور ایک دہقان حاضر

ہو کر عرض گزار ہوا، مجھے دین سکھائیے! آپ نے فرمایا

لے (مترجم)۔ یہ ہیں امیر المومنین عمر بن الخطاب! ابن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انہوں نے جمع حدیث

کی بنیاد ڈھواد دی! موجودہ دور کے ایسے کچھ والے اصحاب الہی کے اس الزام کے معرود

تو نہیں ہو سکتے، کہ انہیں احادیث حفظ نہیں رہیں۔ مگر اتنا ناگزیر ہے کہ علم حدیث تو

بڑی چیز ہے وہ سرے سے عربی زبان تک ہے از گ۔ و۔ ابڑ استغنی ہیں۔ اور منزل عشق و

محبت میں ایسے سرو نظر کے حدیث خواں، کہ آج تک وہ کسی دور کے زیر پای بھی تو بر سر و نہیں آیا

خداوند! اے الما مغرب از کجاست کہ سلا حراقی ساخت

وآہنگ باز گفت ز مراد محب از کرد

- ا۔ زبان سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرو !
 ب۔ قیام صلوٰۃ و عطاء زکوٰۃ و ادائے حج و روزہ رمضان کا التزام رکھو !
 ج۔ ظاہر شریعت کے مقابلہ میں باطنیت سے اجتناب کرو !
 د۔ ہر اس ارتکاب سے پرہیز کرو جس پر تمہارا ضمیر قہیں طاعت کرے
 لے دہقانی ! جب ان پابندیوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے تمہاری ملاقات ہو اور وہ تم سے سوال کرے تو عرض کرنا کہ عمر نے مجھے یہ تلقین کی تھی !

عذاب قبر

(۸۰۷) وایضاً بروایت امام ابو القاسم . . . حضرت عمر سے روایت ہے کہ
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم یتہ وضمن عذاب القبر عذاب قبر سے پناہ مانگتے (مترجم، تعلیم)
 نکیرین

(۸۰۷) وایضاً بروایت امام ابو القاسم . . .

حضرت عمر بن الخطاب سے مراد ہے

عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انت اذا کنت فی اربعۃ اذخ فی ذراعیہن ورایت منکرا وکیراً قال قلت یا رسول اللہ وما منکر وکیبر؟ قال فتانا القبر یجثمان الارض بانہما ویطآن فی اشعارہما واثما کالرعۃ القاصف وبعلاوہما کالبقر الخائف، معہا مرزبۃ لو اجمع ان کنتی نظر آثمی علی ان کے اٹھوں میں اس قدر گراں انداز ہوئے

علیہما اهل منی لم یطیقوا کہ اگر منی (حاجیوں کا مجمع) بھی چاہے تو اس
 دیکھا ہی ایسے علیہما (گزر کو) نہ اٹھا سکے گھوڑوں کے لئے وہ معمول
 من عصای هذه ! سے بھی ہلکا ہوگا

قال قلت یا رسول اللہ وانا عمر نے عرض کیا، یا رسول! کیا میں اس وقت
 علی حالی هذه؟ (اس حالت (ثبات ایمان و عمل) میں ہو گا، رسول اللہ
 قال نعم! قلت نے فرمایا بیشک تم اس وقت اسی حالت (ثبات
 ایمان و عمل) میں ہو گے ایہ شکر حضرت عمر نے عرض
 اذا اکفیکہما کیا، اب مجھے ان سے کوئی حزن نہ پہنچے گا

مقصد بعثت

(۸۰۰) ایضاً بروایت امام ابوالقاسم

عن عمر بن الخطاب قال حضرت عمر سے روایت ہے
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری بعثت سے مقصود
 ولم یبعث داعیاً ومبلغاً دعوت و تبلیغ ہے کسی کو ہدایت یا پھر تائب کرنا میرے
 لیس لی من الہدی منی اختیار میں نہیں،
 وخلق ابلیس مؤتیناً اور ابلیس کا کام انسان کے سامنے بدی
 و لیس الیہ من کو خشن و جمال کا جامہ پہنا کر سر پیش کرنا ہے گمراہ
 الضلالة کرنا اس کے بس میں نہیں

محض تقدیر پر بھروسہ اور رشدد بیدار سے غفلت

(۸۰۱) ایضاً بروایت امام ابوالقاسم

لہ یقولے آیت۔ اِنَّكَ لَا تَهْدِي مِنْ اَحَدٍ وَلٰكِنْ اللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ (۲۸: ۲۷)۔ (میں بغیر کسی کو ہدایت یا پھر تائب نہ کرتا ہوں
 اختیار میں نہیں، اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو خوب جانتا ہے جن کا ہدایت میں حصہ ہے،
 بقیہ حاشیہ پر ہے

عن عمرو بن الخطاب حضرت عمرؓ مروی ہے
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے مسلمانو!
 وسلم لا تعجلوا اصحاب جو لوگ خود کو محنت قدیر کے بس میں سمجھتے ہیں انہوں کا
 القدر ولا تعجلوہم صحت و مکالمہ سے خود کو بچاتے رہو،

(۸۱۱) بروایت امام احمد بن حنبل... ہشیم۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں
 امیر المومنین حضرت عمرؓ نے ایک خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی تجہید و تعریف کے بعد مسئلہ ”رحم“ و ”مزلے زنا“
 کے متعلق فرمایا

”اے مسلمانو! مبادا تمہیں کوئی شخص فریب و کیرجم (سنسنا کر دین لانی را) کی بجائے
 صوف جلد (ڈرے) کی تلقین پر اتر آئے“

بلکہ! اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ حدود میں رحم مقررہ سزا ہے، سو گند بگند! رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم نے عملاً نافذ فرمایا، اور آپ کے بعد ہم نے اس پر عمل کیا، اے مسلمانو!
 اگر مجھے اس اعتراض کا خوف نہ ہو، کہ لوگ کہیں گے عمرؓ نے کتاب اللہ میں وحایت
 لکھ دی جسے رسول امیر رسول صلعم ہی نے منسوخ التسلط فرمایا تھا تو میں یہ آیت ان
 الفاظ (و شہد عمر بن الخطابؓ) کے ساتھ مصحف کے حاشیہ پر لکھوا دیتا

بمعنا آیت — ”و عاذاؤ ثودا“ و قد تبین لکم من مساکلکم و قد تبین لکم
 الشیطان اعمالہم قصداً ہم عن السبیل“ (۳۶: ۱۲۹) اور (یہ پیغمبر!) قوم ما
 اور ثود (دونوں کا) حشر واضح ہے، انکی تباہ شدہ ہستیوں پر ہے تم گلدہی چکے ہو، انہوں نے اپنی
 بربادی خود لپیٹا، انھوں سے کہ، شیطان ان کے بڑے کردار کی تحسین کرتا رہا، اور وہ
 اس کے فریب میں آکر ہلاکت کی راہ کو بیٹھے،

شیطان کا کسی کے جوئے چلن کو اسے خوشنما کر کے دکھانے میں سورہ انفال کی آیت
 نمبر (۵) ”یظفر اللہ“ — لا غالب لکم الیوم من الناس — (یہ تم لوگوں پر اس زمانہ
 میں کوئی فتح حاصل کر سکا ہے!) یہ واقعہ غزوہ بدر کے مبادی کا ہے — مگر جب اس نے
 مکہ داخل کو شکست کے قریب دیکھا، تو — افی بری منکم — کہہ کر ایک طرف ہوجا، صدق اللہ و
 رسول! — ولا تلبسوا سطوات الشیطان انہ لکم عدو مبین“ (۱۶: ۳۰۲) — کیجیو
 شیطان کی باتوں میں نہ آ جاؤ، وہ تو تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے! — مترجم

و قد تبین لکم
 الشیطان اعمالہم
 قصداً ہم عن السبیل

اور یہی روایت ہشیم سزاوی ذکر نے حضرت امین عباس کی بجائے حضرت علیؓ کے
ابن عوف سے مندرجہ ذیل اضافہ کے ساتھ بیان فرمائی ہے، کہ

..... لیکن وہ زمانہ بھی آئے گا، کہ ایک طائفہ ان حقائق سے انکار کر دے گا

یعنی رجم سے، دجال سے، شفاعت سے، عذاب قبر سے

اور ایک گروہ اس سے منکر ہو جائے گا، کہ قیامت کے دن تعذیب

کے بعد کسی کو دوزخ سے نکالا ہی نہ جائے گا!

حسن پوشش

(۸۱۱) بروایت امام مالک امیر المؤمنین نے فرمایا، اے کاشش! خواندہ قرآن پاک

کالیاس بھی سفید (جسے داغ بمثل قرآن) ہو

تیسیر مالی میں،

(۸۱۲) بروایت امام مالک اور آپؐ نے فرمایا، اے مسلمانو! اگر مالی وسعت

بیتر ہو تو کھانے پہننے میں بھی خرچ کر لیا کرو،

امیر ریاست کالیاس

(۸۱۳) بروایت امام مالک ... حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں: حضرت عمرؓ

امیر المؤمنین کے درجہ پر پہنچ گئے۔ آپؓ کے گرفتار پشت میں تہ بہ تہ (۳) تسکلی کا بیوہ لگا ہوا پہننے

دیکھا، مصطفیٰ میں شاہ ولی اللہ ... روایات تیسرے پر فرماتے ہیں: ”وہ مجمع درمیان میں احادیث

انکمال درحال شفاست۔ اگر اختیار حاصل درشت و رکیک بنا برخل است یا برائے

ریاست تارم اور اقاغ گمان کنند پس میں ممنوع است البتہ! — و اگر برائے غرضے

باشد کہ بدویں آں حاصل نشود۔ یا برائے تعلیم صفت قناعت و زہد موم باشد۔ یا علاج

نفس خود از ذریعہ عجب و کبر باشد پس آں مستحسن و مرغوب است۔“

لے مترجم: غالباً مسئلہ ظہور تار پر سب سے پہلے امام ابن تیمیہ — نے اجاگر کیا، یہ کہ غلط

کے معنی دوام و استمرار نہیں، بلکہ طول مدت ہے۔ اور بالآخر اہل التارک و دلوغ سے نکال دیا

جائے گا۔

امیر اور مامور دونوں کے لئے حریر منع ہے

(۸۱۴) بروایت امام مالک ... مسجد نبوی کے صدر دروازہ پر ایک کبوتری پارچہ فروش کے پاس ریشمی چادر تھی۔ حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: ”اگر جناب اسے خرید فرمائیں تو جمعہ کے روز اور باہر سے آنے والے وفود کی باریابی پر استعمال ہو!“

..... فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یلبس هذا کے لئے مباح ہے جن کے لئے آخرۃ کی نعمتیں من الاحلاق لہ فی الآخرة حرام ہیں

لیکن کچھ دنوں بعد اسی قسم کی چادر غنیمت میں آگئی جسے رسول اللہ نے حضرت عمر کو عطا کیا چاہا، آج آپ نے یہ عرض کیا: ”یا رسول اللہ! چند یوم تو گذرے ہی ہیں کہ اسی قسم کی چادر پر آپ نے ایسا فرمایا تھا۔ اور آج وہی چادر حضور مجھے عنایت فرمانا چاہتے ہیں؟“ آنحضرت نے فرمایا، ”اے عمر! اس عطا سے مقصد یہ تو نہیں کہ تم خود اسے استعمال کرو!“ حضرت عمر نے یہ عطیہ قبول کر لیا اور بعد میں اسے اپنے اُس بھائی کو بھیج دیا جو ہنوز مکہ معظمہ میں تھا اور ابھی سلطان نہ ہوا تھا

آداب طعام میں توسع

(۸۱۵) بروایت امام مالک جناب عمر، حضرت علی اور حضرت عثمان ہر سہ حضرت کھڑے کھڑے پانی نوش فرماتے

عوام اور امام وقت کی معیشت میں مساوات

(۸۱۶) بروایت امام مالک امیر المؤمنین و ستر خوان پر بیٹھے، روٹی کے ساتھ گھی تھا ایک دہقان اُدھر سے گذرا، آپ نے اُسے بھی شریک طعام فرمایا، دہقان نے تیزی سے کھانا شروع کر دیا، اور دیکھتے ہی دیکھتے پیالہ بھی صاف کر گیا۔ حضرت عمر نے پوچھا، اے دہقان! ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم اس وقت اشتہا سے پریشان تھے؟ عرض کیا، صاحب! مجھے تو فلاں وقت سے کھانے کو کچھ میسر نہیں آیا! — یہ خشک سالی کا زمانہ تھا۔ امیر المؤمنین نے عہد کیا،

لا آكل اللحم حتى يُجِيبَ جب تک گذشتہ سالوں کی طرح بارش نہ ہوگی
 الناس من أكل ما يحيتون میں کھانے میں کئی استعمال نہ کروں گا
 (۸۱۷) ایضاً بروایت امام مالک امیر المؤمنین عمر بن الخطاب کے دسترخوان میں ایک
 صاع کھجوریں تھیں، آپ نرؤ تازہ کے ساتھ خشک خرے بھی تناول فرماتے
 ٹنڈی کی حلت

(۸۱۸) ایضاً بروایت امام مالک حضرت عمرؓ نے فرمایا، اگر ٹنڈی کا قدح بیتر ہو تو
 میں ضرور کھاؤں

(۸۱۹) بروایت امام مالک امیر المؤمنین — نے فرمایا، گوشت خوری میں نفس کو قابو
 میں رکھو، کیونکہ ”گوشت را تاثیر ہے بہت در نفوس مانند تاثیر شراب“ (صفتی)
 قوم کی غربت میں بعض جائز و حلال اشیاء کا ترک
 (۸۲۰) بروایت امام مالک حضرت جابر بن عبد اللہ اپنے ہمراہ گوشت کی گھٹری لٹکا
 چلے آ رہے تھے امیر المؤمنین جناب عمرؓ نے دریافت فرمایا تو — جابر نے کہا، ”اس گھٹری میں گوشت
 خوری کی ہوس بندھی ہے، مجھے میں نے ایک درہم میں خریدا ہے“ حضرت عمرؓ نے فرمایا
 افسوس! آپ لوگوں نے غریب پروری یا نادار چپا زاد بھائی کے تکفل سے منہ موڑ کر اپنے نفس
 کی خواہش تو پوری کر لی ہے، اے جابر! کلام مجید کی یہ آیت تم بھول ہی گئے!

لے ٹنڈی کی حلت: الکافی — میں دیکھنے کا اتفاق ہوا، تو امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کی پند
 (نوافی) میں مل گئی — عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال امیر المؤمنین صلوات اللہ
 علیہ الجراح ذکی کلمہ فاما ما ملک فی اللحم فلا تأکلہ (الفرع من الکافی جلد ۱۰ باب الجرح)
 (امام ابو عبد اللہ، جعفر صادقؑ) فرماتے ہیں، امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ گوشت (جرح)
 اپنے تمام اعضا سمیت کھانے سے، (الاجود ٹنڈی) پانی میں گرنے سے مرگئی ہو (سکات کھاؤ)؛
 الکافی — شیخہ حضرت کے ”اصول الایہ“ میں درج اقلیت و اولویت پر ہے۔ (و اصول ربیعہ
 بعضی ۱۷) کتب اصول دین جس طرح اقلیت میں صحاح ستہ ہیں؛ مترجم:

اذہبتم طیباً تکفروکم تم نے تو اپنا شیعہ کیوں کا معاذ خدا دنیا ہی میں

الدنیا واستمتعتم بها (۱۹:۳۶) پورا بھریا

زیون حالی پر اظہار شکوہ انسانیت کی تذلیل ہے

(۸۲۱) بروایت امام مالک (احضرت انس بن مالک) ابراہیم بن عمر نے ایک صاحب

کے سلام پر جواب سلام کے بعد فرمایا، آپ کیسے ہیں؟ اُس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے

عرض کیا، الحمد للہ۔! فرمایا، جزاک اللہ! آپ سے ایسے ہی انداز میں اظہار شکر کی توقع تھی،

تشبیہ حدیث

(۸۲۲) بروایت امام مالک (حاشیہ روایت منبرہ میں نقل ہوئی) (آبا ضارہ بن الفاظ

کہ حضرت عمر نے ابو موسیٰ شغری سے فرمایا، اے ابو موسیٰ! آپ کو شہم کرنا مقصود نہ تھا، بلکہ مجھے غلطو

ہے کہ مبادا لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتہام شروع کر دیں!

لے حضرت عمر کی خداداد فراست نے اندازہ کر لیا کہ ایک گروہ ہر خوشنما جملہ کو رسول اللہ صلی

سے مشوبہ کر دے گا، اور صدر اقول ہی میں یہ مصیبتیں اُنہ آئیں مسلمان صحیح حدیث کرتے ہوئے

کے دوش بہ دوش غیر مسلم اسلام بھی دوڑے، اور ایک طوفان پُر پا کر دیا۔ حقی کہ!

ع یکا یک ہوئی غیرت حق کو حرکت

راویوں کے تحسن و قبح اور ان کے الفاظ روایت کی تنقیح و تنقید کے لئے ایسا مکتب قائم

ہو گیا جس نے ایک ایک راوی کے سلسلہ اسناد و الفاظ حدیث کو پرکھ کر

ع کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا

ادبیہ لوگ، باب جرح و تعدیل کہلائے، جسکی تحقیقی روشنگاریوں نے موجودہ دور کے

تحقیقین (مغرب) کو حیرت میں ڈال رکھا ہے، کہ تمام اصحاب مذاہب میں کسی مشرب

کے اعظم و اکابر پر اس قسم کی نمولی ہی کتاب میں نہ ملے گی، مگر محدثین نے لاکھوں راویوں

کے حالات استسکیل سے منضبط کر دیئے کہ ان کی ہمت و قوت حفظ و نگہداری و تحریر و نقل

تدوین دیکھ کر حیرت اوتی ہے۔ پھر حفظ حدیث جو آج اس قدر عام سمجھا جاتا ہے اسکا

اطلاق ہوتا ہے۔ اس عالمِ حدیث پر جو ایک لاکھ راویوں کے پورے حالات اور ان کے بیان کردہ روایات کے پورے متنوں کے محسن و قح سے کما حقہ آگاہ ہو، امام بخاریؒ کا واقعہ مشہور ہے جو ان کی نوعمری میں بغداد میں پیش آیا، یاں ہمہ ہر محقق صاحبِ جرح و تعدیل نہیں ہو سکتا، یہ کمالِ محدثیت کے بعد ایک اور درجہ ہے اور اس درجہ میں پھر اور درجے ہیں، سب سے اعلیٰ درجہ ان ناقدینِ حدیث کا ہے جنکی سند کے بغیر حدیث قابلِ قبول نہیں ہو سکتی!

دنیلے علم و فن میں محکم و متقی میر جس قدر سختی ناقدینِ حدیث نے کی، اسکی نظیر حال ہے، سدا کے معتبر اور حتمہ اور قتی اور عالمِ دین کو ذرا سی فرد گزاشت پر ہمیشہ کے لئے ”متروک فی الحدیث“ ٹھہرا کر اندہ درگاہ کر نیا (واقعات مشہور ہیں) — بعض ایسے پرہیزگار جن کے تقویٰ و تقدس کی شہرت اس حد تک ہے، کہ ناقدینِ فن حدیث کو بھی اس کا اعتراف ہے لیکن ان کے ہاں اتنا ہی کافی نہیں، کہ وہ شخص صرف اتفاقاً کاغذ نہ ہو یا اس کی قوتِ حفظ و ضبط میں غرضش کا شائبہ تک نہ پایا جائے، بلکہ اس قسم کے تمام صفات کے ساتھ و جرح و تعدیل روایت سے اس حد تک باخبر ہو، کہ اس مکتب کے شیوخ اعلیٰ نے اُسے نیک و ابازہ بھی کہہ دیا ہو، مثلاً حافظ ابو نعیم! صیہانی (رحمۃ اللہ علیہ) کہ حقائق و ضبط و تقویٰ و حسنِ عقیدہ ہر ایک صفت سے ہمہ مند ہیں جس پر انہیں ثقہ تو سمجھا گیا، مگر انکی یہ ثقاہت صرف سرورِ روایت تک محدود ہے، نہ کہ نقد و محکم کے حدود تک مستند ہی وجہ ہے، کہ ان کو مدونہ حلیۃ الاہل اس

پر دربابِ نقدِ عظمیٰ نہ ہو سکے (وقال فیہ) — فان ابانعم روی کثیراً من الاحادیث الاتی فی ضعیفۃ بل موضوعۃ باتفاق علماء اہل الحدیث السنۃ والشمعۃ وہو ان کان حافظ ثقتہ کثیر الحدیث واسع الرہایت — (منہاج السنۃ لابی نعیم جلد ۴ ص ۱۰۱) — ابو نعیم بن حبان حافظ الحدیث اور بکثیر الرہایت ہے، مگر اس نے بے شمار — احادیث ایسی بیان کی ہیں جو ضعیف بلکہ موضوع ہیں جس پر سختی اور شک و شبہ دونوں طبقہ کے علماء حدیث کا اتفاق ہے)

نفسی بیدار لا اسئل احدًا قبضہ میں میری زندگی ہے یا رسول اللہ! آپ کے
شیئاً، ولا تینی شیئاً اس ارشاد پر آپ سے نہ تو میں کسی سے سوال
من غیر مسئلۃ الا اخذتہ کروں گا، ورنہ کسی کا تحفہ و عطیہ واپس کروں گا!
وہ موضوع جو دوسروں کی ایذا کا باعث ہو — اور — اسکی اہمیت
جس میں خدا اور رسول کا اشدادہ ہو

(۸۲۴) بروایت امام مالک . . . دن عذوم طواف کعبہ میں مصروف تھی، امیر المؤمنین
عمر فاروق نے اُسے دیکھا، تو فرمایا، اے ہمدہ! پاک نفس! (خدارا) تم دوسروں کی ایذا کا
سبب نہ بنو! بہتر ہے کہ بیت اللہ میں آنا ترک ہی کر دو! — اور جب حضرت عمرؓ نے اُنکا
فرمایا تو کسی نے اس مومن سے کہا، آپ کے منع کرنے والے دنیا سے چل بسے آپ بیت اللہ میں جا
بیٹی نے فرمایا، میں جس امام کی زندگی میں اس کے جائز حکم کی تابع تھی اسکی وفات کے بعد بھی اُسی
طرح مطیع فرمان ہوں،

متکبرانہ ناموں پر تنبیہ

(۸۲۵) بروایت امام مالک . . . حضرت عمرؓ سے ایک صاحب ملاقات ہوئے۔ آپ نے
اُن کا نام پوچھا، تو جمرہ بتایا اور اپنے باپ کا نام شہاب! قبیلہ دریافت فرمایا تو حرقہ
تھا، بستی کا نام حرقۃ النہر! اور خطہ ذات لقی! ^{عجم سوزندہ} ^{بہشت نشین} ^{اہل کربلا}
امیر المؤمنین نے ایسے متکبرانہ ناموں کا یہ تسلسلہ سنکر اس شخص سے فرمایا، صاحب! اپنی
واپسی سے قبل آپ گھر بار نذر آتش ہو چکا ہوگا! اور ایسا ہی ہوا

جو زمین میں سدا امراض کی آماجگاہ بنی رہے

(۸۲۶) بروایت امام مالک . . . حضرت عمرؓ عراق تشریف لے جانے کی تیاری فرماتے
لگے، تو جناب کعب الاحبار (صحابی) نے عرض کیا، وہاں کا قصد نہ فرمائیے، جہاں کے (قدم)

نہ مترجم، یعنی "اصحوا للہ ورسولہ واولی الامر منکم" (۱۲: ۴)

اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو، اس رسول کی تابعداری کرو، اور ان ارٹے سیاست کی فراموشی نہ کرو
جو تم جیسے سلطان ہیں

باخندوں میں ہے اشخاص یا دیگر ہیں، پورا خطہ زہریلے مساتپوں کا گھر، اور لا علاج امراض سے ہر کہ وہہ دایم المرئیں ہے
عصیفانہ کا چدن

(۸۲۷) بروایت امام مالک... حضرت عبداللہ بن عمر کی ایک کنیز امیرزادیوں کی سی پوشاک پہن کر بے نقاب نکلتی، امیر المومنین نے اپنی صاحبزادی (جناب ام المومنین) حصہ سے فرمایا اے بی بی! اپنے بھائی کی باندی کا چلن تو دیکھو کس بے باکی سے امیرزادیوں کی پوشاک میں جمع ہوا گھومتی پھرتی ہے!

اعتراف عجز

(۸۲۸) بروایت امام مالک... حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں، امیر المومنین عمر بن الخطاب اور بنی دو نوں ایک یاغیہ میں گھوم رہے تھے جس میں ایک دیوانہ بھی تھی، اتفاق سے آپ دیوار سے اس طرف ہو گئے اور بنی دوسری طرف! اس وقت آپ خود کو تنہا پا کر فرمایا رہے تھے (جسے میں بھی حسرت لاحقہ) کہ

”احناء! عمر بن الخطاب امیر المومنین!

اے پر خطاب! اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہیو! ورنہ وہ تجھے عذاب میں مبتلا کرے گا“

غیر قوموں کے ساتھ معاشرے میں توسع

(۸۲۹) بروایت بغوی... حضرت عمر نے ایک نصرانی بی بی کے مشکیزہ سے وضو کیا

غیر مسلم کی نرا اشیاء کا استعمال

(۸۳۰) بروایت بغوی... امیر المومنین نے فرمایا کہ اہل کتاب کے ہاتھ کا بنا ہوا

پنیر کھانا جائز ہے،

لے اصل الفاظ حالۃ العصال“ ہیں، ”وہو المرض الذی یعجز الابطباء فلا

حواء لک“ (النبایۃ لابن الاثیر، مترجم)

لے یہ روایت (نمبر) میں اس سے قبل نقل ہو چکی ہے: مترجم

ذبیحہ کا مقام ذبیح

(۸۳۱) بروایت بغوی ... حضرت عمر اور جناب ابن عباس کا متفقہ فتویٰ ہے کہ ذبح کا مقام (ذبیحہ کے) حلق — اور — نثرہ کا وسط ہے۔ اور حضرت عمر نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ذبیحہ کے پوری طرح ٹھنڈا ہو جانے کے بعد اسکی کھال کشی شروع کی جائے۔ (جس کے معنی اس کے جسم و روح کا فصل ہے)

طعام کی خوبی

(۸۳۲) بروایت بغوی ... امیر المومنین --- فرماتے ہیں کہ (کھانے کا) آٹا چھاننا ضروری نہیں کیونکہ اسکی بھوسی بھی طعام ہی ہے

قلت پیداوار میں نصف غذا

(۸۳۳) بروایت بغوی ... حضرت عمر کے قلم میں قلمت پیداوار سے غلٹ نایاب ہونے لگا، تو امیر المومنین نے فرمایا، میرا وہ ہے کہ ہر گھر کے افراد کا شمار کر لیا جائے، اور راشی کی صورت میں شرفض کو اس کے قوت سے نصف جنس دی جائے، کیونکہ اتنی غذا اسے بھی انسان زندہ رہ سکتا ہے

ہر وہ سمیال شے خمر ہے جو عقل پر چھا جائے

(۸۳۴) بروایت بخاری ... حضرت عمر نے (خمر و سطل علیہ اللہ علیہ وسلم پر) مطلب میں فرمایا، کہ شراب کی حرمت قرآن میں نازل ہو چکی ہے۔ جو ان (۵) چیزوں سے کشید کی جاتی ہے، مشق، کھجور، گندم، جو، اور سنہد،

— اور خمر (شراب) ہر وہ (سمیال) شے ہے، جو عقل پر چھا جائے — پھر فرمایا

لے کاش! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہ ہونے جب تک کہ ان (۳) امور کی وضاحت نہ فرمائیے، (۱) ترکہ میں داد کی حیثیت (کہ وہ ذوی القروض سے یا محبوب اورث) (۲) کلام کی ترجمان (۳) سوو کی تفصیلات

(مترجم: لیکن خمر کے معاملہ میں یہ داد کافی نہیں کہ اس کا تو ہر کیا ہے میں سے وہ کشید کی گئی،
بلکہ "ما فاق العقل" (جو شعور کو سلب کرے)

قرینہ بمنزلہ شہادت

(۸۳۵) بروایت بغوی امیر المومنین کو ایک شخص کے مُنہ سے بونے شراب پر شہ پہنوا۔ اُس سے دریافت فرمایا تو اُس نے کہا، "یہ تو طلاق ہے" (اور اطلاع کا تذکرہ فرما کر) "پر گزردہ" اور آپ نے اُسے نگرانی میں سو نہ دیا کہ اگر اسپر نہ کے آثار ظاہر ہوں تو اطلاع دی جائے ایسا ہی ہوا، اور آپ نے اسے مد گوا دی

لباس کی حفاظت

(۸۳۶) بروایت بغوی ایک نوجوان چلا آ رہا تھا، اور اس کا ازار زمین پر گھسٹ رہا تھا، حضرت عمر نے اُسے دیکھا، تو فرمایا۔ اے عزیز من! اپنا ازار ذرا اوپر کر لیجئے اسکی حفاظت ہوگی اور تمہارے خدا کو یہ احتیاط پسند آئے گی، (۸۳۷) بروایت بغوی امیر المومنین نے ایک شخص کو زعفرانی پوشاک پہنے ہوئے دیکھ کر فرمایا، اسے یہ رنگ تو عورتوں کے لئے زیبا ہے! (اور تم مرد ہو) اسے ازار چھین کر دیا!

(۸۳۸) بروایت بخاری

عن ابن الزبیر (وغیرہ) سمعت
عمر بن الخطاب یقول قال رسول
الله صلی الله علیہ وسلم لا تلبسوا
المحورہ فانه من لبسہ فی النار
لیریبس فی الآخرة
جناب عبداللہ بن زبیر (اور دوسرے حضرات)
سے مروی ہے، امیر المومنین عمر نے حدیث بیان کی کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے (مرد) پوشاک میں ریشمی
کپڑا نہ پہنیں، کیونکہ جو شخص ریشمی کپڑا میں سے برتنے گا
وہ قیامت میں اس سے محروم رہ جائے گا

(۸۳۹) بروایت بغوی جناب ابو عثمان النہدی سے مروی ہے، میں حضرت قتیبہ بن
قرقہ کے ہاں "آذربائیجان" میں مقیم تھا، امیر المومنین عمر کا ایک تحریری فرمان پہنچا جس میں یہ ہدایت
دہی، تھی کہ

فان رسول الله صلی الله
علیہ وسلم نہی عن الحریر
الا لھکذا و اشلابا صلبا لیسبا
بتاکید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو ریشمی
لباس سے منع فرمایا جو، اور اس قدر، اور آنحضرت صلی اللہ
نے اس موقع پر اپنی آنحضرت سے دعا کیا

إلا موضع أصبع كراتنا ریشم ہو (ایک انگشت عشاء) یا اس قد
او اصبعین او ثلاث (بعد دو انگشت) یا اثناء (تین انگشت کی چوڑائی
او اربع (تک) اور زیادہ سے زیادہ چار انگشت عرض میں !

حضرت قتادہ فرماتے ہیں ۱۰ میل المومنین کا عشاء (اس حدیث سے) یہ ہے کہ لباس مرد
اور اس کے دیگر مستحبات میں فقط ریشمی کور کی اجازت وہ بھی ایک سے (۴) انگشت
عرض تک ہے

(۸۴۰) ایضا بروایت بغوی --- اور امیر المومنین نے یہ ارشاد و تلقین حدیث (نبو ۸۳۹)

مقام جاہلیہ (نزد کرمظہ) کے خطبہ میں فرمائی

(۸۴۱) بروایت بغوی ---

عن ابن عمر (انتہاب ابن عمر) :

ان النبي صلى الله عليه وسلم آنحضرت صلعم نے حضرت عمر کی قمیص دیکھ کر
راعی علی عمر قمیصا ایمن فرمایا، یہ نئی ہے یا دھلی ہوئی ہے ؟ عرض کیا
فقال أجدید قمیصک هذا یا رسول اللہ ! یہ قمیص نئی ہے، فرمایا
غسیل؟ فقال جدید! فقال عمرا نئی پوشاک پہنو! سدا غوسی سے ہو
الین جدید! وعش جدید! اور شہادت کا رقبہ حاصل کرو!

(۸۴۲) ایضا بروایت بغوی --- (سنہ ۱۸۳۹ء و در بیان مسئلہ ذریعہ) اور

لباس میں ان چیزوں کا خیال رکھو ! دبند، چادر، کعش، خف (چرمی مونہ) و زیر جاکتہ ان
دونوں کی نزاکت کا خیال رکھو !

اور پوشاک کی نزاکت میں اپنے جہیز و رگو اور جناب اسمعیل علیہ السلام کی پیروی ! لباس نہ
تو بیش قیمت ہو نہ عجیبوں کی وضع و تراشش !

اور قراحت کے لئے شعاع ملے آفتاب سے فائدہ اٹھاؤ، یہ شعاعیں اہل عرب کا
حکم ہے (ان) صحبت بدن کا پاس ہے (کشت پابندی سے کرتے رہو) پوشاک میں دیکھ کر

لہین و تقووا وودو کوحت رکھو! معین عدنان جد آنحضرت صلعم کی اشارہ،

لہ و اخشوشنوا، اراد الخشونة فی اللبس و المطعم (لباس و طعام میں سادگی)

اور کھانے میں سادہ سے سادہ غذا رکھو، لباس شایان شان پہننا، اپنی سواری کے جانوروں کو کھلاتے پلاتے رہو، پُشتِ اسب سے چھترہو، نشانی بازی کی مشق سے غفلت نہ برتو، (۸۳۳) بروایت یغوی --- ایک شخص سوئے کی انگشتی پہنے تھا، امیر المؤمنین نے دیکھی تو حکم دیا کہ وہ اسے اتارے! --- اس وقت زیاد نے عرض کیا، اے امیر المؤمنین! میرے ہاتھ میں لوہے کی انگشتی ہے! --- فرمایا یہ سوئے کی انگشتی سے زیادہ بدبودار ہے، (ذاتِ انتن وانتن)

انگشتی کا نگینہ

(۸۳۴) بروایت یغوی ---

عن ابن عمر قال اتخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم خاتما من ورق وكان في يده ثم كان بعد في يد عمر ثم كان بعد في يد عثمان حتى وقع بعد في بئر اريس فقمنه "محمد رسول الله" (صلى الله عليه وسلم)

(بروایت حضرت عبداللہ ابن عمر: جناب رسول خدا نے چاندی کی انگوٹھی اپنی آپ کے ہاتھ کی انگشتی حضرت ابو بکر نے بطور نای رسول کے پہنے رکھی۔ ان کے بعد اسے حضرت عمر نے بحیثیت خلیفۃ الہی کے پہن لیا، اب حضرت عثمان نے خلافت نبوی، تو یہ انگشتی بھی آپ کو ملی تھی آپ نے پہلے ہر دو حضرات کی طرح پہن لیا، مگر ایک روز یہ انگشتی حضرت عثمان کے ہاتھ سے اتر کر اریس میں گرنے لگی (جو بے حد تلخ و پریشانی نکل سکی!))

لے واخشوشنوا! فہو من الصلایۃ --- وہی الخشونۃ فی اللطم (سادہ غذا)
لے واخلو لقوا! درواخلوق --- او ہوا جلد و جیدیہ (انباہ و بلائی)
تہ اعطوا الکرکب استتہا
لے انتروا نزوا

جہ ازداد بالافراض (منزہم)

لے بعض لوگوں نے واقعہ انگشتی سے خلافت نبوت کی قدر حضرت عثمان پر ختم کر دی (تقیہ و قوت)

معطرات

(۸۴۵) بروایت بغوی ... امیلو منسین کو بونے مشک بہت مرغوب تھی، مگر استعمال کے وقت وصیت فرمائی کہ میری میت میں لمبے استعمال نہ کیا جائے، (۵۰ روایت نمبر ۱۰) : ایضاً
— اور حسن بصری کا بھی یہی فتویٰ ہے کہ مشک کا استعمال جائز ہے مگر میت کے لئے نہیں!

خضاب و حنا و حجامت و حمام کے مسائل

(۸۴۶) بروایت بغوی ... حضرت انس بن مالک (اصحابی) سے ایک صاحب نے فرمایا کیا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ریش مبارک پر خضاب استعمال فرماتے؟ جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عیب میں سفیدی آئی ہی نہ تھی! البتہ حضرت ابو بکر خضاب استعمال فرماتے اور جناب عمرؓ! (۸۴۷) بروایت بغوی ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حلق کے سوا کچھ (بال صاف پوڈر) استعمال نہ فرماتے، اسی طرح اصحاب نماز بھی،

(۸۴۸) بروایت بغوی ... بیبر بن نفیر فرماتے ہیں، ابی المونیس نے جو کھانا حلال شام کو کھیا

یہ نفل تو ہے جس کے کچھ اندازہ کر لینا جائز ہے لیکن نیابت وغیرہ نفل کا انحصار ایسے
تفاوت پر ہیں کے ساتھ استصحاب خارجی نہ ہوں، اس منصب کی نفی کے برابر ہے وہی
نائب و خلیفہ رسول کے لئے تو ایسے شواہد کی ضرورت ہے جو نصوص کے مدد سے
جائیں جیسے امیلو منسین حضرت عمرؓ مرقا مرق (مشمول خلیفہ اسلین جناب ابو بکر صدیق
ہر دو: کی وصایت کا معاملہ ہے)

عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الا انی لا اجد
ما باقائی فیکرمہ فاقعد وایا الذ
من بعد انی بکرمہ و عمرؓ
حضرت مدنیہ سے وہی ہے، رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ معلوم نہیں میرا دور حیات
کب ختم ہو جائے، اے مسلمانو! تم میری وفات کے
دیکھو (دیکھو) ابو بکر عمر کا اقتداء کرنا!
اسی قسم کے ارشاد مکرر منوالہ و مکرر عثمان و جناب علی کے متعلق بھی ملتے ہیں، مگر یہ مقام ایسے مقام
کا متعلق نہیں، (مترجم)

ابن عمر کی خدمت میں آپ کے شوہر یا ان کے کسی قرابت دار نے ایک نقشین چادر تحفہ پیش کی جسے بنی نے گھر کے دروازہ پر لٹکا دیا، امیر المومنینؑ کو یہ اطلاع ہوئی تو آپ وہاں تشریف لے گئے کہ اس تحفہ کا پردہ چاک فرماویں، مگر بنی نے آپ کے پہنچنے تک چادر علیحدہ کر دی! (مترجم: لیکن یہ معاشرہ کی نوعیت پر منحصر ہے، نہ کہ حرمت یا انہی تحسری!)

(۸۵۲) بروایت بغوی... حضرت صفوان بن امیر نے امیر المومنینؑ کو دعوت ولیمہ میں مدعو کیا، اور رنگھوٹے نقش دار چمڑے کا فرش زمین پر ڈال دیا، حضرت عمرؓ نے فرمایا، اس کے تو کبیل زیادہ بہتر ہے جو زمین کا خیار بھی جذب کر لیتا ہے
نفس انسان کی نگہ پل الہی میں فراسست

(۸۵۲) بروایت بغوی... ایک صاحب نے امیر المومنینؑ کے سامنے برسبیل تذکرہ اپنے بیوی کے مرض کا تذکرہ یوں کیا، کہ ”اُسے... کی قریبی جگہ سے خون جاری رہتا ہے“ دوسرے صاحب نے جو دواں موجود تھے کہا اگر شرعاً غیر محرمات کے پردہ کی جگہ دیکھنا جائز ہوتا تو میں اس کا علاج کر سکتا تھا۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا، وہ کیسے؟ اس نے عرض کیا، یہ ایک نارنگی رنگ ہوتی ہے جسے اگر داغ لگا دیا جائے تو مریض صحت یاب ہو سکتا ہے، فرمایا کیا اس کے سو کوئی اور علاج نہیں؟ عرض کیا، اس کا تو ہی ایک علاج ہے! امیر المومنینؑ نے مریضہ کے شوہر سے فرمایا، جلیے! اُسے کپڑا اوڑھا کر صرف وہ حصہ نکھلا رہنے دیکھئے، جہاں داغ دینا ہے! اور اس علاج سے مریضہ صحت یاب ہو گئی،

(مترجم: اشد! اشد! نفس انسانی کے بقا میں حضرت عمرؓ کی فراست!)

علم الافلاک سیکھنے کی اجازت

(۸۵۳) بروایت بغوی... امیر المومنینؑ نے فرمایا، علم نجوم کائنات کے لئے نہیں بلکہ جہات قبلہ و سمت سفر معلوم کرنے کے لئے سیکھو!

لے اُس دور تک علم ہیئت پر صرف اپنی دوا مور (علم جہات و کائنات) کا دار تھا، اس لئے ایک دانشور محکم کے لئے یہی کافی تھا جو کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا، مگر آج دوسرے علوم کی طرف (بقیہ بر ص ۳۲۲)

علم فقہ و سنت کے شعبہ ہی زبان کا فہم و معنی کی فراست
 دہم ۱۸۵، بروایت بخاری ... ایلو منیں حضرت عمرؓ نے (ابو بکرؓ شری مصلیٰ) کی طرف جو
 فرمان لکھوایا، اس میں (مجلد اور پر بات کے یہ بھی) مرقوم فرمایا،

علم الانشا ک بھی اوج ثریا سے گذر رہا ہے یاں ہمہ حضرت عمرؓ کے اس ارشاد میں کسی قریم
 یا توسل کی ضرورت نظر نہیں آتی، کہ
 علم نجوم کہانت کے لئے نہیں بلکہ حیات قبلہ و صحت سفر
 معلوم کرنے کے لئے ہے

یہی سنی کہانت آج بھی تو ہم پرستوں کا بٹ ہے اور حجت سفر میں ستاروں کے اعتبار
 کے متعلق کیا عرض جائے اگر اب تو بحور کے ساتھ فضا ... بھی اپنی تاروں کی روشنی میں
 طے ہو رہی ہے، صدق اللہ و رسوله: ویالنجم ہم یقتدون (۱۶: ۱۶) اور انسان (۱۶)
 فلک کے مفصل صحت سفر معلوم کرتے ہیں،
 حال ہے، کہ مذہب کی صداقت کے لئے سائنس کا سہارا تلاش کیا جائے، اور خود کو موجود
 سائنس پر آیات اللہ کے انطباق کے تحت میں گم کیا جائے، کیونکہ مذہب، سائنس و فنون کا پیر
 کرنے نہیں آتا۔ بایں ہمہ وہ اگر ان کی طرف توجہ کرنا بھی ہے، تو: اس ہلکری و گہرائی کے ساتھ
 کہ اس کا انکشاف عقل و خرد سے بے گناہ ثابت نہیں ہوتا، اس کے لئے قرآن کی صرف ایک
 مثال کافی ہوگی

بارانی ہواؤں کی آمد آمد باران کی بشر ہے اور تحقیق ہے دُر حاضرہ کے ارباب
 سائنس کی! قرآن فرماتا ہے

وهو الذي يرسل الرياح
 بشراً بين يدي رحمته
 حتى اذا اقلت سحاباً ثقالا
 سقاه ليلاً ميمناً فانزلنا
 به الماء فاخرجنا به من
 كل الثمرات كذلك نخرج
 الموقد لعلكم تتذكرون
 وہی تو ہے، جس نے بادلوں کے آگے آگے خروہ چلا
 سلف کیلئے بلاتی ہواؤں کو قرآن کی کھفت بنا رکھا ہے
 پھر یہ کہ کوئی بادلوں کے بدل اپنے بوجھ سے اٹھنے
 کو ہو گئے ہم (اللہ تعالیٰ) نے فوراً انہیں درود زمینوں
 اندر دلیلا شروع کر دیا اگر صرف تماشائے سیلاب کے لئے
 نہیں بلکہ، اس پانی سے ذی ادر کی قوت حیات
 برقرار رکھنے کے لئے! اور پھر ایلو منے آگے کے لئے!

یہی سنی کہانت آج بھی تو ہم پرستوں کا بٹ ہے اور حجت سفر میں ستاروں کے اعتبار کے متعلق کیا عرض جائے اگر اب تو بحور کے ساتھ فضا ... بھی اپنی تاروں کی روشنی میں طے ہو رہی ہے، صدق اللہ و رسوله: ویالنجم ہم یقتدون (۱۶: ۱۶) اور انسان (۱۶) فلک کے مفصل صحت سفر معلوم کرتے ہیں، حال ہے، کہ مذہب کی صداقت کے لئے سائنس کا سہارا تلاش کیا جائے، اور خود کو موجود سائنس پر آیات اللہ کے انطباق کے تحت میں گم کیا جائے، کیونکہ مذہب، سائنس و فنون کا پیر کرنے نہیں آتا۔ بایں ہمہ وہ اگر ان کی طرف توجہ کرنا بھی ہے، تو: اس ہلکری و گہرائی کے ساتھ کہ اس کا انکشاف عقل و خرد سے بے گناہ ثابت نہیں ہوتا، اس کے لئے قرآن کی صرف ایک مثال کافی ہوگی بارانی ہواؤں کی آمد آمد باران کی بشر ہے اور تحقیق ہے دُر حاضرہ کے ارباب سائنس کی! قرآن فرماتا ہے وهو الذي يرسل الرياح بشراً بين يدي رحمته حتى اذا اقلت سحاباً ثقالا سقاه ليلاً ميمناً فانزلنا به الماء فاخرجنا به من كل الثمرات كذلك نخرج الموقد لعلكم تتذكرون وہی تو ہے، جس نے بادلوں کے آگے آگے خروہ چلا سلف کیلئے بلاتی ہواؤں کو قرآن کی کھفت بنا رکھا ہے پھر یہ کہ کوئی بادلوں کے بدل اپنے بوجھ سے اٹھنے کو ہو گئے ہم (اللہ تعالیٰ) نے فوراً انہیں درود زمینوں اندر دلیلا شروع کر دیا اگر صرف تماشائے سیلاب کے لئے نہیں بلکہ، اس پانی سے ذی ادر کی قوت حیات برقرار رکھنے کے لئے! اور پھر ایلو منے آگے کے لئے!

۱۔ مابعد !

میں آپ لوگوں کو انہی امور کا حکم دیتا ہوں، جن کا ارشاد تمہیں قرآن مجید نے دیا ہے اور انہی چیزوں سے روکتا ہوں جس سے تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے،

- ۱۔ امرکم باتباع الفقہ والمسنۃ ۱۔ میں آپ لوگوں کو فقہ و سنت کی پیروی کا حکم دیتا ہوں
- ۲۔ والتفہم فی العربیۃ ۲۔ اور یہ کہ عربی بولی کا فہم و ادراک حاصل کرو!
- ۳۔ واذا رأی احدکم ردیاً ۳۔ اگر تم میں سے کوئی دوست حقیر فقہ یا اعلیٰ خبیہ طویل خیر الئنا وشرّاً لاعدائنا
- ۴۔ تو اب پوچھے۔ تو اُسے مسلمانوں کے حق میں بھلائی کا کلمہ کہنا چاہیے اور اسلام کے دشمنوں کے لئے جو اسکی بکھ میں لائے کہ

(۸۵۵) بروایت بغوی ... اور ایک شخص نے امیر المومنین عمرؓ کے سامنے اپنا ردیایان لفظوں میں بیان کیا، کہ ”پہلے تو مجھے بری ہری دوپ دستیاب ہوئی، مگر بعد میں خشک گھاس ملی! حضرت عمرؓ نے یہ ردیائیں کر فرمایا ”اے شخص بد سہ تھے ایمان کی تازگی نصیب ہوئی مگر آخر میں تو گھراختیار کرے گا، اور کفری میں تمہارا خاتمہ ہو جائے۔“ اس پر سائل نے یہ کہا، ”یہ ردیاد تھا، بکھر میں نے وہی بات بنائی تھی“، امیر المومنین نے فرمایا، ”جو کچھ میں نے کہا ہے منجانب اللہ ہی طرح اس کا فیصلہ ہو گیا ہے جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھیوں کے خلاف!“

القاب مراسلات

(۸۵۶) بروایت بغوی ... نافع۔ (وغیرہ) سے روایت ہے، کہ حضرت عمرؓ کے مقرر کردہ

عہدہ کے لفظ ”لَلْف مَا قُضِیَ کَمَا حَب یوسف“ ہیں جن سے امیر المومنین کے توکل یا قرآن کا اندازہ کیا جاسکتا ہے حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے زندگانی رفیقوں کے ردیائی تعبیر میں ”قُضِیَ الامر الذی فیہ تستغیا“ (۱۳:۱۲) فرمایا تھا (اے صاحبو! تم جو دریا ت کیا بیٹھے اسکی تعبیر تمہیں فیصلہ شد امر کے مطابق بتادی) (متروک)

عمّال (اپنے اپنے صوبے) امیر المومنین کی خدمت میں مراسلہ بھیجتے کہ سرنام اپنے نام کے شرعاً کرتے
از انجملہ یعنی یہ مراسلہ دیکھا،

”مِن النعمان بن مقرن الى عبد الله امير المومنين“

(یہ مراسلہ نعمان بن مقرن کی طرف سے ہے، بخد مت عیلامد امیر المومنین ہے !)

(اس سلسلہ سنہ کا وہی حضرت زیادؓ فرماتے ہیں ”سكان هولاء الاعراب“

اور یہ لوگ (اصحاب مراسلات) نصحاء وقت تھے

احترام امیر

(۸۵۴) بروایت بغوی... امیر المومنین۔ صوبہ شام میں تشریف لائے، صوبہ دار حضرت

ابو عبیدہ جراحؓ سے استقبال کیا، اور مصافحہ پر امیر المومنین کے ہاتھ پر بوسہ دیا۔ جناب تمیم

(ابو اسلمہ) راوی فرماتے ہیں کہ یہ حضرات اسے سنت بگھتے تھے

(مترجم: یہاں لفظ ”سنت“ خلاف ”بدعت“ کے معنی میں ہے)

تسمیہ

(۸۵۵) بروایت بغوی... (جناب) تیمی نامہ مذکور تھے کہ اولاد کے نام جبریلؑ و

”اعراب“ کے متعدد معنی ہیں۔ از انجملہ۔ ”الاعرابی والاعراب ساکنوا

البادية من العرب الذين لا يقيمون في الامصار ولا يبدخلونہا الا حتماً“

... واز انجملہ! ”آئین وادفع“ معنی ”اعزیم احساباً ای آئینہم

واضعہم“ (النهاية لابن الاثير)۔ پھر حضرت نعمان بن مقرن صحابی تھے، فتح مکہ

میں ایک عیش کے سچے دار۔ حضرت زیادؓ کے لفظ ”الا اعراب“ سے

باری النظر میں دیجاتی بھی تھے مگر یہاں دوسرے معنی (فصیح) زیادہ مناسب معلوم ہوئے

۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور فرامین بھی یہی ہے کہ سرنام کی ابتدا اپنے

نام ہی سے فرماتے جس کے بعد متصلاً مکتوب لیکر نام جوتا (ہذا من محمد رسول الله

الیٰ) اور صحابہ کرام اس (سرنام) میں بھی رسول پاک کا اتباع کرتے،

سے سیلاب بن علی بن ابی طالبؓ و امیر المومنینؓ و امیر المومنینؓ و امیر المومنینؓ

روی عن انس بن مالك... (تہذیب التہذیب)۔ مترجم

میکائیل رکھے جائیں۔ کیونکہ امیر المومنین عمر بن الخطاب بھی اسے مکروہ سمجھتے تھے۔ اور دوسرے صحابہ و تابعین سے بھی کسی نے ایسے بھجکے یہ نام نہیں رکھے

(۸۵۹) بروایت بغوی ۱۰۰۰ امیر المومنین نے مسروق سے ان کے والد کا نام دریافت فرمایا تو انہوں نے اجدرع بتایا آپ نے فرمایا، بلکہ مسروق بن عبد الرحمن ! واعظینِ گمراہ کی مذمت

(۸۶۰) وایضاً بروایت بغوی ۱۰۰۰ امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں ایک صاحبِ وعظ و خطبہ فرمایا ہے تھے، طول مدعا کا یہ عالم کہ سلسلہ ختم ہونے پر نہ آنا، حضرت عمر نے فرمایا، بیشتر وعظ و خطبات شیطانی ہیجان ہیں

مترجم: متفقہ الفاظ ہیں ”شقا شق الشیطان“ جس سے یہ تشابہ بدیں جیت ہے کہ ایسا گرم گفتار وعظ و نور کلام کے کھولاؤ۔ میں بلا امتیاز جو زبان پر آئے کہہ جاتا ہے اور صدق و کذب کا ترک امتیاز شیطان کا شیوہ ہے

(۸۶۱) بروایت بغوی ۱۰۰۰۰ امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ خشریان کے لئے حدی خواتی پر کبھی زجر نہ فرماتے (کیونکہ ان گیتوں میں اونٹ کے لئے ایسا سرور ہے جیسے وہ منزل میں گمن ہو کر چلا رہا ہے) : مترجم :

اور میرے قلم کے یہ آخری الفاظ ہیں جو نیچے (فی الحال) بے یقینی خداوندی امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب کے مسلک پر وضع کئے۔ والحمد لله اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

لے حضرت عمر نے مسروق سے معاملہ میں یہ تبدیلی سبیل و طاقت کے موقع پر فرمائی، اور ان کی ولایت ہی طرح کھائی گئی۔ بے اجدرع۔ و کتب عمر بن الخطاب مسروق بن عبد الرحمن رحمہ اللہ (تقصیب القریب: سید امیر علی آبادی) — (برداشتِ تقریبِ انتہیٰ مطبوعہ مکتبہ مفتاح) مترجم

۱۔ اصل الفاظ: ”ال صلب والحداء ونحوہا“ ہیں، ”التصیب بالکون ضرب من اغنی العرب شنبہ الحداء“ (النهاية لابن الاثیر) اور حدی کے معنی مشہور ہیں۔ ۲۔ مع منزل دہرے اونٹوں کے حدی خواں۔ (مترجم)

تبصرہ

”رسالہ در مذہب فاروق اعظم“

ایضاً

از شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی

گذشتہ ادوار میں اہل المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اجتہادات پر جو روایات جمع کی گئی ہیں، اگر مزید کوشش کی جاتی تو یہ (دو تہائی) آثار اور حاصل ہو سکتے تھے۔ اس کے ساتھ اگر ان روایات کے صحت و قبح اور رائج و مرجوح پر وہ گفتگو کی جاتی، جو علماء سلف (ارباب جمع و تعدیل) نے کی ہے تو یہی ”رسالہ“ ایک ضخیم جلد ہو جاتا، لیکن موجودہ حالات میں یہ سہولت ممکن نہیں۔ ماسوائے ازیں کہ ابتداء ”رسالہ“ میں حضرت عمر کی اصابتِ رائے پر جو کچھ لکھا ہے کہ

”نسبت مجتہدین یا فاروق اعظم مانند نسبت مجتہد متنب مطلق است با مجتہد مستقل، و مذہب فاروق اعظم بمنزلہ معتن است و مذہب اربعہ بمنزلہ شراح الی غیر ذلک“ مما بسطنا فی صدر المقالة کافی است، دے

غالی از تعصب و گوش شنوے باید و بس !

الحمد للہ کہ بحث فی الباب (در اجتہادات و فقہائیت) بصریات ایزدی حد تک تکمیل تک پہنچ چکی ہے، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ (۲) ایسے نکتے واضح کر دیئے جائیں جو اس (فقہات فاروق) پر (محدوثِ کراہد) احاطہ کے بعد معلوم ہوئے ہیں !

نکتہ اولی

عمدہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں ہر شخص ہر مسئلہ کے لئے رسول اللہ کے اقوال و افعال پر نظر رکھتا۔ کسی کو مصالحِ جہاد میں ہدایت حاصل کرنا ہوتی، تو آنحضرتؐ سے دریافت کیا جاتا، دشمنانِ دین سے صلح کا معاملہ ہوتا یا تو رسول اللہ کے فرمان کا انتظار رہتا ! جزیہ کے احکام پر ہدایت کی ضرورت درپیش ہوتی تب نبوتِ ہناء سے التجا کی جاتی اور اسی طرح احکامِ فقہ

جمع روایات پر مبنی ہیں

مزات فاروق

فقہات فاروق

جہاد رسالت مآب

وعلوم ژہد و عبادت، ایک ایک نوع و صنف میں مسائل اس سادگی سے دریافت کرتا کہ جیسے وہ ابھی تک مولود نوای سا ہے، اسی طرح وہ تمام علوم مروجہ اور فنون حاصل شدہ جو ان حضرات پر بعثت سید المرسل (علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیمات) سے قبل منکشف و معمول نہ تھے، تدریجاً ارض و سما کی جانب سے نازل شدہ وحی کی سطوت نے ہر ایک علم و فن کی تابانی کو ماند کر دیا کہ اب صرف حضرت خیر صادق (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطلاع و ہدایت ہی ان سب کے لئے دلیل

لاہ ۴۰

اور انقطاع وحی کے بعد

مگر حبیب (نبوت کی بجائے) خلافت پر فائز ہوئے، تو شیخین (حضرت ابوبکر و حضرت عمر) کی مجلسوں میں نبوت اور خلافت دونوں کا اختیار عنوانے بعنوانے ظاہر ہونا شروع ہوا، ایک طرف مسائل، اجتہاد ویر میں دوسرے ارباب تفقہ سے مشاورت کی طرح ڈالی گئی، اور دوسری طرف احادیث کے نتیجے کی راہیں متعین کی گئیں۔ یاں ہر کسی شخص کی مجال نہ تھی کہ اگر خلیفہ وقت کسی امر کا فیصلہ کرے، تو اسکی مخالفت میں قدم اٹھایا جائے، کیا انظامی معاملات اور کیا مسائل کوئی شخص خلیفہ کی رائے سے ہٹ کر دوسرا راستہ اختیار نہ کرتا۔ اور یہ خلیفہ کی رائے و سیاست کرنے کے بغیر وہ کسی جماعتی کام ہی کا انصرام کرتا، یاں ایک جمعی اُس زمانہ میں افتراق مسلک و اختلاف آراء کا وجود ہی نہ تھا، بلکہ تمام — لوگ ایک ہی مسلک پر گامزن اور ایک ہی منزل کے ہادہ پہلے تھے اور وہ مسلک و رائے خلیفہ وقت کی تھی، کیا احادیث، کیا فتاویٰ و قضایا اور کیا سوا عطا ہر ایک شخص خلیفہ یا اُس کے نائب (مقرر کردہ بر منصب) کے صدور علم و نظم میں محدود تھا، جس کا اشارہ اس حدیث میں موجود ہے

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یُخص احکام اور تذکیر (دونوں) امیر وقت کا منصب
الا امیر او مامور ہے یا اشراف خاص کا جسدہ (امیر و خلیفہ) نامزد کر
او تختال اور ان دونوں کے بعد باقی کا

اور حضرت عمرؓ مفتی و قاضی کے متعلق فرمایا

میں نے یہ احکام و تذکیر خاص کیا ہے

درس حدیث میں مشغول ہو گئے۔

بصرہ میں! ————— حضرت انس بن مالک و جناب عمران بن حصین

کی محفل حدیث گرم ہوئی۔

کوفہ میں! ————— حضرت برادر بن عازب روایت حدیث میں اور

جناب عبداللہ بن مسعود کے شاگرد تدریس فقہ

میں تہمک ہو گئے

شام میں! ————— حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص، حضرت ابو اللہ

اور حضرت ابوامامہ یابی (وغیرہم) نے سیر حدیث

شروع فرمائی

الحاصل تمام اطراف و ممالک اسلامیہ میں کثیر صحابی اور کہیں تابعی افادہ علم میں

مصرف عمل تھے جن سے مسلمانوں کی بھی خاصی تعداد کتب علم میں فیض یاب ہوئی

بمصدق حدیث ————— آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

..... اصحابی کالنجوم باہم میرے اصحاب کی مثال نجوم فلک کی ہے تم جیسے

اقتدایتم اھتدیتم (الحدیث) چاہو۔ کسب خیا کر کے اپنی اپنی منزل پر چل سکتے ہو

اور اس لئے (بحسب ارشاد نبوی) ————— اصحابی کالنجوم ————— کہ خلیفہ معین

(منصوب یعنی خلفائے اربعہ) کی ثقاہت کو عام فقہائے امت پر شرف تقدیم حاصل ہے

جیسا کہ صوفیاء میں کسی ایک بزرگ کا تقدم دوسرے صوفی پر مسلم نہیں، اور جس طرح کہ کسی عالم

خلیفہ (غیر منصوب) کا تفقہ خلفائے راشدین میں سے کسی ایک کے ہم پلہ نہیں۔

اختلاف فتویٰ

ابھی ایام (بعد انقرضائے خلافت منصوب) میں فتاویٰ میں باہم اختلاف پیدا ہوا

جس سے کٹھنی وجوہ میں،

۱۔ اصحاب فتویٰ کے اختلاف امکانہ کی وجہ سے ایک دوسرے فتی کے

فتویٰ پر عدم اطلاع سے

ب۔ اگر احیاناً کوئی عالم اپنے فتویٰ سے قبل یا بعد (دوسرے عالم کے فتویٰ پر مطلع بھی ہو گیا، تو دونوں کے یک جہانہ رہنے سے عدم مذاکرہ مافی السلاسل ممکن ہو جائے،

ج۔ اور اگر دونوں علمائے فتویٰ کسی جگہ ایک دوسرے سے ملائی بھی ہو گئے تو عمل و موقع کی عدم مسامحت کی وجہ سے ایک دوسرے کے فتویٰ میں شبہ کا ارتفاع محال ہونے سے

پھر یہ شمار روایات "خبر واحد" کی صورت میں سلسلہ بہ سلسلہ ایک ہی راوی سے منقول ہوں گے۔ پھر اگر آپ متفق کریں تو واضح ہو گا، کہ جن صحابہ سے احادیث مروی ہیں ان میں سے بعض شمار ایسے حضرات ہیں، جو انعقاد خلافت خاصہ راشدہ سے قبل آسودہ لوح ہو گئے، اگرچہ ان کے روایات کم ہیں، پھر جن صحابہ سے روایت کی یہ کثرت ہے، ان میں سے اکثر روایات خلافت خاصہ راشدہ ختم ہو جانے کے بعد سرور حدیث کی ابتدا کی، پھر ان صحابہ کی روایات میں اکثر ایسی مرسل حدیثیں ہیں، مرسل و محدث ہے جس کی سند کوئی ایک راوی صحابی یا غیر صحابی کا نام نہ کرے (وہ جن میں ایک صحابی نے دوسرے صحابی سے روایت کی ہے اگر سند میں پرینٹے اختصار اُس صحابی کا نام اُس نے چھوڑ دیا ہے جس سے کہ روایت بیان کی جا رہی ہے)۔ اگرچہ صحابی کی اصل روایات بھی متصل کے حکم میں ہے

اور صحیح مسلم میں امیر معاویہ کا یہ قول منقول ہے کہ

(امیر معاویہ نے فرمایا)

عليكم من الاحاديث بما ان احاديثكم روايت و اختيار من كوفي تأمل
كان في زمان عمر بن الخطاب ذكره بحضور عمر بن الخطاب کے محدث ہیں
فانه كان ينيح اليه الناس في يومئذ فيكون ممدوح عام فمدح يروون كواشدا
الله عز وجل کے ہواغذہ سے ڈرتے،

اور حضرت عبداللہ بن مسعود کا یہ ارشاد بھی صحیح مسلم میں (منقول) ہے کہ
من كان مستمنا فليست مني جو شخص احسان سنت کے لئے عبادت کا جو یہ ہے

میں نقل کی روایات زیادہ مستند ہیں

بقون قدمات فان الحق لا یومن علیہ الفتنة اولئک اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کانوا افضل مذی الامۃ ابترها قلوباً واعمقها علماً واقربها تحکماً اختارہم اللہ لصحبۃ لبیتہ ولقائمة دینہ فاعرفوا الہم فضاء را تبعواہم علی اثرہم و تمسکوا بما استطعتم من اخلاصہم وسیرہم فانہم کانوا علی الہدی المستقیم

اے سچے لوگو! میری مراد اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں، کہ گونا گونا گون فضائل و فضائل سے مستنیر ہیں کیونکہ وہ افضل امت ہیں، ان کے دل بڑائی سے پاک اور علم سے اعلیٰ ہیں، وہ کسی اور میں تصنیع کے روادار نہیں، ان کی یہ حریت کیا کم ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بلا فصل اپنے نبیؐ کے کسب فیضان کا ساتھ دیا اور انہیں یہ توفیق انسانی ہوئی، کہ اسلام کے مدد کو سونپ دیں

پس (اے مسلمانو!) ان حضرات کے فضائل کو نظر انداز نہ ہونے دو! جہاں تک ہر ممکنائی ہو یہودی ایسے لئے ضروری سمجھو اور ان کے کلمات و سیرت کے قالب میں خود کو آنا دو! کیونکہ وہ حضرات راہ مستقیم پر گامزن تھے

اور معلوم ہے کہ حضرت اہل بسوا نے خلافت ذوالنورین (حضرت عثمان) کے زمانہ میں

سفیر اُختیار فرمایا

در صورت تغلیب خلفائے راشدین کا تقدم

وقال الشافعی اذا صرنا فی التقليد نقول الامۃ ابتر و عمر و عثمان! قال في القديم

اور امام شافعی فرماتے ہیں کہ جب ہیں تقلید سے چارہ در ہے تو ہمارے امام ابو بکر و امام عمر و امام عثمان مقدم ہیں، اور اپنے "قول قدیم" میں

و علیٰ حب الینا من قبل غیر ہم فرمایا کہ علی تو ہمارے لئے بہت ہی محبوب ہیں
تمام صحابہ عدول ہیں

ہر چند تمام صحابہ عدول (مترجم: جرح و قدح روایت سے مستثنیٰ) اور انکی روایت قبول
ہے اور ان حضرات سے جو روایت صدوق راویوں کے سلسلہ سے پہنچے، اس پر عمل لازم! —
ہاں ہمہ حضرت عمر کے عہد کی احادیث و تفقہ میں جو صفائی اور نکھار ہے اس میں اور آپ کے عہد
کے روایات و طرق استنباط میں آسمان و زمین کا فرق ہے ”

آسماں نسبت بعرش آمد فرود

ور نہ بس عالمست پیش خاک تو د

نکتہ ثانیہ

امیر المؤمنین — کی وقت نظر

در احادث مسائل — و آداب

امیر المؤمنین حضرت عمر کی نقاہت و براہِ احاطہ کرنے سے معلوم ہوا کہ آپ کو (مسند جزیل) ہر دو

انسان احادیث کے امتیاز میں پوری — وقت نظر حاصل ہے، یعنی!

۱ - جن احادیث پر مدارِ شریعت ہے،

ب - اور جن پر صرف افراد کے اخلاق کی تکمیل مبنی ہے

(ان دونوں کا فرق آپ سے واضح ہے) اور آپ کی اس خصوصیت کا نتیجہ یہ ہے کہ آپ سے ایسی روایات

کثیر منقول ہیں

۱ - جن میں آنحضرت کے مسائل کا سراپا ہے

ب - اور جن میں (صرف) سنن زوائد و لباس و آداب کا تذکرہ ہے

بالمداد و سبب، کہ

۱ - ان روایات پر شریعت کا مدار تو ہے نہیں، اس لئے ان میں تو غل کی وجہ سے بظہور

تھا کہ مبادیہ احادیث میں کا تعلق اصل شرائع کی بجائے صرف سنن زوائد (مستحبات) سے ہے

ان احادیث کی ہم پلہ نہ سمجھ لی جائیں جن پر اہل شریعت کا مدار ہے،

امیر المؤمنین کی وقت نظر

احادیث مسائل

احادیث مسائل و اخلاق

۲۔ اس احادیث (یعنی سن زوائد) میں تو غل سے اندیشہ تھا، کہ کہیں سلمان ان میں سے ہو کر ان احادیث سے بے اعتنائی کرتے لگیں جن پر شریعت کا انحصار ہے
 و ترجمہ اور ایسا ہی تھا، اور سنا کہ حجت میں اس قدر ثوبہ کہ احکام فرائض کو انہوں نے
 بٹے بڑوں کے لئے چھوڑ دیا !

امیر المؤمنین حضرت عمر کی قلتِ روایت کا دوسرا سبب

آپ کے عہدِ خلافت میں بے شمار ایسے حضرات موجود تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضانِ صحبت سے براہِ راست مستفیض تھے، یہی سبب ان حضرات کے حضورِ روایت کی امتیاز ہی نہ تھا !
 بروایت سنن دارمی

عن قزطہ قال بعث عمر	حضرت قزطہ (صحابی نصاری) قلمتے ہیں
بن الخطاب رھطاً من الانصار	امیر المؤمنین عمر بن الخطاب نے انصار کی مس ہجرت
الی الکوفۃ فوجتني معہم	کو کوفہ بھیجا، میں بھی اُس جماعت کے ہمراہ تھا،
فجعل یمشی معنا حثوا فی	حضرت عمر ہماری ساتھ پایادہ چل رہے تھے
ضرا و ضرا رماء فی طریق	مقام طرار جو کہ عظیم کی راہ پر ہے، میں پیچھے
مکتہ لمجمل ینفض الغبار	تو آپ نے اپنے پاؤں غبار سے صاف کرنے
عن رجلیہ ثم قال انکم	کے بعد فرمایا دلے دوستو! آپ لوگ کوفہ
تاتون لکوفۃ فتاتون	تشریف لے جا رہے ہیں وہاں ایسے مسلمان ہیں
قوماً لہم اذیوب القرآن	ہیں جو بڑی رقت اور سونکے ساتھ قرآن مجید
فیاتو حکم فیکولون قدم	کی تلاوت کرتے ہیں، یہ لوگ جب نہیں گئے
اصحاب محمد، فیاتو لکم فی سائو	رسول اللہ کے صحابی تشریف لائے ہیں تو درگاہ
عن الحدیث فاقولوا روایۃ عن	ہوئے آئیں گے اور آپ حضرات سے مشین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	دریافت کیجئے مگر آپ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عمر کی قلتِ روایت کی ایک وجہ یہ تھی

و انا شریککم کی روایات قلیل تعداد میں بیان کرنا، لو اس

معاہدہ میں مجھے بھی اپنا شریک سمجھنا

قال ابو محمد و هو الدادعی معناه الحدیث عن ابیہام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ زمانہ میں جو جو حوادث وقوع پزیر آئے وہ لوگ آپ حضرات سے ان کے سننے کی درخواست کریں گے (یہ واقعات کم لیس السنن بیان کرنا) دیکھ کہ حضرت عمر کا مفہوم احادیث و الفرائض سنن و فرائض سے تھا!

ش ۱: ولی اللہ فرماتے ہیں مگر میرے نزدیک اس "حدیث" کی یہ توجہات

۱. لفظاً قلوا الحدیث سے مراد وہ حدیثیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اطہار (شاکل) و عادات پر مشتمل ہیں، جن کا حدود و شرائع سے واسطہ نہیں

ب لفظاً قلوا الحدیث ایسی احادیث کا مجموعہ ہے جن میں مادی کے حفظ و اتقان و اجتہاد و طریق ادا کے ساتھ اس کے ظن و تخمین کو بھی دخل ہے، اور اسی طرح اہل المؤمنین حضرت عمر سے دعاؤں کی حقینہ توقیت و اسباب تحرکات (دعا) کی روایات میں بھی تفصیل ہے۔ گویا کہ اس معاملہ میں آپ کے نزدیک نفس التجار و توجہ الی اللہ بانداز توکل و شکر و الحاج ہی دعا کا مفہوم ہیں

جیسا کہ ابو داؤد میں یہ حدیث ہے کہ

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل طعاماً ثم قال شکرکما، کر میں اس وقت اللہ کی تعریف کرتا

تفصیل روایت کی توجہ پر باقائے نام واری

تفصیل روایت کی توجہ پر شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کا لفظ انا میں

الحمد لله الذي لم يمتني هذا
 الطعام ورد قنیه من غیر حول
 معی ولا قوۃ غفلۃ ما تقدم منی
 ومن یس ثویبا فقال
 الحمد لله الذي لم یفک
 هذا ورد قنیه من غیر
 حول معی ولا قوۃ غفر
 له ما تقدم من قبله
 وما تاخر
 کر میجے ملتے ہیں،

موت کر کے ساتھ مدار فضیلت کو پہنچے

پس گویا کہ "فاروق اعظم" نے اس حدیث کے مطابق اسباب کی بجائے
 مسبب (غایت الخایات) کو "مدار فضیلت" سمجھا، نہ کہ صرف ان کلمات مبارکہ ہی کو۔
 یعنی ان کلمات (مذکورہ در حدیث بالا) کی تشریح مخصوصیتیہ (یعنی نفس و مفہوم کلمات) ابرار
 کے لئے ہے، اور شریعت کی اصل مفہوم و اصول و منشاء سابقین کے لئے۔

فقط

مزن بچوں و چرا دم، کہ پندہ مقبل
 قبول کرد سخن ہر سخن کہ جانان گفت

مترجم

ابو یحییٰ امام خان دہلوی
 ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ
 ۲۷/۱۰ ماہ جنوری ۱۹۵۲ء
 مقیم لاہور

